قال الله تعالى وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

الحمد لله که درین ایام فیض التیام کتاب ہدایت نصاب من تصنیف امام ہمام حافظ شہاب الدین
ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر کنانی عسقلانی مصنف فتح الباری شرح صحیح البخاری

المسمی به

بلوغ المرام

من

ادلة الاحكام

حسب فرمایش شیخ عبد اللطیف و برادران پسران شیخ احمد
ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجران کتب وغانگان

مطبع محمدی واقع لاہور بازار کشمیری

ف۱ ۔ اللہ کی قدیم نعمت یہ ہے کہ ہم کو عدم سے جہان میں پیدا کرنے کا اور روزی دینے کا ارادہ کیا اور نئی نعمت یہ ہے کہ آسمان سے پانی برسایا
زمین میں سے اناج پیدا کیا اور ظاہر نعمت یہ ہے کہ وہ کھانا مزہ دار ہمارے منہ میں پڑا اور چھپی نعمت یہ ہے کہ وہ پیٹ میں جا کر ہضم ہوا اور اسکا گوشت

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

الحمد لله على نعمه الظاهرة والباطنة قديما وحديثا والصلوة والسلام

سب تعریف اللہ کو ہے اسکی کھلی اور چھپی نعمتوں پر جو پرانی ہیں اور نئی ہیں اور درود اور سلام نازل ہو

على نبيه ورسوله محمد وآله وصحبه الذين ساروا في نصرة دينه سيرا

اسکے نبی اور رسول پر جو محمد ہیں اور اسکی آل پر اور اصحاب پر جو سیر کرتے رہے اسکے دین کی مدد میں جلدی کی

حثيثا وعلى اتباعهم الذين ورثوا علمهم والعلماء ورثة الانبياء اكرم

سیر اور انکے پیچھے چلنے والوں پر جو وارث ہوئے انکے علم کے اور عالم لوگ نائب ہیں نبیوں کے کیا بزرگ ہیں

بهم وارثا وموروثا اما بعد فهذا مختصر يشتمل على اصول الادلة

وہ میراث پانیوالے اور میراث دیے گئے لیکن حمد و صلوۃ کے بعد یہ ایک مختصر ہے جو شامل ہے قاعدوں پر حدیث

الحديثية للاحكام الشرعية حررته تحريرا بالغا ليصير من يحفظه من

دلیلوں کے واسطے حکموں شرع کے لکھا میں نے اس مختصر کو لکھنا کمال کو پہنچنے والا ہے تاکہ ہو جاوے جو یاد کرے اسکو

بين اقرانه نابغا ويستعين به الطالب المبتدي ولا يستغني عنه

اپنے ساتھ والوں میں ماہر اور مدد لے اس سے طالب علم مبتدی اور بے پرواہ نہ ہو اس سے

الراغب المنتهي وقد بينت عقب كل حديث من اخرجه من الائمة

خواہش والا منتہی اور بیان کر دیا میں نے پیچھے ہر حدیث کے جس نے روایت کیا اسکو اماموں میں سے واسطے چاہنے بھلائی

لارادة نصح الامة فالمراد بالسبعة احمد والبخاري ومسلم وابو داود

واسطے خیر خواہی امت کے سو مراد ہے سات سے احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد

والنسائي والترمذي وابن ماجة وبالستة من عدا احمد وبالخمسة

اور نسائی اور ترمذی اور ابن ماجہ اور چھ سے جو سوا احمد کے ہیں اور پانچ سے جو

من عدا البخاري ومسلما وقد اقول الاربعة واحمد وبالاربعة من

سوا بخاری اور مسلم کے ہیں اور کبھی میں کہتا ہوں چار اور احمد اور مراد چار سے جو

ف۲ ۔ احمد بعض کے نزدیک تابعدار آل ہے اور اس قول کی تائید کرتا ہے کہ آل فرعون سے فرعون کے تابعدار مراد ہیں ف۳ صحابی
وہ ہے جو نبی صلعم سے ملاقات کرے اور اسلام پر اسکا خاتمہ ہوا ہو ف۴ مراد چھ سے بخاری اور مسلم اور ابو داؤد
اور نسائی اور ترمذی اور ابن ماجہ ہیں ف۵ مراد پانچ سے احمد ابو داؤد نسائی ترمذی اور ابن ماجہ ہیں ف۶ مراد چار سے ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ

بدن بنا اس سے خون بنا پھر گوشت بنا اور خون اور دست کا اخراج ہوا۔ بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ یہ فقرہ ماخوذ ہے آیت کریمہ واسبغ علیکم نعمه ظاهرة وباطنة سے بیہقی اور ابن بخار نے ابن عباس سے ساتھ اس لفظ کے روایت کی ہے کہ پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلعم کو اس آیت سے فرمایا نعمت ظاہر اسلام ہے اور ہر بات کہ چاہیے پیغمبر کا اور وہ چیز کہ کامل کی اوپر تیرے پروردگار نے رزق اپنے سے اور باطن وہ چیز کہ پردہ ڈالا عمل برے پر ف۳ اللہ تعالی کی حمد و ثنا کے بعد حضرت محمد صلعم پر صلوۃ و سلام بھیجنا ضروری ہے کہ آپکی ذات بابرکات ہماری معاش و معاد کی اصلاح کا ذریعہ اور امت کی نجات اور سعادت دارین کی فلاح کیلئے وسیلہ ہے۔ دیکھو عبد القادر رہاوی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ کل امر ذی بال لا یبدأ فیه بحمد الله والصلوة علی فهو اقطع ... اور درکشف الخفا ... ف۴ آل سے بعض کے نزدیک نبی ہاشم ... بعض ... حدیث ... ولفظ ...

لہ مراد تین سے ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی ہیں ۱۲ ؎ لہ مراد متفق علیہ سے وہ حدیث ہے جسکو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے ۱۲ ؎ لغت میں کتاب کے معنے لکھا ہے اور علوم دین کی اصطلاح اور محاورے میں ایسے مجموعہ مسائل کو کہتے ہیں جس میں کئی ابواب اور فصول میں بیان کئے جائیں اور وہ ایک نوع اور قسم کے ہوں

على الثلاثة الأول وبالثلاثة من عداهم وبالأخير وبالمتفق البخاري

ساتھ تین پہلے کے اور ساتھ تین کے سوا ان کے اور ساتھ پچھلے کے اور متفق علیہ سے بخاری

ومسلم وقد لا أذكر معهما غيرهما وما عدا ذلك فهو مبين وسميته بلوغ

اور مسلم مراد ہیں اور کبھی ذکر نہ کرونگا ان دونوں کے ساتھ ان کے غیر کو اور جو سوا اس کے ہے وہ بیان کیا گیا ہے اور نام اسکا میں نے رکھا ہے بلوغ

المرام من أدلة الأحكام والله أسأل أن لا يجعل ما علمناه علينا

المرام من ادلة الاحكام اور اللہ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ نہ کرے اسکو جو سیکھا ہم نے ہم پر

وبالاً وأن يرزقنا العمل بما يرضيه سبحانه وتعالى كتاب الطهارة

وبال اور نصیب کرے ہم کو وہ عمل جس سے وہ راضی ہو وہ پاک ذات ہے اور سب سے اوپر ہے کتاب طہارت کی

باب المياه

باب ہے (بیان میں) پانیوں کے

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم في البحر هو الطهور ماؤه والحل ميتته أخرجه الأربعة وابن أبي

وسلم نے دریا کے حق میں کہ وہ پاک کرنیوالا ہے پانی اسکا اور حلال ہے مردہ اسکا روایت کیا اس حدیث کو چاروں نے اور ابن ابی

شيبة واللفظ له وصححه ابن خزيمة والترمذي ورواه مالك والشافعي

شیبہ نے اور لفظ انہی کا ہے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ترمذی نے اور روایت کیا اسکو مالک اور شافعی

وأحمد وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

اور احمد نے اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم إن الماء طهور لا ينجسه شيء أخرجه الثلاثة وصححه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی پاک کرنیوالا ہے نہیں ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز روایت کیا اسکو تینوں نے اور صحیح کہا اسکو

أحمد وعن أبي أمامة الباهلي رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

احمد نے اور روایت ہے ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا

صلى الله عليه وآله وسلم إن الماء لا ينجسه شيء إلا ما غلب على ريحه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پانی نہیں پلید کرتی اسکو کوئی چیز مگر جو غالب ہو اسکی بو اور

وطعمه ولونه أخرجه ابن ماجة وضعفه أبو حاتم وللبيهقي الماء طهور

مزے اور رنگ پر روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور ضعیف کہا اسکو ابو حاتم نے اور بیہقی کے لیے (یہ لفظ) ہے کہ پانی پاک کرنیوالا ہے

إلا إن تغير ريحه أو طعمه أو لونه بنجاسة تحدث فيه وعن عبد الله بن

مگر یہ کہ بدل جائے اسکی بو یا مزہ یا رنگ اس نجاست سے جو پڑ جاوے اسمیں اور روایت ہے عبداللہ بن

عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا كان الماء

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ہو پانی

فصول میں بیان کئے جائیں اور وہ ایک نوع اور قسم کے ہوں جیسے طہارت کے تمام مسائل کو کتاب الطہارۃ کہا جاتا ہے جس میں وضو غسل تیمم مسح اور پاک اور ناپاک پانی کے تمام مسائل (جو متعدد ابواب اور فصول میں بیان کیے جاتے ہیں) شامل ہیں۔ اسی طرح نماز کے تمام مسائل کو کتاب الصلوٰۃ اور زکوٰۃ کے تمام مسائل کو کتاب الزکوٰۃ کہتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس تمام احکام صیام، روزہ، حج، نکاح، طلاق، بیع، شراء، رہن، اجارہ وغیرہ کے لیے جدا جدا عنوان قائم کر کے انکو ایک سلسلے میں ذکر کیا جاتا ہے اور ایک قسم کے مسائل کو ایک جگہ کہا جاتا ہے ۱۲ ؎ ابو ہریرہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں انکا نام عبدالرحمن بن صخر ہے۔ جاہلیت میں انکو عبد الشمس کہتے تھے۔ حضرت نے ایک بار انکو کچھ بلی کا بچہ لیے دیکھا تو ابو ہریرہ کہہ دیا اور پھر اسی کنیت سے مشہور ہو گئے ۱۲ ؎ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جبکہ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور ہم اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لیتے ہیں پس اگر اس پانی سے وضو کریں تو پھر ہمکو پیاس کی تکلیف اٹھانی پڑیگی تو کیا ہمارے لئے سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے یا نہ۔ اسوقت آپ نے فرمایا دریا کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار جانور حلال ہے ۱۲ ؎ قولہ الحل میتتہ الخ مراد مردہ سے مچھلی ہے اور مچھلی کا پانی سے نکالنا اور پکڑنا ذبح کرنا ہے ۱۲ ؎ قولہ بیہقی نے زیادتی استثنا کی بالاتفاق ضعیف ہے۔ لیکن اس مضمون پر اجماع واقع ہے نقل کیا اسکو ابن منذر اور ابن ملقن نے البدر المنیر میں کہا اس زیادتی استثناء سے معلوم

[illegible]

قلتين لم يحمل الخبث وفي لفظ لم ينجس أخرجه الأربعة وصححه ابن خزيمة

وہ قلتے کو نجس نہیں اٹھاتا یعنی پلیدی کو اور ایک لفظ میں ہے کہ نہیں پلید ہوتا روایت کیا اسکو چاروں نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ

وابن حبان والحاكم وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

اور ابن حبان اور حاکم نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل أحدكم في الماء الدائم وهو جنب

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ غسل کرے کوئی تم میں کا ٹھیرے ہوئے پانی میں جب کہ وہ جنابت والا ہو

أخرجه مسلم وللبخاري لا يبولن أحدكم في الماء الدائم الذي لا يجري

روایت کیا اسکو مسلم نے اور بخاری کی روایت میں ہے ہرگز نہ پیشاب کرے کوئی ایک تمہارا ٹھیرے پانی میں کہ جو نہیں بہتا

ثم يغتسل فيه ولمسلم منه ولأبي داود ولا يغتسل فيه من الجنابة

پھر غسل کرے اس میں اور مسلم کی روایت میں ہے اس سے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے اور نہ غسل کرے اس میں جنابت سے

وعن رجل صحب النبي صلى الله عليه وسلم قال نهى رسول الله صلى الله

اور روایت ہے ایک مرد سے جو ساتھ رہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا اس نے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم أن تغتسل المرأة بفضل الرجل أو الرجل بفضل المرأة و

علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہ غسل کرے عورت بچے ہوئے پانی سے مرد کے یا مرد بچے ہوئے پانی سے عورت کے اور

ليغترفا جميعا أخرجه أبو داود والنسائي وإسناده صحيح وعن

چاہیے کہ چلو سے لیویں دونوں اکٹھے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے اور اسناد اسکی صحیح ہے اور روایت ہے

ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يغتسل

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے غسل کرتے

بفضل ميمونة رضي الله عنها أخرجه مسلم ولأصحاب السنن اغتسل

بچے ہوئے پانی سے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے روایت کیا اسکو مسلم نے اور سنن والوں کی روایت میں ہے غسل کیا

بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم في جفنة فجاء ليغتسل منها فقالت

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بی بی نے ایک بڑے کاسے میں پھر آئے نبی صلعم کہ غسل کریں اس سے تو کہا انہوں

إني كنت جنبا فقال إن الماء لا يجنب وصححه الترمذي وابن خزيمة

کہ میں جنب تھی تب فرمایا کہ پانی نہیں جنب ہوتا صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن خزیمہ نے

وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

طهور إناء أحدكم إذا ولغ فيه الكلب أن يغسله سبع مرات

پاک ہونا برتن کسی ایک تمہارے کا جب کہ منہ ڈالے اس میں کتا یہ ہے کہ دھووے اسکو سات مرتبہ

أولاهن بالتراب أخرجه مسلم وفي لفظ له فليرقه وللترمذي أخراهن

پہلی بار مٹی سے نکالا اسکو مسلم نے اور مسلم کے ایک لفظ میں ہے پس چاہیے کہ گرا دیوے اس (پانی) کو جو اس برتن میں ہے اور ترمذی کی روایت میں

[illegible]

[illegible]

قوله فالجراد ۔ اس حدیث میں دلیل ہے ٹڈی حلال ہونے کی جس طرح پانی کا جانور ہے خواہ اپنی موت سے مر جاوے خواہ آدمی کے پکڑنے سے اور امام مالک کہتے ہیں کہ اگر مرے بسبب پکڑنے آدمی کے یا کاٹنے سر کے حلال ہے ورنہ حرام

أو أولهن بالتراب. وعن أبي قتادة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الهرة: إنها ليست بنجس، إنما هي من الطوافين عليكم. أخرجه الأربعة وصححه الترمذي وابن خزيمة. وعن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: جاء أعرابي فبال في طائفة المسجد، فزجره الناس، فنهاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما قضى بوله أمر النبي صلى الله عليه وسلم بذنوب من ماء فأهريق عليه. متفق عليه. وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أحلت لنا ميتتان ودمان، فأما الميتتان فالجراد والحوت، وأما الدمان فالكبد والطحال. أخرجه أحمد وابن ماجه وفيه ضعف. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه ثم لينزعه، فإن في أحد جناحيه داء وفي الآخر شفاء. أخرجه البخاري وأبو داود وزاد: وإنه يتقي بجناحه الذي فيه الداء. وعن أبي واقد الليثي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما قطع من البهيمة وهي حية فهو ميت. أخرجه أبو داود والترمذي وحسنه، واللفظ له.

اور یہ حدیث مخالف ہے امام مالک کے اور اسی طرح حلال ہے مچھلی جس طرح کہ پانی کا جانور خواہ بسبب کسی حادثہ کے جیسے کہ ثابت ہے ساتھ حدیث حل میتہ کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا کہ مردہ دریا کا حلال ہے خواہ اپنے آپ مرے خواہ شکار کیا جاوے یکساں ہے اور مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ جو مچھلی کہ پکڑنے یا دریا کے ڈالنے سے یا اور کسی سبب سے مرے تو حلال ہے اور اگر اپنے آپ مر جاوے یا کسی حیوان نے اسکو مارا ہو تو حرام ہے ۱۲ مسک الختام ۔

ملہ قولہ لا تشربوا الخ اسکو اس موقعہ پر لانے سے مراد مصنف کی یہ ہے کہ سونے اور چاندی کے باسن سے وضو کرنا حرام ہے ورنہ محل ذکر اس حدیث کا باب کھانے پینے کا تھا اور جواہرات و یاقوت وغیرہ اسی قسم کے برتنوں کو ظاہراً استعمال کرنا جائز ہے معلوم ہوتا ہے ۱۲ مسک الختام سلہ قولہ طہر الخ

بَابُ الْآنِيَةِ

باب باسنوں کا

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

روایت ہے حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ پیو تم باسنوں میں سونے اور روپے کے اور نہ کھاؤ پیالوں میں ان کے

فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ

اور وہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ام سلمہ رضی

اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي

اللہ تعالی عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پیتا ہے

إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باسنوں میں روپے کے مقرر وہ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہے اپنے پیٹ میں آگ دوزخ کی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابن عباس

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُبِغَ

رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دباغت دیا گیا

الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعِنْدَ الْأَرْبَعَةِ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ وَعَنْ

چمڑہ تو تحقیق وہ پاک ہو گیا روایت کیا اس کو مسلم نے اور چاروں کے نزدیک یہ لفظ ہے کہ جو چمڑا دباغت دیا جاوے اور روایت ہے

سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلمہ ابن محبق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

دِبَاغُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ طُهُورُهَا صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ

دباغت مردے جانوروں کے چمڑوں کی ان کا پاک کرنا ہے صحیح کہا اس کو ابن حبان نے اور روایت ہے میمونہ رضی

اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ يَجُرُّونَهَا

اللہ تعالی عنہا سے انہوں نے کہا کہ گذرے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بکری پر جو لیے جاتے تھے لوگ

فَقَالَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ

پس فرمایا اگر لے لیتے تم اس کی کھال [illegible] پاک کرتا ہے اس کو پانی

وَالْقَرَظُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ

اور کیکر کی چھال روایت کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی نے اور روایت ہے ابو ثعلبہ خشنی رضی

اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ أَفَنَأْكُلُ

اللہ تعالی عنہ سے کہا میں نے یا رسول اللہ ہم قوم اہل کتاب کے ملک میں ہیں سو کیا کھائیں ہم

فِي آنِيَتِهِمْ قَالَ لَا تَأْكُلُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا

ان کے برتنوں میں فرمایا نہ کھاؤ ان میں مگر جبکہ نہ پاؤ سوا ان کے تو دھو لو ان کو

حنفیہ کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور ترمذی میں لکھا ہے کہ کہا امام شافعی نے جو چمڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہوا مگر کتے اور خنزیر کا چمڑا دباغت دینے سے بھی پاک نہیں ہوتا اور اس سے معلوم ہوا کہ جس جانور کا چمڑا دباغت دینے پاک ہو جاتا ہے اس کے سینگ اور بال اور دانت وغیرہ کام میں لانا درست ہے ۱۲ سلہ قولہ لا تاکلوا الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب کے باسنوں میں وضو کرنا کھانا پینا ہرگز نہ چاہیے جبکہ دوسرا برتن ملے وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ لوگ ناپاک چیزیں جیسے شراب اور خنزیر برتنوں میں ڈالتے ہیں اور ستا پر کے اس پر وہ روایت ابو داؤد میں ہے کہ ابو ثعلبہ نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہم اہل کتاب کے پاس سے جاتے ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے ہیں اور پیالوں میں شراب پیتے ہیں آخر حدیث تک اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ہندو وغیرہ ہم سے ستر ڈال کر رہتے ہیں ان کے باسنوں کو بے دھوئے نہ برتیں اور ان کا پکا ہوا نہ کھائیں ایسا ہی کہا ہے طیبی نے شرح مشکوۃ میں ۱۲

۷ — قولہ توضؤوا من مزادۃ امرأۃ مشرکۃ یعنی پکھال عورت مشرکہ سے یہ عورت اونٹ پر سوار تھی اور دو پکھالیں پانی کی اونٹ پر لادے ہوئے تھی اس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بحالت سفر جنگل میں تھے اور پانی کے متلاشی تھے جب اس عورت کے پاس پانی پایا تو پیا اور لوگوں کو پلایا سب سے پیچھے ایک شخص جنبی کو نہانے کے واسطے بھی دیا چنانچہ صحیح بخاری میں کتاب التیمم اور علامات النبوۃ میں ایک طویل حدیث میں مذکور ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب برتن اہل مشرکین کے احتمال نجاست کا یعنی شراب خنزیر وغیرہ کا نہ ہو اس کا برتنا بلا تردد درست ہے ۱۲

كُلُوا فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

کھاؤ ان میں (یہ حدیث) متفق علیہ ہے — اور روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ تَوَضَّؤُوا مِنْ مَزَادَةِ امْرَأَةٍ مُشْرِكَةٍ مُتَّفَقٌ

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحابیوں نے وضو کیا پکھال سے مشرک عورت کے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے

عَلَيْهِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ قَدَحَ

ایک بڑی حدیث میں — اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے پیالہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھوٹ گیا تو لگو لیا اس پھٹی جگہ پر تار چاندی کا روایت کیا اسکو بخاری نے

بَابُ إِزَالَةِ النَّجَاسَةِ وَبَيَانِهَا

باب نجاست دور کرنے کے ذکر میں اور اس (نجاست) کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ پوچھا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ

وسلم سے شراب کی بابت کہ بنایا جاوے سرکہ فرمایا نہیں روایت کیا اسکو مسلم نے اور ترمذی نے اور کہا حسن

صَحِيحٌ وَعَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحیح ہے اور انہی سے روایت ہے کہ جب ہوا دن خیبر کا تو حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

ابو طلحہ کو سو پکار دیا اس نے کہ اللہ اور رسول اس کا دونوں منع کرتے ہیں تم کو کھانے گدھوں بستی کے

فَإِنَّهَا رِجْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

کیونکہ نجس ہیں (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور روایت ہے عمرو بن خارجہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا

خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَلُعَابُهَا

کہ خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منے میں اور وہ تھے اپنی اونٹنی پر اور لعاب اسکا

يَسِيلُ عَلَى كَتِفِي أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

بہتا تھا میرے مونڈھے پر نکالا اسکو احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو اور روایت ہے عائشہ رضی

اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ

اللہ عنہا سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دھو ڈالتے منی کو پھر

يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الثَّوْبِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْغَسْلِ فِيهِ مُتَّفَقٌ

نکلتے نماز کو اسی کپڑے میں اور میں دیکھتی تھی نشان دھونے کا اس میں (یہ حدیث) متفق

عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ لَقَدْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ ہے اور مسلم کی روایت میں ہے البتہ تحقیق تھی میں ملتی اسکو کپڑے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حاشیہ: قولہ فانہا رجس الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا نجس ہے اور حرام اور یہی قول ہے جمہور کا سوائے ابن عباس کے کہ ان سے حلت منقول ہے ذکر کیا اسکو میزان میں شعرانی نے اور شرح مسلم نووی میں نووی نے نسبت کی ان کی طرف حرمت کی بھی روایت ہے بہر حال تحقیق یہ ہے کہ حرام ہے ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

سے قوله ويرش من بول الغلام الخ واضح ہو کہ لغت میں اس کی معنی پانی چھڑکنے کے ہیں جیسا کہ قاموس سے معلوم ہوتا ہے اور شرح نووی ور مجمع البحار میں لکھا ہے کہ [illegible] [illegible]

ثُمَّ كَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَفِي لَفْظٍ لَهُ: لَقَدْ كُنْتُ أَحُكُّهُ يَابِسًا بِظُفُرِي مِنْ ثَوْبِهِ

پھر نماز پڑھتے تھے وہ اس میں اور ایک لفظ میں اسکے یوں ہے کہ البتہ کھرچ ڈالتی تھی میں سوکھی منی کو اپنے ناخن سے آپ کے کپڑے سے

وَعَنْ أَبِي السَّمْحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ. أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ: تَحُتُّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَنْضَحُهُ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ خَوْلَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَإِنْ لَمْ يَذْهَبِ الدَّمُ؟ قَالَ: يَكْفِيكِ الْمَاءُ، وَلَا يَضُرُّكِ أَثَرُهُ. أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ، وَسَنَدُهُ ضَعِيفٌ

بَابُ الْوُضُوءِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ. أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ، وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا

وَعَنْ حُمْرَانَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى

[illegible]

۹ | ؎ قولہ ثلاث مرات الخ اس حدیث میں منہ کا دھونا اور ہاتھوں کا اور پاؤں کا تین تین دفعہ وارد ہے اور کئی روایتوں میں دو دو بار بھی آیا ہے اور کئی روایتوں میں ایک ایک مرتبہ بھی مروی ہے ان سب روایتوں کو آپس میں اس طرح موافق کرتے ہیں کہ تین تین بار ہر عضو کا دھونا سنت ہے اور اس سے کم بھی کافی ہے اور یہی ہے حق سب علمائے اسلام کے نزدیک

إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
ٹخنوں تک تین مرتبہ پھر بایاں اسی طرح پھر کہا دیکھا میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَلِيٍّ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وضو کیا میرے اس وضو کی طرح (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور روایت ہے علی سے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَسَحَ
رضی اللہ تعالے عنہ سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے بیان میں کہا اور مسح کیا

بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ
اپنے سر کا ایک بار نکالا اسے ابوداؤد نے اور روایت ہے عبد اللہ بن زید بن عاصم

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ وَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
رضے اللہ تعالے عنہ سے صفت میں وضو کے کہ کہا اور مسح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ لَفْظٍ لَهُمَا بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتّٰى
اپنے سر کو پھر اپنے دونوں ہاتھ آگے لائے اور پیچھے لے گئے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور ایک لفظ میں ہے کہ شروع کیا سر کی اگلی جانب سے یہاں تک کہ

ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ وَعَنْ
لے گئے ان کو پچھلی طرف سر کے پھر لائے ان کو اس جگہ جہاں سے شروع کیا تھا اور روایت ہے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ
عبد اللہ بن عمرو رضے اللہ تعالے عنہما سے وضو کے وصف میں کہا کہ پھر مسح کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِهِ وَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِيْ أُذُنَيْهِ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کو اور ڈالیں دو انگلیاں کلمہ کی اپنے دونوں کانوں میں

وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلٰى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ
اور مسح کیا اپنے دونوں انگوٹھوں سے اپنے دونوں کانوں کی پیٹھ پر روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اس کو

ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ابن خزیمہ نے اور روایت ہے ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جاگے کوئی تم میں کا اپنی نیند سے تو چاہیے کہ ناک جھاڑے تین بار کہ بیشک

الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَهُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ
شیطان رات کو بستا ہے اس کی ناک کی جڑ میں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسی کی روایت میں ہے کہ جب جاگے کوئی تم میں سے

مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ
نیند سے تو نہ ڈبوے اپنا ہاتھ برتن میں جب تک کہ نہ دھوے اس کو تین بار کہ وہ نہیں جانتا

أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ
کہاں رات رہا ہاتھ اس کا (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور یہ لفظ مسلم کا ہے اور روایت ہے لقیط بن صبرہ

کہا نووی نے اجماع کیا مسلمانوں نے کہ واجب ایک ہی مرتبہ دھونا ہے ہر عضو کا اور تین دفعہ دھونا مسنون ہے ؎ قولہ مسح برأسہ واحدۃ الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایک ہی دفعہ فرض ہے اور یہی ہے قول ائمہ اربعہ کا اور سفیان اور ابن مبارک اور اسحاق اور امام جعفر صادق رح کا کہ ترمذی اور شرح نووی میں مستفاد ہوتا ہے بالتکرار یعنی تین دفعہ مسح کرنا اور یہ بھی ایک حدیث میں ابوداؤد وغیرہ کے آیا ہے اور مسلم کی بعض روایتوں میں نسبت تمام وضو کے آیا ہے کہ تین تین بار کیا اس سے امام شافعی رح استنباط کرکے کہتے ہیں کہ مسح تین دفعہ سنت ہے کہ جو ایک دفعہ کرنیکی حدیث ہے وہ بیان جواز کے واسطے ہے کذا فی شرح النووی ۱۲ ؎۳ قولہ بدأ بمقدم رأسہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسح سر کا آگے کی جانب سے شروع کرنا چاہیے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ رح اور شافعی رح اور احمد اور اسحاق وغیرہ کا ایک حدیث حسن سے ترمذی کے معلوم ہوتا ہے کہ اگر پیچھی جانب سے شروع کرے تو بھی جائز ہے کہا ترمذی نے کہ اسی طرح بعض اہل کوفہ گئے ہیں جیسے وکیع بن جراح ۱۲ ؎۴ قولہ علی ظاہر اذنیہ الخ اس حدیث سے مسح کانوں کے ظاہر و باطن کا معلوم ہوتا ہے کہ ظاہر وہ جانب ہے جو سر کے متصل ہے اور باطن وہ جو منہ کے متصل ہے ذکر کیا اس کو

ترمذی وغیرہ نے ترمذی نے حدیث ابن عباس رض کی کہ مسح برأسہ علی ظاہرہما و باطنہما روایت کرکے فرمایا کہ اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا ۱۲ ؎۵ قولہ فی الاناء الخ یعنے وضو کا برتن چنانچہ بخاری کی بعض روایتوں میں لفظ وضو کا واقع ہے کہا شیخ ابن حجر رح نے فتح الباری میں کہ ظاہر اس حدیث کا خصوصیت وضو کے برتن سے معلوم ہوتی ہے اور اسی کے ساتھ ملحق ہیں برتن غسل کے اور دوسرے برتن اور اگر بڑا حوض یا تالاب ہو تو اس میں ہاتھ ڈالنا منع نہیں ۱۲

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسبغ الوضوء و

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کو کامل کر اور

خلل بين الاصابع وبالغ في الاستنشاق الا ان تكون صائما اخرجه

خلال کر انگلیوں میں سلہ اور مبالغہ کر ناک کے پانی ڈالنے میں مگر جو تو روزہ دار ہو نکالا اس کو

الاربعة وصححه ابن خزيمة ولابي داود في رواية اذا توضات فمضمض

چاروں نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے جب تو وضو کرے تو کلی کر

وعن عثمان رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخلل

اور روایت ہے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلال کرتے تھے

لحيته في الوضوء اخرجه الترمذي وصححه ابن خزيمة وعن عبد الله

اپنی داڑھی کا وضو میں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ نے اور روایت ہے عبد اللہ

ابن زيد رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم اتي بثلثي مد

ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا پانی سلہ دو تہائی مد کا

فجعل يدلك ذراعيه اخرجه احمد وصححه ابن خزيمة وعنه انه

پھر ملنے لگے دونوں ہاتھوں کو نکالا اسے احمد نے اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ نے اور اسی سے روایت ہے کہ اس نے

رأى النبي صلى الله عليه وسلم ياخذ لاذنيه ماء خلاف الماء الذي

دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لیتے تھے اپنے دونوں کانوں کے واسطے سلہ جدا پانی سوا اس پانی کے

اخذ لراسه اخرجه البيهقي وهو عند مسلم من هذا الوجه بلفظ ومسح

جو لیا تھا اپنے سر کے لیے روایت کیا اسکو بیہقی نے اور وہ مسلم کے نزدیک اسی طریق سے اس لفظ سے (مروی) ہے اور مسح کیا

براسه بماء غير فضل يديه وهو المحفوظ وعن ابي هريرة رضي الله

اپنے سر کو دوسرے پانی سے جو آپ کے ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا اور یہی لفظ محفوظ ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان امتي ياتون

عنہ سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کہتے تھے میری امت کے لوگ آویں گے

يوم القيامة غرا محجلين من اثر الوضوء فمن استطاع منكم ان يطيل

قیامت کے دن کہ روشن ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤں ان کے وضو کے اثر سے سو جو کوئی سکے تم میں سے کہ بڑھا دے اپنے

غرته فليفعل متفق عليه واللفظ لمسلم وعن عائشة رضي الله عنها

نور کو تو چاہیے کہ کرے سلہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور لفظ مسلم کا ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه التيمن في تنعله وترجله

کہا اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند آتا تھا داہنے ہاتھ سے شروع کرنا جوتا پہننے میں اور کنگھی

وطهوره وفي شانه كله متفق عليه وعن ابي هريرة رضي الله عنه

اور وضو کرنے میں اور اپنے ہر ایک کام میں سلہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سلہ قولہ خلل بین الاصابع الخ یعنی ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر چنانچہ ترمذی میں ابن عباس سے مروی ہے ۱۲ سلہ قولہ ... بخاری و مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے پورے مد سے بھی وضو کیا ہے اور مد تقریباً ایک سیر ہوتا ہے اور حاصل اسکے یہ ہے کہ پانی میں وضو مسنون ہے اگر کم یا زیادہ پانی خرچ کیا جاوے ... کہا امام نووی نے شرح مسلم میں کہ اجماع کیا مسلمانوں نے اس پر کہ جو پانی وضو اور غسل کے واسطے کافی ہے اسکی کچھ حد نہیں جتنے پانی سے وضو اور غسل کریگا پاک ہو جاویگا لیکن کہا علما قائل ہیں مستحب ہونے کے کہ غسل میں ایک صاع سے کمی نہ ہو اور وضو میں مد سے کم نہ ہو ۱۲ سلہ قولہ خلاف الماء الخ اس سے معلوم ہوا کہ کانوں کے مسح کے واسطے نیا پانی لینا چاہیے اور کان علیحدہ ہیں سر کے اور یہی مذہب ہے شافعی رح کا جیسا کہ میزان میں مذکور ہے اور اکثر اہل علم کا جیسا کہ ترمذی میں ہے اور امام ابو حنیفہ رح اور مالک رح اور احمد رح کہتے ہیں کہ کان علیحدہ نہیں ہیں سر سے تو وہی سر کے مسح کا پانی کانوں کے واسطے کافی ہے یہ مذہب بھی حدیث بیہقی سے ثابت ہوا ہے شیخ عبد الوہاب شعرانی نیا پانی لینے کی حدیث کو عزیمت اور احتیاط پر محمول کرتے ہیں اور سر کے مسح کے پانی سے کانوں کے مسح کرنے کی حدیث کو رخصت اور جواز پر محمول فرماتے ہیں پس اختیار عزیمت اور احتیاط کا رخصت سے بہتر ہے اور علیحدہ پانی لینا خوب ہے ۱۲ سلہ قولہ فلیفعل الخ یعنی روشنی کو بڑھاوے اسطرح کہ اعضا کو حد مسنون سے بڑھ کر دھووے مثلاً ہاتھوں کے غسل کو بازو تک پہنچا دے اور پاؤں کے غسل کو پنڈلی تک پہنچا دے یا گھٹنوں تک جاوے چنانچہ شرح نووی میں مذکور ہے اور اسکا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وضو اچھی طرح احتیاط سے اور سنت کے مطابق کریگا پابندی سے۔ اس پابندی سے اسکی روشنی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وضو پر وضو کرے کہ اس سے اجر زیادہ ملیگا جو روشنی کے زیادہ ہونیکا باعث ہوگا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باوضو رہنے کی عادت رکھے ۱۲ سلہ قولہ فی شانہ الخ مثلاً ازار پہننے میں مسجد میں داخل ہونے میں مسواک کرنے میں سرمہ لگانے میں ناخن کٹوانے میں مونچھیں کترانے میں کنگھی کرنے میں بغل کے بال اکھاڑنے میں نماز سے سلام پھیرنے میں اعضاء وضو کے دھونے میں کھانے پینے میں مصافحہ میں وعلی ہذا القیاس کذا فی شرح مسلم للنووی ۱۲

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِمَيَامِنِكُمْ أَخْرَجَهُ

اسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم وضو کرو تو شروع کرو اپنے داہنے سے روایت کیا اسکو

الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

چاروں نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى

تعالے عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا اپنی پیشانی کے بالوں پر اور

الْعِمَامَةِ وَالْخُفَّيْنِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي

پگڑی پر اور موزوں پر روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے

صِفَةِ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْدَءُوا بِمَا

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کے بیان میں فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شروع کرو اس سے جس سے

بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ هٰكَذَا بِلَفْظِ الْأَمْرِ وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ بِلَفْظِ الْخَبَرِ

شروع کیا اللہ نے روایت کیا اسکو نسائی نے اسیطرح امر کے صیغے سے اور وہ مسلم کے نزدیک خبر کے لفظ سے ہے

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَدَارَ الْمَاءَ عَلَى

اور روایت ہے اسی سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو بہاتے تھے پانی اپنی

مِرْفَقَيْهِ أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

کہنیوں پر روایت کیا اسکو دارقطنی نے ساتھ ضعیف سند کے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ

تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں وضو اسکا کہ جو نہ یاد کرے

اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَ

نام اللہ کا اسپر روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے سند ضعیف سے اور

لِلتِّرْمِذِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ نَحْوُهُ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَثْبُتُ فِيهِ شَيْءٌ

ترمذی نے روایت کیا سعید بن زید سے اور ابی سعید سے اسی طرح اور کہا امام احمد نے نہیں ثابت ہوتا اس باب میں کچھ

وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اور روایت ہے طلحہ بن مصرف سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ طلحہ کے دادا سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ أَخْرَجَهُ أَبُو

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جدا جدا کرتے تھے کلی اور ناک میں پانی دینے میں روایت کیا اسکو ابو

دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ ثُمَّ

داؤد نے ساتھ سند ضعیف کے اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالے عنہ سے وضو کے بیان میں پھر

تَمَضْمَضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا يُمَضْمِضُ وَيَنْثِرُ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي

کلی کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ناک جھاڑی تین بار کلی کرتے تھے اور ناک صاف کرتے تھے اسی ہاتھ سے جس سے

ے قولہ فمسح بناصیتہ وعلی العمامۃ الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسح تمام سر کا واجب نہیں اگلے بالوں پر مسح کرنا کافی ہے اور یہی مذہب شافعی وغیرہ کا ہے ... معلوم ہوتا ہے کہ اگلے بالوں پر مسح کر کے باقی عمامہ پر پورا کرے ... تمام سر کا مسح پورا ہو جائے ... مسح پورا کر لینا چاہیے ...

ہ قولہ لا وضوء الخ یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے ... بعض حدیثوں میں دارقطنی وغیرہ کے یوں آیا ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر وضو کرنے سے سارا بدن پاک ہوتا ہے اور اگر نہ پڑھے تو فقط وضو کے اعضاء پاک ہوتے ہیں ... امام احمد ... امام اسحاق کہتے ہیں کہ جان بوجھ کر بسم اللہ ترک کرے تو وضو نہ ہوگا ... کذا فی المیزان والترمذی ہ قولہ تفصیل ...

[illegible]

۱ قولہ فقال ارجع الخ یعنی پھر جا اور اچھی طرح وضو کر ... [illegible] ... معلوم ہوا کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے اور مسح کافی نہیں ... قول تمام مجتہدین کا ... [illegible]

بِأَخْذٍ مِنْهُ الْمَاءَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ

پانی لیتے تھے روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے اور روایت ہے عبداللہ بن زید رضی

اللّٰهُ عَنْهُ فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ ثُمَّ أَدْخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَمَضْمَضَ وَ

اللہ تعالیٰ عنہ سے وضو کے وصف میں پھر ڈالا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اپنا برتن میں پھر کلی کی اور

اسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ

ناک میں پانی ڈالا ایک چلو سے کرتے تھے ایسا تین بار (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور روایت ہے انس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَفِي قَدَمِهِ مِثْلُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو اور اسکے پاؤں میں ناخن

الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

کے برابر نہ پہونچا تھا پانی سو کہا پھر جا پس اچھی طرح کر وضو اپنا روایت کیا اسکو ابوداؤد

وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ

اور نسائی نے اور روایت ہے انہی سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے مد سے

وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور غسل کرتے تھے صاع سے پانچ مد تک (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی کہ وضو کرے پھر پورا کرے

الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ

وضو پھر کہے گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو اکیلا ہے کوئی شریک نہیں اسکا اور گواہی دیتا ہوں

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَ

کہ محمد اسکا بندہ اور رسول ہے مگر کھولے جاتے ہیں اسکے لیے دروازے جنت کے روایت کیا اسکو مسلم اور

التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

ترمذی نے اور زیادہ کیا ترمذی نے اے اللہ کر مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر مجھے پاک ہونے والوں میں سے

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب مسح کرنے کا موزوں پر

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھا میں ساتھ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا

علیہ وآلہ وسلم کے سو وضو کیا انہوں نے پس جھکا میں کہ کھینچوں آپکے موزوں کو سو کہا چھوڑ دو انکو کیونکہ میں نے ڈالا ہے ان دونوں پاؤں کو

طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْأَرْبَعَةِ عَنْهُ إِلَّا النَّسَائِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ

وضو سے ۲ پھر مسح کیا ان پر (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور چاروں نے روایت کیا ہے اسی سے سوا نسائی کے کہ نبی

اور اس روایت میں ہے یہ قول ... [illegible] ... قول جبائی معتزلی کا جو کہتے ہیں کہ مسح اور غسل دونوں جائز ہیں متوضی کو اختیار ہے جو چاہے سو کرے اور بعض ... قول ... کا جو کہتے ہیں کہ مسح اور غسل دونوں واجب ہیں امام نووی کہتے ہیں ... جمہور کی احادیث اور قرآن ... کے شرح مہذب میں ... ۲ قولہ یتوضأ بالمد الخ مد ایک رطل اور تہائی ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک دو رطل کا ہوتا ہے ... سیر ہوتا ہے ... ہوا صاع پانچ رطل اور ایک تہائی ہے اور بعض کے نزدیک آٹھ رطل ... صاع چار سیر کا ہوا ... غسل ... پانچ مد تک ... سے زیادہ نہ کرتے ... مسلم میں ... رسول اللہ صلعم فرق ... صاع کا ... تمام پانی فرق کا ... مراد یہ ہے کہ فرق کو پانی لیا کرتے تھے ... چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہے ... عائشہ ... رسول اللہ صلعم ... اور حدیث صاع کی ... امام نووی نے شرح مسلم میں ... بیان کی مسئلہ تحدید پانی کا ... ۳

اور ایک روایت میں ہے۔

إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ یعنی وضو کرکے یہ کلمہ پڑھنے والے کے لئے بہت کے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں جس دروازہ چاہے جنت میں داخل ہوجائے ۲ قولہ ادخلتهما الخ یعنی داخل کئے ہیں میں نے پاؤں موزوں میں حالت وضو میں پس مسح موزوں پر جائز نہ ہوگا۔ مگر یہ پہنے موزوں کو حالت وضو میں ۱۲ مسک الختام

صلى الله عليه وسلم مسح أعلى الخف وأسفله وفي إسناده ضعف وعن

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسح کیا اوپر کی طرف موزے کے اور نیچے کی طرف اسکے اور اسکی اسناد میں ضعف ہے۔ اور روایت ہے

علي رضي الله عنه قال لو كان الدين بالرأي لكان أسفل الخف أولى

علی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا اگر ہوتا دین عقل پر تو ہوتا تلا موزہ کا بہتر

بالمسح من أعلاه وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على

مسح کرنے میں اسکے اوپر کی طرف سے حالانکہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے پشت

ظاهر خفيه أخرجه أبو داود بإسناد حسن وعن صفوان بن

پر موزوں کے روایت کیا اسکو ابوداود نے اسناد حسن سے اور روایت ہے صفوان بن

عسال رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأمرنا إذا كنا

عسال رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کرتے ہم کو جب ہم ہوتے

سفرا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام ولياليهن إلا من جنابة ولكن

سفر میں یہ کہ نہ نکالیں ہم موزے اپنے تین دن اور راتیں ان کی سوا جنابت کے نہ اتارتے

من غائط وبول ونوم أخرجه النسائي والترمذي واللفظ له وابن

خزیمة وصححاه وعن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال جعل النبي

روایت کیا اسکو نسائی اور ترمذی نے اور لفظ اسی کے ہیں اور ابن

خزیمہ نے اور صحیح کہا دونوں نے اسکو اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا ٹھہرا دیے نبی

صلى الله عليه وآله وسلم ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کے واسطے اور ایک دن اور ایک رات مقیم کے لیے

يعني في المسح على الخفين أخرجه مسلم وعن ثوبان رضي الله تعالى عنه

یعنے مسح کرنے میں موزوں پر نکالا اسے مسلم نے اور روایت ہے ثوبان رضی اللہ تعالے عنہ سے

قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فأمرهم أن يمسحوا على

کہا بھیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر پھر حکم کیا انکو کہ مسح کریں اوپر

العصائب يعني العمائم والتساخين يعني الخفاف رواه أحمد وأبو داود

دستاروں کے یعنے پگڑیوں پر اور تساخین پر یعنے موزوں پر روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود نے

وصححه الحاكم وعن عمر رضي الله تعالى عنه موقوفا وأنس مرفوعا إذا

اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے موقوف اور انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع کہ جب

توضأ أحدكم ولبس خفيه فليمسح عليهما وليصل فيهما ولا يخلعهما إن

وضو کرے تم میں سے کوئی اور پہنے موزے اپنے تو مسح کرے انپر اور نماز پڑھے ان میں اور نہ نکالے انکو اگر

شاء إلا من جنابة أخرجه الدارقطني والحاكم وصححه وعن أبي بكرة

چاہے مگر حاجت غسل سے نکالا اسکو دارقطنی اور حاکم نے اور حاکم نے صحیح کہا اسکو اور روایت ہے ابی بکرہ

---

۱۳ ؎ قولہ لو کان الدین بالرای الخ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عقل کو دین میں دخل دینا منع ہے کیونکہ بنیاد دین کی نقل پر ہے نہ عقل پر مطلب یہ کہ دین کے ہر ایک حکم کی حکمت کو ایک شخص نہیں سمجھ سکتا اور یہ مطلب نہیں کہ دین کے احکام عقل کے خلاف ہیں بلکہ دین کا کوئی حکم بھی ایسا نہیں جسکو عقل سلیم تسلیم نہ کر سکے اگر کسی حکم کے مصالح اور حکمتوں کو کوئی شخص نہ سمجھ پائے تو عقل کے خلاف بتلانا اسکی عقل کا قصور ہے اور حضرت علی کے قول کا یہی مطلب ہے کہ دین کے ہر ایک حکم میں عقل کو دخل دینا چاہیے بلکہ اتباع و تسلیم کر لینا چاہیے مگر افسوس ہے کہا جاتا ہے کہ آجکل اسی سے ایسے لوگ جنکو علوم دین کی بو بھی نہیں ...

اور طریق مسح موزے کا یہ ہے کہ پانچوں انگلیاں ہاتھ کی پانی سے تر کر کے پاؤں کی انگلیوں کے سروں سے پنڈلی تک کھینچے اور توڑتا ہی مسح کو جس سے ٹوٹتا ہے وضو اور توڑتا ہے اسکو اتارنا موزوں کا بعد حدث کے اور توڑتا ہے اسکو گذرنا مدت مسح کا ۱۲ ؎ قولہ یمسحوا علی العصائب الخ اس حدیث میں صاف دلیل ہے اور اس بات کے کہ پگڑی پر مسح کرنا ضرورت کے وقت جائز ہے ۱۲

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رخص للمسافر ثلثۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ رخصت دی آپ نے مسافر کو تین

ایام ولیالیہن وللمقیم یوما ولیلۃ اذا تطہر فلبس خفیہ ان یمسح علیہما

دن اور تین رات اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات جب پاک ہو کر پہنے موزے اپنے یہ کہ مسح کرے ان پر

اخرجہ الدارقطنی وصححہ ابن خزیمۃ وعن ابی بن عمارۃ رضی اللہ

نکالا اسکو دارقطنی نے اور صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ نے - اور روایت ہے ابی بن عمارہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ انہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسح علی الخفین قال

تعالیٰ عنہ سے کہ اس نے کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) (کیا) میں مسح کروں موزوں پر فرمایا

نعم قال یوما قال نعم قال ویومین قال نعم قال وثلثۃ ایام قال نعم وما

ہاں کہا ایک دن فرمایا ہاں کہا دو دن فرمایا ہاں کہا تین دن فرمایا ہاں اور جب تک

شئت اخرجہ ابوداود وقال لیس بالقوی

چاہے تو لہ نکالا اسکو ابوداؤد نے اور کہا نہیں ہے قوی

باب نواقض الوضوء

باب وضو کے توڑنے والی چیزوں کا

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

روایت ہے انس رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے یار نبی صلے اللہ

علیہ وسلم علی عہدہ ینتظرون العشاء حتی تخفق رءوسہم ثم یصلون ولا

علیہ وآلہ وسلم کے ان کے زمانے میں انتظار کرتے عشاء کی نماز کا یہاں تک کہ جھک جاتے ان کے سر لہ پھر نماز پڑھتے تھے اور

یتوضؤن اخرجہ ابوداود وصححہ الدارقطنی واصلہ فی مسلم وعن

وضو نہ کرتے تھے نکالا اسکو ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسکو دارقطنی نے اور اصل اسکی صحیح مسلم میں ہے - اور روایت ہے

عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت جاءت فاطمۃ بنت ابی حبیش الی النبی

عائشہ رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی نبی صلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا

اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر بولی یا رسول اللہ میں ایک عورت ہوں کہ مجھکو خون استحاضہ آتا ہے لہ سو میں

اطہر افادع الصلوۃ قال لا انما ذلک عرق ولیس بحیض فاذا اقبلت حیضتک

پاک نہیں ہوتی کیا چھوڑ دوں نماز فرمایا نہیں مقرر وہ رگ کا خون ہے اور حیض نہیں سو جب آوے حیض تیرا لہ

فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی متفق علیہ و

تو چھوڑ دے نماز کو اور جب جاوے تو دھو اپنے لہو کو پھر پڑھ نماز (یہ حدیث) متفق علیہ ہے - اور

للبخاری ثم توضئی لکل صلوۃ واشار مسلم الی انہ حذفہا عمدا وعن

بخاری کے لیے ہے پھر وضو کر ہر نماز کے لیے لہ اور اشارہ کیا مسلم نے اس بات کا کہ اسنے یہ چھوڑ دیا قصداً - اور روایت ہے

لہ قولہ واشئت ابوداؤد کی سند قوی نہیں ہے۔ اور جس میں تین دن کی قید ہے وہ قوی ہے جب ضعیف حدیث قوی کے مقابلے میں آوے تو ضعیف پر عمل نہ کیا جاوے اور اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ راوی کا مقصد یہ ہو کہ جب مدت معین پر موزے اتار کر پاؤں دھو لیے جاویں تو پھر بھی مسح کے لیے کوئی مدت مقرر ہے اگر کئے روز تک پہن کر سکے ہیں جن پر فرمایا کہ جب تک چاہو مسح کر سکتے ہو اسکے لیے کوئی مدت معین نہیں بلکہ جب معین مدت یعنی مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات کے بعد موزے اتار کر پاؤں دھو لیے جاویں تو پھر چاہے ساری عمر مسح کرتے رہو کوئی ممانعت نہیں ۱۲

لہ قولہ رؤسہم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوئے نیند آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا سو واسطے مصنف اس حدیث کو نواقض وضو میں لائے ہیں ۱۲

لہ حیض نفاس اور استحاضہ یہ تین قسم کے خون ہیں جو عورتوں کو آتے ہیں حیض وہ خون ہے جو عورت کے بالغ ہونے کے وقت سے لیکر بڑھاپے میں اس وقت تک آتا رہتا ہے جب تک بڑھاپے کی وجہ سے خون کی قوت جاتی نہ رہے - اور نفاس وہ خون ہے جو بعد بچہ پیدا ہونے کے زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک آتا ہے اور استحاضہ وہ خون ہے جو بیماری کی وجہ سے آنے لگتا ہے - اور اس حدیث میں یہی مراد ہے ۱۲

لہ مراد اقبال سے شروع ہونا خون حیض کا ہے - جس عورت کو پہلے آتا ہو، وہی اسکی عادت کے ایام حیض کے ہونگے - اور ظاہر یہی ہے - کہ مسئلہ پوچھنے والی عورت عادت والی تھی ۱۲ مسک الختام

۵ اس باب کو مناسب یہی زیادت ہے - اور یہ دلیل ہے اس امر پر کہ خون استحاضہ وضو کے نواقض میں سے ہے - اسی واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے واسطے وضو کرنے کا حکم دیا ہے ۱۲ مسک الختام

ف قولہ بعض نسائہ الخ یہ حدیث دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ چھونا عورت کا ناقض وضو نہیں خواہ بے شہوت ہو خواہ باشہوت ہو اور یہی مذہب ہے حضرت علی

رضی اور ابن عباس رض کا اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور تائید اس کی حدیث بخاری سے بھی پائی جاتی ہے کہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ تھے حضرت صلے اللہ

عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا تھا میں مرد بہت مذی والا سو حکم کیا میں نے مقداد کو کہ

يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

پوچھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر اس نے آپ سے (یہ مسئلہ) پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں وضو ہے یہ متفق علیہ ہے اور

اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

لفظ بخاری کا ہے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ

آلِهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَ

وسلم نے بوسہ لیا اپنی کسی بی بی کا ف پھر نکلے نماز کو اور وضو نہ کیا نکالا اسکو احمد نے اور

ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

ضعیف کہا اس کو بخاری نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پاوے تم میں سے کوئی ایک اپنے پیٹ میں کچھ پھر اس پر شبہ پڑے کیا نکلی ہے

مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا أَخْرَجَهُ

اس سے کوئی چیز یا نہیں تو ہرگز نہ نکلے مسجد سے ف یہاں تک کہ سنے آواز یا پاوے بو نکالا اسکو

مُسْلِمٌ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ

مسلم نے اور روایت ہے طلق بن علی رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ کہا ایک مرد نے چھوا میں نے

ذَكَرِي أَوْ قَالَ الرَّجُلُ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ أَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ فَقَالَ النَّبِيُّ

ذکر اپنا یا کہا جو مرد کہ چھوئے ذکر اپنا نماز میں کیا اس پر وضو ہے فرمایا نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں وہ ایک ٹکڑا ہے تیرے بدن کا نکالا اسکو پانچوں نے اور

صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ حَدِيثِ بُسْرَةَ وَعَنْ بُسْرَةَ

صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور کہا ابن مدینی نے یہ بہتر ہے بسرہ کی حدیث سے اور روایت ہے بسرہ

بِنْتِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بنت صفوان رضے اللہ تعالے عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ

فرمایا جو کوئی چھوئے اپنے ذکر کو ف تو وضو کرے نکالا اسکو پانچوں نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور ابن

حِبَّانَ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ هُوَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَعَنْ عَائِشَةَ

حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح تر ہے ان حدیثوں سے جو اس باب میں مروی ہیں اور روایت ہے عائشہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَهُ

رضے اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو آوے ف

علیہ وآلہ وسلم رات کو اندھیرے میں نماز پڑھتے اور پاؤں میرے آگے سجدہ گاہ میں ہوتے اور وقت سجدہ کے میرے پاؤں کو چھوتے تب میں ہٹا لیتی میں پاؤں اپنے سجدہ گاہ آپ کی سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چھونا عورت کا ناقض وضو نہیں اور امام شافعی رح کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے واللہ علم ۱۲ ف قولہ فلا یخرجن من المسجد الحدیث یہ دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ شک سے وضو نہیں جاتا ۱۲ ف قولہ من مس ذکرہ فلیتوضأ الخ حدیث طلق کی جو پہلے گذری وہ حدیث اور یہ حدیث آپس میں متعارض ہیں اور تطبیق انکی یہ ہے کہ روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت پہنچائے ایک تمہارا ہاتھ اپنے ذکر کی طرف اور نہ ہو پردہ درمیان ان دونوں کے پردہ اور کوئی چیز حائل پس چاہیئے کہ وضو کرے روایت کیا اسکو احمد اور شافعی رح اور طبرانی نے اور ابن حبان نے اور صحیح کہا اور ابن عبد البر نے اور بعضوں نے بھی حمل کیا ہے اور بعضوں نے تطبیق دی ہے ف قولہ من اصابہ قے الخ حدیث سے معلوم ہوتا ہے

کہ قے وغیرہ ناقض وضو ہیں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور امام مالک رح اور امام شافعی رح کہتے ہیں کہ قے ناقض وضو نہیں ہے اور نہ رعاف یعنی نکسیر اسلیے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ ضعیف حدیث سے حجت قائم نہیں ہوتی اور اس باب میں صحیح حدیث کوئی بھی مروی نہیں بلکہ مذہب بعض صحابہ رض اور تابعین کا خلاف اس کے ثابت ہے مانند ابن عمر اور جابر بن زید اور ابن عباس اور ابن ابی اوفے اور ابو ہریرہ رض اور ابن جبیر اور مکحول اور ربیعہ وغیرہم کے ۱۲

لے قولہ اور وضو ٹوٹ جاتا ہے لحوم الابل کو اس حدیث کو مسلم ہوا کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد بن حنبل کا اور اسحاق بن راہویہ کا اور ابن منذر اور ابن خزیمہ وغیرہم کا ۱۲ اور اکثر علماء نے اس وضو کو معنے لغوی پر لیا ہے یعنے ہاتھ دھو کر کلی کرے اور ایک حدیث میں آپ نے اس کی علت بھی فرمائی ہے

قيء أو رعاف أو قلس أو مذي فلينصرف ثم ليبن على صلاته وهو في

قے یا نکسیر یا کچھ کھانا پیٹ سے منہ میں آوے یا مذی نکلے تو پھر جاوے پھر وضو کرے پھر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اس نے

ذلك لا يتكلم أخرجه ابن ماجه وضعفه أحمد وغيره وعن جابر بن

بات نہ کی ہو نکالا اس کو ابن ماجہ نے اور ضعیف کہا اس کو احمد نے اور اس کے غیر نے اور روایت ہے جابر بن

سمرة رضي الله تعالى عنه أن رجلا سأل النبي صلى الله عليه وآله وسلم أتوضأ

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک مرد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا میں وضو کروں

من لحوم الغنم قال إن شئت قال أتوضأ من لحوم الإبل قال نعم أخرجه مسلم

گوشت سے بکری کے فرمایا اگر تو چاہے کہا کیا وضو کروں گوشت سے اونٹ کے کہا ہاں نکالا اس کو مسلم نے اور

وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

من غسل ميتا فليغتسل ومن حمله فليتوضأ أخرجه أحمد والنسائي والترمذي

جو کوئی نہلاوے مردے کو تو غسل کرے اور جو اٹھاوے اس کو وضو کرے نکالا اس کو احمد اور نسائی اور ترمذی نے

وحسنه وقال أحمد لا يصح شيء في هذا الباب وعن عبد الله بن أبي بكر

اور اسے حسن کہا اس کو اور کہا احمد نے صحیح نہیں کوئی حدیث اس باب میں۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی بکر

رضي الله تعالى عنهما أن في الكتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه و

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اس کتاب میں جو لکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

آله وسلم لعمرو بن حزم أن لا يمس القرآن إلا طاهر رواه مالك مرسلا و

وسلم نے عمرو بن حزم کو یہ تھا کہ نہ چھوئے قرآن کو مگر پاک روایت کیا اس کو مالک نے مرسل اور

وصله النسائي وابن حبان وهو معلول وعن عائشة رضي الله تعالى

وصل کیا اس کو نسائی اور ابن حبان نے اور وہ معلول ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يذكر الله على كل أحيانه

عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا ہر وقت میں

رواه مسلم وعلقه البخاري وعن أنس رضي الله تعالى عنه أن النبي

روایت کیا اس کو مسلم نے اور معلق کیا اس کو بخاری نے اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحقیق نبی

صلى الله عليه وآله وسلم احتجم وصلى ولم يتوضأ أخرجه الدارقطني و

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا نکالا اس کو دارقطنی نے اور

لينه وعن معاوية رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

ضعیف کہا اس کو اور روایت ہے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عليه وآله وسلم العين وكاء السه فإذا نامت العينان استطلق الوكاء رواه

علیہ وآلہ وسلم نے آنکھ بندھن ہے دبر کا سو جب سو گئیں آنکھیں تو کھل گیا بندھن روایت کیا اس کو

نہیں (یعنی دونوں شرمگاہوں) کے وضو کا ٹوٹنے والا نہیں اور اس باب میں کئی حدیثیں وارد ہوئی ہیں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن الجسار رضی اللہ عنہم سے۔ اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین ۱۲ مسک الختام شرح بلوغ المرام مصنفہ نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آدمی پہلو کے بل لیٹ کر سو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے صرف سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے خواہ کسی طرح سے سو جائے۔ پس ان حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ یہ دوسری حدیث سونے والے کی اغلب حالت کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ سونے والا اکثر پہلو کے بل لیٹ کر سو جاتا ہے۔ اور لیٹنے سے وضو ٹوٹ جانے کی وجہ یہ ہے کہ نوم ثقیل (گہری نیند) سے اعضاء کے ڈھیلا پڑ جانے اور ریح کے نکلنے کا غالب گمان ہو جاتا ہے ۱۲ [illegible]

أحمد والطبراني وزاد ومن نام فليتوضأ وهذه الزيادة في هذا الحديث

اور احمد اور طبرانی نے　اور زیادہ کیا اس نے جو سو گیا سو وضو کرے　اور یہ زیادتی　اس حدیث میں

عند أبي داود من حديث علي دون قوله استطلق الوكاء وفي كلا

ابوداؤد کے نزدیک ہے　حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کے ہے　اس قول کے سوا　کہ کھل گیا بندھن　اور

الإسنادين ضعف ولأبي داود أيضا عن ابن عباس رضي الله تعالى

دونوں اسنادوں میں ضعف ہے اور نیز ابی داؤد کے لیے　روایت ہے ابن عباس　رضی اللہ تعالیٰ

عنهما مرفوعا إنما الوضوء على من نام مضطجعا وفي إسناده ضعف

عنہما سے مرفوعاً　کہ نہیں ہے وضو　مگر اس شخص پر　جو سو جائے　لیٹ کر　اور اس کی اسناد میں بھی ضعف ہے

أيضا وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله

اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے　کہ تحقیق رسول اللہ　صلی اللہ

عليه وآله وسلم قال يأتي أحدكم الشيطان في الصلاة فينفخ في مقعدته

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا　آتا ہے تم میں سے کسی کے پاس شیطان نماز میں پھر پھونکتا ہے اس کے بیٹھنے کی جگہ میں

فيخيل إليه أنه أحدث ولم يحدث فإذا وجد ذلك فلا ينصرف

تو اس کو خیال آتا ہے کہ وہ بے وضو ہو گیا اور حالانکہ وہ بے وضو نہیں ہوا　سو جب پائے کوئی یہ بات تو نہ پھرے

حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا أخرجه البزار وأصله في الصحيحين من

یہاں تک کہ سنے آواز　یا پاوے بو　نکالا اس کو بزار نے　اور اصل اس کی صحیحین میں ہے

حديث عبد الله بن زيد ولمسلم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه نحوه

عبداللہ بن زید کی حدیث سے　اور مسلم کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　اسی طرح سے

وللحاكم عن أبي سعيد مرفوعا إذا جاء أحدكم الشيطان فقال إنك

اور حاکم کی مرفوع روایت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آئے پھر کہے کہ بیشک تو

أحدثت فليقل كذبت وأخرجه ابن حبان بلفظ فليقل في نفسه

بے وضو ہو گیا　تو چاہیے کہ کہے تو جھوٹا ہے　اور نکالا اس کو ابن حبان نے اس لفظ سے پھر چاہیے کہ کہے اپنے جی میں

باب قضاء الحاجة

باب　حاجت　رفع کرنے کے آداب کا

عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　کہا　تھے　رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إذا دخل الخلاء وضع خاتمه أخرجه الأربعة وهو معلول

جب جاتے تھے جائے ضرور کو تو رکھ دیتے تھے اپنی انگوٹھی　نکالا اس کو چاروں نے　اور وہ معلول ہے

وعنه رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا دخل

اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　کہا　تھے　نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

لے پاخانے کے وقت شیطانوں اور جنوں سے حفاظت کے لیے پناہ مانگتے ہیں کہ پاخانے اور گندگی کے مقامات میں جن اکثر موجود رہتے ہیں ... اور ناپاک جگہوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرنا چاہیے یعنی وہ کہتے ہیں کہ پاخانہ میں داخل ہونے سے پہلے ...

إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ أَخْرَجَهُ

کہ جب پاخانہ جانے کا قصد کرتے تو کہتے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلید مردوں سے اور پلید عورتوں سے نکالا اسکو

السِّتَّةُ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چھ اماموں نے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِي إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِي

پاخانہ جاتے تھے اور اٹھاتا تھا میں اور ایک لڑکا مجھ جیسا چھاگل پانی کی اور برچھی سو استنجا کرتے تھے

بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

پانی سے یہ متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا

لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَانْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى

مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لے لو چھاگل پھر چلے گئے یہاں تک کہ چھپ گئے

عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

مجھ سے پھر رفع کی حاجت اپنی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچو دو سبب لعنت کے جو پاخانہ کرتا ہے

طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مُعَاذٍ وَالْمَوَارِدَ

لوگوں کی راہ میں یا ان کے سایہ میں روایت کیا مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے روایت سے معاذ کی اور گھاٹوں پر

وَلَفْظُهُ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ

اور اس کا لفظ یہ ہے بچو لعنت کے تینوں سببوں سے پاخانہ پھرنا گھاٹوں میں اور عام راستہ میں اور سایہ میں

وَلِأَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَوْ نَقْعِ مَاءٍ وَفِيهِمَا ضَعْفٌ وَأَخْرَجَ

اور احمد کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے یا پانی جمع ہونے کی جگہ میں۔ اور ان دونوں میں ضعف ہے اور نقل

الطَّبَرَانِيُّ النَّهْيَ عَنْ قَضَاءِ الْحَاجَةِ تَحْتَ الْأَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ وَضَفَّةِ النَّهْرِ

کیا طبرانی نے نہی پاخانہ پھرنے کی پھلدار درختوں کے نیچے اور نہر جاری کے کنارے پر

الْجَارِي مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابن عمر کی حدیث سے ضعیف سند کے ساتھ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَغَوَّطَ الرَّجُلَانِ فَلْيَتَوَارَ

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب پاخانہ پھریں دو مرد تو پردہ کر لے

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ وَلَا يَتَحَدَّثَا فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ رَوَاهُ

ہر ایک اپنے ساتھی سے اور باتیں نہ کریں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ناخوش ہوتا ہے اس بات سے روایت کیا اسکو

أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ السَّكَنِ وَابْنُ الْقَطَّانِ وَهُوَ مَعْلُولٌ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

احمد نے اور صحیح کہا اسکو ابن السکن نے اور ابن القطان نے اور وہ معلول ہے۔ اور روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ

حاشیہ: ... اور دعا پڑھنا چاہیے اور اگر پہلے پڑھنا بھول جائے تو پھر دل میں اس کا خیال کرے زبان سے نہ پڑھے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ کا ذکر ... ایسا ہی منقول ہے۔ حضرت انس کی حدیث سے ان کا دعا کو بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ثابت ہوتا ہے یعنی بلند آواز سے پڑھنا بہتر ہے۔ خذ الاداوۃ الخ یہ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ قضاء حاجت کو دور جانا ضروری ہے ... اور دوسری حدیث میں ارشاد ہے اگر بسبب فراخ نہ ہونے میدان کے پردہ کی جگہ نہ ملے تو ریت (بالو مٹی) کا ڈھیر بنالے اور اس کے پردہ میں قضاء حاجت کرے ... اگر ایسا نہ کرے گا تو شیطان اس کی مقعد سے کھیلے گا اور بازی اور کھیل کرے گا ... اس میں ۱۲ ... راستے میں قضاء حاجت کرنا منع ہے ... [illegible] ... لوگ بیٹھتے ہیں اور اگر ... [illegible] ... کے متعلق ہو صحیح نہیں ۱۲

سله یا یوں ہاتھ کے ساتھ استنجا پاک کرنا یا قضائے حاجت کے وقت عضو مخصوص کو ہاتھ کے ساتھ چھونا یا کوئی چیز پیتے وقت برتن میں سانس لینا اہل ظاہر اور بعض شافعیہ کے نزدیک حرام ہے اور جمہور کے نزدیک مکروہ اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پیتے وقت برتن میں سانس لیتے تھے تو اس کا مطلب ہے کہ برتن سے منہ جدا کر کے سانس لیتے تھے اور برتن کو منہ کے ساتھ لگائے رکھنا اور اس میں سانس لینا اس لیے منع ہے کہ شاید ناک سے کوئی چیز اس میں نکل کر جائے ۱۲ سله قولہ لا تستقبلوا الخ یہ حکم منع کا میدان میں ہے عمارتوں میں مضائقہ نہیں اس واسطے کہ روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ کہا چڑھا میں اوپر گھر حفصہ کے واسطے کسی کام اپنے کے پس دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پاخانہ پھرتے تھے پیٹھ دیئے ہوئے قبلہ کو سامنے شام کے روایت کیا اس کو مسلم نے اور یہ جو فرمایا مگر لیکن مشرق کو منہ کرو یا مغرب کو یہ خاص مدینے والوں کو فرمایا ہے اس لیے کہ قبلہ مدینے سے جنوب میں ہے اور اس ملک کے رہنے والوں کا قبلہ مغرب ہے ۱۲ سله قولہ والقی الروثۃ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خشک گوبر سے بھی نجاست پاک نہ کی جائے

تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يمسن أحدكم ذكره

تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرگز نہ چھوئے کوئی تم میں کا اپنا ذکر

بيمينه وهو يبول، ولا يتمسح من الخلاء بيمينه، ولا يتنفس في الإناء، متفق

اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے ہوئے اور نہ استنجا کرے پاخانہ سے فارغ ہو کر اپنے داہنے ہاتھ سے اور نہ سانس لے برتن میں

عليه واللفظ لمسلم. وعن سلمان رضي الله تعالى عنه قال: نهانا رسول الله

متفق علیہ ہے اور لفظ مسلم کا ہے اور روایت ہے سلمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ منع کیا ہم کو رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم أن نستقبل القبلة بغائط أو بول، أو أن نستنجي باليمين

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ منہ کریں ہم قبلہ کی طرف پاخانہ اور پیشاب کے وقت یا استنجا کریں داہنے ہاتھ سے

أو أن نستنجي بأقل من ثلاثة أحجار، أو أن نستنجي برجيع أو عظم. رواه

یا استنجا کریں ساتھ کم کے تین ڈھیلوں سے یا استنجا کریں گوبر سے یا ہڈی سے روایت کیا اسے

مسلم. وللسبعة من حديث أبي أيوب: لا تستقبلوا القبلة بغائط أو

مسلم نے اور روایت کی ساتوں نے ابی ایوب کی حدیث سے کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پاخانہ کے اور

بول، ولا تستدبروها، ولكن شرقوا أو غربوا. وعن عائشة رضي الله تعالى

پیشاب کے وقت اور نہ پیٹھ دو اس کو لیکن پورب یا پچھم کو اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی

عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من أتى الغائط فليستتر. رواه أبو داود.

عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آوے جاضرور کو تو پردہ کر لے روایت کیا ابو داؤد نے

وعنها أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان إذا خرج من الغائط

اور روایت ہے انہی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نکلتے تھے جاضرور سے

قال: غفرانك. أخرجه الخمسة، وصححه أبو حاتم والحاكم. وعن ابن مسعود

تو کہتے تھے مغفرت چاہتا ہوں تیری نکالا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا ہے ابو حاتم اور حاکم نے اور روایت ہے ابن مسعود

رضي الله تعالى عنه قال: أتى النبي صلى الله عليه وسلم الغائط فأمرني أن آتيه

رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا آئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جاضرور کو تو حکم کیا مجھ کو کہ لاؤں ان کے پاس

بثلاثة أحجار، فوجدت حجرين ولم أجد ثالثا، فأتيته بروثة، فأخذهما

تین پتھر سو پائے میں نے دو پتھر اور نہ پایا تیسرا تب لایا میں آپ کے پاس لید سو لے لیا ان دونوں کو

وألقى الروثة وقال: هذا ركس. أخرجه البخاري، وزاد أحمد والدارقطني:

اور ڈال دیا اس لید کو اور فرمایا کہ یہ نجاست ہے نکالا اسے بخاری نے اور زیادہ کیا احمد اور دارقطنی نے

ائتني بغيرها. وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: إن رسول الله

دے مجھ کو اس کے سوا اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم نهى أن يستنجى بعظم أو روث، وقال: إنهما لا يطهران.

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ استنجا کیا جائے ہڈی یا لید سے اور فرمایا کہ یہ دونوں پاک نہیں کرتے

سے نہ پونچھنی چاہیے کیونکہ یہ نجاست ہے اور اسیطرح ہڈی سے بھی منع ہے جیسا کہ اس سے آگے کی حدیث میں ہے ۱۲

رواه الدارقطني وصححه وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور صحیح کہا اسکو اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم استنزهوا من البول فإن عامة عذاب القبر

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچو تم پیشاب سے کہ تحقیق اکثر قبر کا عذاب اس سے

منه رواه الدارقطني وللحاكم أكثر عذاب القبر من البول وهو صحيح

ہے روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور حاکم کی روایت میں ہے کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب سے ہے اور اسکی اسناد

الإسناد وعن سراقة بن مالك رضي الله تعالى عنه قال علمنا رسول الله

صحیح ہے اور روایت ہے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ سکھایا ہم کو رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم في الخلاء أن نقعد على اليسرى وننصب اليمنى رواه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاء ضرور کے بابت میں کہ بیٹھیں ہم بائیں پاؤں پر اور کھڑا رکھیں داہنے کو روایت کیا اسکو

البيهقي بسند ضعيف وعن عيسى بن يزداد عن أبيه قال قال رسول

بیہقی نے ضعیف سند سے اور روایت ہے عیسیٰ بن یزداد سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم إذا بال أحدكم فلينتر ذكره ثلاث مرات رواه ابن

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پیشاب کرے کوئی تم میں کا تو سونتے اپنے ذکر کو تین بار روایت کیا اسکو ابن

ماجه بسند ضعيف وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن النبي

ماجہ نے سند ضعیف سے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم سأل أهل قباء فقالوا إنا نتبع الحجارة الماء رواه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا قبا والوں سے سو بولے کہ ہم ڈھیلوں کے پیچھے پانی استعمال کرتے ہیں روایت کیا اسے

البزار بسند ضعيف وأصله في أبي داود والترمذي وصححه ابن

بزار نے ضعیف سند سے اور اصل اسکی ابوداؤد اور ترمذی میں ہے اور صحیح کہا اسے ابن

خزيمة من حديث أبي هريرة رضي الله تعالى عنه بدون ذكر الحجارة

خزیمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث سے بغیر ذکر پتھروں کے

باب الغسل وحكم الجنب

باب ہے نہانے کا اور جنبی کے حکم کا

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

روایت ہے ابو سعید خدری سے رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عليه وآله وسلم الماء من الماء رواه مسلم وأصله في البخاري وعن أبي

علیہ وآلہ وسلم نے غسل فرض ہوتا ہے منی سے روایت کیا اسے مسلم نے اور اصل اسکی بخاری میں ہے۔ اور روایت ہے ابو

هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

إذا جلس أحدكم بين شعبها الأربع ثم جهدها فقد وجب الغسل متفق عليه وزاد

مسلم وإن لم ينزل وعن أم سلمة أن أم سليم وهي امرأة أبي طلحة قالت

يا رسول الله إن الله لا يستحيي من الحق فهل على المرأة الغسل إذا احتلمت

قال نعم إذا رأت الماء الحديث متفق عليه وعن أنس قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل قال تغتسل متفق عليه زاد مسلم

فقالت أم سلمة وهل يكون هذا قال نعم فمن أين يكون الشبه وعن عائشة

رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل من أربع من الجنابة

ويوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل الميت رواه أبو داود وصححه ابن خزيمة وعن

أبي هريرة رضي الله تعالى عنه في قصة ثمامة بن أثال عندما أسلم وأمره النبي

صلى الله عليه وسلم أن يغتسل رواه عبد الرزاق وأصله متفق عليه وعن أبي سعيد

الخدري رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب

على كل محتلم أخرجه السبعة وعن سمرة رضي الله تعالى عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل

أفضل رواه الخمسة وحسنه الترمذي وعن علي رضي الله تعالى

عنه قال كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقرئنا القرآن ما لم يكن

؎ اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ایک دفعہ جماع کر چکے اور پھر دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہو تو اس سے پہلے وضو کر لینا مستحب اور بہتر ہے کہ اس سے طبیعت میں ایک قسم کی تازگی اور فرحت پیدا ہو گی اور دوبارہ جماع کرنے میں لذت اور لطف حاصل ہو گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی

جُنُبًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَحَسَّنَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

غسل کی حاجت والے روایت کیا اسے احمد نے اور چاروں نے اور یہ لفظ ترمذی کا ہے اور حسن کہا اسے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جماع کرے کوئی ایک تمہارا اپنی بی بی سے پھر چاہے کہ پھر لوٹے تو وضو کرے بیچ میں ان دونوں کے

وُضُوءًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ زَادَ الْحَاكِمُ فَإِنَّهُ أَنْشَطُ لِلْعَوْدِ وَلِلْأَرْبَعَةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

وضو روایت کیا اسے مسلم نے زیادہ کیا حاکم نے سو وہ بہت خوش کرنے والا ہے پھر جماع کرنے کے لیے اور چاروں کی روایت میں ہے عائشہ رضی

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ

اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے تھے غسل کی حاجت میں بغیر

غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً وَهُوَ مَعْلُولٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ

چھوئے پانی کے اور یہ حدیث معلول ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نہاتے تھے حاجت غسل سے تو شروع کرتے تھے اور دھوتے تھے ہاتھ اپنا

ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ

پھر ڈالتے اپنے داہنے سے اپنے بائیں پر پھر دھوتے تھے ستر اپنا پھر وضو کرتے تھے پھر پانی لیتے تھے اور ڈالتے تھے

أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى

اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں میں پھر دونوں ہاتھ سے ڈالتے تھے اپنے سر پر تین لپیں پھر بہاتے تھے اپنے

سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَلَهُمَا فِي حَدِيثِ

سارے بدن پر پھر دھوتے تھے اپنے پاؤں کو یہ متفق علیہ ہے اور لفظ مسلم کا ہے اور ان دونوں کے لیے ہے

مَيْمُونَةَ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِهَا الْأَرْضَ وَ

میمونہ کی حدیث میں پھر پانی ڈالا اپنے ستر پر اور دھویا اسے اپنے بائیں ہاتھ سے پھر رگڑا اسکو زمین سے اور

فِي رِوَايَةٍ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ وَفِيهِ

ایک روایت میں ہے پھر ملا اس کو مٹی سے اور اس حدیث کے آخر میں ہے پھر لائی میں انکو رومال سو پھیر دیا اسکو اور اس حدیث میں

وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ بِيَدِهِ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ

ہے اور جھاڑنے لگے پانی ہاتھ سے اپنے۔ اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ شَعْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ وَ

کہ کہا میں نے یا رسول اللہ میں ایک عورت ہوں کہ مضبوط گوندھتی ہوں اپنے سر کے بال سو کیا کھولوں انکو جنابت کے غسل کے لیے اور

فِي رِوَايَةٍ وَالْحَيْضَةِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِيَ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ

ایک روایت میں ہے اور غسل حیض کے لیے تو فرمایا نہیں صرف کفایت کرتا ہے تجھکو کہ ڈالے اپنے سر پر تین

اور اس کی اسناد ضعیف ہے دوسری حدیث ترمذی میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلیے ایک کپڑا پونچھتے تھے اس کے ساتھ اعضا اپنے پیچھے وضو کے یہ حدیث بھی ضعیف ہے اسلیے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں ہے قوی اور ابو معاذ راوی اس کا ضعیف ہے ۱۲

سلہ قولہ لا احل المسجد لحائض یعنی حیض والی نہ مسجد کے اندر جائے اور نہ بیت اللہ کا طواف کرے اور نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اس کی نماز

جنبا رواہ مسلم وعن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ

جنبی روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم انی لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواہ ابو داود وصححہ ابن

علیہ وآلہ وسلم نے میں نہیں حلال کرتا مسجد حیض والی عورت کے لیے اور جنبی کے لیے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور صحیح کہا

خزیمۃ وعنہا رضی اللہ تعالی عنہا قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی

خزیمہ نے اور روایت ہے انہی سے رضی اللہ تعالی عنہا کہ کہا نہاتی تھی میں اور رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم من اناء واحد تختلف ایدینا فیہ من الجنابۃ متفق علیہ و

اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باسن سے غسل کی حاجت سے ایکدوسرے کے آگے پیچھے پڑتے اس میں ہاتھ ہمارے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور

زاد ابن حبان وتلتقی وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول

زیادہ کیا ابن حبان نے اور ملتے ایکدوسرے سے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشر رواہ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیچے ہر بال کے جنابت ہے سو دھوؤ بال اور پاک کرو چمڑا روایت کیا اسے

ابو داود والترمذی وضعفاہ ولاحمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا نحوہ وفیہ راو مجہول

ابو داؤد اور ترمذی نے اور دونوں نے ضعیف کہا اسے اور احمد کی روایت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ایسی ہی ہے اور اس میں ایک راوی مجہول ہے

باب التیمم

باب ہے بیان میں تیمم کے

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قال اعطیت خمسا لم یعطہن احد قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شہر و

فرمایا ملیں مجھ کو پانچ چیزیں کہ نہیں ملیں وہ کسی کو مجھ سے پہلے مدد کی مجھ کو ساتھ رعب کے ایک مہینے کی راہ سے اور

جعلت لی الارض مسجدا وطہورا فایما رجل ادرکتہ الصلوۃ فلیصل وذکر

کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی سو جو کوئی مرد کہ پہونچے اسکو وقت نماز کا سو پڑھ لے اور ذکر کی

الحدیث وفی حدیث حذیفۃ عند مسلم وجعلت تربتہا لنا طہورا اذا

ساری حدیث اور حدیث میں حذیفہ کے ہے مسلم کے نزدیک اور کی گئی اس کی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی جب

لم نجد الماء وعن علی رضی اللہ تعالی عنہ عند احمد وجعل التراب لی

نہ پاویں ہم پانی۔ اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے احمد کے نزدیک اور کی گئی مٹی میرے لیے

طہورا وعن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی النبی صلی اللہ

پاک کرنے والی۔ اور روایت ہے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ بھیجا مجھ کو نبی صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت فی الصعید کما

علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام کو پھر جنبی ہوگیا میں پس نہ پایا میں نے پانی تو لیٹا میں زمین میں جیسے کہ

معاف اور روزہ کی قضاء ہے اور اس کو قرآن پڑھنا اور چھونا اور اس کو ہاتھ لگانا منع ہے اور سوا قرآن کے ذکر تسبیح وغیرہ پڑھنے اور عیدگاہ میں جاکر مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شریک ہونے کیلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض والی عورت اور جنبی کے لیے مسجد میں ٹھہرنا اور اس میں سے گذرنا دونوں منع ہیں مگر امام شافعی رح اور امام مالک رح کے نزدیک انکے لیے مسجد میں سے عبور کرنا یعنی اس میں سے گذر جانا جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک دونوں منع ہیں اور یہ حدیث انکے لیے موید ہے اور جو لوگ عبور کے جواز کے قائل ہیں وہ اللہ تعالے کے قول الا عابری سبیل سے استدلال کرتے ہیں اور اگر کوئی شخص مسجد میں سویا تھا اور اسکو نہانے کی حاجت ہوگئی تو اس کے لیے مسجد میں سے گذرنا اور باہر آنا جائز ہے ۱۲۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔

ف ۱ قولہ ضرب بکفیہ الارض یا الخ ... دلیل ہے اوپر استحباب کے کہ تیمم میں منہ اور ہاتھوں کے لیے ایک ہی ضرب کافی ہے اور یہی مذہب جمہور اہلحدیث کا ہے ۱۲ ف ۲ التیمم ضربتان الخ روایت کیا ہے اس حدیث کو حاکم اور بیہقی نے مرفوع اور بیچ اسناد اس حدیث کے علی بن ظبیان ہے

تمرغ الدابة ثم أتيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم فذكرت له ذلك

لوٹتا ہے چوپایہ پھر آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے آپ سے یہ واقعہ

فقال إنما كان يكفيك أن تقول بيديك هكذا ثم ضرب بيديه الأرض

سو فرمایا کہ صرف کافی تھا تجھکو کہ کرے تو اپنے ہاتھ سے اسطرح پھر مارا اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر

ضربة واحدة ثم مسح الشمال على اليمين وظاهر كفيه ووجهه متفق عليه

ایک بار پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے پر اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کی پیٹھوں پر اور اپنے منہ پر متفق علیہ ہے

واللفظ لمسلم وفي رواية للبخاري وضرب بكفيه الأرض ونفخ فيهما ثم

اور لفظ مسلم کا ہے اور ایک روایت میں بخاری کی ہے اور مارا اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر اور پھونکا ان کو پھر

مسح بهما وجهه وكفيه وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول

ملا ان سے منہ اور اپنی ہتھیلیوں پر اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک ضرب منہ کے واسطے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لیے

إلى المرفقين رواه الدارقطني وصحح الأئمة وقفه وعن أبي هريرة رضي

کہنیوں تک روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور صحیح کہا اماموں نے اس حدیث کا موقوف ہونا اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الصعيد وضوء

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹی وضو ہے

المؤمن المسلم وإن لم يجد الماء عشر سنين فإذا وجد الماء فليتق الله

مومن مسلمان کا اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس تک پھر جب پاوے پانی تو ڈرے اللہ سے

وليمسه بشرته رواه البزار وصححه ابن القطان لكن صوب الدارقطني

اور پہنچاوے اس کو اپنے بدن پر روایت کیا اسکو بزار نے اور صحیح کہا اسکو ابن قطان نے لیکن دارقطنی نے اسکے مرسل ہونے کو

إرساله وللترمذي عن أبي ذر نحوه وصححه والحاكم أيضا وعن أبي سعيد

درست کہا ہے اور ترمذی کی روایت میں ابو ذر سے اسیطرح ہے اور صحیح کہا اسکو اور حاکم نے بھی صحیح کہا ہے اور روایت ہے ابی سعید

الخدري رضي الله تعالى عنه قال خرج رجلان في سفر فحضرت الصلاة

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نکلے دو مرد سفر میں پھر موجود ہوئی نماز کا وقت

وليس معهما ماء فتيمما صعيدا طيبا فصليا ثم وجدا الماء في الوقت

اور نہ تھا ان کے ساتھ پانی پھر تیمم کیا ان دونوں نے خاک پاک سے پھر نماز پڑھی پھر پایا انہوں نے پانی وقت میں

فأعاد أحدهما الصلاة والوضوء ولم يعد الآخر ثم أتيا رسول الله

سو دہرایا ایک نے نماز کو اور وضو کو اور نہ دہرایا دوسرے نے پھر آئے دونوں رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم فذكرا ذلك له فقال للذي لم يعد أصبت السنة

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپ سے یہ بات تو فرمایا اس سے جس نے نہیں دہرایا تھا کہ پہنچا تو سنت کو

اور دیکھو دارقطنی نے تضعیف کیا ہے اس کو یحییٰ القطان وغیرہ نے اور کہا مصنف بلوغ المرام نے تضعیف کی ہے اس حدیث کی بہت لوگوں نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی طریق سے کہ بیچ سب کے کلام ہے ۱۲ ف ۳ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بصورت ضرورت مٹی پانی کے قائم مقام ہے اور اس سے طہارت کامل حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ حنفیہ کہتے ہیں اور انکے نزدیک ایک تیمم سے جب تک اس کا ناقض موجود نہ ہو کئی فرائض ادا کر سکتے ہیں اور امام شافعی رحمہ کے نزدیک تیمم سے طہارت کاملہ حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ طہارت معذور کی طہارت کی طرح صرف ضرورت کے لئے ایک محدود وقت تک حاصل ہوتی ہے اور اس سے صرف ایک ہی فرض جسکے لیے تیمم کیا گیا ہے ادا کر سکتے ہیں اور یہ ایک دوسری حدیث سے استدلال کرتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ ف ۴ ... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب پانی نہ ملے تیمم کر کے نماز پڑھ لے ... پھر نماز نہ دہرانا ... امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا ۱۲

ف ۲۵ اور اگر تم بیمار ہو الخ مصنف شرح موطا میں لکھا ہے کہ یہ آیت ماقبل سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا ارادہ کرو اور وضو اور غسل کرنے سے کوئی امر مانع ہو تو اسوقت نماز کے لئے تیمم کرنا ضروری ہے۔ اور بیماری سے ایسی بیماری مراد ہے

وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلْآخَرِ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور کافی ہے تجھ کو نماز تیری اور فرمایا دوسرے کو تیرے لئے ثواب ہے دو بار (پڑھنے کا) روایت کیا اسکو ابوداؤد اور

وَالنَّسَائِيُّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ

نسائی نے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تفسیر میں قول اللہ عزوجل کے اور اگر

كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ قَالَ إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ

تم بیمار ہو یا سفر میں ہو کہا جب کہ ہو کسی شخص کو زخم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور

الْقُرُوحُ فَيُجْنِبُ فَيَخَافُ أَنْ يَمُوتَ إِنِ اغْتَسَلَ يَتَيَمَّمُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مَوْقُوفًا

گھاؤ پھر جنبی ہو اور ڈرے کہ مر جاویگا اگر نہاویگا تیمم کرلے روایت کیا اسے دارقطنی نے موقوف

وَرَفَعَهُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

اور مرفوع کیا اسے بزار نے اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ اور حاکم نے اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَالَ انْكَسَرَتْ إِحْدَى زَنْدَيَّ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ میرے پہونچوں میں سے ایک پہونچا ٹوٹ گیا تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِسَنَدٍ وَاهٍ جِدًّا وَعَنْ

سو حکم کیا مجھ کو کہ مسح کروں میں کھپاچوں پر ف ۳ روایت کیا اسے ابن ماجہ نے سند نہایت سست سے اور روایت ہے

جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِي شُجَّ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ إِنَّمَا كَانَ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حق میں اُس آدمی کے جسکا سر توڑا گیا تھا ف ۴ سو نہایا اور مر گیا کہ صرف

يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِبَ عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ

کافی تھا اسے تیمم کرنا اور باندھنا اپنے زخم پر پٹی پھر مسح کرنا اسپر اور دھو ڈالنا باقی

جَسَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِسَنَدٍ فِيهِ ضَعْفٌ وَفِيهِ اخْتِلَافٌ عَلَى رُوَاتِهِ

بدن کا روایت کیا اسے ابوداؤد نے ایک سند سے کہ جسمیں ضعف ہے اور اس میں اختلاف ہے ایک راوی پر

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ

اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ سنت سے ہے کہ نہ پڑھے کوئی شخص

بِالتَّيَمُّمِ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلَاةِ الْأُخْرَى رَوَاهُ الدَّارَ

ایک تیمم سے مگر ایک نماز پھر تیمم کرے دوسری نماز کے لیے روایت کیا اسے دار

قُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ جِدًّا

قطنی نے نہایت ضعیف سند سے

بَابُ الْحَيْضِ

باب حیض کا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فاطمہ بیٹی ابی حبیش کو استحاضہ

جسکو عرف میں بیماری ہیں پس کسی چھوٹی سی پھنسی یا معمولی خراش یا درد کی وجہ سے پاؤں کے کسی قدر پھٹ جانے کو بیماری نہیں کہتے۔ اور بیمار کے لئے تیمم کی اجازت اسلیے ہے کہ اسکو ضرر اور تکلیف نہ ہو اب اس ضرر کا اندازہ کرنے میں علماء کا اختلاف ہے شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر پانی کے استعمال کرنے سے کسی عضو کے بیکار ہوجانے یا مرض دیر تک صحت حاصل نہ ہونے یا کسی عضو میں ظاہری عیب پیدا ہوجانے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں تیمم کرنا جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو بھی تیمم جائز ہے جیسے بخار اور چیچک بیماریوں کے لیے ۱۲ ف ۲۶ یا سفر میں کیا جواز تیمم کے لئے وہ خاص سفر شرط ہے جسمیں نماز کو دوگانہ پڑھتے اور روزے کو افطار کرتے ہیں۔ احادیث اور آثار سے صاف طور معلوم ہے کہ جواز تیمم کے لیے سفر کی کوئی شرط نہیں ہے سفر ذکر کرنے سے یہ مطلب ہے کہ جب پانی نہ ملے تو تیمم کرنے کی اجازت اور رخصت ہے چونکہ اکثر سفر میں پانی نہ ملنے کا اتفاق پیش آتا ہے اسلیے سفر کو ذکر کیا گیا ہے ۱۲ ف ۳ تو اسکو مسح

علی الجبائر الخ جبائر ان کھپاچوں کو کہتے ہیں جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھتے ہیں ۱۲ ف ۴ یہ واقعہ اس طرح پر ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نکلے تھے ہمارے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو ایک پتھر سے زخم ہوگیا اور اسکے بعد احتلام کی وجہ سے اسکو نہانے کی حاجت پیش آئی اس نے اپنے ہمراہیوں سے پوچھا کہ مجھے تیمم کرنے کی اجازت ہے انہوں نے کہا کہ جب پانی موجود ہے تو تیمم کی اجازت نہیں اس نے غسل کیا اور وہ اس سے فوت ہوگیا۔ جب ہم واپس آئے تو یہ واقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلایا تو آپ نے فرمایا کہ انہوں نے اسکو ہلاک کردیا آخر حدیث تک ۱۲

تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ

ہوتا تھا سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خون حیض کا خون سیاہ ہے

يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي

پہچانا جاتا ہے سو جب ہو وہ تو باز رہ تو نماز سے پھر جب ہو دوسرا تو وضو کر اور نماز پڑھ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاسْتَنْكَرَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَفِي

روایت کیا اسے ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور حاکم نے اور منکر گنا اس کو ابوحاتم نے اور

حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَلْتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً

حدیث میں اسماء رضہ بنت عمیس کے ہے ابوداؤد کے نزدیک اور جا بیٹھے کہ بیٹھے لگن میں پھر جب دیکھے زردی

فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

پانی پر تو غسل کرے ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل اور غسل کرے مغرب اور عشا کے لیے

غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَعَنْ حَمْنَةَ

ایک غسل اور غسل کرے فجر کے لیے ایک غسل اور وضو کرے ان کے بیچ میں اور روایت ہے حمنہ

بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ

بنت جحش رضے اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ مجھے استحاضے سلہ کا خون آتا تھا بہت شدت سے سو آئی میں

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ تو مسئلہ پوچھوں آپ سے سو فرمایا مقرر یہ چوک مارنا ہے شیطان کا سو تو بیٹھ رہ

سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا اسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ

چھ دن یا سات دن پھر تو نہا سو جب تو پاک ہووے تو نماز پڑھ چوبیس

أَوْ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ وَصُومِي وَصَلِّي فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ

یا تئیس دن رات اور روزہ رکھ اور نماز پڑھ کہ بیشک یہ کفایت کریگا تجھ کو اور اسیطرح تو کر ہر مہینے میں

كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ فَإِنْ قَوِيتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِي

جیسا کہ حیض والی ہوتی ہیں عورتیں اگر طاقت رکھے تو کہ دیر کرکے پڑھے ظہر کو سلہ اور جلدی کر کے پڑھے عصر کو پھر نہا دے تو

حِينَ تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ

جب کہ پاک ہووے اور پڑھے تو ظہر اور عصر کو ملا کر پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشا میں

ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ قَالَ

پھر نہا وے تو اور جمع کرے تو دو نمازوں میں سو کر اور نہا وے تو فجر کو اور نماز پڑھے تو فرمایا

وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ

اور یہ بہت پسندیدہ ہے دونوں باتوں میں سے میرے نزدیک روایت کیا اسے پانچوں نے سوائے نسائی کے اور صحیح کہا اسے ترمذی

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ شَكَتْ إِلَى

بخاری نے اور روایت ہے عائشہ رضے اللہ تعالے عنہا سے کہ ام حبیبہ رضہ بنت جحش نے شکوہ کیا

سلہ قولہ استحاض الخ استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو عادت کے دنوں سے بڑھ جاوے ۱۲ سلہ قولہ ان تؤخری الظہر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحاضہ پانچ نماز کے لیے تین غسل کرے یعنی ایک غسل سے ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑھے اور ایک غسل سے مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھے اور ایک غسل سے نماز فجر کی پڑھے لیکن اسطرح سے ہر روز تین دفعہ غسل کرنا واجب نہیں کیونکہ اس سے پہلی حدیث میں جو فاطمہ رضہ بنت ابی حبیش سے مروی ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو ہر نماز کے لیے صرف وضو کرنے کا حکم دیا ہے پس دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ مستحاضہ کے لیے معذور کی طرح ہر نماز کے وقت وضو کرنا فرض اور ضروری ہے اور تین وقت غسل کرنا مستحب اور افضل ہے اور یہ بطور علاج یا زیادہ نظافت اور صفائی کے خیال سے ارشاد فرمایا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۲۳ قولہ وکانت تغتسل لکل صلوٰۃ الخ کہا امام شافعی رح نے کہ غسل کرنا ام حبیبہ رض کا بطریق تطوع کے تھا اور یہی مذہب ہے ۲۴ جمہور کا وہ کہتے ہیں کہ نہیں واجب مستحاضہ پر غسل کرنا واسطے ہر نماز کے اسی طرح لکھا ہے فتح الباری میں اور کہا امام شوکانی رح نے بیچ شرح مختصر ابی کے کہ کسی حدیث صحیح میں نہیں آیا کہ غسل واسطے ہر نماز کے یا ہر روز واجب ہے بلکہ جو کچھ کہ صحت کو پہنچا ہے یہ ہے کہ وقت گذرنے ایام حیض کے عادت والی عورت عمل کرے اپنی عادت پر اور غیر عادت والی رجوع کرے طرف قرینوں کے اور یہی در البہیہ میں امام شوکانی نے لکھا ہے کہ مستحاضہ مانند پاک عورت کے ہے خون کو دھو ڈالے اور وضو کرے معذور کی طرح ہر نماز کے لیے اور دلیل مستحاضہ پر غسل واجب رکھنے والوں کی بخاری اور مسلم کی حدیث ہے حضرت عائشہ رض کی روایت سے اور وہ حدیث پہلے گذری ۱۲ مسک الختام ۲۵ قولہ ولم تصم الخ یہ حدیث طویل کا ٹکڑا ہے جس وقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کی ایک جماعت کو وعظ سنایا تو ان کو ناقص الدین بتایا انہوں نے اس کی وجہ پوچھی تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات فرمائی ۱۲

رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الدَّمَ فَقَالَ امْکُثِی قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خون کا سو فرمایا ٹھیری رہ اتنا قدر کہ روکتا تھا تجھے

حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِی رِوَایَۃٍ

حیض تیرا پھر غسل کر اور وہ نہاتی تھی ہر نماز کے لیے ۲۳ روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت میں

لِلْبُخَارِيِّ وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوۃٍ وَھِیَ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَغَیْرِہٖ مِنْ وَجْہٍ اٰخَرَ وَعَنْ

بخاری کی ہے کہ وضو کر تو ہر نماز کے لیے اور یہ ابوداؤد اور اسکے غیر کے واسطے دوسرے طور سے ہے۔ اور روایت ہے

اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَۃَ وَالصُّفْرَۃَ بَعْدَ

ام عطیہ رضے اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ ہم نہیں گنتے تھے مٹیالی رنگ اور زرد رنگ خون کو طہر کے

الطُّھْرِ شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

بعد کوئی چیز یعنے اسے حیض نہیں شمار کرتے تھے روایت کیا اسے بخاری اور ابوداؤد نے اور لفظ ابی داؤد کا ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ

عَنْہُ اَنَّ الْیَھُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَۃُ لَمْ یُؤَاكِلُوْھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

تعالی عنہ سے کہ تحقیق تھے یہود کہ جب حیض سے ہوتی عورت تو نہ کھاتے اسکے ساتھ سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اِصْنَعُوْا كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

کرو ہر کام جماع کے سوا روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے حضرت عائشہ رضے اللہ تعالے

عَنْھَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنِیْ فَاَتَّزِرُ فَیُبَاشِرُنِیْ وَاَنَا حَائِضٌ

عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم کرتے تھے (ازار باندھنے کا) سو میں ازار باندھتی پھر لگے لگاتے مجھ کو اور میں حیض سے

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

یہ متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے کہ روایت کی رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْ یَاْتِیْ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ قَالَ یَتَصَدَّقُ بِدِیْنَارٍ اَوْ

علیہ وآلہ وسلم سے اس کے حق میں جو آوے اپنی عورت کے پاس اور وہ حیض والی ہو سو فرمایا صدقہ دے ایک دینار یا

بِنِصْفِ دِیْنَارٍ رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ وَصَحَّحَہُ الْحَاكِمُ وَابْنُ الْقَطَّانِ وَرَجَّحَ غَیْرُھُمَا

آدھا دینار روایت کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اسے حاکم اور ابن قطان نے اور ترجیح دی ان کے غیر نے

وَقْفَہٗ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اسکے موقوف ہونے کو۔ اور روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ فِیْ حَدِیْثٍ

وسلم نے کیا نہیں ہے کہ جب عورت حیض سے ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے ۲۵ یہ حدیث متفق علیہ ہے (اور) یہ ایک حدیث میں ہے

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا جِئْنَا سَرِفَ حِضْتُ فَقَالَ

اور روایت ہے عائشہ رضے اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ جب پہنچے ہم سرف میں ۲۶ تو مجھے حیض آیا سو فرمایا

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ افْعَلِیْ مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کر تو جو کرتا ہے حج کرنے والا سوائے اسکے کہ طواف نہ کرے تو بیت اللہ کا ۲۷

۲۶ قولہ سرف الخ سرف نام ہے ایک جگہ کا جو مکہ معظمہ کے قریب ہے ۱۲ ۲۷ قولہ ان لا تطوفی بالبیت الخ حالت حیض و نفاس میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا جماع کرنا مسجد کے اندر آنا کعبہ کا طواف کرنا قرآن پڑھنا اور اس کا چھونا سب حرام ہے بعد حاصل کرنے پاکی کے روزہ کی قضا ہے اور نماز معاف ہے ۱۲

سلہ قولہ اربعین یوما الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اکثر مدت نفاس کی چالیس دن ہیں اور کمتر مدت اس کی کچھ معلوم نہیں ہوتی بعد چالیس دن کے جو خون ہو وہ استحاضہ ہے یعنے بیماری ہے مانع نماز و روزہ و صحبت کرنے کا نہیں اور حکم نفاس کا مانند حکم حیض کے ہے

حتى تطهر متفق عليه في حديث طويل وعن معاذ رضي الله تعالى عنه

جب تک کہ پاک ہو وے وہ متفق علیہ ہے (اور) یہ ایک بڑی حدیث میں ہے ۔ اور روایت ہے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

انه سأل النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما يحل للرجل من امرأته وهي حائض

کہ اس نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ کیا حلال ہے مرد کو اپنی عورت سے جب کہ وہ حیض سے ہو

فقال ما فوق الإزار رواه أبو داود وضعفه وعن أم سلمة رضي الله

سو فرمایا جو اوپر تہبند کے ہے روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور ضعیف کہا اسے ۔ اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ

تعالى عنها قالت كانت النفساء تقعد في عهد النبي صلى الله عليه وسلم بعد نفاسها

تعالیٰ عنہا سے کہ کہا نفاس والی عورت بیٹھتی تھی زمانے میں نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اپنے نفاس کے بعد

أربعين يوما رواه الخمسة إلا النسائي واللفظ لأبي داود وفي لفظ له ولم

چالیس دن سلہ روایت کیا اسے پانچوں نے سوائے نسائی کے اور لفظ ابوداؤد کا ہے اور ایک لفظ میں اسکے ہے اور نہ

يأمرها النبي صلى الله عليه وآله وسلم بقضاء صلاة النفاس وصححه الحاكم

حکم کرتے تھے اس کو نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز نفاس کے قضا کرنے کا اور صحیح کہا اسے حاکم نے

كتاب الصلاة باب المواقيت

کتاب نماز کی باب وقتوں کا

عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه

روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

قال وقت الظهر إذا زالت الشمس وكان ظل الرجل كطوله ما لم يحضر العصر

فرمایا وقت ظہر کا سلہ جب ڈھلے آفتاب اور ہو سایہ آدمی کا اسکے قد کے برابر جب تک کہ نہ آوے عصر

ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت صلاة المغرب ما لم يغب الشفق ووقت

اور وقت عصر کا جب تک کہ نہ ہو زرد آفتاب اور وقت مغرب کی نماز کا جب تک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت

صلاة العشاء إلى نصف الليل الأوسط ووقت صلاة الصبح من طلوع

نماز عشاء کا آدھی رات تک جو درمیان ہے اور وقت نماز صبح کا طلوع

الفجر ما لم تطلع الشمس رواه مسلم وله من حديث بريدة في العصر والشمس

فجر سے جب تک نہ نکلے آفتاب روایت کیا اسے مسلم نے اور اسی کے لیے ہے حدیث سے بریدہ رضی کے عصر کے وقت میں اور آفتاب

بيضاء نقية ومن حديث أبي موسى والشمس مرتفعة وعن أبي برزة

سفید صاف ہو اور حدیث سے ابوموسےٰ رضی کے اور آفتاب اونچا ہو اور روایت ہے ابوبرزہ

الأسلمي رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

يصلي العصر ثم يرجع أحدنا إلى رحله في أقصى المدينة والشمس حية

پڑھتے تھے نماز عصر کی پھر چلا جاتا ایک ہم میں سے اپنے گھر کو جو پرلے کنارے میں مدینے کے اور آفتاب روشن رہتا

ہے جیسے حیض میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا جماع کرنا مسجد کے اندر آنا کعبہ کا طواف کرنا قرآن پڑھنا اور اُس کا چھونا سب حرام ہے ویسے ہی حالت نفاس میں بھی حرام ہے پاک ہونے پر نماز اور روزے کی قضا کرے گی اور بعض کے نزدیک نماز کی قضا نہیں ١٢ سلہ قولہ وقت الظہر الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وقت نماز ظہر کا ایک مثل تک رہتا ہے اور بعد گذرنے ایک مثل کے وقت نماز عصر کا شروع ہو جاتا ہے یہی مذہب ہے امام شافعی رح اور امام مالک رح کا اور احمد رح اور ابویوسف رح اور زفر رح وغیرہم کا ایسے ہی ایک روایت امام ابوحنیفہ سے بھی منقول ہے لیکن مشہور روایت اُن سے دو مثل کی ہے مگر ظہر کا وقت دو مثل تک رہنا کسی سند سے ثابت نہیں ہوتا ہے اور علمائے حنفیہ کا فتویٰ یہ ہے کہ ایک مثل تک نماز ظہر پڑھ لینی چاہیے تاکہ بلا اختلاف نماز ادا ہو جائے سو امام ابوحنیفہ رح کی دو مثل کی روایت کا علمائے حنفیہ رح نے اعتبار نہیں کیا ہے ایک مثل کے اندر ہی نماز ظہر ضرور پڑھ لینی چاہیے اور نماز عصر دو مثل کے بعد کہ احتیاط اسی میں ہے ہاں اگر اتفاق سے کوئی شخص کسی مجبوری کی وجہ سے ایک مثل تک ظہر نہیں پڑھ سکا تو وہ دو مثل تک ظہر پڑھ لے کہ اگر ادا نہ ہوگی تو قضا ہی ہو جائیگی دیر نہ کرے کہ دیر کرنے میں کوئی فائدہ نہیں اور امام ابوحنیفہ رح کی دو مثل کی روایت کا [illegible]

سلہ قولہ: الصبح الخ صبح کی نماز کے وقت میں مختلف الفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں چنانچہ اس حدیث میں وارد ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غلس میں صبح کی نماز پڑھتے تھے اور غلس اُس وقت کو کہتے ہیں جب کہ رات کا اندھیرا صبح کی سفیدی میں مخلوط ہو

وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ

اور آپ دوست رکھتے تھے کہ دیر کریں عشاء میں اور نہ پسند رکھتے تھے سونا پہلے عشاء کے اور بات کرنا بعد اسکے اور پھرتے

يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَوٰةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى

تھے صبح کی نماز سے جب پہچانتا آدمی اپنے ہم نشین کو اور پڑھتے تھے ساٹھ آیت سے

الْمِائَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعِنْدَهُمَا مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُقَدِّمُهَا وَأَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا إِذَا

سو تک یہ متفق علیہ ہے اور ان دونوں کے نزدیک ہے حدیث سے جابر رضی اللہ عنہ کے اور عشاء کبھی (جلدی) اور کبھی (دیر کرکے) پڑھتے جب

رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَؤُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

دیکھتے لوگوں کو جمع ہوئے تو جلدی کرتے اور جب دیکھتے ان کو کہ دیر کی تو تاخیر کرتے اور نماز صبح کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ وَلِمُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ

پڑھتے تھے اندھیرے میں اور مسلم کے لیئے ہے حدیث سے ابوموسےٰ رضی اللہ عنہ کے پھر قائم کرتے فجر کی نماز جب پھٹتی فجر

وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ

اور لوگ ایک دوسرے کو پہچان نہ سکتے تھے اور روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالے

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ

عنہ سے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے مغرب کی ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر جاتا تھا

أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

کوئی ہم میں سے اور بیشک وہ دیکھتا تھا اپنے تیر کے پڑنے کی جگہہ یہ متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالے

عَنْهَا قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ حَتَّى ذَهَبَ

عنہا سے کہا کہ دیر کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشاء میں یہانتک کہ گذر گئی

عَامَّةُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي. رَوَاهُ

بہت رات پھر نکلے اور نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہی ہے وقت اسکا اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا روایت کیا اسے

مُسْلِمٌ. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

مسلم نے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَوٰةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ

علیہ وآلہ وسلم نے جب سخت ہو گرمی تو ٹھنڈے وقت میں پڑھو نماز کہ بیشک گرمی کی شدت جوش سے

جَهَنَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

دوزخ کے ہے یہ متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُمْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجالا کرو صبح کی نماز میں کہ یہ بڑا ہے تمہارے ثواب

رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

روایت کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن حبان نے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز چمکتے ستاروں میں پڑھی جاتی تھی اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ صبح کی نماز سے جب عورتیں لوٹتی تھیں تو پہچانی جا سکتی تھیں الغرض ان سب روایات سے صبح کی نماز بہت سویرے پڑھنی ثابت ہوتی ہے مگر یہ ضروری ہے کہ صبح صادق ہونے کے بعد پڑھے کیونکہ صبح صادق سے پہلے فجر کی نماز کا وقت نہیں ہوتا بلکہ صبح صادق سے پہلے نماز اور روزے دونوں کے احکام میں صبح صادق سے پہلے ہو صبح کاذب کے بعد ... اسی طرح نماز عشاء وتر و تہجد ... پڑھ سکتے ہیں

سلہ قولہ ... کہتے ہیں بعض علماء نے مراد اسفار سے تبیین صبح صادق کی ہے یعنی جب الفجر معلوم ہو جاوے ... ہوگئی ... کہ ... نماز ... ہو ... اس وقت نماز ... روشنی ہو جائے تو

اُس وقت صبح کی نماز پڑھنا بہتر ہے مگر ان کے نزدیک بھی زیادہ دیر کرنا جائز نہیں بلکہ اسفار ... ہے کہ صبح کی نماز میں ... سے ... بڑی طویل قراءت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد اتنا وقت باقی ہو کہ اگر دوبارہ اتنی ہی قراءت سے ... نماز ادا کریں تو سورج نکلنے سے پہلے ادا ہو جائے ۱۲

ل قوله انما هي الركعة الخ کہا خطابی رحمہ نے مراد سجدہ سے رکعت ہے بمعیت سجدہ کے اور رکوع کے اور رکعت پوری وہ ہے کہ رکعت سجدہ کے ہو اسی وجہ سے اسکو سجدہ کہتے ہیں ۱۲ مسک الختام ۲ قوله لا صلوٰة الخ یعنے نماز نفل بعد نماز صبح اور عصر کے ناجائز بلکہ حرام

تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من أدرك من الصبح ركعة

تعالٰے عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے پائی فجر کی ایک رکعت

قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح ومن أدرك ركعة من العصر قبل أن

پہلے آفتاب نکلنے سے تو مقرر پائی اُس نے فجر کی نماز اور جس نے پائی ایک رکعت عصر کی پہلے

تغرب الشمس فقد أدرك العصر متفق عليه ولمسلم عن عائشة رضي الله تعالى

ڈوبنے سے آفتاب کے تو مقرر پائی اُس نے عصر کی نماز یہ متفق علیہ ہے اور مسلم کے لیے عائشہ رضی اللہ تعالٰے

عنها نحوه وقال سجدة بدل ركعة ثم قال والسجدة إنما هي الركعة وعن

عنہا سے اسی طرح ہے اور فرمایا سجدہ بدلے رکعت کے پھر کہا اور سجدہ (سے مراد) بھی رکعت ہے ل اور روایت ہے

أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے کہا کہ سُنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآله وسلم يقول لا صلوٰة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا صلوٰة بعد

وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہیں نماز بعد فجر کے ۲ یہاں تک کہ نکلے آفتاب اور نہیں نماز بعد

العصر حتى تغيب الشمس متفق عليه ولفظ مسلم لا صلوٰة بعد صلوٰة الفجر

عصر کے یہاں تک کہ غائب ہووے آفتاب یہ متفق علیہ ہے اور لفظ مسلم کا یہ ہے نہیں نماز بعد نماز صبح کے

وله عن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه ثلاث ساعات كان رسول الله

اور اسی میں ہے عقبہ بن عامر رضے اللہ تعالٰے عنہ سے کہ تین گھڑیاں ہیں کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم ينهانا أن نصلي فيهن وأن نقبر فيهن موتانا حين تطلع

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے تھے ہم کو یہ کہ ہم نماز پڑھیں اُن میں اور دفن کریں ہم ۳ اُن وقتوں میں اپنے مردے جبکہ نکلے

الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تزول الشمس

سورج چمکتا ہوا یہاں تک کہ بلند ہووے اور جب سیدھا کھڑا ہو دوپہر کا کھڑا ہونے والا یہاں تک کہ ڈھلے آفتاب

وحين تتضيف الشمس للغروب والحكم الثاني عند الشافعي رحمه الله

اور جسوقت کہ جھکے آفتاب ڈوبنے کو اور حکم دوسرا ۴ شافعی رحمہ اللہ تعالٰے

تعالى من حديث أبي هريرة بسند ضعيف وزاد إلا يوم الجمعة وكذا

کے نزدیک حدیث سے ابو ہریرہ رضہ سے ہے سند ضعیف سے اور زیادہ کیا مگر جمعہ کے دن اور اسیطرح ہے

لأبي داود عن أبي قتادة نحوه وعن جبير بن مطعم رضي الله تعالى

ابی داود کے لیے ابی قتادہ رضہ سے مثل اس کی اور روایت ہے جبیر بن مطعم رضے اللہ تعالٰے

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا بني عبد مناف لا تمنعوا أحدا

عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسی کو

طاف بهذا البيت وصلى أية ساعة شاء من ليل أو نهار رواه الخمسة

کہ طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے ہر وقت کہ چاہے رات میں یا دن میں ۵ روایت کیا اسے پانچوں نے

ہے مگر فجر کی سنتیں اگر قضا ہو جاویں تو پڑھنا اُن کا بعد فرضوں کے منع نہیں اور بعد طلوع آفتاب کے بھی پڑھنا انکا آیا ہے ۱۲ ۳ قوله ان نقبر مراد دفن کرنے سے اس حدیث میں نماز جنازہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے دفن میت ہے تو نہی اس سے ہو گی کہ عمداً ان دو وقتوں میں دفن کرے اور اگر تقدیراً ایسے وقتوں میں اتفاق دفن میت کا پڑ جاوے تو بالاتفاق جائز ہے مسک الختام ۴ قوله والحكم الثاني الخ حکم دوسرا نہی وقت زوال آفتاب کے نماز پڑھنے سے ہے اور یہ امام شافعی رحمہ کے نزدیک دن جمعہ کے درست ہے جیسا کہ مصنف رحمہ نے اشارہ کیا ہے طرف حدیث ابو ہریرہ رضہ کی اور وہ حدیث مذکور کو مخصص ٹھیراتے ہیں ۱۲ ۵ بیہقی رحمہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے جانا جاتا ہے خاص وہ دو رکعت مراد ہیں جو بیت اللہ کے طواف کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عام طور پر تمام نمازیں مراد ہوں جیسا کہ صلاح رحمہ نے کہا ہے

اور قول قوی ہے نووی نے کہا کہ ابو داؤد کی روایت سے دوسرے قول کی تائید ہوتی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تم کسی شخص کو منع نہ کرو کہ وہ جسوقت چاہے بیت اللہ کا طواف کرے اور رات اور دن میں جسوقت چاہے نماز پڑھے۔ جمہور نہی کی احادیث کی وجہ سے ان اوقات میں جنمیں نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے مکہ میں بھی نماز نفل کو مکروہ کہتے ہیں اور امام شافعی رحمہ فرماتے ہیں مکے میں کسی وقت نماز نفل مکروہ نہیں انکی دلیل یہ حدیث ہے اور جمہور کی

وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور صحیح کہا اسے ترمذی نے اور ابن حبان نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے

قَالَ الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَغَيْرُهُ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ وَعَنِ

کہ فرمایا آپ نے شفق سرخی ہے[1] روایت کیا اسے دارقطنی نے اور صحیح کہا ابن خزیمہ وغیرہ نے اسکا موقوف ہونا۔ اور روایت

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفَجْرُ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر

فَجْرَانِ فَجْرٌ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ وَيَحِلُّ فِيهِ الصَّلٰوةُ وَفَجْرٌ تَحْرُمُ فِيهِ الصَّلٰوةُ أَيْ صَلٰوةُ

دو ہیں ایک فجر تو حرام کرتی ہے کھانا اور حلال ہے اسمیں نماز اور دوسری فجر حرام ہے اس میں نماز یعنے نماز

الصُّبْحِ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ وَلِلْحَاكِمِ مِنْ حَدِيثِ

صبح کی اور حلال ہے اس میں کھانا روایت کیا اسے ابن خزیمہ اور حاکم نے اور دونوں نے اسے صحیح کہا اور واسطے حاکم کے حدیث

جَابِرٍ نَحْوُهُ وَزَادَ فِي الَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ أَنَّهُ يَذْهَبُ مُسْتَطِيلًا فِي الْأُفُقِ وَفِي

جابر رضہ کے اسیطرح ہے اور زیادہ کیا اسمیں جو حرام کرتی ہے کھانا یا وہ یہ کہ پھیلتی ہوئی چلی جاتی ہے کنارے میں اور دوسری فجر

الْآخَرِ أَنَّهُ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

کے بارے میں فرمایا کہ وہ بھیڑیے کی دم کی طرح ہے۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلٰوةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر کاموں کا[2] نماز ہے پہلے وقت میں اسکے روایت کیا اسے ترمذی نے

وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَعَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور حاکم نے اور صحیح کہا اسے دونوں نے اور اصل اسکی صحیحین میں ہے۔ اور روایت ہے ابی محذورہ رضی اللہ تعالیٰ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَأَوْسَطُهُ رَحْمَةُ

عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اول وقت رضامندی اللہ تعالیٰ کی ہے اور بیچ کا وقت رحمت ہے

اللّٰهِ وَآخِرُهُ عَفْوُ اللّٰهِ أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ جِدًّا وَلِلتِّرْمِذِيِّ

اللہ کی اور آخر کا وقت معافی اللہ تعالیٰ کی ہے نکالا اسے دارقطنی نے نہایت ضعیف سند سے اور ترمذی کے لیے

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ دُونَ الْأَوْسَطِ وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

حدیث سے ابن عمر رضہ کے اسیطرح ہے سوا اوسط کے اور وہ بھی ضعیف ہے۔ اور روایت ہے ابن عمر

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں نماز بعد طلوع فجر کے مگر

رَكْعَتَيْنِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ

دو رکعت نکالا اسے پانچوں نے نسائی کے سوا اور روایت میں عبد الرزاق کے ہے کہ نہیں نماز بعد

طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمِثْلُهُ لِلدَّارَقُطْنِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَنْ

نکلنے فجر کے مگر دو رکعت فجر کی اور مثل اس کے دارقطنی کے لیے ہے بیٹے عمرو بن عاص رضہ سے اور روایت ہے

[1] قوله الشفق الحمرة مراد اس سے وہ سرخی ہے جو بعد مغرب کے رہتی ہے جس کے ڈوبنے سے عشاء کا وقت آ جاتا ہے اکثر ائمہ اور عموماً اہل لغت کے نزدیک شفق سے سرخی مراد ہے اور امام ابوحنیفہ رح اور ایک جماعت علماء کہتے ہیں کہ وہ سفیدی مراد ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رح سے بھی ایک روایت ہے کہ شفق سے سرخی ہی مراد ہے اور متاخرین حنفیہ نے صاحبین کے قول پر فتویٰ دیا ہے کہ صرف سرخی غائب ہونے تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ مغرب کے لیے سرخی کا لحاظ رکھا جائے کہ اس کے غائب ہونے سے پہلے نماز مغرب ادا ہو جائے اور نماز عشاء کے واسطے سفیدی کا لحاظ کیا جائے کہ سفیدی غائب ہونے پر نماز عشاء پڑھی جائے تاکہ دونوں نمازیں یقینی طور پر اپنے اپنے وقت میں ادا ہو جائیں البتہ اگر کوئی شخص کسی مجبوری سے سرخی غائب ہونے تک مغرب کی نماز ادا نہیں کر سکا تو سفیدی کے اندر اس کو ضرور پڑھ لیوے دیر نہ کرے کیونکہ اگر وہ انھیں تو قضا ہی نہیں کرنے میں کیا فائدہ ہے اور امام ابوحنیفہ رح کے قول کا بھی یہی مطلب ہے ۱۲

[2] قوله افضل الاعمال الخ اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کو کل عملوں سے افضل بتایا ہے اور یہ معارض ہے احادیث کے جس میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کو افضل الاعمال ارشاد فرمایا ہے اور نیز مخالف ہے ان احادیث کے جن میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد اور صدقہ وغیرہ اعمال کو افضل الاعمال بیان فرمایا ہے سو وجہ تطبیق کی یوں ہے کہ ایمان اعمال قلب سے افضل ہے اور نماز اعمال بدن سے اور جہاد اس شخص کے لیے جو جسم در جنگ کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور صدقہ اس شخص کے لیے ہے جو مال رکھتا ہو واللہ اعلم بالصواب ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عصر کے بعد سنتوں کا پڑھنا آنحضرت صلعم کے ساتھ مخصوص تھا کہ دوسرے لوگوں کو سو وقت سنتیں قضا کرنے سے منع فرمایا اکثر اہل علم عصر کے بعد نماز نفل پڑھنا مکروہ کہتے ہیں کہ بہت سے صحابہ رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے اور اس حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں پڑھنے سے مشغول کیا گیا تو اسکی تفصیل یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ قبیلہ عبد القیس کے چند آدمی میرے پاس آگئے تھے انکے ساتھ ضروری گفتگو میں مصروف رہا ہے اور ترمذی نے ابن عباس رضہ سے روایت کیا ہے کہ آپکے پاس کچھ مال آگیا تھا اسکے تقسیم کرنے میں مشغول رہے ۱۲

أم سلمة رضي الله تعالى عنها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر کی

ثم دخل بيتي فصلى ركعتين فسألته فقال شغلت عن ركعتين بعد الظهر

پھر آئے میرے گھر میں پس پڑھیں دو رکعتیں سو پوچھا میں نے اُن سے سو فرمایا کہ مشغول کیا گیا تھا میں دو رکعت سے ظہر کے بعد کی

فصليتهما الآن قلت أفنقضيهما إذا فاتتنا قال لا أخرجه أحمد ولأبي داود

سو پڑھا میں نے انکو ابھی میں نے کہا پس کیا قضا کریں ہم انکو جب چھوٹ جاویں فرمایا نہیں نکالا اسکو احمد نے اور ابوداؤد

عن عائشة رضي الله تعالى عنها بمعناه

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی کے معنے میں ہے

باب الأذان

باب اذان کا سلہ

عن عبد الله بن زيد بن عبد ربه رضي الله تعالى عنه قال طاف بي

روایت ہے عبداللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آ پھرا میرے پاس

وأنا نائم رجل فقال تقول الله أكبر الله أكبر فذكر الأذان بتربيع التكبير

جب کہ میں سوتا تھا یعنے خواب میں ایک مرد اور کہا کہہ تو اللہ اکبر اللہ اکبر پھر ذکر کی اذان چار بار اللہ اکبر کہنے کے

بغير ترجيع والإقامة فرادى إلا قد قامت الصلاة قال فلما أصبحت

ساتھ بغیر ترجیع کے اور اقامت ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوٰة کے کہا عبداللہ نے جب صبح کی میں نے

أتيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال إنها لرؤيا حق الحديث أخرجه

تو آیا میں پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو فرمایا یہ خواب حق ہے آخر حدیث تک نکالا اسے

أحمد وأبو داود وصححه الترمذي وابن خزيمة وزاد أحمد في آخره قصة قول

احمد اور ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن خزیمہ نے اور زیادہ کیا احمد نے آخر میں اسکے قصہ کہنے

بلال في أذان الفجر الصلاة خير من النوم ولابن خزيمة عن أنس قال من السنة

بلال رضہ کا اذان میں فجر کے الصلوٰة خیر من النوم یعنے نماز بہتر ہے نیند سے اور ابن خزیمہ کے لیے ہے انس رضہ سے کہا کہ سنت سے ہے

إذا قال المؤذن في الفجر حي على الفلاح قال الصلاة خير من النوم وعن

یہ کہ جب کہے مؤذن فجر میں حی علی الفلاح تو کہے الصلوٰة خیر من النوم اور روایت ہے

أبي محذورة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم علمه الأذان

ابی محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی اسے اذان

فذكر فيه الترجيع أخرجه مسلم ولكن ذكر التكبير في أوله مرتين

پھر ذکر کیا اس میں ترجیع کو نکالا اسے مسلم نے اور لیکن ذکر کیا تکبیر کو شروع اول میں اسکے فقط دو بار

فقط ورواه الخمسة فذكروه مربعا وعن أنس رضي الله تعالى عنه

اور روایت کیا اسے پانچوں نے اور ذکر کیا انہوں نے تکبیر کو چار بار۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سلہ شاہ رفیع الدین دہلوی نے لکھا ہے کہ اس معمول بہ ترتیب کے ساتھ اذان کے کلمات امور توقیفیہ میں سے ہیں یعنی انکو اسی ترتیب کے ساتھ کہنا ضروری ہے جو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوئی ہے ان میں کمی و بیشی اور تغیر و تبدل درست نہیں یہ بھی کہا ہے کہ عبداللہ بن زید انصاری رضہ کو خواب میں فرشتے کے بتلانے سے معلوم ہوئے دوبارہ حضرت عمر فاروق رضہ کو خواب میں معلوم ہوئے تیسری بار بعد ہونے معراج کے آنحضرت صلعم نے انہیں الہام ربانی اور وحی سے فرمایا کہ یہ ہوا جو چاہیے جس نے وحی کا مرتبہ حاصل ہوا چہارم قرآن مجید میں بھی اذان کی طرف اشارہ ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ ترتیب حکمت سے خالی نہیں ۱۲ سلہ قولہ قد قامت الصلوٰة یعنے سارے کلمے تکبیر کے ایک ایک بار اور قد قامت الصلوٰة دو بار اور معنے قد قامت الصلوٰة کے یہ ہیں کہ قائم ہوئی نماز ۱۲ سلہ فیہ الترجیع ترجیع کے معنے ہیں دو بار کہنا شہادتین کا ۱۲ سلہ قولہ ذکر التکبیر الخ معنے تکبیر کے اللہ اکبر کہنے کے ہیں یعنے اذان کے ابتدا میں اللہ اکبر بھی صرف دو بار انہوں نے ذکر کیا ہے مگر اللہ اکبر کو چار بار کہنا صحیح ہے جیسا کہ پانچوں نے ذکر کیا ہے ۱۲

۱؎ قولہ ویوتر الاقامۃ الا الاقامۃ یعنی قد قامت الصلوٰۃ کے لفظ کو دو دفعہ کہے اور سوائے لفظ تکبیر کے ایک ایک بار کہے ۱۲ ۲؎ اذان کہتے وقت کانوں میں انگلیاں دینا سنت ہے اور اس میں تین فائدے ہیں ایک یہ کہ اذان کہنے والے کی آواز بلند ہو کر دور تک پہنچیگی۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص کانوں سے بہرہ ہو یا موذن سے دور فاصلہ پر موجود ہے جہاں تک اسکی آواز نہیں پہنچ سکتی لیکن وہ موذن کو دیکھ سکتا ہے تو وہ اسطرح کانوں میں انگلیوں کو دیکھ کر سمجھ لیگا کہ اب موذن اذان کہتا ہے تیسرا یہ کہ آواز بلند کرنے کے وقت کان میں انگلیاں رکھ لینے سے کان کے پردہ دل کو صدمہ نہیں پہنچیگا اور وہ پھٹنے سے محفوظ رہیں گے ورنہ بعض دفعہ آواز بلند کرنے کے وقت کان کے پردے پھٹ جاتے ہیں ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موذن بلند آواز اور خوش الحان ہونا چاہیے ۱۲ ۴؎ قولہ بغیر اذان الخ اس حدیث میں دلیل ہے اور اس بات کے کہ نماز عیدین میں اذان کا کہنا اور تکبیر کا کہنا درست نہیں ہے اور یہ مسئلہ اجماع ہونے کے ہے ۱۲ اسکی اختتام ۵؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قضا شدہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جائے تو اسکے لیے اذان کہنا سنت ہے ۱۲ ۶؎ مزدلفہ ایک مقام ہے جو میدان عرفات اور مکہ معظمہ کے درمیان واقع ہے۔ نانویں ذی الحجہ کو حاجی لوگ میدان عرفات سے واپس ہوتے ہیں تو مغرب و عشا کی دو نو نمازیں (ملا کر) ایک وقت یعنے عشاء کے وقت جمع کر کے پڑھتے ہیں اور اس وقت ان دونو کے لیے صرف ایک اذان کہنا سنت ہے حاجی لوگ رات کو اس جگہ تکبیر اور دعا اور استغفار اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے ہیں اور فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہو کر دسویں ذی الحجہ کو مکہ معظمہ میں پہنچکر مقام منا میں اترتے اور احکام حج طواف، حلق، رمی جمار، قربانی بجالاتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ يَعْنِي قَدْ قَامَتِ

کہ کہا حکم ہوا بلال کو کہ جفت (یعنے دو دو بار) کہے ہر کلمہ کو اذان کے اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو مگر اقامت یعنے قد قامت

الصَّلٰوۃُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسْلِمٌ الْاِسْتِثْنَاءَ وَلِلنَّسَائِيِّ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى

الصلوٰۃ کو (دو بار کہے) یہ متفق علیہ ہے اور ذکر نہیں کیا مسلم نے استثنا کو اور نسائی کے لیے ہے کہ حکم کیا نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بلال رضہ کو اور روایت ہے ابی جحیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا

رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَأَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَإِصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ رَوَاهُ

دیکھا میں نے بلال رضہ کو اذان کہتے اور میں ڈھونڈھتا تھا یعنی دیکھتا تھا اسکے منہ کو یہاں اور وہاں اور اسکی دونوں انگلیاں اسکے کانوں میں تھیں

أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَلِابْنِ مَاجَةَ وَجَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَ

احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا اور ابن ماجہ کے لیے ہے اور رکھیں اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں اور

لِأَبِي دَاوُدَ لَوَى عُنُقَهُ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ

ابو داؤد کے لیے ہے کہ پھیرا اپنی گردن کو جب پہنچا حی علی الصلوٰۃ کو داہنے اور بائیں اور گھوما نہیں

وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَعَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

اور اصل اسکی صحیحین میں ہے اور روایت ہے ابی محذورہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَعْجَبَهُ صَوْتُهُ فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خوش آئی اسکی آواز تو سکھائی اسکو اذان روایت کیا اسے ابن خزیمہ نے اور روایت ہے

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا پڑھی میں نے نماز ساتھ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عیدین کی ایک نہ دو مرتبہ (بلکہ کئی دفعہ) بغیر اذان کے اور اقامت کے روایت کیا اسے مسلم نے

وَنَحْوُهُ فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرِهِ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور اسی کی مانند ہے متفق علیہ میں ابن عباس رضہ سے اور اسکے غیر سے۔ اور روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ

تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ فِي نَوْمِهِمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى

تعالے عنہ سے بڑی حدیث میں ان کے سو جانے میں نماز سے پھر اذان کہی بلال رضہ نے پھر نماز پڑھی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَهُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ

نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جیسا کہ کرتے تھے ہر روز روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے اسی کے لیے جابر رضہ سے کہ تحقیق

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ

نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے مزدلفہ میں پھر پڑھی وہاں نماز مغرب اور عشا کی ساتھ ایک اذان

وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور دو اقامت سے اور اسی کے لیے ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے جمع کیا نبی صلے اللہ علیہ

سلہ قولہ ولم ینادِ الخ یہ حدیث معارض ہے ساتھ حدیث جابر رضہ کے کہ اس میں ثبوت ایک اذان اور دو اقامت کا ہے اور اس میں نفی اذان کی ہے و لیکن مقدم حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کیونکہ مثبت مقدم ہوتا ہے نافی سے ۱۲ مسک الختام سلہ قولہ بلالاً الخ اس حدیث سے معلوم

وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

وآلہ وسلم نے　مغرب اور عشا میں　ایک اقامت سے　اور زیادہ کیا ابوداؤد نے ہر نماز کے واسطے

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَمْ يُنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ

اور ایک روایت میں ہے واسطے ابوداؤد کے اور اذان نہ کہی بیچ　ایک میں ان دونوں میں سے۔ اور روایت ہے ابن عمر　اور عائشہ

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے　کہ تحقیق　بلال رضہ

يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا

اذان کہتا ہے رات کو پس کھاؤ اور پیو جب تک کہ اذان کہے ابن ام مکتوم رضہ　اور تھا وہ اندھا آدمی　اذان

يُنَادِي حَتّٰى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي آخِرِهِ إِدْرَاجٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

نہ کہتا یہاں تک کہ کہا جاتا اس کو صبح کی تو نے صبح کی تو نے یہ متفق علیہ ہے اور آخر میں اسکے ادراج ہے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضہ

أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ

سے کہ تحقیق بلال رضہ نے اذان کہی سلہ پہلے فجر سے پھر حکم کیا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پھر جاوے اور پکار دے

أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَضَعَّفَهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

سنتے ہو مقرر بندہ سو گیا تھا روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور ضعیف کہا اس کو۔ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضے اللہ

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ

اللہ تعالےٰ عنہ سے　کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے　جب سنو تم　اذان　کو

فَقُولُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْبُخَارِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

تو کہو جیسے کہے مؤذن سلہ　یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری کے لیے روایت ہے معاویہ رضے اللہ تعالےٰ

عَنْهُ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي فَضْلِ الْقَوْلِ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ كَلِمَةً

عنہ سے اور مسلم کی روایت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فضیلت میں کہنے کے جیسے کہ کہے اذان کہنے والا　ایک ایک

كَلِمَةً سِوَى الْحَيْعَلَتَيْنِ فَيَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ

کلمہ سوائے حی علی الصلوٰۃ　حی علی الفلاح کے کہ کہیں اسے لاحول ولا قوۃ الا باللہ سلہ　اور روایت ہے عثمان بن

أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ابی العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے　کہ اس نے کہا یا رسول اللہ　صلے اللہ　علیہ وآلہ وسلم

اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي فَقَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا

بنا دو مجھے امام میری قوم کا　سو فرمایا تو امام ہے انکا اور خیال رکھ سلہ انکے ضعیف کا۔ اور مقرر کر ایسا مؤذن کہ

يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ

نہ لیوے اذان کہنے پر مزدوری سلہ نکالا اسے پانچوں نے اور حسن کہا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا ہے حاکم نے اور روایت ہے

مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مالک بن حویرث رضے اللہ تعالےٰ عنہ سے　کہ کہا　فرمایا　ہمیں　نبی صلے اللہ علیہ

ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو مؤذن تھے ایک تو بلال رضہ جو صبح سے پہلے اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کے یعنے صبح صادق کے وقت اور غالباً یہ بات رمضان شریف میں تھی ایک مؤذن واسطے سحری کھانے کے اذان کہتا اور دوسرا نماز پڑھنے کی غرض سے کہتا اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ ایک مسجد میں دو مؤذن مقرر کرنے چاہییں تاکہ ایک نماز تہجد کے لیے اور دوسرا بعد صبح صادق کے اذان کہے ۱۲ مسک الختام

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نماز کے واسطے اسکے وقت سے پہلے اذان کہی جائے تو اسکے لیے پھر دوبارہ اذان کہنا چاہیے

سلہ جب مؤذن اذان کہے تو اسکے ساتھ ساتھ اذان کے کلمات کہتے جانا سنت ہے اور اسطرح کہنے سے اذان کہنے کا ثواب ملجاتا ہے البتہ حی علی الصلوٰۃ کے بجائے لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور حی علی الفلاح کے بجائے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا چاہیے اور فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صدقت وبررت کہنا مسنون ہے

سلہ یعنے نماز پڑھانے میں گناہ سے درجہ طاقت نیکی کی مگر

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور تائید سے ۱۲ سلہ قولہ واقتد باضعفہم الخ یعنے امامت میں ضعیفوں کی رعایت کر اور قرأت اور دوسرے ارکان نماز اسقدر طول نہ کر کہ جس سے ضعیفوں کو تکلیف ہو اور اپنی نماز سے تنگ ہو کر جماعت سے نماز پڑھنا چھوڑ دیں ۱۲ مسک الختام سلہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مؤذن کو اذان کہنے پر اجرت اور تنخواہ نہیں لینا چاہیے ۱۲

سلہ یہ ایک طویل حدیث ہے۔ پوری حدیث دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں بھی جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا سنت ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے راوی مالک رضی بن حویرث احکام دین کی تعلیم حاصل کرنے کے واسطے کچھ بیس دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ٹھہرے تھے جب آپ سے رخصت ہو کر روانہ ہونے لگے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور تم میں سے جو شخص علم دین سے زیادہ واقف اور افضل ہو وہ امامت کرے ۱۲ سلہ اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوتے ہیں اول یہ کہ اذان کو ٹھہر ٹھہر کر کہنا چاہیے تاکہ دم نہ چڑھ جائے اور تمام کلمات کو بلند آواز کے ساتھ ادا کرنے میں دقت نہ ہو۔ دوسرا یہ کہ تکبیر کے کلمات جلدی جلدی کہنے چاہییں کہ اُن کو زیادہ بلند آواز کے ساتھ کہنے کی ضرورت نہیں تیسرا یہ کہ اذان اور تکبیر میں اس قدر وقفہ کرنا اور ٹھہرنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو یا قضائے حاجت کو گیا ہو تو وہ کھانا کھانے اور قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے جماعت کے ساتھ شامل ہو سکے

٣٥ وآلہ وسلم اذا حضرت الصلوة فليؤذن لكم احدكم الحديث اخرجه

وآلہ وسلم نے جب آئے وقت نماز کا تو اذان کہے واسطے تمہارے ایک تم میں سے سلہ آخر حدیث تک نکالا اسے

السبعة وعن جابر رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله

ساتوں نے اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بين اذانك

وسلم نے فرمایا بلال رض کو جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جب اقامت کہے تو جلدی کہہ اور کر درمیان اپنی اذان

واقامتك قدر ما يفرغ الآكل من اكله الحديث رواه الترمذي وضعفه

اور اقامت کے اتنی دیر کہ فراغت کرے کھانے والا اپنے کھانے سے سلہ آخر حدیث تک روایت کیا اسے ترمذی نے اور ضعیف

وله عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

اور اسی کے لیے روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لا يؤذن الا متوضئ وضعفه ايضا وله عن زياد بن الحارث رضي الله

اذان نہ کہے مگر جو وضو والا ہو سلہ اور ضعیف کہا اسے بھی اور اسی کے ہے روایت ہے زیاد بن حارث رضی اللہ

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ومن اذن فهو يقيم

تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جس نے اذان کہی سو وہی اقامت کہے وے

وضعفه ايضا ولابي داود في حديث عبد الله بن زيد انه قال انا رايته

اور اسے بھی ضعیف کہا اور ابو داؤد کے لیے ہے عبد اللہ بن زید کی حدیث میں کہ اس نے کہا میں نے خواب دیکھا تھا اسے

يعني الاذان وانا كنت اريده قال فاقم انت وفيه ضعف ايضا وعن

یعنے اذان کو اور میں (ہی اس کے کہنے کا) ارادہ رکھتا تھا فرمایا سو تو اقامت کہہ لے اور اس میں بھی ضعف ہے اور روایت ہے

ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

المؤذن املك بالاذان والامام املك بالاقامة رواه ابن عدي وضعفه

مؤذن زیادہ حق دار ہے اذان کا اور امام زیادہ حق دار ہے اقامت کا روایت کیا اسے ابن عدی نے اور ضعیف کہا

وللبيهقي نحوه عن علي رضي الله تعالى عنه من قوله وعن انس بن مالك

اور بیہقی کے لیے اسی طرح ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُن کے اپنے کلام سے۔ اور روایت ہے انس بن مالک

رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يرد

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں رد ہوتی

الدعاء بين الاذان والاقامة رواه النسائي وصححه ابن خزيمة وعن

دعا اذان اور اقامت کے بیچ میں روایت کیا اسے نسائی نے اور صحیح کہا ابن خزیمہ نے اور روایت ہے

جابر رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص

اسی واسطے بعض علماء کہتے ہیں کہ چار رکعات پڑھنے کے برابر وقفہ کرنا چاہیے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان وضو کے ساتھ کہنا مسنون ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہ ہے کہ جو شخص اذان کہے تکبیر بھی وہی کہے یا اگر وہ دوسرے کو اجازت دیدے تو دوسرا شخص کہدے ۱۲۔ اللّٰہم اغفر لکاتبہ ولمن سعٰی فیہ ولوالدیہم اجمعین آمین ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان سننے کے بعد اس دعا کا پڑھنا سنت ہے اور اسکے پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے کہ اسکے پڑھنے ۳۶

قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ

کہے جب اذان سنے اے اللہ مالک اس پکار پوری کے اور نماز قائم رہنے والی کے

اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ

حضرت محمد صلعم کو وسیلہ اور بزرگی دے اور ان کو مقام محمود میں اٹھا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے تو حلال

لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ

ہوتی ہے واسطے اسکے شفاعت میری قیامت کے دن سلہ نکالا اسے چاروں نے

بَابُ شُرُوْطِ الصَّلٰوةِ

باب ہے نماز کی شرطوں کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

روایت ہے علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ

نے جب گوز مارے کوئی تم میں کا نماز میں تو چاہیے کہ پھر جاوے اور وضو کرے اور دوہرائے نماز کو سلہ

رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ

روایت کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا قبول نہیں کرتا اللہ تعالیٰ نماز بالغہ عورت کی بغیر چادر کے سلہ

رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کیا اسے پانچوں نے نسائی کے سوا اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ نے اور روایت ہے جابر رضی سے کہ تحقیق نبی صلے

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنْ كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ يَعْنِيْ فِي

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو کہ اگر کپڑا بڑا ہو تو لپیٹ لے اسکو یعنی

الصَّلٰوةِ وَلِمُسْلِمٍ فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نماز میں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ مخالفت کر اسکے دونوں کناروں میں اور اگر تنگ ہو تو تہ بند کر اسکو یہ حدیث متفق علیہ ہے

وَلَهُمَا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى

اور ان دونوں کے لیے ہے حدیث سے ابو ہریرہ رض کے نہ نماز پڑھے کوئی تمہارا ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اس کے

عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کندھے پر اس سے کچھ۔ اور روایت ہے ام سلمہ رض سے کہ پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ بِغَيْرِ اِزَارٍ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ

کیا پڑھے عورت کرتے اور اوڑھنی میں بغیر تہ بند کے فرمایا کہ جب ہو کرتا لمبا کہ ڈھانپ لیوے

ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَ الْاَئِمَّةُ وَقْفَهٗ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ

اوپر کے پاؤں کی پشت کو نکالا اسکو ابوداؤد نے اور صحیح کہا اماموں نے اسکا موقوف ہونا۔ اور روایت ہے عامر بن ربیعہ

والا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور جس شخص کی آپ سفارش فرماویں گے وہ اگرچہ گناہگار ہوگا تو بھی آخر جنت میں داخل ہو جاوے گا۔ مسلمانوں کو ایسی نعمتوں کے حاصل کرنے میں سستی نہ کرنا چاہیے۔ اے اللہ ہم سب مسلمانوں کو آپکی شفاعت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرما ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر نماز میں وضو ٹوٹ جانے تو وضو کرکے نماز کو دوہرانا یعنے نماز کو شروع سے پڑھنا چاہیے افضل اور بہتر یہی ہے اگرچہ بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ اگر بیچ میں کلام نہ کرے اور وضو کے سوا نماز کے مخالف اور کوئی کام بیچ میں نہ کرے تو جس قدر نماز پڑھ چکا ہے وہ درست ہو گئی اور جس رکن نماز میں وضو ٹوٹا تھا اسی رکن سے نماز شروع کرکے پوری کرے تو بھی جائز ہے مگر یہی علماء کہتے ہیں کہ نئے سرے سے ساری نماز پڑھنا بہتر ہے اور یہی اسی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لیے نماز میں تمام بدن کو کپڑے سے ڈھانکنا ضروری ہے بہانتک کہ سر کے بال بھی کسی جگہ سے ننگے نہ ہوں ۱۲ سلہ قولہ تخالف الخ صورت اس کی یہ ہے کہ کپڑا دونوں بغلوں کے نیچے سے نکال کر داہنی طرف کا بائیں کندھے پر ڈالے اور بائیں طرف کا داہنے کندھے پر ڈالے اور اگر تنگ کپڑا ہو تو پیچھے گرہ لگا دیوے اور اگر کشادہ ہو تو گرہ لگانے کی کچھ حاجت نہیں ۱۲

ف قولہ فاشکلت علینا القبلۃ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر باعث تاریکی کے یا بادل کے یا کسی اور سبب سے ٹھیک جہت معلوم نہ ہو تو تحری کرکے یعنے اپنی عقل سے سوچکر کہ اس طرف قبلہ ہوگا نماز پڑھ لے پھر بعد ادا کرنے نماز کے اگر معلوم ہو کہ نماز غیر قبلہ کو پڑھی گئی ہے تو اعادہ اس کا لازم نہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی لیلۃ مظلمۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا ہم تھے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ساتھ ایک اندھیری رات میں

فاشکلت علینا القبلۃ فصلینا فلما طلعت الشمس اذا نحن صلینا الی غیر

پس مشکل ہوا ہم پر قبلہ یعنی نہ جانا سو نماز پڑھی ہم نے پھر جب نکلا آفتاب تب کھلا کہ نماز پڑھی ہم نے اور طرف

القبلۃ فنزلت الآیۃ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ اخرجہ الترمذی وضعفہ وعن

قبلے کے تب اتری یہ آیت سو جس طرف تم منہ کرو تو وہاں ہی متوجہ ہے اللہ نکالا اسے ترمذی نے اور ضعیف کہا اسے اور روایت ہے

ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

ما بین المشرق والمغرب قبلۃ اخرجہ الترمذی وقواہ البخاری وعن عامر بن

مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے نکالا اسے ترمذی نے اور قوی کہا اسکو بخاری نے۔ اور روایت ہے عامر بن

ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یصلی

ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے

علی راحلتہ حیث توجہت بہ متفق علیہ زاد البخاری یومی براسہ ولم یکن

اپنی اونٹنی پر جس طرف منہ کرتی تھی انکو لیکر یہ متفق علیہ ہے اور زیادہ کیا بخاری نے اشارہ کرتے تھے اپنے سر سے اور نہ

یصنعہ فی المکتوبۃ ولابی داود من حدیث انس وکان اذا سافر فاراد

کرتے تھے اسکو فرض نمازمیں۔ اور ابوداؤد کے واسطے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے اور جب سفر کرتے پھر ارادہ کرتے

ان یتطوع استقبل بناقتہ القبلۃ فکبر ثم صلی حیث کان وجہ رکابہ و

کہ نفل پڑھیں تو منہ کرتے اپنی اونٹنی کا قبلے کو تب تکبیر کہتے پھر نماز پڑھتے جس طرف کو کہ ہوتا منہ اُن کی اونٹنی کا اسکے اور

اسنادہ حسن وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی

اسناد اسکی حسن ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ و

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا زمین ساری مسجد ہے سوا قبرستان اور

الحمام رواہ الترمذی ولہ علۃ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

حمام کے روایت کیا اسے ترمذی نے اور اسکے لئے علت ہے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان یصلی فی سبع مواطن المزبلۃ و

منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز گزارنے سے سات مکانوں میں پاخانے میں اور

المجزرۃ والمقبرۃ وقارعۃ الطریق والحمام ومعاطن الابل وفوق

ذبح کرنے کی جگہ میں اور قبرستان میں اور بیچ راہ کے اور حمام میں اور اونٹ بیٹھنے کی جگہ میں اور اوپر

ظہر بیت اللہ رواہ الترمذی وضعفہ وعن ابی مرثد الغنوی رضی

چھت پر روایت کیا اسے ترمذی نے اور اسے ضعیف کہا ہے۔ اور روایت ہے ابی مرثد غنوی سے

ف اس حدیث کا مطلب دو طرح سے بیان کیا جاتا ہے اول یہ کہ اس حدیث میں قبلے سے شمال اور جنوب کی طرف رہنے والے لوگوں کے واسطے قبلہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ لوگ جب مشرق اور مغرب کی سمت کو اپنی دائیں اور بائیں جانب رکھکر سیدھے کھڑے ہوں تو اُن کا قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان واقع ہے دوسرا یہ کہ اس حدیث میں قبلے سے مشرق اور مغرب کی سمت میں رہنے والے لوگوں کا قبلہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ لوگ موسم گرمی اور سردی کے لحاظ سے آفتاب کے طلوع اور غروب کے درمیان رخ کرکے نماز پڑھیں کہ انکے درمیان ایک سے جگہ میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اعلے درجہ کی فصاحت و بلاغت اور کلام کی خوبی ہے کہ ایک ہی جملہ میں روئے زمین کی مختلف اطراف میں رہنے والوں کے واسطے قبلہ کا حکم بیان فرمادیا ہے کہ ہر ایک شخص کے حال کے موافق اس کا مطلب صحیح ہوسکتا ہے ۱۲

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز نفل بلا عذر سواری پر بیٹھے کے ساتھ پڑھنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز شروع کرنے کے وقت سواری کو قبلہ رخ کرکے نماز شروع کرنا چاہیے۔ اسکے بعد سواری کا منہ خواہ کسی طرف ہو جائے اور نمازی کا رخ قبلے کی طرف نہ رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

لے لا تصلوا الی القبور الخ اس حدیث سے قبروں کی طرف نماز پڑھنی منع ثابت ہوتی ہے اور بعض اہل علم قبروں کے نزدیک مسجد بنانی اس غرض سے کہ اُن کی پاک روح کی تو گلہ حاصل ہوں اور اُنکے ذریعہ سے ہماری نمازیں مقبول ہوں جائز ٹھہراتے ہیں لیکن یہ احادیث صحیحہ کے خلاف ہے چنانچہ حضرت

الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لا تصلوا الى

اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ نماز پڑھو طرف

القبور ولا تجلسوا عليها رواه مسلم وعن ابى سعيد رضى الله تعالى عنه

قبروں کی لے اور نہ بیٹھو اُن پر کے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ابی سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم المسجد فلينظر فان

کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب آئے کوئی تم میں کا مسجد کو تو نظر کرے پس اگر

رای فی نعلیه اذی او قذرا فلیمسحه ولیصل فیهما اخرجه ابو داود

دیکھے اپنے جوتوں میں گندگی یا گھنونی چیز تو ملدے اُسکو اور نماز پڑھے اُن میں نکالا اسے ابو داؤد نے

وصححه ابن خزيمة وعن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول

اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا وطئ احدكم الاذى بخفيه فطهورهما

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب لتاڑے کوئی تم میں کا گندگی کو اپنے موزوں سے تو پاک کرنیوالی اُن کی

التراب اخرجه ابو داود وصححه ابن حبان وعن معاوية بن الحكم قال

مٹی ہے سے نکالا اسے ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے معاویہ بن حکم سے کہا

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شىء

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق یہ نماز لائق نہیں کہ اس میں کوئی چیز

من كلام الناس انما هى التسبيح والتكبير وقراءة القرآن رواه مسلم

آدمیوں کے کلام سے ہو وہ نماز تو تسبیح ہے اور تکبیر اور پڑھنا قرآن کا روایت کیا اسے مسلم نے۔

وعن زيد بن ارقم قال ان كنا لنتكلم فى الصلوة على عهد رسول الله

اور روایت ہے زید بن ارقم رضہ سے کہا کہ ہم باتیں کرتے تھے نماز میں زمانے میں رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم يكلم احدنا صاحبه بحاجته حتى نزلت حافظوا على الصلوات

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات کرتا کوئی ایک ہم میں کا اپنے ساتھی سے اپنی حاجت کی یہانتک کہ یہ آیت اتری محافظت کرو تم نمازوں کی

والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين فامرنا بالسكوت ونهينا عن الكلام

اور بیچ والی نماز کی اور کھڑے رہو اللہ کے آگے چپ ہو کر سو حکم ہوا ہم کو چپ رہنے کا اور منع ہوا ہم کو باتوں سے لکھ

متفق عليه واللفظ لمسلم وعن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال

یہ متفق علیہ ہے اور لفظ مسلم کے ہیں۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء متفق

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح مردوں کے لیے ہے ھے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے یہ متفق

عليه زاد مسلم فى الصلوة وعن مطرف بن عبد الله بن الشخير عن ابيه

علیہ ہے زیادہ کیا مسلم نے نماز میں۔ اور روایت ہے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے

عائشہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ لعنت کی خدا نے یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا

لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے اوپر بیٹھنا منع ہے بعض علماء نے اسکا مطلب اس طرح بیان کیا ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا پاخانہ کرنے کے لیے نہ بیٹھو بہر صورت قبر پر بیٹھنا منع ہے اگر بیٹھنا یا پاخانہ کرنے کے واسطے کوئی بیٹھے تو یہ فعل حرام ہے اور صرف بیٹھنا اور تکیہ لگانا بھی کراہت سے خالی نہیں

سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جوتی اور موزے کو اگر ایسی نجاست لگ جائے جو جسم رکھنی اور نظر آتی ہے جیسے گوبر پاخانہ وغیرہ تو زمین پر ملنے سے پاک ہو جاتے ہیں بعض علماء کہتے ہیں کہ گیلی نجاست لگی ہے تو زمین پر ملنے سے پاک ہونگے بلکہ ان کو دھونے کی ضرورت ہے۔ پس وہ نجاست سے خشک نجاست مراد لیتے ہیں اور بعض نے کہا کہ خشک و گیلی دونوں قسم کی نجاست زمین پر ملنے سے پاک ہو جاتے ہیں ۱۲

کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں کلام کرنا منع ہے۔ اور شروع اسلام میں نماز میں کلام کرنے کی اجازت تھی ۱۲

ھے تسبیح للرجال مراد تسبیح سے کہنا سبحان اللہ کا ہے یعنے جب حاجت پڑے بات کی نماز میں تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجاویں اور بجائے تسبیح کے تکبیر کہنا جو کہ عادت اس زمانہ کے لوگوں کی ہے بدعت ہے ۱۲ مسک الختام

ے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جوتی سے نماز پڑھنی جائز ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مطلق نجاست زمین پر ملنے سے پاک ہو جاتی ہے خواہ تر ہو یا خشک ۱۲ مسک الختام

۳۹ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں خوف الٰہی کی وجہ سے رونا جائز ہے اور اس سے نماز میں کوئی نقص نہیں آتا اسی واسطے علما نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص...... دوزخ کے خیال سے نماز میں بلند آواز کے ساتھ روئے تو نماز نہیں ٹوٹتی اور اگر کسی بیماری یا دنیا کی مصیبت کی وجہ سے آہ نکالے یا بلند آواز کے ساتھ گریہ زاری کرے تو نماز ٹوٹ جائیگی ۱۲

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ

کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے اور آپ کے سینے سے آواز آتی تھی ف

الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ

جیسے دیگ کے جوش کی آواز رونے کے سبب نکالا اسکو پانچوں نے سوا ابن ماجہ کے اور صحیح کہا ہے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے

عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھا میرے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک

مَدْخَلَانِ فَكُنْتُ إِذَا أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي تَنَحْنَحَ لِي رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

دو وقت داخل ہونا سو جب آتا تھا میں انکے پاس اور وہ نماز پڑھتے ہوتے تو کھنکھارتے تھے میرے لیے روایت کیا اسے نسائی اور ابن ماجہ نے ف

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ

اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کہا میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو کس طرح دیکھا تو نے نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دیتے لوگوں کا جب وہ کرتے سلام انپر اور وہ نماز پڑھتے ہوتے کہا

يَقُولُ هٰكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَعَنْ

اشارہ کرتے یوں اور پھیلایا ہتھیلیوں کو ف نکالا اسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا ہے۔ اور روایت ہے

أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ

نماز پڑھتے اور وہ لیے ہوئے تھے امامہ زینب کی بیٹی کو سو جب سجدہ کرتے تھے تو رکھ دیتے اسکو اور جب کھڑے ہوتے

حَمَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ وَهُوَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تو اٹھا لیتے اسکو یہ متفق علیہ ہے اور مسلم میں ہے اور وہ امامت کرتے تھے لوگوں کی مسجد میں۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مارو دونوں کالوں کو

فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

نماز میں سانپ کو ف اور بچھو کو نکالا اسکو چاروں نے اور صحیح کہا اس کو ابن حبان نے۔

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

باب سترہ ف نمازی کا

عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

روایت ہے ابی جہیم بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر معلوم کرے گزرنے والا نمازی کے آگے کہ کیا گناہ ہے اسپر

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھنکھارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی مصفّٰی شرح موطا میں لکھا ہے کہ کھانسنا، رونا اور چھینکنا اگرچہ کلام کی جنس سے نہیں لیکن یہ افعال جب متواتر کیے جائیں تو کلام کا حکم رکھتے ہیں کہ انکے متواتر کرنے سے نماز ٹوٹ جائیگی ۱۲

ف قولہ وبسط الخ اس سے ظاہر ہے کہ عمل قلیل سے نماز میں خلل نہیں پڑتا ۱۲

ف حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ بعضے ایسے امور ہیں جنکو جناب رسول خدا صلعم نے نماز میں اسلیے کیا ہے کہ لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ ایسے امور نماز میں جائز ہیں اور نماز انسے باطل نہیں ہوتی احادیث پر نظر کرنے سے مندرجہ ذیل امور معلوم ہوتے ہیں قول یسیر۔ تھوڑی سی حرکت جیسا بچے کو کندھے پر اٹھا لینا اور اسکو زمین پر رکھ دینا۔ پاؤں کے ساتھ اشارہ کرنا۔ دروازہ کھولنا منبر کی سیڑھی سے اتر کر زمین پر سجدہ کرنا۔ امام کے تنگ کھڑے ہونے کی صورت میں جبکہ دوسرا مقتدی آکر نماز میں شامل ہو جائے تو اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنا۔ جب دروازہ قبلہ کے رخ میں ہو تو اسکے کھولنے کے لیے آگے کی طرف چند قدم چلنا۔ خوف الٰہی سے رونا کوئی بات سمجھانے کیلیے ہاتھ سے اشارہ کرنا۔ سانپ اور بچھو کو مارنا۔ گردن موڑنے کے بغیر دائیں بائیں دیکھنا۔ غرض اس قسم کے امور سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲

ف الحیۃ الخ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ انکے مارنے سے نمازی کی نماز نہیں ٹوٹتی اور ہر دو کا مارنا واجب ہے کیونکہ اصل یہی ہے کہ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے ۱۲

ف قولہ سترۃ المصلی الخ سترہ سے مراد وہ چیز ہے جسے نمازی اپنی سجدہ گاہ کے پاس کھڑا کرے جیسے کہ دیوار یا ستون یا لکڑی یا اونٹ وغیرہ ۱۲

لكان أن يقف أربعين خيرا له من أن يمر بين يديه متفق عليه و

اللفظ للبخاري ووقع في البزار من وجه آخر أربعين خريفا وعن

عائشة رضي الله تعالى عنها قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم في غزوة تبوك عن سترة المصلي فقال مثل مؤخرة الرحل أخرجه مسلم

وعن سبرة بن معبد الجهني رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم ليستتر أحدكم في الصلوة ولو بسهم أخرجه

الحاكم وعن أبي ذر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقطع صلوة المرء المسلم إذا لم يكن بين يديه مثل مؤخرة الرحل

المرأة والحمار والكلب الأسود الحديث وفيه الكلب الأسود شيطان

أخرجه مسلم وله عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه نحوه دون الكلب

ولأبي داود والنسائي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما نحوه دون آخره

وقيد المرأة بالحائض وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا صلى أحدكم إلى

شيء يستره من الناس فأراد أحد أن يجتاز بين يديه فليدفعه فإن

أبى فليقاتله فإنما هو شيطان متفق عليه وفي رواية فإن معه القرين

لہ قولہ فان لم یکن الخ یہ اسپر دلیل ہے کہ ہر چیز کا سترہ کافی ہے ۱۲ لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے خواہ کوئی چیز گذرے اُسکی نماز فاسد نہیں ہوتی ہاں ایسے گذرنے سے حضورِ قلب میں خلل آجاتا ہے۔ پس جن حدیثوں میں آیا ہے کہ عورت گدھے اور کالے کتے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو انکا مطلب یہی ہے کہ نماز کے خضوع و خشوع میں نقص آتا ہے ۱۲ ۔ لہ قولہ نہی الخ مصنف نے ان احادیث کو اس باب میں ذکر کرنے سے نکلتا ہے کہ کوکھ پر ہاتھ رکھنا اس لیے منع ہے کہ یہ عاجزی کے خلاف ہے ۱۲ لہ قولہ تبن ان الخ ابن عمر رضی کہ نماز میں ایسا ہی کرتے باوجود کمال تبع سنت تھے۔ اور ابن عباس سے اور ابو ہریرہ رضی سے بھی ایسا ہی مروی ہے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کھانا موجود ہو اور بھوک غالب ہو تو مغرب کی نماز کے پیشتر کھانا کھا لینا چاہیے جمہور علماء آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کو مستحب ہونے پر حمل کرتے ہیں۔ اور یہ حکم اُسوقت ہے کہ جب نماز کا وقت کافی اور زیادہ ہو۔ اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو پہلے نماز پڑھنا چاہیے اور وقت کے وسیع ہونے کی صورت میں کھانا پہلے کھا لینے کا ارشاد اسلیے ہوا ہے کہ آدمی بے فکری کے ساتھ نماز ادا کر لے اور کھانے کی طرف اسکا خیال نہ رہے جو نماز کے خضوع و خشوع اور حضورِ قلب میں خلل ڈالنے والا ہے ۱۲

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ

فرمایا جب نماز پڑھے کوئی تم میں کا تو رکھ لے اپنے منہ کے سامنے کوئی چیز پھر جو نہ پاوے تو کھڑی کرلے

عَصًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَخُطَّ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ أَخْرَجَهُ

لاٹھی پھر اگر لاٹھی بھی نہ ہو تو کھینچے ایک لکیر پھر نہ ضرر کریگا اُسکو جو اسکے آگے سے گذرے نکالا اس کو

أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَمْ يُصِبْ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مُضْطَرِبٌ بَلْ هُوَ

احمد اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور ٹھیک کو نہ پہنچا جس نے کہا کہ یہ مضطرب ہے بلکہ یہ

حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حسن ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں توڑتی کوئی چیز نماز کو اور دفع کرو جسقدر ہو سکے تم سے

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي سَنَدِهِ ضَعْفٌ

نکالا اسکو ابو داؤد نے اور اس کی سند میں ضعف ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْخُشُوعِ فِي الصَّلٰوةِ

باب رغبت دلانے کا عاجزی کرنے پر نماز میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَ

وآلہ وسلم نے کہ نماز پڑھے مرد کوکھ پر ہاتھ رکھ کر متفق علیہ ہے اور لفظ مسلم کے ہیں اور

مَعْنَاهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ وَفِي الْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

معنے اسکے یہ ہیں کہ رکھے اپنا ہاتھ اپنی کوکھ پر اور بخاری میں ہے عائشہ رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ ذٰلِكَ فِعْلُ الْيَهُودِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

تعالےٰ عنہا سے کہ تحقیق یہ یہود کا فعل ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آگے لایا جاوے شام کا کھانا تو شروع کر دو اسے مغرب کی نماز پڑھنے سے

الْمَغْرِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

پہلے متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابو ذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کھڑا ہو تم میں کا کوئی ایک نماز میں تو نہ پونچھے

الحصى فان الرحمة تواجهه رواه الخمسة باسناد صحيح وزاد احمد واحدة

کنکریوں کو اسلیے کہ رحمت روبرو ہوتی ہے اسکے روایت کیا اسے پانچوں نے بسند صحیح کے اور زیادہ کیا احمد نے ایک بار

او دع وفي الصحيح عن معيقيب نحوه بغير تعليل وعن عائشة رضي

یا اسے بھی چھوڑ دے اور صحیح میں معیقیب سے اسیطرح ہے بغیر علت کے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ

الله تعالى عنها قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الالتفات

تعالیٰ عنہا سے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھنے سے

في الصلوة فقال هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلوة العبد رواه البخاري

نماز میں سو فرمایا آپ نے وہ ایک اچک لینا ہے کہ اچک لیتا ہے شیطان نماز سے بندے کی روایت کیا اسے بخاری نے

وللترمذي وصححه اياك والالتفات في الصلوة فانه هلكة فان كان لا

اور ترمذی میں ہے اور صحیح کہا اسے بچا تو اپنے تئیں ادھر ادھر دیکھنے سے نماز میں کہ وہ ہلاک کرنے والی ہے پھر اگر

بد ففي التطوع وعن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى

ناچاری ہو تو نفل میں ہو اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وآله وسلم اذا كان احدكم في الصلوة فانه يناجي ربه فلا يبصقن

علیہ وآلہ وسلم نے جب کہ ہو تم میں کوئی ایک نماز میں تو وہ راز کہتا ہے اپنے رب سے سو نہ تھوکے

بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن شماله تحت قدمه متفق عليه وفي

اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائیں پاؤں کے نیچے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور

رواية او تحت قدمه وعنه قال كان قرام لعائشة سترت به جانب

ایک روایت میں ہے یا نیچے اپنے پاؤں کے۔ اور روایت ہے انہی سے کہا کہ ایک نقشدار پردہ تھا عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہ پردہ کیا تھا انہوں نے ایک کونے

بيتها فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم اميطي عنا قرامك هذا فانه لا

کو اپنے گھر کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دور رکھیو ہم سے اپنے اس پردہ کو کہ بے شک

تزال تصاويره تعرض لي في صلوتي رواه البخاري واتفقا على حديثها

ہمیشہ اسکے نقش ظاہر ہوتے ہیں مجھ پر میری نماز میں روایت کیا اسے بخاری نے اور اتفاق کیا دونوں نے یعنی مسلم و بخاری نے عائشہ کی

في قصة انبجانية ابي جهم وفيه فانها الهتني عن صلوتي وعن جابر

حدیث پر قصے میں ابی جہم کی پشمینہ چادر کے اور اسمیں ہے کہ اس نے غافل کیا مجھ کو میری نماز سے۔ اور روایت ہے جابر

بن سمرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لينتهين اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء في الصلوة او لا ترجع اليهم

البتہ باز رہیں وہ لوگ جو اٹھاتے ہیں اپنی آنکھیں آسمان کی طرف نماز میں یا نہ پھیری جاویں گی انکی طرف

رواه مسلم وله عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت سمعت رسول الله

روایت کی ہے مسلم نے اور اسی کے لیے روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ

دور کرنا ضروری ہے اور ... نماز ... کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعادہ کا ذکر نہیں فرمایا ... قولہ ولا ترجع الیہم الخ نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ اس میں سخت نہی ہے اور سخت وعید ہے نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنے سے اور علماء کا اسپر اجماع نقل کیا ہے اور نہی حرام کرنے کو ہوتی ہے ابن حزم نے کہا کہ نماز جاتی رہتی ہے۔

ـــہ اگر پیشاب پاخانہ اور ریح (ہوا) باہر نکلنے کیلئے زور کریں اور آدمی انکو روک کر نماز پڑھے تو جمہور علماء کے نزدیک یہ بھی نماز صحیح ہے اگر نماز کا وقت فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نماز مکروہ ہوگی اور اسکو دوبارہ پڑھنا مستحب ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں نماز ادا نہ ہوگی مگر جمہور کا قول صحیح ہے اور الصلوٰۃ کا یہ معنی ہے کہ نماز کا خضوع و خشوع ایسی حالت میں باقی نہیں رہتا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نماز کامل نہیں کھانا حاضر ہونے کے وقت اور نہ اس وقت کہ زور کریں اس پر پاخانہ اور پیشاب[1]

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمائی

مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

شیطان سے ہے[2] پس جب جمائی لے کوئی ایک تم میں کا تو روکے جتنا ہو سکے روایت کیا اسے مسلم نے اور

التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ فِي الصَّلَاةِ

ترمذی نے اور زیادہ کیا نماز میں[3]

بَابُ الْمَسَاجِدِ

باب مسجدوں کا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

مسجدوں کے بنانے کا محلوں میں[4] اور یہ کہ پاک اور صاف رکھی جاویں[5] اور خوشبودار کی جاویں روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود

وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَ إِرْسَالَهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور ترمذی نے اور اسنے اس کے مرسل ہونے کو صحیح کہا ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کرے اللہ تعالیٰ یہود کو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی

أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَالنَّصَارَى وَلَهُمَا مِنْ حَدِيثِ

قبروں کو مسجدیں بنا لیا یہ متفق علیہ ہے اور زیادہ کیا مسلم نے اور نصاریٰ کو[6] اور ان دونو کے لیے ہے سا تھ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانُوا إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے تھے وہ کہ جب مر جاتا ان میں کوئی مرد نیک تو بناتے اسکی

قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَفِيهِ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

قبر پر مسجد اور اس میں ہے کہ وہ بدترین خلق ہیں اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ فَرَبَطُوهُ

سے کہا کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر کو سو لایا وہ ایک شخص پس باندھا لوگوں نے اسے

بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

ایک ستون سے ستونوں میں سے مسجد کے[7] آخر حدیث تک یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور اسی سے روایت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ

کہ تحقیق عمر گزرے حسان رضی اللہ عنہ پر کہ شعر پڑھتا تھا مسجد میں سو تیز آنکھوں سے دیکھا اس کی طرف تب کہنے لگے کہ میں شعر پڑھتا تھا

اگر یہ چیزیں نکلنے کیلئے زور کریں لیکن پیٹ میں صرف بوجھ معلوم ہوتا ہو تو نماز پڑھنا منع نہیں اور اگر نماز کا وقت چلا جائیگا اندیشہ ہو تو پیشاب پاخانہ وغیرہ کو روک کر بھی نماز پڑھ لینا چاہیے۔ قضا نہ ہو جائے[2] کیونکہ جمائی ہونے کا سبب سستی اور پیٹ کی بھرتی ہوتی ہے اور شیطان انہی حالتوں سے خوش ہوتا ہے اور جمائی اسی کا فعل ہے[3] جمائی کو روکنے کا نماز میں بھی حکم ہے سلطان نفس کو دور کرنے کیلئے کیونکہ نماز میں جمائی خارج ہونے کا شیطان کا عمل ہوتا ہے[4] فی الصلوٰۃ کا لفظ بھی اس میں موجود ہے اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں خشوع کے خلاف ہے[5] محلوں میں مسجد بنانے کا حکم ہے[6] یہود و نصاریٰ قبروں کو سجدہ گاہ بناتے تھے[7] ... [illegible]

اسکی وجہ ... کہ نصاریٰ ... جو اور رسول ہیں جیسے حواری وغیرہ یا انبیاء سے صالحین لوگ مراد ہیں ... ٹھہرے اسلئے لعنت میں شریک ہوئے ۱۲ ۵ تو ربطوہ الخ غرض اس سے یہ ہے کہ مشرک کو مسجد میں ستون سے باندھ دینا جائز ہے کیونکہ کسی نجاست باطنی سے ظاہری نہیں اور آیت انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام میں قرب سے یہی مقصود ہے کہ مشرک کو حج وغیرہ کا اختیار نہ رہے جیسے حدیث فلا یحجن بعد العام مشرک سے ظاہر ہے ۱۲-۱۳-۱۴

ف۱ قولہ من ہو خیر منک یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مسجد میں شعر پڑھنا جائز ہے اور ترمذی اور ابن خزیمہ نے جو نہی کی حدیث روایت کی ہے وہ اسپر محمول ہے کہ جاہلیت کے اشعار جنمیں لغو مضمون ہوں وہ پڑھنے منع ہیں اور وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ

مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جبکہ اسمیں تھا وہ شخص جو بہتر ہے تجھ سے ف۱ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے اُنہی سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کہ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے　جو کوئی سنے کسی مرد کو کہ ڈھونڈے گم ہوئی چیز کو　مسجد میں　تو کہے

لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

نہ پھیرے ف۲ اسے اللہ تیرے پاس کہ بیشک مسجد نہیں بنائی گئی اسواسطے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور اُسی سے روایت ہے کہ تحقیق رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا　جب دیکھو تم اسکو　جو بیچے یا خریدے　مسجد

الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَحَسَّنَهُ وَعَنْ حَكِيمِ

میں تو کہو نہ سودمند کرے اللہ تیری تجارت کو ف۳ روایت کیا اسے نسائی نے اور حسن کہا اسے۔ اور روایت ہے حکیم

ابْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ

ابن حزام رضی سے　کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے　قائم نہ کیجاویں

الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ

حدیں مسجدوں میں　اور نہ قصاص لیا جائے ان میں　روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد نے　سند ضعیف سے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے　کہا کہ زخم پہونچا　سعد رض کو　خندق کے دن

فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ

سو خیمہ کھڑا کیا اسپر　رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے　مسجد میں تاکہ عیادت　کریں اُس کی

مِنْ قَرِيبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

نزدیک سے ف۴ یہ متفق علیہ ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ دیکھا میں نے　رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ

کو پردہ کئے ہوئے مجھے اور میں دیکھتی تھی حبشیوں کو ف۵ کہ کھیلتے تھے مسجد میں ف۶ آخر حدیث تک　یہ حدیث متفق

عَلَيْهِ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ وَلِيدَةً سَوْدَاءَ كَانَ لَهَا خِبَاءٌ

علیہ ہے۔ اور اُن ہی سے روایت ہے راضی ہووے اللہ تعالیٰ اُن سے　کہ ایک سیاہ فام لڑکی کے لیے　مسجد میں

فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

ایک خیمہ تھا سو وہ آتی تھی میرے پاس اور باتیں کرتی تھی میرے نزدیک آخر حدیث تک ف۷ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　کہا کہ فرمایا　رسول اللہ　صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ

تھوکنا مسجد میں　گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کر دینا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور اسی کی روایت ہے رضی اللہ

آلہ وسلم نے حسان رضی کو حکم دیا کہ مشرکین کی ہجو کرو روح القدس تیری مدد کرتا ہے حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار مکہ کے (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رض کی ہجو کرتے تھے) مقابلہ میں شعر پڑھتے تھے اور ان اشعار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح ہوتی تھی ۱۲ ف۲ فلیقل لا ردہا الخ یعنے زجر و منع کے طور پر نہ کہ دل سے مسلمان کے لیے ایسی بددعا کرے اس حدیث سے یہ نکلا کہ گم ہوا ہوا جانور یا یہ مسجد میں پوچھا جائے یا کوئی اور چیز گم ہوگئی ہو تو بھی مسجد میں نہ پوچھے دروازے پر کھڑے ہوکر لوگوں سے دریافت کرے ۱۲ ف۳ قولہ لا اربح الخ اس سے بھی یہی سمجھانا مقصود ہے کہ مسجد ایسے کاموں کے لیے نہیں بنائی گئی بلکہ عبادت کے لیے بنائی گئی ہے ۱۲ ف۴ قولہ لیعودہ من قریب اس سے یہ نکلتا ہے کہ مسجد میں سونا اور بیمار کا اس میں رہنا اگرچہ زخمی ہو اور خیمہ لگانا جائز ہے ۱۲ ف۵ قولہ انا انظر الی الحبشۃ اس سے یہ نکلا کہ عورت کا اجنبی مردوں کو عام نظر سے دیکھنا جائز ہے اور اس مسئلہ کی تحقیق اسکے موقع پر آئیگی ۱۲ ف۶ قولہ یلعبون فی المسجد الخ اس میں اسپر دلیل ہے کہ اس قسم کا کھیلنا مسجد میں جائز ہے بلکہ عام مسلمانوں کو اس کی حاجت بھی پڑتی ہے اور اس میں مصلحت ہے اس لیے مسجد میں جائز ہوا زیادہ تفصیل اسکی مسک الختام میں ہے ۱۲ ف۷ قولہ الحدیث اور باقی حدیث اخیر تک بخاری میں ہے یہاں مقصود یہ تھا کہ مسجد میں مرد یا عورت کا رہنا اور خیمہ لگانا جائز ہے ۱۲

سلہ قولہ لا تقوم الساعۃ یہ حدیث علامات قیامت میں سے ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ مسجد بنانے میں فخر کرنا علامات قیامت میں سے ہے اور اس میں دین کی تباہی ہے ۱۲ سلہ قولہ امرت الخ اس حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ مسجدوں میں نقش و نگار کرنا جیسے کہ یہود کرتے ہیں حرام ہے کیونکہ مقصد مسجدیں بنانے سے گرمی اور سردی سے ڈھانپنا ہے اور مسجد کی زینت سے نماز میں خلل حضور جاتا رہتا ہے ۱۲

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس

تعالیٰ عنہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ آپس میں فخر کریں لوگ

في المساجد أخرجه الخمسة إلا الترمذي وصححه ابن خزيمة وعن ابن

مسجدوں میں نکالا اسے پانچوں نے سوا ترمذی کے اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ نے اور روایت ہے ابن

عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو

أمرت بتشييد المساجد أخرجه أبو داود وصححه ابن حبان وعن أنس

مسجدوں کے مزین کرنے کا حکم نہیں ہوا سلہ نکالا اس کو ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور روایت ہے انس

رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عرضت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کیے گئے

علي أجور أمتي حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد رواه أبو داود

مجھ پر میری امت کے ثواب یہاں تک کہ تنکے تک بھی جو نکال پھینکے اسے آدمی مسجد سے روایت کیا اسے ابو داؤد

والترمذي واستغربه وصححه ابن خزيمة وعن أبي قتادة رضي الله تعالى

اور ترمذی نے اور غریب جانا اسکو اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے۔ اور روایت ہے ابو قتادہ رضے اللہ تعالیٰ عنہ

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا دخل أحدكم

سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب آوے کوئی ایک تم میں سے

المسجد فلا يجلس حتى يصلي ركعتين متفق عليه

مسجد میں تو نہ بیٹھے جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

باب صفة الصلوٰة

باب بیان میں صفت نماز کے

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قال إذا قمت إلى الصلوة فأسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر

فرمایا جب اٹھے تو نماز کو تو پورا کر وضو پھر منہ کر قبلہ کو اور تکبیر کہہ

ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى

پھر پڑھ جو میسر ہو تجھ پر قرآن سے پھر رکوع کر یہاں تک کہ آرام پکڑے تو رکوع میں پھر سر اٹھا یہاں تک کہ

تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا

سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر یہاں تک کہ اطمینان پکڑے تو سجدہ میں پھر اٹھا سر کو یہاں تک کہ اطمینان حاصل کرے تو جلسے میں

ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم افعل ذلك في صلوتك كلها أخرجه

پھر سجدہ کر یہاں تک کہ اطمینان پکڑے تو سجدہ میں پھر کر تو اسی طرح اپنی تمام نماز میں نکالا اسے

سلہ قولہ فلا یجلس الخ ظاہر یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں تحیۃ المسجد ہیں شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ یہ واجب ہیں اور جمہور کا مذہب ہے کہ مستحب ہیں اور ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ جس وقت چاہے ادا کرے خواہ وقت کراہت کا ہو یا نہیں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء مکروہ وقت میں منع کرتے ہیں ۱۲ سلہ قولہ ثم اقرأ ما تیسر اس میں دلیل ہے کہ قراءت قرآن فاتحہ ہو یا سوا اسکے واجب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اگر فاتحہ کے سوا قرآن پڑھے تو کافی ہے مگر اسکی تحقیق آگے آئے گی ۱۲ سلہ قولہ حتی تعتدل الخ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ رکوع کے بعد سر اٹھانا اور کھڑا رہنا اطمینان سے اور ایسا ہی سجدہ اطمینان سے کرنا اور دونوں سجدوں میں اطمینان سے بیٹھنا واجب ہے بس افسوس ہے اُن لوگوں پر جو نماز میں جلسہ رکوع اور سجود اطمینان سے ادا نہیں کرتے بلکہ جلدی جلدی نماز کو مرغ کی طرح پڑھتے ہیں ایسے کے حق میں دوسری حدیث میں آیا ہے کہ وہ سب سے برے چور ہیں کہ نماز میں چوری کرتے ہیں یعنے اسکو خراب کر کے پڑھتے ہیں ۱۲

سلہ اُم القرآن سے سورۂ فاتحہ مراد ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں علاوہ اسکے سوا کسی دوسری سورت یا چند آیات کا پڑھنا ضروری ہے۔ اسی واسطے بعض علماء ہر ایک رکعت میں الحمد کو پڑھنا فرض کہتے ہیں اور بعض اسکو واجب کہتے ہیں ۱۲ سلہ اس حدیث میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑھنے کی کیفیت بیان کی گئی ہے یعنی آپ کی امت کو چاہیے کہ جس صورت کے ساتھ آپ نماز پڑھتے تھے اسی طرح اطمینان اور آرام کے ساتھ نماز پڑھا کریں اور جلدی جلدی رکوع و سجود کر کے نماز ختم نہ کیا کریں کہ ایسی نماز کی نسبت آپ نے فرمایا ہے تلک صلوۃ المنافق۔ کہ یہ منافقوں کی نماز ہے کہ مرغے کی طرح جلدی جلدی چند ٹھونگیں لگا کر فارغ ہو گئے۔ جس طرح اس زمانے میں لوگ جہالت کی وجہ سے نماز کو جلدی جلدی پڑھتے اور خراب کرتے ہیں تعطیل ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رفع یدین میں ہاتھ کندھوں تک اٹھاوے۔ اور وائل بن حجر کی حدیث میں ہے کانوں تک امام شافعی رحمہ نے ان حدیثوں میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رہیں اور انگوٹھے نرمہ کان کے برابر۔ اور باقی انگلیوں کے سر کانوں کے اوپر تک ہوں ۱۲ مسک الختام

السَّبْعَةُ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَلِابْنِ مَاجَةَ بِإِسْنَادِ مُسْلِمٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَائِمًا وَمِثْلُهُ

ساتوں نے اور عبارت بخاری کی ہے اور ابن ماجہ کے لیے مسلم کی اسناد کے ساتھ یہاں تک کہ چین پکڑے تو کھڑے ہیں اور اسی طرح ہے

فِيْ حَدِيْثِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ عِنْدَ أَحْمَدَ وَابْنِ حِبَّانَ وَفِيْ لَفْظٍ لِأَحْمَدَ

حدیث میں رفاعہ بن رافع بن مالک رض کے احمد اور ابن حبان کے نزدیک اور ایک لفظ میں احمد کے ہے

فَأَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَأَبِيْ دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ رِفَاعَةَ

تو سیدھی کر پیٹھ اپنی یہاں تک کہ رجوع کر لیں ہڈیاں اور نسائی اور ابوداؤد کے لیے حدیث سے رفاعہ

ابْنِ رَافِعٍ إِنَّهَا لَنْ تَتِمَّ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ

ابن رافع کے ہے بیشک کبھی نہیں کامل ہوگی نماز کسی ایک کی تم میں سے جب تک کہ پورا کرے وضو جیسا کہ حکم کیا اسے اللہ نے

ثُمَّ يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ وَفِيْهَا فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ

پھر بڑائی بولے اللہ کی اور حمد اور ثنا کرے اسکی اور اسی میں ہے پھر اگر ہو تیرے ساتھ قرآن تو پڑھ تو اور نہیں تو حمد کر

اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ وَلِأَبِيْ دَاوُدَ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَبِمَا شَاءَ اللّٰهُ وَ

اللہ کی اور بڑائی کر اسکی اور تہلیل کر اسکی اور ابوداؤد کے لیے ہے پھر پڑھ ام القرآن (سورۂ فاتحہ) کو سلہ اور اسکو جو چاہا اللہ نے اور

لِابْنِ حِبَّانَ ثُمَّ بِمَا شِئْتَ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ابن حبان کے لیے ہے پھر جو چاہے تو۔ اور روایت ہے ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلہ جب تکبیر کہتے تو کر لیتے اپنے ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے مقابل

وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى

اور جب رکوع کرتے تو مضبوط پکڑتے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں گھٹنوں کو پھر سیدھی برابر رکھتے اپنی پیٹھ اور جب اٹھاتے اپنے سر کو تو سیدھے ہوتے

حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا

یہاں تک کہ پھر آتی سب ہڈیاں مہرے اپنی جگہ پر پھر جب سجدہ کرتے تو رکھتے اپنے ہاتھ نہ بچھاتے اور نہ بند کرتے انکو

وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى

اور منہ کرتے پاؤں کی انگلیوں کے سروں کا قبلہ کو اور جب بیٹھتے دو رکعتوں میں بیٹھتے اپنے

رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى

بائیں پاؤں پر اور کھڑا رکھتے داہنے پاؤں کو اور جب بیٹھتے پچھلی رکعت یعنی تشہد اخیر میں تو آگے بڑھا لیتے اپنے بائیں پاؤں کو

وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ

اور کھڑا کرتے دوسرے پاؤں کو اور بیٹھتے اپنے سرین پر نکالا اسے بخاری نے اور روایت ہے علی بن ابی

طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ

طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نقل کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ

إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا

جب کھڑے ہوتے تھے نماز کو تو کہتے میں نے پھیرا منہ اپنا اسکی طرف جس نے بنائے آسمان اور زمین ایک طرف کا ہو کے سلہ

سلہ اس حدیث کے ذیل میں ہے کہ یہ دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز میں پڑھتے تھے۔ اور مصنف نے تلخیص الحبیر میں کہا ہے کہ امام شافعی رح اور ابن خزیمہ سے مروی ہے کہ فرض نماز میں پڑھتے تھے۔ اور حضرت علی رض کی حدیث میں دونوں کا احتمال ہے ۱۲ مسک الختام

۱؎ ان کلمات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کمال اخلاص محض حق تعالیٰ کی طرف پوری توجہ کا اظہار فرمایا ہے جس کے بعد کسی غیر اللہ کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتا۔ فرماتے ہیں کہ میری نماز، قربانی اور تمام عبادتیں اور میرا جینا اور مرنا سب پروردگار عالمین کی رضامندی اور اسکی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہیں غرض کہ میری زندگی کا ہر ایک لمحہ اور میری عمر کا ہر ایک ساعت اور میری تمام حرکات وسکنات اُس مالک کے احکام کی تعمیل اور اسکی رضامندی حاصل کرنے کے لیے ہیں جسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا ہے کہ میں اسی کا ہو رہوں پس ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ حق تعالیٰ کا ایسا مخلص بندہ ہو جائے کہ اسکا ہر ایک کام فقط اسکی رضا کے لیے ہو تاکہ

۲؎ نماز۔ قربانی اور عبادۃ میں کسی قسم کے شرک ریا اور نفسانی خواہشات کا دخل نہ ہو بلکہ اسکی تمام زندگی کا صرف ایک ہی مقصد ہونا چاہیے کہ وہ کسی طرح سے اپنے مالک کی رضامندی حاصل کرلے پس کھانا پینا چلنا پھرنا سونا جاگنا اور کسی کے ساتھ محبت یا عداوت رکھنا وغیرہ وغیرہ۔ غرض کہ اسکی ہر ایک حرکت وفعل خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق و اسکی رضا جوئی کے لیے ہو ۱۲

۳؎ ان کلمات میں تعلیم وارشاد ہے کہ انسان کتنا ہی مخلص و خدا تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار ہو لیکن پھر بھی وہ اسکی ربوبیت کے حق کو ادا نہیں کر سکتا اور وہ اسکی عبادت سے کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا اسکو ہر حال میں اپنے قصور کا اقرار اور اعتراف ہوتا ہی رہنا

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اور میں نہیں شریک کرنیوالا — بیشک میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو پروردگار ہے سارے جہان کا

لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ

کوئی نہیں اسکا شریک اور اسی کا مجھ کو حکم ہوا ہے اور میں فرمانبرداروں سے ہوں اے اللہ تو ہے بادشاہ نہیں ہے کوئی لائق پوجنے

إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي

مگر تو تو رب ہے میرا اور میں بندہ ہوں تیرا ظلم کیا میں نے اپنی جان پر اور اقرار کیا میں نے اپنے گناہ کا سو بخشدے تو مجھے میرے سارے

جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا

گناہ تحقیق یہ ہے کہ کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو سوا تیرے اور چلا تو مجھے نیک خصلتوں پر کہ نہیں

يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا

راہ بتاتا ان نیک خصلتوں کی مگر تو اور دور کر مجھ سے بُرے خلق نہیں دور کرتا مجھ سے بُرے خلق

إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ

کوئی سوا تیرے میں حاضر ہوں تیری درگاہ میں اور حکم بجالانے میں تیرے اور نیکی ساری تیرے ہاتھوں میں ہے اور بدی نہیں ہے تیری طرف میرا اعتماد تجھ پر ہے اور میں

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ

تو بابرکت ہے اور تیرا مرتبہ اونچا ہے میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف پھرتا ہوں روایت کیا اسے مسلم نے اور ایک روایت میں اسکے

لَهُ إِنَّ ذٰلِكَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ

ہے کہ تحقیق یہ رات کی نماز میں ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً قَبْلَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے نماز کی تو چپ رہتے تھے تھوڑا سا قراءت

أَنْ يَقْرَأَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ

سے پہلے سو پوچھا میں نے انسے پس فرمایا کہ میں کہتا ہوں اے اللہ فرق کردے مجھ میں اور میرے گناہوں میں جیسے کہ فرق کیا تونے

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ

مشرق اور مغرب میں اے اللہ پاک کردے تو مجھے میرے گناہوں سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑا

الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میل سے اے اللہ دھو ڈال مجھے میرے گناہوں سے پانی اور برف اور اولے سے یہ حدیث متفق علیہ ہے

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق وہ کہتے تھے میں پاکی بولتا ہوں تیری اے اللہ اور تعریف کے ساتھ

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِسَنَدٍ مُنْقَطِعٍ

یاد کرتا ہوں تجھکو اور بڑی برکت والا ہے نام تیرا اور بہت بلند ہے مرتبہ تیرا اور نہیں کوئی لائق بندگی کے سوا تیرے روایت کیا اسکو مسلم نے سند منقطع سے

وَالدَّارَقُطْنِيُّ مَوْصُولًا وَهُوَ مَوْقُوفٌ وَنَحْوُهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

اور دارقطنی نے موصول طور پر حالانکہ وہ موقوف ہے اور اسی طرح ہے ابی سعید خدری رضی سے

اعتراف کرتے ہوئے اُسی سے معافی اور مغفرت کا خواستگار رہنا چاہیے ۱۲ ۴؎ ان کلمات میں حسن خلق کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی طرف اشارہ ہے کہ مومن کو چاہیے کہ وہ حسن خلق کے لیے اُس سے دعا کرتا رہے اور بُرے اخلاق سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہے کہ وہی نیک اخلاق کی طرف ہدایت فرماتا اور بُری عادات سے اپنے بندوں کو بچاتا ہے ۱۲

[illegible] ... ظاہر یہ ہے کہ ہر دو قعدہ میں ایسا ہی کرتے تھے اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور ابو حمید ساعدی کی حدیث میں ہے کہ پہلے قعدہ میں بایاں پاؤں بچھاتے تھے اور دوسرے میں تورک کرتے تھے اور یہی شافعی کا قول ہے اور امام مالک کے نزدیک دونوں میں تورک ہے اور امام احمد کے نزدیک جس نماز میں دو تشہد ہوں اس کے دوسرے تشہد میں تورک ... اور تورک کہتے ہیں سرین کے بل بیٹھنا اور تورک دو طرح سے ہے ایک یہ کہ اپنا بایاں پاؤں کھڑا کرے اور بائیں پاؤں کو اس کے نیچے سے نکالے اور دونوں سرینوں کو زمین پر رکھے دوسری ۱۲ منہ

ونحوه عند الخمسة وفيه وكان يقول بعد التكبير اعوذ بالله السميع العليم

مرفوع پانچوں کے نزدیک اور اس میں کہا اور کہتے تھے تکبیر کے بعد پناہ مانگتا ہوں اللہ کی جو سنتا ہے جانتا ہے

من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه وعن عائشة رضي الله تعالى

شیطان پھٹکارے ہوئے سے خطرے سے اسکے اور پھونکنے سے اسکے اور وسوسے سے اسکے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يستفتح الصلوة

عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے تھے نماز کو

بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العلمين وكان اذا ركع لم يشخص رأسه

تکبیر سے اور قراءت کو الحمد للہ رب العالمین سے اور جب رکوع کرتے تھے تو نہ ابھار رکھتے تھے اپنے سر کو

ولم يصوبه ولكن بين ذلك وكان اذا رفع رأسه من الركوع لم يسجد

اور نہ جھکا رکھتے تھے ولیکن رکھتے درمیان اسکے اور جب اٹھاتے سر کو رکوع سے تو نہ سجدہ کرتے

حتى يستوي قائما واذا رفع رأسه من السجود لم يسجد حتى يستوي جالسا

جب تک کہ سیدھے نہ کھڑے ہوتے اور جب اٹھاتے سر اپنے کو سجدہ سے تو سجدہ نہ کرتے جب تک کہ سیدھے نہ بیٹھتے

وكان يقول في كل ركعتين التحية وكان يفرش رجله اليسرى وينصب

اور پڑھتے تھے ہر دو رکعتوں میں التحیات اور بچھاتے تھے اپنا بایاں پاؤں اور کھڑا کرتے

اليمنى وكان ينهى عن عقبة الشيطان وينهى ان يفترش الرجل ذراعيه

داہنا اور منع کرتے تھے شیطان کی طرح بیٹھنے سے یعنی کنپیاں رکھے گھٹنے اٹھائے زمین پر اور منع کرتے تھے کہ بچھائے مرد دونوں ہاتھ کو

افتراش السبع وكان يختم الصلوة بالتسليم اخرجه مسلم وله علة

درندے کے بچھانے کی طرح اور ختم کرتے تھے نماز کو ساتھ سلام کے نکالا اسے مسلم نے اور اس میں علت ہے

وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

كان يرفع يديه حذو منكبيه اذا افتتح الصلوة واذا كبر للركوع واذا رفع

اٹھاتے تھے اپنے ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر جب شروع کرتے نماز کو اور جب تکبیر کہتے رکوع کی اور جب اٹھاتے

رأسه من الركوع متفق عليه وفي حديث ابي حميد عند ابي داود يرفع يديه

اپنے سر کو رکوع سے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور حدیث میں ابی حمید کی ہے ابی داؤد کے نزدیک اٹھاتے تھے اپنے

حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يكبر ولمسلم عن مالك بن الحويرث

ہاتھوں کو یہاں تک برابر کرتے انکو اپنے مونڈھوں کے پھر تکبیر کہتے اور مسلم کے لیے روایت ہے مالک بن حویرث

رضي الله تعالى عنه نحو حديث ابن عمر لكن قال حتى يحاذي بهما فروع

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عمر کی حدیث کی طرح ہے لیکن اس نے کہا یہاں تک کہ برابر کرتے ان کو اپنے

اذنيه وعن وائل بن حجر رضي الله تعالى عنه قال صليت مع النبي صلى

کانوں کے اور روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلے

[margin note:] یا بائیں پاؤں کو کھڑا رکھ کر داہنے کو کھڑا کرے اور دونوں پاؤں کو داہنی طرف کر کے دونوں سرینوں کو زمین پر رکھے ۱۲ منہ

قوله وكان ينهى عن عقبة الشيطان الخ عقبة شیطان سے مراد یہ ہے کہ نماز میں کتے کی طرح بیٹھے اور وہ دو طرح ہوتا ہے ایک تو دونوں سرینوں کو زمین پر لگاوے اور دونوں پنڈلیوں اور زانوں کو کھڑا کرکے دونوں ہاتھوں کو زمین پر کتے کی طرح رکھے دوسری یہ کہ دونوں قدموں کو بچھا کر دونوں سرینوں کو ایڑیوں پر رکھ کر بیٹھے احادیث سے تو یہ ممنوع ثابت ہوتا ہے مگر بعض حدیثیں اسکے خلاف ہیں اور بسط و تفصیل مسک الختام میں ہے ۱۲ منہ

قوله حذو منكبيه الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا سنت ہے اور مالک ابن حویرث کی حدیث میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم تکبیر کے وقت ہاتھوں کو یہاں تک اٹھاتے تھے کہ کانوں کی لو کے برابر رکھتے تھے پس ان دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض اور تناقض نہیں بلکہ ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے ۱۲

قوله واذا كبر الخ اس مقام میں صاحب مسک الختام نے خوب بسط و تفصیل سے کلام لائق تحریر آفرین لکھی ہے اور شیخ عبد الحق کے خیالات واہیہ کو جو اس مسئلہ رفع یدین میں ہیں خوب توڑا ہے اور وہ تمام بیان دیکھنے کے لائق ہے جسکو شوق ہو دیکھ لے ۱۲

سلہ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوتے ہیں اول یہ کہ نماز میں دونو ہاتھ اس طرح سے رکھنے چاہییں کہ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں نیچے ہو غرض کہ نماز میں دونو ہاتھوں کا باندھنا سنت ہے اور کھلے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا سنت کے خلاف ہے بعض لوگ حضرت علی رضہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نماز میں دونوں ہاتھ کھلے رکھتے تھے

الله عليه وآله وسلم فوضع يده اليمنى على يده اليسرى على صدره أخرجه ابن خزيمة

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سو رکھا حضرت نے سلہ اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر اپنے سینے پر نکالا اسکو ابن خزیمہ نے

وعن عبادة بن الصامت رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآله وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بأم القرآن متفق عليه وفي رواية

وآلہ وسلم نے نہیں نماز اسکی جس نے نہ پڑھی سورہ فاتحہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں

لابن حبان والدارقطني لا تجزئ صلوة لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب و

ابن حبان کے اور دارقطنی کے ہے نہیں کفایت کرتی نماز جس میں نہ پڑھی جاوے الحمد اور

في رواية أخرى لأحمد وأبي داود والترمذي وابن حبان لعلكم تقرءون

دوسری روایت میں احمد کے اور ابی داؤد کے اور ترمذی اور ابن حبان کے ہے شاید تم پڑھتے ہو

خلف إمامكم قلنا نعم قال لا تفعلوا إلا بفاتحة الكتاب فإنه لا صلوة

اپنے امام کے پیچھے ہمنے کہا ہاں آپ نے فرمایا نہ پڑھا کرو مگر سورہ فاتحہ کہ نہیں نماز ہوتی اس کی

لمن لم يقرأ بها وعن أنس رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم وأبا

کہ جس نے نہ پڑھا اس کو اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو

بكر وعمر كانوا يفتتحون الصلوة بالحمد لله رب العالمين متفق عليه زاد مسلم

بکر رضہ اور عمر رضہ شروع کرتے تھے نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے اتفاق کیا شیخین نے اسپر زیادہ کیا مسلم نے

لا يذكرون بسم الله الرحمن الرحيم في أول قراءة ولا في آخرها وفي

نہ ذکر کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو شروع قراءت میں اور نہ آخر میں اسکے سلہ اور ایک

رواية لأحمد والنسائي وابن خزيمة لا يجهرون ببسم الله الرحمن الرحيم وفي

روایت میں ہے احمد کے اور نسائی کے اور ابن خزیمہ کے پکار کر نہ پڑھتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور ایک

أخرى لابن خزيمة كانوا يسرون وعلى هذا يحمل النفي في رواية مسلم خلافا

دوسری روایت میں ہے ابن خزیمہ کے کہ تھے نبی صلعم اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ آہستہ پڑھتے اور اسی پر محمول ہوتی ہے نفی روایت میں مسلم کے خلاف

لمن أعلها وعن نعيم المجمر قال صليت وراء أبي هريرة رضي الله تعالى عنه

جس نے معلول کیا اسکو۔ اور روایت ہے نعیم مجمر سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے

فقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ثم قرأ بأم القرآن حتى إذا بلغ ولا الضالين

سو پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر پڑھا سورہ فاتحہ کو یہاں تک کہ جب پہونچا ولا الضالین تک

قال آمين ويقول كلما سجد وإذا قام من الجلوس الله أكبر ثم يقول

کہا آمین سلہ اور کہتا تھا جب سجدہ کرتا اور جب کھڑا ہوتا بیٹھنے سے اللہ اکبر پھر کہتا

إذا سلم والذي نفسي بيده إني لأشبهكم صلوة برسول الله صلى الله تعالى

جب سلام پھیرتا قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں زیادہ مشابہ ہوں تمسے نماز میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالی

مگر محقق اور صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضہ نے اس فعل سے رجوع کیا تھا پس کھلے ہاتھ نماز پڑھنا حضرت علی رضہ کی متابعت نہیں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ دونو ہاتھ سینے کے اوپر رکھنے چاہییں اور بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ سنت یہ ہے کہ نمازی دونو ہاتھ ناف کے نیچے رکھے پس دونو طرح جائز ہے جس طرح کوئی عمل کرے سنت کے موافق ہے اور اس میں بحث و تکرار کرنا فضول ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضہ اور حضرت عمر فاروق رضہ قراءت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھا کرتے تھے اور بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ بسم اللہ کو بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے اور بعض میں آیا ہے کہ بسم اللہ کو آہستہ پڑھتے تھے پس ان تمام حدیثوں پر نظر کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس حدیث میں آیا ہے کہ بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے اس کا مطلب یہی ہے کہ بسم اللہ بلند آواز کے ساتھ نہیں پڑھتے تھے بلکہ آہستہ پڑھتے تھے حنفیہ اسی کو ترجیح دیتے ہیں کہ بسم اللہ آہستہ پڑھنا بہتر ہے اور بعض صحیح حدیثوں سے شروع قراءت میں بسم اللہ بلند آواز کے ساتھ پڑھنا بھی ثابت ہے پس دونو طرح جائز ہے۔ اسکے متعلق بحث و تکرار نہیں کرنا چاہیے ۱۲ سلہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا بالاتفاق سنت ہے۔ خواہ کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے خواہ امام ہو یا مقتدی ہو سب کے لیے بعد فاتحہ آمین کہنا سنت ہے۔ آمین کا معنی یہ ہے اے اللہ تو میری دعا قبول فرما یا ایسا ہی کر۔ اور آمین کو بلند آواز یا آہستہ کہنے میں اختلاف ہے شافعیہ بلند آواز سے کہنے کے قائل ہیں اور حنفیہ آہستہ کہ ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے بعد قراءت آمین کی ... پڑھتا ہے کہ

سلہ ظہر و عصر کی نمازوں میں قراءت بلند آواز کے ساتھ بالاتفاق جائز نہیں۔ آں حضرت صلعم ان دونوں نمازوں میں قراءت پڑھتے ہوئے کبھی کبھی کوئی آیت بلند آواز کے ساتھ ایسے پڑھ دیا کرتے تھے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم ہو جائے کہ آپ فلاں سورت پڑھ رہے ہیں یعنی ایک تو یہ معلوم ہو جائے کہ آپ اسوقت قرآن کریم کی آیات پڑھ رہے ہیں ۵۰

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا اسکو نسائی اور ابن خزیمہ نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأْتُمُ الْفَاتِحَةَ

سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب پڑھو تم سورۂ فاتحہ

فَاقْرَؤُوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَإِنَّهَا إِحْدَى آيَاتِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَوَّبَ

تو پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ وہ ایک آیت ہے اسکی سے روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور صواب جانا

وَقْفَهُ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ

موقوف ہونا اسکا۔ اور روایت ہے اسی سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جب فارغ ہوتے تھے سورۂ فاتحہ کے

أُمِّ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ آمِينَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاكِمُ

پڑھنے سے اونچی کرتے آواز اپنی اور کہتے آمین روایت کیا اسے دارقطنی نے اور حسن ٹھہرایا اسکو اسی نے اور حاکم نے اور

وَصَحَّحَهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ مِنْ حَدِيثِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ نَحْوُهُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

صحیح ٹھہرایا اسکو اور ابی داؤد اور ترمذی کے لیے وائل بن حجر کی حدیث سے ہے مانند اسکے اور روایت ہے عبد اللہ

ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آیا ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي قَالَ

پاس سو بولا میں طاقت نہیں رکھتا سیکھ لینے کی قرآن سے کچھ پس سکھا دیجیے جو کفایت کرے مجھ کو فرمایا

قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

کہہ پاک ہے اللہ اور سب خوبیاں اللہ ہی کو ہیں اور کوئی نہیں معبود سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں پھرنے کی طاقت اور نہ زور مگر

بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ الْحَدِيثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ

اللہ سے جو اونچا ہے بڑا آخر حدیث تک روایت کیا ہے احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح ٹھہرایا ہے ابن

حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ

حبان اور دارقطنی اور حاکم نے اور روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز پڑھاتے تھے ہم کو سو پڑھتے ظہر اور عصر کی پہلی دو

الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَ

رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور سناتے ہم کو آیت کبھی کبھی اور

يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى وَيَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ

دراز کرتے پہلی رکعت کو اور پڑھتے پچھلی دو میں سورۂ فاتحہ یہ متفق علیہ

عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ

ہے۔ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھے ہم اندازہ کرتے قیام کو رسول

کوئی نہ کوئی آیت ذرا بلند آواز سے پڑھ دیتے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان نمازوں میں فلاں فلاں سورت پڑھی جاتی ہے۔ اگرچہ کسی نماز کے لیے کوئی خاص سورت معین نہیں لیکن آیات کی تعداد اور مقدار کے لحاظ سے پنجگانہ نمازوں کے لیے خاص خاص سورتوں کو یا انکے برابر آیات پڑھنا مسنون ہے چنانچہ اسکی تفصیل سلیمان بن یسار کی حدیث سے جو اسکے بعد دوسری حدیث ہے معلوم ہوگی ۱۲ سلہ قولہ یطول الرکعۃ الاولیٰ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تمام نمازوں میں پہلی رکعت میں لمبی قراءت کرنی چاہیے اور امام محمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے ظہر و عصر و فجر میں بدلیل نص کے اور مغرب و عشاء میں قیاساً اور عبد الرزاق نے معمر سے اس حدیث کے آخر میں آیا ہے کہ گمان کیا کرتے تھے کہ لمبی قراءت کرنے سے آنحضرت صلعم کا مقصود یہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت پا لیں اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ نے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فجر میں ہے خاصکر کیونکہ فجر کا وقت خواب غفلت کا وقت ہے نہیں تو دونوں رکعت استحقاق قراءت میں برابر ہیں تو مقدار میں بھی برابر چاہییں جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ ہر رکعت میں تیس آیت کی مقدار پڑھا کرتے تھے۔ اور حدیث میں لمبی قراءت کرنا محمول ہے دعا

اور استفتاح اور تعوذ اور تسمیہ پر اور سبل میں لکھا ہے کہ ظاہر تو یہ ہے کہ پہلی رکعت میں لمبی سورت پڑھتے تھے اور ابن حبان نے دعویٰ کیا ہے کہ قراءت کا لمبا کرنا یہی ہے کہ سنوار کے قراءت پڑھے اور قرآن دونوں رکعت میں برابر ہے اور مسلم نے حضرت حفصہؓ سے روایت کی ہے کہ قراءت کو بہت ہی سنوار کر پڑھتے یہاں تک کہ جو سورت پڑھتے تھے وہ اپنے سے لمبی سورت سے بھی لمبی ہو جاتی اور یوں قراءت تو دونوں میں برابر ہے جیسے کہ ابو سعیدؓ کی حدیث سے جو یہی آتی ہے ظاہر ہے اور بیہقی نے کہا کہ اگر نمازیوں کا منتظر ہو تو پہلی میں لمبی کرے ورنہ دونوں پہلیوں میں برابر پڑھے انتہیٰ اور خلاصہ میں کہا کہ محمد کا قول احب ہے کذا فی شرح ابن الہمام کیونکہ نص صریح ہے

أنّ النبي صلى الله عليه وآله وسلم ... في الظهر والعصر فحزرنا قيامه في الركعتين الأوليين
اور صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ظہر اور عصر میں سو اندازہ کیا ہم نے قیام کو ان کے پہلی دو رکعتوں میں

من الظهر قدر الم تنزيل السجدة وفي الأخريين قدر النصف من ذلك وفي الأوليين
ظہر کے برابر الم تنزیل السجدہ کے اور دو پچھلی میں برابر نصف اسکے کے اور دو پہلی رکعت میں

من العصر على قدر الأخريين من الظهر والأخريين على النصف من ذلك
عصر کے ظہر کے دو پچھلی کے برابر اور پچھلی دو رکعت میں نصف پر اُس کے

رواه مسلم. وعن سليمان بن يسار رضي الله تعالى عنه قال كان فلان
روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے سلیمان بن یسار رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فلانا

يطيل الأوليين من الظهر ويخفف العصر ويقرأ في المغرب بقصار المفصل
لمبا کرتا تھا پہلی دو رکعت کو ظہر سے اور تخفیف کرتا عصر کو اور پڑھتا تھا مغرب میں قصار مفصل سلہ

وفي العشاء بوسطه وفي الصبح بطواله فقال أبو هريرة رضي الله تعالى عنه
اور عشاء میں وسط مفصل اور صبح میں طوال مفصل سو کہا ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ نے

ما صليت وراء أحد أشبه صلوة برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من هذا
کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے کسی کے جو زیادہ مشابہ ہو نماز میں ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس شخص سے

أخرجه النسائي بإسناد صحيح. وعن جبير بن مطعم رضي الله تعالى عنه قال
نکالا اس کو نسائی نے اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے جبیر بن مطعم رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا

سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ في المغرب بالطور متفق عليه. و
سُنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھتے تھے مغرب میں سورہ طور سلہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ
روایت ہے ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے

في صلوة الفجر يوم الجمعة الم تنزيل السجدة وهل أتى على الإنسان متفق
نماز میں فجر کی جمعہ کے دن الم تنزیل السجدہ اور سورہ ہل اتی علے الانسان یہ حدیث متفق

عليه وللطبراني من حديث ابن مسعود رضي الله تعالى عنه يديم ذلك.
علیہ ہے اور طبرانی کے لیے ہے حدیث سے ابن مسعود رضے اللہ تعالے عنہ کے کہ ہمیشہ کرتے یہ کام سلہ

وعن حذيفة رضي الله تعالى عنه قال صليت مع النبي صلى الله عليه و
اور روایت ہے حذیفہ رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

آله وسلم فما مرت به آية رحمة إلا وقف عندها يسأل ولا آية
ساتھ سو نہ گذرتی اُن پر کوئی آیت رحمت کی مگر توقف کرتے اس پاس دعا کرتے اور نہ گذرتی آیت

عذاب إلا تعوذ منها أخرجه الخمسة وحسنه الترمذي. وعن ابن عباس رضي
عذاب کی مگر پناہ مانگتے اُس سے نکالا اسے پانچوں نے اور حسن ٹھیرایا اسکو ترمذی نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضے

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مغرب میں قصار مفصل نماز عشاء میں اوساط مفصل اور نماز فجر میں طوال مفصل سورتیں پڑھنی چاہییں کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمام عمر میں اس شخص کے سوا کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز جناب رسول خدا صلعم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہو اور باقی عصر میں عشاء کی طرح اوساط مفصل اور ظہر میں فجر کی طرح طوال مفصل پڑھنی مسنون ہیں۔ سورۂ حجرات سے لیکر سورۂ بروج تک طوال مفصل اور سورۂ بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے ختم قرآن تک قصار مفصل کہلاتی ہیں ۱۲

سلہ ٢ قولہ بالطور اور بعض روایات میں المص اور صافات اور حم الدخان کا پڑھنا مغرب میں آیا ہے سبل میں کہا ہے کہ ان روایتوں کو یوں جمع کر سکتے ہیں کہ آنحضرت صلعم سے بسبب وقوع ہر آئین مختلف وقتوں میں باختلاف احوال و اشتغال اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان سورتوں کی بعض آیات پڑھی ہوں اور سامع نے سورت کا نام بیان کر دیا ۱۲

سلہ ٣ قولہ یدیم ذلک پس ظاہر ہے کہ جو کوئی یہ سورتیں جمعہ میں ہمیشہ پڑھے تو اس سے کچھ برائی اور کراہت نہیں حجۃ اللہ البالغہ میں کہا ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض سورتوں کو بعض بعض نمازوں میں کسی فائدہ کے لیے بدون واجب ہونے اور تاکید کے پڑھا سو جو کوئی اسمیں آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرے اس نے خوب کیا اور جس نے نہ کی اسے کچھ گناہ نہیں انتہے صاحب مسک الختام نے کہا ہے کہ جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعیین صحیح طور سے ثابت ہوئی وہاں وہی سورت اسی طرح سے بالتعیین پڑھنی چاہیئے اور جہاں کہ تعیین مروی نہیں فرض ہو یا نفل وہاں جو کچھ قرأت قرآن سے آسان معلوم ہووے وہی پڑھے انتہے مختصراً

۱؎ رکوع اور سجدے میں قرآن کریم کی آیات پڑھنا ناجائز اور مکروہ ہے نماز کے مختلف ارکان ہیں اور ہر ایک کی جداگانہ حیثیت اور صورت ہے اور ہر ایک حیثیت کے مناسب اذکار منقولہ مسنون ہیں پس رکوع میں اللہ سبحانہ کی عظمت اور بڑائی کو بیان کرنا اور سبحان ربی العظیم کہنا مسنون ہے اسی طرح سجدے میں اسکی بڑائی کا اظہار کرنا اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنا مسنون ہے سجدے کی حالت میں اگر دعا کرے تو قبولیت کی زیادہ امید ہے ۱۲

اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا وانی نہیت ان اقرأ

اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنو میں منع کیا گیا ہوں اس سے کہ پڑھوں

القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتہدوا

قرآن حالت رکوع یا سجدے میں سو لیکن رکوع سو بڑائی کرو اس میں رب کی اور لیکن سجدہ سو کوشش کرو

فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم رواہ مسلم وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

دعا میں پس سزاوار ہے کہ قبول کی جاوے تم سے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے اپنے رکوع اور سجود میں پاک ہے تو

اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ

اے اللہ رب ہمارے اور تیری تعریف کے ساتھ میں تجھے یاد کرتا ہوں اے اللہ بخش مجھے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ یکبر حین

عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے نماز کی طرف تکبیر کہتے کھڑے ہونے

یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکوع

کے وقت پھر تکبیر کہتے رکوع کرنے کے وقت پھر کہتے سن لیا اللہ تعالیٰ نے جسنے تعریف کی اسکی جب بلند کرتے اپنی پیٹھ رکوع سے

ثم یقول وہو قائم ربنا ولک الحمد ثم یکبر حین یہوی ساجدا ثم یکبر حین

پھر کہتے کھڑے ہوکر اے رب ہمارے اور تجھ کو ہی تعریف ہے پھر تکبیر کہتے جب جھکتے سجدے کو پھر تکبیر کہتے جب

یرفع راسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع ثم یفعل ذلک فی الصلوٰۃ

اٹھاتے سر اپنا پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جب اٹھاتے سر اپنا پھر کرتے اسی طرح کل نماز میں

کلہا حتی یقضیہا ویکبر حین یقوم من الثنتین بعد الجلوس متفق علیہ

اس کے تمام کرنے تک اور تکبیر کہتے جب کھڑے ہوتے دو رکعتوں سے بیٹھنے کے بعد یہ حدیث متفق علیہ ہے

وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ

اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال اللہم ربنا لک الحمد ملء

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے اے رب ہمارے تجھ ہی کو تعریف ہے آسمان

السموٰت والارض وملء ما شئت من شیء بعد اہل الثناء والمجد احق

اور زمین بھر اور اس چیز بھر جو چاہے تو بعد اسکے تو سزاوار تعریف اور بزرگی کے ہے یہ کلام بہت خوب ہے

ما قال العبد وکلنا لک عبد اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت

ان باتوں سے جو بندے نے کہیں اور ہم سب تیرے بندے ہیں اے اللہ نہیں کوئی باز رکھنے والا اس چیز کو جو تو نے دی اور نہ دینے والا اس چیز کا جسے تو نے روکا

ولا ینفع ذا الجد منک الجد رواہ مسلم وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اور نہیں نفع دیتا صاحب غنا کو تجھ سے غنا اس کا۳؎ روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲؎ پہلی تکبیر کو تکبیر تحریمہ تکبیر افتتاح اور تکبیر اولیٰ اور باقی تکبیرات کو تکبیرات انتقال کہتے ہیں یعنی ایک حالت سے دوسری حالت میں جانے کے لیے تکبیر اول یعنی تکبیر تحریمہ فرض ہے اور باقی تکبیرات مسنون۔ اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہیں ۱۲

۳؎ اس حدیث میں جو لفظ جد مذکور ہے اسکے دو معنے ہو سکتے ہیں اول بخت و نصیب اور دولتمندی اور مالداری یعنی کسی شخص کو اسکی دنیاوی عزت و دولت اور جاہ و حشمت اے الٰہ العالمین تیرے عذاب سے نہیں چھڑا سکتی کیونکہ وہاں تو حسنات اور صالحہ اعمال کی ضرورت ہے عزت و جاہ اور دولت و مال مطلوب نہیں۔ دوسرا جد بمعنے دادا بھی ہو سکتا ہے اس وقت یہ مطلب ہے کہ کسی شخص کی حسب عالی قیامت میں اسکو کچھ مفید نہ ہوگی کیونکہ وہاں یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ تو کس عالی پیر یا بزرگ کا بیٹا ہے بلکہ وہاں تو یہ پوچھیں گے کہ دنیا میں سے اس روز کے لئے کیا کچھ کما لائے ہو پیش کرو۔ صحیح حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ اے بیٹی میں تجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں چھوڑا سکتا (یعنی بھروسہ نہ کرنا کہ میں پیغمبر کی بیٹی ہوں مجھے کیا خوف ہے) بلکہ خود ایسے اعمال کرو کہ عذاب الٰہی سے نجات پا سکو۔ پس جب حضرت زہراء رضی کو جناب رسول اللہ صلعم نے یہ فرمادیا کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا تو دوسرا کون شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم نانا پاک کے طفیل جنت میں چلے جائینگے اور گو ہمارے اعمال کیسے ہوں ہم پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے غلط خیال سے بچائے اور عمل کی توفیق بخشے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۵۳ سلہ قولہ واشار بیدہ الی انفہ اس کی تفسیر نسائی کی روایت میں یوں آئی ہے کہ ابن طاؤس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھکر ناک پر سے پھیرکر کہا کہ یہ ایک ہی ہے دیکھے پیشانی اور ناک دونوں ملا کر ایک ہی ہیں قرطبی نے کہا ہے کہ اس سے نکلتا ہے کہ اصل سجدے میں پیشانی ہے اور ناک اسکے تابع ہے ابن دقیق العید کہتا ہے اسکے معنے یہ ہیں گویا کہ دونوں عضووں کو ایک ٹھیرا دیا ورنہ اگر ناک جدا عضو گنیں تو عضو آٹھ ہو جائیں گے انتہیٰ اور ایک روایت میں پیشانی اور ناک آیا ہے اور ایک روایت میں چہرے کے بدلے وجہ واقع ہوا ہے اور یہی سبب ہے کہ اکثر ائمہ کا مذہب یہ ہے کہ ناک اور پیشانی دونو رکھی جاویں ورنہ سجدہ روا نہ ہوگا اور حنفیوں کے نزدیک اگر ایک ہی رکھے تو کافی ہو سکتا ہے مگر افضل دونو کا رکھنا ہے طحاوی نے عیون المذاہب میں کہا ہے کہ ابو حنیفہ رحمہ نے کہا ہے کہ اگر ناک ہی دھرے تو جائز ہے اور صاحبین اور باقی تینوں ائمہ کے نزدیک جائز نہیں اگر عذر نہ ہو انتہیٰ ۱۲ **سلہ** یعنی ابو الشیخ نے کہا کہ ظاہر ہے جس نماز میں اسنے دیکھا بدن مبارک پر کپڑا ادھا یا بغلوں کی جگہ ظاہر ہو گی سفید تھی اس سبب سے کہی کہ آنحضرت صلعم کی بغلیں تمام بدن کی طرح سفید تھیں اور سیاہ نہ تھیں جیسے کہ اور لوگوں کی ہوتی ہیں - طبری نے کتاب الاحکام کے باب الاستسقا میں تصریح کرکے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی خصوصیات میں سے ہے کہ آنحضرت صلعم کی بغلیں متغیر رنگ نہ تھی بخلاف اور لوگوں کے اور ان کی نظیر کہیں ... نہیں ۱۲ **سلہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رکوع میں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی اور سجدہ میں ملی رکھنی چاہیئے ۱۲ **سلہ** جناب رسول خدا صلعم کا چار زانو بیٹھکر نماز پڑھنا مرض کے سبب سے تھا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ سجدہ کروں سات ہڈیوں پر پیشانی

الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلٰى أَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ مُتَّفَقٌ

پر اور اشارہ کیا ہاتھ سے اپنے ناک کی طرف اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے کناروں پر یہ حدیث متفق

عَلَيْہِ وَعَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى

علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے

فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْہِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْہِ مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

کشادہ چھوڑتے اپنے ہاتھوں کے درمیان یہاں تک کہ ظاہر ہوتی تھی سفیدی انکی بغلوں کی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے براء بن

عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰى عَلَيْہِ وَآلِہٖ

عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ وَائِلِ

نے جب تو سجدہ کرے تو رکھ ہاتھ اپنے اور اٹھا کہنیاں اپنی روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے وائل

ابْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تھے رکوع

رَكَعَ فَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِہٖ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَہٗ رَوَاہُ الْحَاكِمُ وَعَنْ

کرتے تھے تو کشادگی کرتے درمیان انگلیوں اپنی کے اور جب سجدہ کرتے سمیٹ لیتے انگلیاں اپنی روایت کیا اسکو حاکم نے اور روایت

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا رَوَاہُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ

نماز پڑھتے چار زانو ہو کر روایت کیا اسے نسائی نے اور صحیح بتایا اسے ابن خزیمہ نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

تَعَالٰى عَنْہُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

تعالیٰ عنہما سے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے

اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي رَوَاہُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا

اے اللہ بخشدے مجھے اور رحم کر مجھ پر اور ہدایت کر مجھے اور عافیت دے مجھے اور رزق دے مجھے روایت کیا اسکو چاروں نے مگر

النَّسَائِيَّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ وَصَحَّحَہُ الْحَاكِمُ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ

نسائی نے اور عبارت ابو داؤد کی ہے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور روایت ہے مالک بن حویرث رضی

اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُ أَنَّہٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِہٖ

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اسنے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے سو جب ہوتے طاق رکعت میں اپنی نماز کے

لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُ

نہ اٹھتے جب تک برابر بیٹھ نہ لیتے روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

تھا چنانچہ دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ جناب گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپکا پاؤں مبارک اتر گیا تو آپ نے چار زانو بیٹھکر نماز پڑھی ۱۲ **سلہ** فاذا کان فی وتر الخ یعنی جب نماز کی طاق رکعت میں ہوتے یعنی پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے بعد نہیں کھڑے ہوتے تھے جبتک نہ بیٹھتے مطلب کہ سجدے سے سر اٹھانے کے بعد بیٹھ جاتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اس جلسہ کو جلسہ استراحت کہتے ہیں اور یہ بات سب کے قائل ہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اور امام احمد اور امام مالک اور اسحق کے نزدیک غیر مشروع ہے اور کہتے ہیں کہ یہ وہاں ہوتا تھا جہاں عذر اور حاجت ہو بڑھاپے کے سبب سے شیخ نے ترجمہ میں کہا ہے اگر یہ احادیث اجبار اسکے برخلاف آئی ہیں تو وہ بڑھاپے اور ضرورت پر محمول ہیں انتہیٰ ۱۲

۱؎ امام شافعی رحمہ کے نزدیک اس حدیث کی وجہ سے فجر کی نماز میں ہمیشہ دعاء قنوت پڑھنا سنت ہے ۲؎ یہ بنی محدث ہے احمد سبل میں کہا ہے کہ خلفاء اربعہ سے اس کا خلاف مروی ہے اور ان کو یوں جمع کریں گے کہ کبھی قنوت پڑھتے اور کبھی چھوڑ دیتے اور ابو حنیفہ رحمہ وغیرہ اہل حدیث کے نزدیک وتر کے سوا کسی نماز میں قنوت ہمیشہ پڑھنا ممنوع ۵۷

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ

کہ مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قنوت پڑھی ایک مہینا بعد رکوع کے بد دعا کرتے قبیلوں پر

أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِأَحْمَدَ وَالدَّارَقُطْنِيِّ نَحْوُهُ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ

قبائل سے عرب کے پھر چھوڑ دیا اسکو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور احمد اور دار قطنی کی روایت ایسی ہی ہے دوسری وجہ سے اور

وَزَادَ وَأَمَّا فِي الصُّبْحِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

زیادہ کیا دونوں نے اور لیکن صبح میں سو ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے یہاں تک کہ چھوڑا دنیا کو ۱؎ اور روایت اسی سے ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا إِذَا دَعَا لِقَوْمٍ أَوْ دَعَا عَلَى قَوْمٍ

کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قنوت نہ پڑھتے تھے مگر جب دعا دیتے کسی قوم کو یا بد دعا کرتے کسی قوم پر

صَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ طَارِقٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ

صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور روایت ہے سعد بن طارق اشجعی سے کہا کہ کہا میں نے اپنے باپ کو اے باپ میرے

إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ

مقرر نماز پڑھی تو نے پیچھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ابو بکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور علی رض کے

أَفَكَانُوا يَقْنُتُونَ فِي الْفَجْرِ قَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ

کیا قنوت پڑھتے تھے ۲؎ فجر کی نماز میں کہا اے لڑکے یہ بنی بات ہے ۳؎ روایت کیا اسکو پانچوں نے سوا ابو داؤد کے اور

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

روایت ہے حسن بن علی رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ سکھائے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ

چند کلمے کہ کہتا ہوں میں انکو قنوت میں وتر کے ۴؎ اے اللہ ہدایت کر مجھے اپنے ہدایت کیے ہوؤں میں اور عافیت بخش مجھے عافیت

عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ

بخشے ہوؤں میں اور کارساز ہو میرا ان لوگوں میں کہ تو انکا کارساز ہوا اور برکت دے مجھے اپنے دیے میں اور بچا مجھے برائی سے اس چیز کی کہ مقدر کیا تو نے سو

تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ رَوَاهُ

تو حکم کرتا ہے اور حکم نہیں کیا جاتا تجھ پر بیشک خوار نہیں ہوتا جسکو تو نے دوست رکھا تو برکت والا ہے اے رب ہمارے اور بلند ہے تو روایت کیا

الْخَمْسَةُ وَزَادَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ زَادَ النَّسَائِيُّ مِنْ

اسے پانچوں نے اور زیادہ کیا طبرانی اور بیہقی نے اور عزت نہ پائیگا جس سے عداوت کی تو نے زیادہ کیا نسائی نے دوسری

وَجْهٍ آخَرَ فِي آخِرِهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَلِلْبَيْهَقِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

وجہ سے آخر میں اسکے اور درود بھیجے اللہ نبی پر اور بیہقی کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا دُعَاءً نَدْعُو بِهِ

تعالیٰ عنہما سے ہے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سکھاتے تھے ہم کو دعا کہ پڑھتے تھے ہم اسے

فِي الْقُنُوتِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَفِي سَنَدِهِ ضَعْفٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قنوت میں صبح کی نماز میں اور اس کی سند ضعیف ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ

لگے ہیں کیونکہ صحابی کی بات ہمیشہ قنوت بدعت ہے اور بدعت ممنوع ہے اور خاص ضرورت کے موقع پر جب عام مسلمانوں کو کوئی مصیبت پیش آئے جیسے وبائے عام قحط سالی یا دشمن کا مقابلہ وغیرہ اور جیسے کہ آجکل اسلامی دنیا طرح طرح کے مصائب میں مبتلا ہے اور مخالف اسلام مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی کوشش میں لگے ہیں تو امام ابو حنیفہ رحمہ بھی پنجگانہ فرضوں میں عارضی قنوت پڑھنا سنت کہتے ہیں جیسا کہ حدیث اول و ثانی کی دونو حدیثوں سے ثابت ہے ۱۲

۴؎ اور بعض نے قنوت وتر اس سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دعا سکھائی اور نہیں وہ قنوت میں پڑھنی بھی لگی لیکن کہتے ہیں بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسے اپنے وتر میں پڑھا کرو اور یہ روایت غریب ہے اسلیے سبل میں کہا ہے کہ اس میں دعا پڑھنے کی جگہ کا بیان نہیں ہے اور اکثر روایات میں مطلق آیا ہے کہ ہمیں سکھایا کرتے تھے اور حافظ ابن القیم رحمہ نے ہدی نبوی میں کہا ہے کہ حاکم نے مستدرک میں جزم کر کہا ہے کہ سکھائی مجھے رسول اللہ صلعم نے اپنے وتر میں (پڑھنے کے لیے) جبکہ میں (رکوع سے) اپنا سر اٹھاؤں اور سجدہ کے سوا کچھ نہ رہا اسکو ابن حبان نے اپنے صحیح میں ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے کو دعا پڑھتے سنا ؛ شمنی ۱۲

ﻟﮯ قولہ وعقد ثلاثا وخمسین اسکی صورت یہ ہے کہ خنصر جو سب سے چھوٹی انگلی ہے اور بنصر جو اسکے پاس کی انگلی ہے اور درمیان کی انگلی کو بند کرے اور انگوٹھے

۵۵ کے پاس کی انگلی کو جسے سبابہ اور مسبحہ کہتے ہیں کھلا رکھے اور انگوٹھے کے سرے کو مسبحہ کی جڑ میں رکھے ۱۲ ﺳﮯ قولہ واشار باصبعہ السبابۃ - اسی بابمیں ملا علی

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　کہا کہ فرمایا　پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے　جب سجدہ کرے کوئی تم میں سے　تو نہ

يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَهُوَ

بیٹھے جیسے بیٹھتا ہے اونٹ　اور رکھے ہاتھ اپنے　پہلے گھٹنوں کے اپنے　نکالا اسے　تینوں نے　اور وہ

أَقْوٰى مِنْ حَدِيْثِ وَائِلٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ

بہت قوی ہے حدیث سے وائل کے　کہ دیکھا میں نے　نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب سجدہ کرتے رکھتے　گھٹنے اپنے

قَبْلَ يَدَيْهِ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّ لِلْأَوَّلِ شَاهِدًا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ صَحَّحَهُ ابْنُ

پہلے ہاتھوں کے　نکالا اسے چاروں نے　کیونکہ بیشک اول کے واسطے شاہد ہے حدیث سے ابن عمرؓ کے　صحیح کہا اسے ابن

خُزَيْمَةَ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ مُعَلَّقًا مَوْقُوْفًا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ

خزیمہ نے　اور ذکر کیا اسے بخاری نے　معلق موقوف　اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ مقرر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم　جب بیٹھتے تھے　واسطے تشہد کے　رکھتے تھے　ہاتھ اپنا بایاں

عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَالْيُمْنٰى عَلَى الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَّخَمْسِيْنَ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ

بائیں گھٹنے پر　اور داہنا داہنے گھٹنے پر　اور گرہ باندھتے ترپن کی ﻟﮯ　اور اشارہ کرتے　اپنی کلمے کی انگلی سے ﺳﮯ

السَّبَّابَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَقَبَضَ أَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِالَّتِيْ تَلِي

روایت کیا اسے مسلم نے اور ایک روایت میں اسکے بطور بند کرتے ساری انگلیاں اپنی اور اشارہ کرتے اس سے جو نزدیک ہے

الْإِبْهَامَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ الْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ

انگوٹھے کے　اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　کہا کہ متوجہ ہوئے ہماری طرف　رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم　سو فرمایا کہ جب نماز پڑھے کوئی تم میں سے　تو کہے سب زبانی　تعظیمیں　اور سب بدنی

الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ

عبادتیں اور سب پاکیزہ مالوں کی تمام عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں　سلام ہو تجھ پر اے نبی ﺗﮯ ۱۲ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی　سلام ہو

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر　گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ تحقیق محمدؐ

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهٗ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا　پھر چاہیے کہ اختیار کرے دعا سے جو پسند آوے اسکو پھر دعا کرے　حدیث متفق علیہ ہے　اور

اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَلِلنَّسَائِيِّ كُنَّا نَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْنَا التَّشَهُّدُ

عبارت بخاری کی ہے　اور نسائی کے لئے ہے　کہتے تھے ہم　پہلے اسکے　کہ ٹھیرایا جاوے ہم پر　تشہد

وَلِأَحْمَدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ وَأَمَرَهٗ أَنْ يُّعَلِّمَهُ النَّاسَ

اور احمد کے لئے ہے　کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے　سکھایا اسے　تشہد　اور حکم کیا اسکو کہ سکھاوے تشہد　لوگوں کو

قاری حنفی رحمہ اللہ کا ایک رسالہ ہے اس بارہ میں نہایت تحقیق کے ساتھ صحیح حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ سبابہ کے ساتھ اشارہ کرنا یعنی رفع سبابہ سنت ہے اور غلط کیدانی جو فقہ حنفی میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ رفع سبابہ ممنوع اور حرام ہے - ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ نے نہایت سختی کے ساتھ اس کا رد کیا ہے اور کہا ہے کہ فعل مسنون کو ممنوع کہنا سخت غلطی ہے - رد المحتار شامی جو حنفی مذہب کی نہایت معتبر فتاوے ہے اس میں لکھا ہے کہ رفع سبابہ سنت ہے اور یہی کہا ہے ہمارے اماموں کا مذہب ہے اور اسی پر عمل کرنا اولیٰ ہے ۱۲

ﺳﮯ قولہ ثم لیتخیر الخ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دعا مانگنی سنت ہے اور یہ کہ دعا مانگنے والے کو اجازت ہے کہ جو جی چاہے دنیا یا آخرت کی دعا مانگے - اور ایک لفظ میں یوں ہے جو دعا پیاری لگے اور بخاری کے ایک لفظ میں ہے جونسی دعا چاہے تحریر کرو دعا مانگنے والا جو چاہے مانگے کوئی پابندی نہیں کہ ایک ہی دعا مانگے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے جو قرآن کریم میں مذکور ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ دعائیں پڑھے جو قرآن کریم میں مذکور یا حدیث میں منقول ہیں اور ابن سیرین نے کہا ہے کہ نماز میں تو آخرت ہی کے بارے میں دعا مانگے - اس حدیث سے نکلتا ہے کہ تشہد واجب ہے عمرؓ و ابن مسعودؓ و ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اور تشہد کے باب میں یہ حدیث سب حدیثوں سے صحیح تر ہے - اس کی تحقیق مسک الختام میں ہے - اس حدیث میں تشہد کے بعد درود پڑھنے کا ذکر نہیں لیکن دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ تشہد کے بعد اور دعا سے پہلے درود شریف پڑھنا سنت ہے ۱۲

سلہ قولہ وصلوا اذا صلے الخ آنحضرت نے اس شخص کو دعا کے آداب سکھائے کہ سب سے پہلے حمد و صلوٰۃ کہنا چاہیے پیچھے دعا مانگنی چاہیے اور اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ دعا کے بعد بھی حمد و صلوٰۃ کہنا چاہیے الحمد یعنے اللہ تعالے کی حمد ثنا اور آنحضرت پر درود پڑھے اور رجوع چاہیے دعا مانگنے کے مسنون ہونے کی دلیل نکلتی ہے اور یہ معنی صحیح حدیث ابن مسعود رض کے ٥٦

وَلِمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور مسلم کے لیے ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

آلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ

آلہ وسلم سکھلاتے تھے ہمکو تشہد سب قولی عبادتیں جو برکت والی ہیں سب بدنی بندگیاں سب مالی بندگیاں اللہ کے واسطے ہیں سلام ہو

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالے کے نیک بندوں پر

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ تحقیق محمد رسول ہیں اللہ تعالے کے اور روایت ہے فضالہ بن عبید

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهٖ

رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی مرد کو دعا کرتے نماز میں اپنی

لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ

نہ حمد کی اللہ تعالے کی اور نہ درود بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سو فرمایا کہ جلدی کی اسنے پھر بلایا اسے

فَقَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اور فرمایا کہ جب دعا کرے سلہ کوئی تم میں سے تو شروع کرے تعریف رب اپنے کی اور ثنا اسپر پھر درود بھیجے نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ

علیہ وآلہ وسلم پر پھر دعا کرے جو چاہے روایت کیا اسے احمد اور تینوں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی

وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ بَشِيْرُ

اور ابن حبان اور حاکم نے۔ اور روایت ہے ابی مسعود رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ پوچھا بشیر

ابْنُ سَعْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَسَكَتَ

بن سعد رضہ نے یا رسول اللہ صلعم امر کیا ہمیں اللہ نے درود بھیجنے کا آپ پر سو کس طرح درود بھیجیں ہم آپ پر سو چپ رہے

ثُمَّ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ

پھر کہا کہو اے اللہ رحمت بھیج محمد صلعم پر اور آل محمد صلعم پر جیسے رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر اور برکت بھیج

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ

محمد صلعم پر اور آل محمد صلعم پر جیسے برکت بھیجی تونے ابراہیم علیہ السلام پر تمام عالم میں بیشک تو خوبی والا

مَجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ

بزرگی ہے اور سلام جیسے کہ تم جان چکے ہو روایت کیا اسے مسلم نے سلہ اور زیادہ کیا ابن خزیمہ نے اسمیں سو کس طرح درود بھیجیں ہم

عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلَاتِنَا وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

آپ پر جب درود بھیجیں ہم آپ پر اپنی نماز میں۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ

سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تشہد پڑھے کوئی تم میں سے تو پناہ مانگے

کے مطابق ہے کیونکہ تشہد کی حدیث میں حمد و ثنا کے بعد تخییر ہے دعا میں اور یہ اس وقت ہو جبکہ یہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلعم نے دعا تشہد میں سنی تھی ورنہ حدیث میں دعا کے بعد تشہد کے ہونے پر دلالت نہیں مگر مصنف کا اسکو اس موقع پر لانا اسکے تشہد میں ہونے پر دال ہے اور ابن مسعود رض کی حدیث میں جو ترمذی میں ہے یوں ہے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا اور آنحضرت صلعم اور ابوبکر رض اور عمر رض بھی حاضر تھے سو جب نماز کے بعد بیٹھ گیا تو میں نے ثنا شروع کی پھر آنحضرت پر درود پھر اپنے لیے دعا مانگنے لگا تو آنحضرت نے فرمایا کہ دوبارہ اللہ سے مانگ تجھے دیا جائیگا اور نیز ترمذی میں عمر بن الخطاب رض سے لایا ہے کہ انہوں نے کہا دعا آسمان و زمین کے درمیان کھڑی کیجاتی ہے یا اوپر پہنچائی نہیں جاتی راوی کو یہیں شک ہے جب تک تو اپنے پیغمبر پر درود نہ بھیجے ۱۲ سلہ قولہ وزاد ابن خزیمۃ الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ یہ درود نماز میں تشہد کے بعد پڑھنا چاہیے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس زیادت (یعنے ابن خزیمہ نے جو لفظ زیادہ کیا) میں صلوٰۃ سے دعا مراد ہے تو کہ یہ نکلے کہ درود نماز میں ضروری نہیں کیونکہ صحابہ رض کی زبان سے ظاہر ہے کہ صلوٰۃ سے جو اسکے قبل فی صلوتنا میں ہے صلوٰۃ شرعیہ مراد ہے نہ لغویہ (یعنی معنے جو عرف کی رو سے ہوں مقدم ہو سکتے ہیں جبکہ دونوں معنوں میں تردد ہو و نیز ثابت ہوتا ہے دعا کا آخر تشہد میں مسنون ہونا جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ اسکا امر ہوا ہے اور دعا سے پہلے آنحضرت صلعم پر درود کا مسنون ہونا حدیث فضالہ رض سے ثابت ہو چکا ہے اور اس سے آنحضرت صلعم پر درود مسنون ہونا دعا سے پہلے جو کہ سنت ہے پوری طرح سے ثابت ہو بالجملہ نماز میں درود کو بھی ابن حبان اور دارقطنی و بیہقی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور ابو حاتم اور ابن خزیمہ نے بھی اسے اپنی صحیحوں میں روایت کیا ہے یہ حدیث نماز میں آنحضرت صلعم پر درود مسنون ہونے پر صاف دلیل ہے کیونکہ آپ نے حکم فرمایا ہے کہ کہا کرو اور یہی مذہب ہے سلف کی ایک جماعت کا بدلیل احادیث کے یعنے زیادہ مذکورہ کے زیادہ تحقیق مسک الختام میں ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو قبر میں عذاب و تکلیف (اور نیز جیسا کہ دوسری صحیح حدیثوں سے ثابت ہے راحت اور آرام بھی) پہنچتا ہے یعنے اگر کافر یا منافق ہو تو اسکو قبر میں عذاب و تکلیف ہوتی ہے اور اگر مومن اور متقی ہو تو اسکو چین اور آرام ملتا ہے۔ یہ مضمون کئی ایک حدیثوں میں صاف مذکور ہے

بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ

ساتھ اللہ تعالےٰ کے چار چیزوں سے کہے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر

الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

سے اور فتنہ سے زندگی کے اور موت کے اور شر سے فتنہ مسیح دجال کے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک

رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْأَخِيرِ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ

روایت میں یوں ہے جب فراغت پاوے کوئی تم میں کا تشہد اخیر سے اور روایت ہے ابوبکر رضے

اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو

اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ تحقیق پوچھا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھا مجھکو ایسی دعا جسکو پڑھا کروں میں

بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

اپنی نماز میں فرمایا کہہ اے اللہ تحقیق میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر ظلم کرنا بہت اور نہیں بخش سکتا گناہ

إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سوا تیرے سو دے مجھے مغفرت اپنی طرف سے اور رحم کر مجھ پر بیشک تو بخشنے والا ہے رحیم متفق علیہ ہے

وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

اور روایت ہے وائل بن حجر رضے اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

علیہ وآلہ وسلم کے سو سلام پھیرتے تھے آپ داہنے اپنے سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ تعالےٰ کی اور برکتیں اسکی

وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ

اور بائیں اپنے سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی روایت کیا اسکو ابوداؤد نے سند

صَحِيحٍ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحیح سے اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضے اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

کہتے تھے پیچھے ہر نماز فرض کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالےٰ وہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک

لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ

اسکا اسی کا راج ہے اور اسی کے لائق ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ نہیں کوئی روکنے والا تیری دی ہوئی چیز کا

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کا کہ تو نے نہ دیا اور نہیں نفع دیتی صاحب غنا کو تجھ سے غنا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ

سعد بن ابی وقاص رضے اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ مانگتے تھے

بِهِنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ

ساتھ ان کلمات کے پیچھے ہر نماز کے اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری بخل سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری نامردی سے

ف۲ دجال ایک کافر ہوگا جو مومنوں کے ایمان کی آزمایش اور امتحان کے لیے قیامت سے پہلے ظاہر ہوگا اور اہل ایمان کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیگا جو سچے مومن ہونگے وہ اسکی تکلیفوں کی پرواہ نہ کرینگے اور اپنے ایمان پر ثابت رہینگے اور ضعیف ایمان والے لوگ ایمان کو چھوڑ کر اسکے تابع ہو جائیں گے چنانچہ آنحضرت کے زمانہ میں بھی مسلمانوں کے لیے اسی قسم کی آزمایش و امتحان در پیش ہے اس دجال کا لقب مسیح ہے اور حضرت عیسے بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا لقب بھی مسیح ہے اگرچہ لفظ ایک ہی ہے مگر دونوں جگہ اسکے معنے الگ الگ ہیں دجال کو مسیح اسلیے کہا گیا ہے کہ وہ ممسوح العین یعنی کانا ہوگا کہ اسکی ایک آنکھ بالکل مٹی ہوئی ہوگی اور دوسری آنکھ میں پھلی ہوگی۔ اور حضرت عیسے علیہ السلام کو مسیح اسلیے کہا گیا ہے کہ انہوں نے تبلیغ دین کے لیے زمین پر سیاحت یعنے سیر کو اختیار کیا اور ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انکو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ وہ بیمار اور مریضوں کو چھوتے اور ان پر ہاتھ پھیرتے تو وہ اچھے ہو جاتے [illegible] کہتے ہیں

ف۳ قولہ وکان یسلم الخ دو سلام کی حدیث کو علاوہ صحابیوں نے مختلف حدیثوں سے روایت کیا ہے اور ان سب (ذکر) کیا صحیح اور حسن اور ضعیف ہر قسم کی حدیثیں ہیں اور [illegible] ورکاتہ کے بھی گو روایت وائل بن حجر اور روایت ابن مسعود [illegible] ابن ماجہ اور ابن حبان کے نزدیک [illegible] کا لفظ بھی مذکور ہے *

سلہ قولہ استغفر اللہ ثلاثا الخ نووی نے اذکار میں کہا ہے کہ لوگوں نے اوزاعی سے جو حدیث کے راویوں میں سے ہے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح استغفار کرتے تھے کہا کہ کہتے تھے استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ تین بار کہتے تھے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ۱۲ سلہ

۵۸

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ

اور پناہ میں آیا تیری پھیرے جانے سے بری عمر کی طرف اور پناہ میں آیا تیری فتنہ سے دنیا کے اور پناہ مانگتا ہوں

بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

تیری قبر کے عذاب سے روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت ہے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پھرتے تھے نماز سے اپنی تو استغفر اللہ

اللّٰهَ ثَلٰثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ

کہتے تین دفعہ سلہ اور کہتے اے اللہ تو سلامت ہے اور تجھ سے سلامتی ہے برکت والا ہے تو اے صاحب بزرگی اور

الْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

عزت کے روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی انہوں نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ جس نے پاکی کی اللہ تعالیٰ کی ہر نماز کے پیچھے تینتیس ۳۳ دفعہ اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی

ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ

تینتیس دفعہ اور بڑائی کی اللہ تعالیٰ کی تینتیس ۳۳ دفعہ سو یہ ننانوے ہوئے اور کہے سو پورا کرنے کو یہ کلمہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اسکا اسی کا راج ہے اور اسی کو خوبی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو

غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ

بخشے جائیں گے گناہ اسکے اگرچہ ہوں برابر کف دریا کے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُوْصِيْكَ يَا

اللہ تعالیٰ عنہ سے مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو وصیت کرتا ہوں میں تجھ کو اے

مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

معاذ نہ چھوڑیو پیچھے ہر نماز کے سلہ اے اللہ مدد کر میری ذکر پر اپنے اور شکر پر اپنے اور اچھی کرنے پر عبادت کو اپنی

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ بِسَنَدٍ قَوِيٍّ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ

روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے سند قوی سے اور روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ آيَةَ

تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے پڑھی آیۃ

الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ رَوَاهُ

الکرسی ہر نماز فرض کے پیچھے نہ روکے گی اسکو کوئی چیز جنت میں جانے سے مگر موت سلہ روایت کیا اسے

النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَزَادَ فِيْهِ الطَّبَرَانِيُّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَعَنْ

نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور زیادہ کیا اس میں طبرانی نے اور قل ہو اللہ احد اور روایت ہے

قولہ لا تدعن نہی ہے اور نہی سے یہ مطلب ہے کہ ان کلمات کو چھوڑنا نہ چاہیے یعنے نماز کے بعد انکا پڑھنا مسنون ہے اور یہ کلمات عام ہیں خیر دنیا اور آخرت کے لیے اور لفظ کل صلوٰۃ عام ہے اس سے کہ نماز فرض ہو یا نفل اور ظاہر اول ہے یہاں سے دعا کا بعد نماز فرض کے مشروع ہونا ثابت پایا جاتا ہے ۱۲ سلہ بظاہر اس حدیث کے معنے مشکل معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اس کے الفاظ سے یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص نماز فرض کے بعد آیت الکرسی پڑھیگا تو اس کے لیے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز موت کے سوا مانع نہیں یعنے موت جنت میں داخل ہونے سے اسکے لیے مانع ہے حالانکہ موت جنت میں داخل ہونے سے مانع نہیں بلکہ موت تو جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے کہ مرنے کے بعد ہی آدمی جنت میں داخل ہوگا اور جب تک زندہ رہے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر اسکا مطلب دو طرح پر بیان کیا گیا ہے اول یہ کہ جب حکم کل نفس ذائقۃ الموت اگر ہر ایک شخص کے لیے موت کا چکھنا ضروری نہ ہوتا تو آیۃ الکرسی پڑھنے والا زندہ ہی جنت میں چلا جاتا لیکن چونکہ موت کا چکھنا شرط ہے لہذا جب تک یہ شرط پوری نہ ہو جائے جنت میں نہیں جا سکتا دوم یہ کہ لفظ موت سے پہلے لفظ عدم محذوف ہے یعنے عدم موت (حیاتی) اسکے لیے دخول جنت سے مانع ہے ۱۲

سلہ قولہ صلوا کما الخ یہ حدیث اصل عظیم ہے ... کرنے میں آنحضرت صلعم کے اقوال و افعال ... الصلوٰۃ ... حدیث ...

غلطی ہے اسپر کہ آنحضرت صلعم کی اقتدا ... جو اپنے نماز میں کیا ہے واجب ہے سو جن افعال و اقوال نماز پر آنحضرت صلعم نے محافظت و مداومت کی ہے وہ سب ... واجب ہیں مگر جو

ان میں سے دلیل سے خارج ہو جائیں ۱۲ سلہ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو اسکے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹھکر نماز پڑھے اور رکوع ... سجدہ کرے ... ۱۲ ...

مالك بن الحويرث رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله و

مالک ابن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلم صلوا كما رأيتموني أصلي رواه البخاري وعن عمران بن حصين

نے نماز پڑھو تم جیسا کہ دیکھتے ہو مجھے نماز پڑھتے سلہ روایت کیا اسکو بخاری نے۔ اور روایت ہے عمران بن حصین

رضي الله تعالى عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صل

رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھ

قائما فإن لم تستطع فقاعدا فإن لم تستطع فعلى جنب وإلا فأوم رواه البخاري

کھڑا ہو کر پھر اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو کروٹ پر اور اگر نہیں تو اشارہ کر روایت کیا اسے بخاری نے سلہ اور

عن جابر رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

روایت ہے جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لمريض صلى على وسادة فرمى بها وقال صل على الأرض إن استطعت

ایک مریض کو کہ نماز پڑھتا تھا تکیہ پر سو پھینک دیا اسکو اور فرمایا نماز پڑھ زمین پر اگر پڑھ سکے تو

وإلا فأوم إيماء واجعل سجودك أخفض من ركوعك رواه البيهقي

اور نہیں تو پھر اشارہ سے پڑھ اور کر اپنا سجدہ زیادہ پست اپنے رکوع سے روایت کیا اسے بیہقی نے

بسند قوي ولكن صحح أبو حاتم وقفه

سند قوی سے ولیکن صحیح کہا ابوحاتم نے موقوف ہونا اس کا۔

باب سجود السهو وغيره من سجود التلاوة والشكر

باب سہو کے سجدوں سلہ اور اسکے سوا کا سجدوں تلاوت اور شکر سے

عن عبد الله بن بحينة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله

روایت ہے عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم صلى بهم الظهر فقام في الركعتين الأوليين ولم يجلس فقام

نے نماز پڑھی اُن کے ساتھ ظہر کی سو کھڑے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں اور نہ بیٹھے اور کھڑے ہوئے

الناس معه حتى إذا قضى الصلوة وانتظر الناس تسليمه كبر وهو

لوگ آپ کے ساتھ یہاں تک کہ جب ادا کی نماز اور منتظر رہے لوگ سلام پھیرنے کے تکبیر کہی حضرت نے

جالس وسجد سجدتين قبل أن يسلم ثم سلم أخرجه السبعة وهذا

بیٹھے ہوئے اور کیے دو سجدے پہلے سلام پھیرنے کے پھر سلام پھیرا نکالا اسکو ساتوں نے اور یہ

لفظ البخاري وفي رواية لمسلم يكبر في كل سجدة وهو جالس وسجدهما

عبارت بخاری کی ہے اور ایک روایت میں مسلم کی ہے تکبیر کہتے تھے ہر سجدہ میں بیٹھے ہوئے اور سجدے کیے

الناس معه مكان ما نسي من الجلوس وعن أبي هريرة رضي الله تعالى

لوگوں نے آپکے ساتھ جلسہ بھول جانے کے بدلے میں۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ

دلیل ہے اس پر کہ ... کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہو تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اور اگر کروٹ پر ... بھی نہیں سکتا تو اشارہ کرے ... اور رکوع اور سجدہ ... اسطرح ادا کرے کہ رکوع کیلئے تھوڑا سا سر جھکائے اور سجدہ کیلئے ... زیادہ جھکائے چنانچہ جابر رضی کی حدیث میں آیا ہے

سلہ قولہ باب سجود السہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سہو و نسیان ان امور میں ہونا جو اخبار و ابلاغ کے متعلق ہو جائز نہیں اور افعال میں ... اختلاف ہے ... کے تو دیکھ مختار جواز ہے کیونکہ صحیح حدیثوں سے ... وارد ہوئی ہیں ... قائل ہو ... سجدے میں ...

سلہ قولہ قبل ان یسلم الخ۔ حدیث دلیل ہے اس پر کہ ترک تشہد اول کا سجدہ سہو جبر کرتا ہے اور اس پر کہ سجدہ سلام سے پہلے کیا اور دوسرا باب میں بھی احادیث ہیں اور سجدہ سہو کے باب میں جتنی حدیثیں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم بعض موقعوں میں سلام سے پہلے سجدہ کرتے اور بعض جگہ سلام کے بعد ... آنحضرت ... کا فعل بھی یوں ہی ...

یوں اور ایک ہی قسم پر متعین نہ تھا اگر چہ اسو کے مذہبوں میں معین ہو گیا اسلیے دونوں طرح سے جائز ہے سہو واسطے سہو کا ... یہاں دونوں ... التحیات ... دیکھو کھلی کھلی حدیثوں میں جو ہو تو ملے ... سلام کے پہلے کیا ہے وہاں پہلے ... اور جہاں ... اسکے ... پیچھے کرے اور ان کے سوا اور موقعوں میں اختیار ہے غرضکہ سب سنت ہے اور دلیلوں کے آپس میں جمع کرنے اور ظاہر سنت کے ... اقرب الی الصواب ہے ۱۲

ملے قولہ لم انس الخ یعنے اپنے فی الست میں نہ بھولا ہوں اور نماز ناقص ہوئی ہے یا اس سے کنایہ ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں کذا فی المسک ملے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز میں فوات آلہی کی طرف کمال توجہ اور پورا استغراق اور نہایت درجہ کا خشوع اور حضور قلب حاصل ہوتا اور باوجود اسکے پھر نماز میں نسیان کا واقع

عنہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احدی صلوتی العشی رکعتین ثم

عنہ سے کہا کہ نماز پڑھائی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی دو نمازوں میں سے دن ڈھلے کی دو رکعتیں پھر

سلم ثم قام الی خشبۃ فی مقدم المسجد فوضع یدہ علیہا وفی القوم ابو

سلام پھیرا پھر کھڑے ہوئے لکڑی کی طرف جو آگے مسجد کے تھی سو رکھا ہاتھ اپنا اسپر اور جماعت میں ابو

بکر و عمر فهابا ان یکلماہ وخرج سرعان الناس فقالوا قصرت الصلوۃ

بکر رضہ اور عمر رضہ بھی تھے سو ڈرے کہ بولیں حضرت صہ سے اور نکلے جلدباز لوگ سو کہنے لگے کیا گھٹائی گئی نماز

ورجل یدعوہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذا الیدین فقال یا رسول اللہ

اور ایک شخص جسکو بلایا کرتے تھے اسے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالیدین سو وہ بولا یارسول اللہ

انسیت ام قصرت فقال لم انس ولم تقصر قال بلی قد نسیت فصلی

کیا آپ بھول گئے یا نماز چھوٹی ہوگئی فرمایا نہ بھولا ہوں میں اور نہ چھوٹی کی گئی نماز بولا البتہ آپ بھولے سو پڑھی

رکعتین ثم سلم ثم کبر فسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع راسہ و

دو رکعتیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی پھر سجدہ کیا جیسا کہ سجدہ کرتے تھے یا بڑا پھر اٹھایا سر اپنا اور

کبر متفق علیہ واللفظ للبخاری وفی روایۃ لمسلم صلوۃ العصر و

تکبیر کہی یہ متفق علیہ ہے لفظ اور عبارت بخاری کی ہے اور ایک روایت میں مسلم کے ہے نماز عصر کی اور

لابی داود فقال اصدق ذو الیدین فاوموا ای نعم وهی فی الصحیحین

ابوداؤد کی روایت میں ہے سو فرمایا کیا سچ کہا ذوالیدین نے پھر اشارہ کیا لوگوں نے یعنی ہاں اور وہ صحیحین میں ہے

لکن بلفظ فقالوا وفی روایۃ لہ ولم یسجد حتی یقنہ اللہ ذلک وعن

لیکن فقالوا کے لفظ سے اور ایک روایت میں اسکے اور نہ سجدہ کیا یہاں تک کہ یقین دلایا اللہ تعالےٰ نے اسکو اسکا اور روایت ہے

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

عمران بن حصین رضے اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم صلی بهم فسها فسجد سجدتین ثم تشهد ثم سلم رواہ ابو داود

نے نماز پڑھی انکے ساتھ سو سہو کیا پھر کیے دو سجدے پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا روایت کیا اسے ابوداؤد

والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ وعن ابی سعید الخدری رضی

اور ترمذی نے اور حسن کہا اسے اور حاکم نے اور صحیح کہا ہے اور روایت ہے ابو سعید خدری رضے

اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا شک احدکم فی

اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب شک میں پڑے کوئی تمہارا

صلوتہ فلم یدر کم صلی ثلثا ام اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما

نماز میں اپنی پھر نہ یاد رکھتا ہو کہ کے رکعت پڑھیں تین یا چار تو ڈالدے شک کو اور بنا کرے اسپر جس پر

استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن

یقین رکھتا ہے پھر کرے دو سجدے پہلے اسکے کہ سلام پھیرے پھر اگر پڑھی ہو پانچ رکعت جوڑا کریں گے

ہونا حکمت و مصلحت سے خالی نہیں اول تو اسمیں یہ مصلحت ہے کہ امت کو عملی طور پر تعلیم دیجاوے کہ نسیان و سہو کی صورت میں نماز کے متعلق کیا حکم ہے اور اسکا تدارک کیونکر ہو سکتا ہے دوسرے اس بات پر آگاہ کرنا مقصود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اس قرب و عزت اور شان کے کہ تمام مخلوق الٰہی سے آپ افضل و سب سے برتر اور اعلیٰ ہیں لیکن آپ پھر بھی انسان اور بشر ہیں اور انسانی صفات کھانے پینے سونے جاگنے بھوکے بیمار ہونے پیشاب پاخانے کی حاجت ہونے وغیرہ عوارض کے ساتھ موصوف ہیں چنانچہ آپ نے صاف طور پر اسکا اظہار فرمایا ہے اسی باب میں ابن مسعود رضہ سے مروی ہے کہ آپ نے نسیان واقع ہونے پر فرمایا کہ میں بھی تمہارے جیسا بشر ہوں میں بھی ویسا ہی بھول جاتا ہوں جیسا کہ تم بھولتے ہو ۱۲ ملے قولہ متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ نماز سے نکلجانے سے اس گمان سے کہ نماز پوری ہوچکی ہے نماز نہیں ٹوٹتی اگرچہ دونوں سلام کرچکا ہو ملے اسکا مطلب یہ ہے کہ جب نمازی کو مثلاً یہ شک ہوجائے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو شک کو چھوڑ دے یعنے چوتھی رکعت کا اعتبار نہ کرے اور یقین کے موافق اپنی باقی نماز پوری کرے یعنے انکو تین رکعات سمجھکر ایک رکعت اور پڑھے کہ تین رکعت پڑھ لینے کا اسکو یقین ہے اور تیسری رکعت پر بھی قعدہ کرے کہ معلوم نہیں شاید یہی آخری رکعت ہو اور اخیر کا قعدہ فرض اور ضروری ہے اور فرض کے ترک کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے پس لازم ہے کہ یہاں بھی قعدہ کرے پھر چوتھی رکعت ملائے اور اخیر میں سجدہ سہو بجا لائے ۱۲

سلہ قولہ شفعن صلاتہ الخ یعنے یہ پانچ رکعتیں ان دو سجدۂ سہو کے ساتھ ملکر چھ رکعت کے حکم میں ہو جاتی ہیں ظاہر حدیث یہ ہے کہ شک کی صورت میں کم پر بنا کرے کیونکہ وہ یقینی ہے اور تحری یعنے غالب گمان پر عمل نہ کرے اور جمہور ائمہ مالک شافعی و احمد کا بھی یہی قول ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو نماز میں کثرت شک واقع ہو جاتا ہے تو وہ تحری کرے یعنے سوچے کہ کتنی رکعتیں ہوئی ہیں اگر کسی طرف گمان غالب ہو جاوے تو اس کے مطابق عمل کرے اور اگر کسی طرف گمان غالب نہ ہو تو پھر کم درجہ کا حکم اس کے مطابق باقی نماز پوری کرے ۱۲ سلہ قولہ فلیتحر الصواب الخ کی تفسیر حدیث عبدالرحمن بن عوف میں یوں آئی ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز میں شک کرے اور نہ جانے کہ ایک رکعت پڑھی یا دو تو ان دونوں کو ایک ٹھہرائے اور جب نہ جانے کہ دو رکعتیں پڑھیں یا تین تو ان کو دو ٹھہرائے اور جب نہ جانے کہ تین پڑھیں یا چار تو ان کو تین ٹھہرائے پھر جب نماز سے فارغ ہونے لگے اور ابھی بیٹھا ہی ہو تو سلام پھیرنے سے پیشتر دو سجدے کرے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے نماز میں تشہد نہ پڑھی بلکہ بھول کر سیدھا کھڑا ہو گیا

صَلَاتَہٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی تَمَامًا کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِّلشَّیْطَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ

اس کی نماز کو اور اگر پوری نماز پڑھ چکا ہو تو وہ سجدے شیطان کی خواری کا باعث ہونگے روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت ہے

مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر جب

سَلَّمَ قِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدَثَ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْءٌ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ

سلام پھیرا پوچھا لوگوں نے یا رسول اللہ صلعم کیا حادث ہوئی نماز میں کوئی چیز فرمایا تمہارے پوچھنے کا کیا سبب صحابیوں نے کہا آپ نے پڑھی ایسی

کَذَا وَکَذَا قَالَ فَثَنٰی رِجْلَیْہِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ

ایسے کہا پھر موڑے حضرت نے پاؤں اپنے اور منہ کیا قبلے کی طرف پھر کئے دو سجدے پھر سلام پھیرا پھر منہ کیا

عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ لَوْ حَدَثَ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْءٌ اَنْبَأْتُکُمْ بِہٖ وَلٰکِنْ اِنَّمَا اَنَا

ہماری طرف پھر فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نئی بات پیدا ہوتی تو میں تم کو خبر کر دیتا و لیکن میں تو آدمی

بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ وَاِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ

ہوں تمہارے جیسا بھولتا ہوں جیسا کہ تم بھولتے ہو سو جب بھول جاؤں میں یاد دلایا کرو مجھے اور جب شک ہو کسی کو

صَلَاتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

نماز میں اسکے تو ٹھہرائے ٹھیک بات کو پھر تمام کرے اسپر پھر کرے دو سجدے یہ حدیث متفق علیہ ہے

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ فَلْیُتِمَّ ثُمَّ یُسَلِّمْ ثُمَّ یَسْجُدْ وَلِمُسْلِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

اور ایک روایت میں بخاری کی ہے کہ پھر تمام کرے اور سلام پھیرے پھر سجدہ کرے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت نبی صلے اللہ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّہْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْکَلَامِ وَلِاَحْمَدَ وَ

علیہ وآلہ وسلم نے کئے دو سجدے سہو کے بعد سلام اور کلام کے اور احمد اور

اَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ مَّرْفُوْعًا مَّنْ شَکَّ

ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں حدیث سے عبداللہ بن جعفر کے مرفوعاً ہے جس نے شک کیا

فِیْ صَلَاتِہٖ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَعَنِ

نماز میں اپنی تو کرے دو سجدے بعد سلام کے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور روایت ہے

الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فَقَامَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلْیَمْضِ وَ

فرمایا جب شک کرے کوئی تم سے پس کھڑا ہو رہا دو رکعتوں میں پھر پورا کھڑا ہو جائے تو گزر جائے اور نہ لوٹے اور

لْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَاِنْ لَّمْ یَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْیَجْلِسْ وَلَا سَہْوَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْ

کرے دو سجدے اور اگر پورا کھڑا نہ ہو تو بیٹھ جاوے اور اسپر سہو نہیں روایت کیا اسے ابو

دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ وَعَنْ عُمَرَ

داؤد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور عبارت اسی کی ہے سند ضعیف سے اور روایت ہے عمر

تو وہ اپنی نماز پوری کرے اسپر سجدۂ سہو لازم آئیگا اور اگر سیدھا کھڑا نہ ہو تو پھر لوٹ کر بیٹھ جائے اور اس صورت میں اسپر سجدہ کچھ نہیں ۱۲

۱ قولہ ليس على من خلف الامام الخ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مقتدی جب سہو کرے تو اسپر سجدہ سہو واجب نہیں بلکہ اُس وقت واجب ہوتا ہے جبکہ امام سہو کرے حنفیہ اور شافعیہ کا یہی مذہب ہے ۱۲ ۲ قولہ لیست من عزائم الخ حنفیہ اور امام مالک رح کے نزدیک اور ایک روایت میں امام احمد رح کے نزدیک

رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لیس علی من خلف

رضی اللہ تعالی عنہ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ نہیں سہو اسپر کہ جو پیچھے

الامام سہو فان سہی الامام فعلیہ وعلی من خلفہ رواہ الترمذی و

امام کے ہے سو اگر بھولے امام تو اسپر بھی اور مقتدیوں پر بھی سہو لازم ہے روایت کیا اسے ترمذی اور

البیہقی بسند ضعیف وعن ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ

بیہقی نے سند ضعیف سے۔ اور روایت ہے ثوبان رضے اللہ تعالے عنہ سے نقل کیا اس نے نبی صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم قال لکل سہو سجدتان بعد ما یسلم رواہ ابو داود وابن ماجۃ

وآلہ وسلم سے فرمایا کہ ہر سہو کے واسطے دو سجدے ہیں بعد سلام پھیرنے کے روایت کیا اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

بسند ضعیف وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سجدنا مع رسول

سند ضعیف سے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ سجدہ کیا ہم نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سورۂ اذا السماء انشقت میں اور سورۂ اقراء باسم ربک میں

رواہ مسلم وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال ص لیست من عزائم

روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ سجدہ سورۂ ص کا ضروری

السجود وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسجد فیہا رواہ البخاری و

نہیں ۲ اور بیشک دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کرتے اس میں روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور

عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجد بالنجم رواہ البخاری وعن زید بن

روایت ہے اسی سے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا سورۂ نجم میں روایت کیا اسے بخاری نے۔ روایت ہے زید بن

ثابت رضی اللہ تعالی عنہ قال قرأت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

ثابت رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ پڑھی میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

وسلم النجم فلم یسجد فیہا متفق علیہ وعن خالد بن معدان رضی

پاس سورۂ نجم سو سجدہ نہ کیا اُس میں یہ متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے خالد بن معدان رضی

اللہ تعالی عنہ قال فضلت سورۃ الحج بسجدتین رواہ ابو داود فی المراسیل

اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ بزرگی دی گئی سورۂ حج دو سجدوں سے روایت کیا اسے ابو داؤد نے مرسل حدیثوں میں

ورواہ احمد والترمذی موصولا من حدیث عقبۃ بن عامر وزاد فمن

اور روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے موصول حدیث سے عقبہ بن عامر کے اور زیادہ کیا پس جو کوئی

لم یسجدہما فلا یقرأہا وسندہ ضعیف وعن عمر رضی اللہ تعالی عنہ

نہ کرے یہ دونوں سجدے سو نہ پڑھے اُسکو اور سند اسکی ضعیف ہے۔ اور روایت ہے عمر رضے اللہ تعالے عنہ سے

قال یا ایہا الناس انا نمر بالسجود فمن سجد فقد اصاب ومن لم یسجد

کہا اے لوگو ۳ ہم گذرتے ہیں سجدوں پر پھر جس نے سجدہ کیا سو مقرر اچھا کیا اُس نے اور جس نے سجدہ نہ کیا

واجب ہے جیسے کہ اور سجدے ہیں قرآن کے اور اس حدیث سے بھی وجوب نہ ہونا نہیں نکلتا بہت کہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ داؤد ع کے سجدے کا سبب توبہ کا قبول ہونا تھا اور اپنے سجدہ کا سبب داؤد ع کی موافقت یعنی بیان فرمایا اور ہمارا سجدہ کرنا آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور انبیاء ع کی پیروی کے لیے ہے جن کی اقتدا کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہے اور حقیقت میں سب عبادتیں کیا فرض کیا واجب شکر نعمت کے لیے اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع اور حکم ماننے کے سبب ہیں اور ابن عباس رض کی کہنے کہ لیست من عزائم سجدوں میں سے نہیں ہے ان معنوں کو ہے کہ اس سجدہ کا وجوب اس جہت سے نہیں کہ عبادت مقرر کرنے کے لیے ہو بلکہ بسبب مذکور کے ہے واللہ اعلم انتہے علی ما نقل فی المسک ۱۲ ۳ قولہ یا ایہا الناس الخ اسکا اصل یوں ہے کہ ربیعہ نے عمر رض سے روایت کیا ہے کہ عمر رض بن الخطاب نے جمعہ کے دن منبر پر (خطبہ میں) سورہ نحل پڑھی تو جب پڑھتے پڑھتے سجدہ تک پہونچے (تو منبر سے) اتر کر سجدہ کیا سو جب آئندہ جمعہ آیا تو وہی سورت پڑھی اور جب سجدہ تک آئے تو فرمایا یا ایہا الناس الخ ۱۲

فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَفْرِضِ السُّجُوْدَ إِلَّا أَنْ نَّشَاءَ وَ

تو نہیں گناہ نہیں اس پر روایت کیا اسے بخاری نے اور اس میں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض نہیں کیا سجدہ مگر یہ کہ چاہے قاری اور

هُوَ فِي الْمُوَطَّاِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

یہ موطا میں ہے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ رَوَاهُ أَبُوْ

پڑھتے تھے ہم پر قرآن پھر جب گذرتے سجدے کی آیت کے پاس تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم ساتھ آپ کے روایت کیا

دَاوٗدَ بِسَنَدٍ فِيْهِ لِيْنٌ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

داؤد نے ایسی سند سے جس میں ضعف ہے۔ اور روایت ہے ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَهٗ أَمْرٌ يَسُرُّهٗ خَرَّ سَاجِدًا لِلّٰهِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ

علیہ وآلہ وسلم تھے جب پیش آتا ان کو کوئی کام کہ خوش کرے انکو گر پڑتے سجدے میں اللہ کے واسطے روایت کیا اسے پانچوں نے

إِلَّا النَّسَائِيَّ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ

مگر نسائی نے۔ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سجدہ کیا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَقَالَ إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِيْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر دراز کیا سجدے کو پھر اٹھایا سر اپنا اور کہا کہ بیشک جبرائیل آیا میرے پاس

فَبَشَّرَنِيْ فَسَجَدْتُّ لِلّٰهِ شُكْرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

پس خوشخبری دی مجھ کو سو سجدہ کیا میں نے اللہ کو شکر کا روایت کیا اسکو احمد نے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے۔ اور روایت ہے براء بن

عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ

عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا

عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ فَكَتَبَ عَلِيٌّ بِإِسْلَامِهِمْ

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف پھر ذکر کیا ساری حدیث کو[1] کہا پھر لکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکے اسلام لانے کا

فَلَمَّا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا

حال سو جب پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خط کو گر پڑے سجدے میں واسطے شکر

لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَصْلُهٗ فِي الْبُخَارِيِّ

اللہ تعالیٰ کے روایت کیا اسکو بیہقی نے اور اصل اس کی بخاری میں ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

باب نماز نفل کے بیان میں

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ

روایت ہے ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا مجھے نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگ سو کہا میں نے مانگتا ہوں رفاقت آپ کی جنت میں سو فرمایا

سلہ قولہ فلا اثم علیہ کرمانی شارح بخاری نے کہا ہے کہ یہ دلیل صریح ہے نہ واجب ہونے میں اور یہ قول عمر رضی اللہ عنہ کا صحابہ کے سامنے ہوا اور کسی کا انکار نہیں ہوا اسلئے یہ اجماع سکوتی ہوا اور ایسا ہی لم یفترض کا لفظ ایک اور دلیل ہے انتہے وعینی نے اسکے رد میں جو کہا ہے کہ احتمال ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کسی ارحارض کے سبب کیا ہو یا اس غرض کہ علی الفور واجب نہیں کسی اور وقت کرے تو بھی تارک الذمہ ہو سکتا ہے انتہے خلاف ظاہر ہے اور انکے صریح قول فلا اثم علیہ اور لم یفترض السجود الا ان نشاء کے مخالف ہے اور امام مالک و امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے کہ سجود تلاوت سنت ہے نہ واجب جیسا کہ حنفیہ کہتے ہیں ۱۲ سلہ قولہ سجد نا معہ اس سے معلوم ہوا کہ قاری اور سامع دونوں پر سجدہ ہوتا ہے مصنف نے کہا ہے سجدہ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے کے لیے مسنون ہے اور موکد زیادہ ہے قاری کے سجدہ کرنے سے اور جو شرطیں نماز کی ہیں سجدہ تلاوت اور شکر کی اسکو بھی ہیں کیونکہ سجدہ کو نماز کی بھی پوری مناسبت ہے بعضے علما نے تو اسکو نماز سے طرح ادا کرنے میں بھی تشبیہ دیکر تکبیر احرام اور قیام سے سجود کی طرف انتقال کرنے کی تکبیر اور سجدے سے سر اٹھانے کی تکبیر سلام کا حکم کیا ہے اور بعضوں نے اسکو سجدہ نماز سے تشبیہ دی ہے اور تکبیر احرام اور سلام کا حکم نہیں دیا ہے انتہے شیخ نے ترجمہ میں کہا ہے سجدہ تلاوت میں طہارت شرط ہے اور اس میں کسی کا خلاف منقول نہیں مگر بخاری روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ بے وضو بھی کرتے تھے اور اس حکم میں کوئی ان کے موافق نہیں مگر شعبی نے تو میں کہتا ہوں کہ یہ دعوی کرنا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی متفق نہیں ٹھیک نہیں کیونکہ ابن حزم اور بڑے بڑے علما انکے متفق ہیں اور اسی حدیث میں سجدہ تلاوت میں تکبیر مشروع ہونے پر دلیل ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم سجدہ تلاوت میں دعا پڑھا کرتے تھے سجد وجہی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ اسکو احمد ابو داؤد ترمذی نسائی دارقطنی حاکم بیہقی نے روایت کیا ہے ۱۲ سلہ قولہ فذکر الحدیث ساری حدیث تو اپنی جگہ مسطور ہے مگر تھوڑے سی یہی ہے روایت ابو داؤد و احمد و ترمذی ہے کہ کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ صلعم نے یمن کی طرف بھیجا میں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلعم مجھ کو آپ ایسی قوم کی طرف بھیجتے ہیں جو مجھ سے عمر میں بڑھکر ہیں اور میں کم عمر ہوں فیصلہ اور جھگڑا نہیں کیونکر کرونگا تو آپ نے اپنا ہاتھ ہمارے میرے سینہ پر رکھکر فرمایا خداوندا اسکی زبان کو ثابت رکھ اور اسکے دل کو ہدایت کر اور فرمایا اے علی جب تیرے پاس دو جھگڑنے والے آئیں تو ہمیں فیصلہ نہ کیجیو جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے آخر حدیث تک پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تین سو سوار کے ساتھ باہر نکلے تو انکو اسلام کی طرف بلایا وہ جنگ تیر اندازی سے پیش آئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ نے پر حملہ کیا اور انکے بیسوں میں سے بیس کو قتل کیا تو انہیں شکست ہوئی وہ بھاگ گئے پھر دعوت اسلام کی انہوں نے قبول کی اور انکے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی پھر یہی حال صحیح سالم لوٹ کر کہ معظمہ میں حج کے دنوں میں آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۱۲

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کثرت سجود یعنے بہت نماز پڑھنے سے انسان کو قرب الٰہی اور جنت میں حضرت رسول اللہ صلعم کا ساتھ حاصل ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ نوافل تو درکنار فرض نمازوں میں بھی سستی کرتے اور پھر خدا تعالیٰ کے مقرب اور آنحضرت صلعم کے عاشق ہونے کا دم بھرتے ہیں اور عوام لوگ انکو اولیا اللہ خیال کرتے ہیں ۶۴

أو غير ذلك قلت هو ذاك قال فأعني على نفسك بكثرة السجود رواه

اور سوا اسکے (کچھ اور نہیں مانگتا) میں نے کہا مراد میری تو یہی ہے فرمایا سو مدد کر تو میری اپنے نفس پر سجدوں کی کثرت سے روایت کیا اس کو

مسلم وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال حفظت من النبي صلى الله

مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا یاد رکھی میں نے نبی صلی اللہ

عليه وآله وسلم عشر ركعات ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها

علیہ وآلہ وسلم سے دس رکعتیں دو رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت بعد اس کے

وركعتين بعد المغرب في بيته وركعتين بعد العشاء في بيته وركعتين

اور دو رکعت بعد مغرب کے گھر میں اپنے اور دو رکعت بعد عشا کے گھر میں اپنے اور دو رکعت

قبل الصبح متفق عليه وفي رواية لهما وركعتين بعد الجمعة في بيته و

پہلے صبح کے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں ان دونوں کے ہے اور دو رکعتیں بعد جمعہ کے گھر میں اپنے اور

لمسلم كان إذا طلع الفجر لا يصلي إلا ركعتين خفيفتين وعن عائشة

ایک روایت میں مسلم کے ہے کہ جب ظاہر ہوتی فجر پڑھتے نہ تھے مگر دو رکعت ہلکی سی اور روایت ہے عائشہ

رضي الله تعالى عنها أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان لا يدع أربعا

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ چھوڑتے تھے چار رکعت

قبل الظهر وركعتين قبل الغداة رواه البخاري وعنها قالت لم

پہلے ظہر کے اور دو رکعت پہلے فجر کے روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے اسی سے کہا کہتی ہیں کہ

يكن النبي صلى الله عليه وآله وسلم على شيء من النوافل أشد تعاهدا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کسی نفل پر اتنی بہت کوشش بندش کرنے تھے جتنی سنت

منه على ركعتي الفجر متفق عليه ولمسلم ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها

فجر کی دو رکعتوں پر۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں مسلم کی ہے کہ دو رکعتیں فجر کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اس میں ہے

وعن أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله تعالى عنها قالت سمعت

اور روایت ہے ام حبیبہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ سنا میں نے

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من صلى ثنتي عشرة ركعة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے کہ جس نے پڑھی بارہ رکعت

في يوم وليلة بني له بهن بيت في الجنة رواه مسلم وفي رواية تطوعا

دن اور رات میں بنایا جاوے گا واسطے اسکے بسبب انکے گھر جنت میں روایت کیا اسے مسلم نے اور ایک روایت میں ہے نفل کی نیت سے

وللترمذي نحوه وزاد أربعا قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين

اور ترمذی کی روایت میں اسکی مانند ہے اور زیادہ کیا چار رکعتیں پہلے ظہر کے اور دو رکعت بعد اس کے اور دو رکعتیں

بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلوة الفجر وللخمسة

بعد مغرب کے اور دو رکعتیں بعد عشا کے اور دو رکعتیں پہلے صبح کی نماز کے اور واسطے پانچوں مسندوں کی

دیکھے اور غلطی میں پڑے ہیں نماز ایسا اہم فرض ہے کہ جب تک انسان کے ہوش و حواس قائم ہیں اس سے کبھی ساقط نہیں ہو سکتی ہاں ایسے مجذوب جنکی عقل زائل ہو چکی ہے اور انکو دنیا و مافیہا سے کچھ خبر نہیں اور وہ بالکل مجنون اور دیوانے ہو چکے ہیں ان سے نماز اور دوسرے احکام شرعیہ ساقط ہو جاتے ہیں ۱۲

ف: نور الایضاح اور شیخ عبدالحق شیخ نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ ظہر سے پہلے چار رکعت کے مسنون ہونے کے لیے دو طریق میں ایک تو یہ کہ حدیث ام حبیبہ سے چار رکعات ثابت ہیں اس سے انکا مسنون و مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے اور دوسرا طریق انکے اثبات میں جمع و تطبیق ہے اس طرح کہ جن کے بعض میں دو رکعت آئی ہیں اور بعض میں چار یہ اختیر تطبیق کو سلیم کی ہے کہ چار گھر میں پڑھتے اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکو دیکھا اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نہ دیکھا اور آپ نے دو رکعتیں جو مسجد میں کر تحیۃ المسجد کی پڑھیں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کو ظہر کی سنتیں سمجھ لیا ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہا کا یہ خیال ہے کہ سنت ظہر کی دو رکعتیں اور چار بعد زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھلنے کے سبب پڑھا کرتے تھے اور ظہر سے پہلے دو رکعت کا

مسنون ہونا امام شافعی کا مذہب ہے بدلیل حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جو ابھی گزری ہے اور ابو حنیفہ چار رکعتیں کہتے ہیں بدلیل اس حدیث کے اور احادیث کے اور سفر السعادت میں اسی کو پسند کیا ہے اور حق یہ ہے کہ سب ثابت ہے ارسکانی اور شافی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی کہ جس میں دو رکعت کا ذکر ہے منافی نہیں کیونکہ یہ زیادت ہے اور اس کا ماننا بہت واجب ہے اور معلوم ہوا کہ غرض کہ ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھے تو زیادہ ثواب ہے اور دونوں حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے اور اگر دو رکعت پڑھے تو بھی سنت

اور اس کی حدیث سے بہی سکی ہے کہ اور کراہے پڑھنا اور اور دو ہے ۱۲

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عصر سے پہلے چار رکعات نماز سنت پڑھنا مسنون اور مستحب ہیں اور بعض صالح مسلمان جو کثرت سے نوافل پڑھتے ہیں عصر سے پہلے بھی چار رکعات نماز سنت پڑھتے ہیں مگر عوام لوگ انکو نہیں پڑھتے یہ چار رکعات سنت موکدہ نہیں ہیں اگر کوئی شخص پڑھے ۶۵

عنہا من حافظ على أربع قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله تعالى على النار و

روایت ہے انہی سے کہ جس نے محافظت کی چار رکعت پر پہلے ظہر کے اور چار رکعت پر بعد اسکے حرام کریگا اللہ تعالیٰ اسکو آگ پر اور

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وسلم رحم الله امرأ صلى أربعا قبل العصر رواه أحمد وأبو داود والترمذي

رحم کرے اللہ تعالیٰ اس مرد پر جس نے پڑھی چار رکعت پہلے عصر کے اسکو روایت کیا احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے

وحسنه وابن خزيمة وصححه وعن عبد الله بن مغفل المزني رضي الله تعالى

اور حسن کہا ہے اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال صلوا قبل المغرب صلوا

سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ نماز پڑھو پہلے مغرب کے نماز پڑھو

قبل المغرب ثم قال في الثالثة لمن شاء كراهية أن يتخذها الناس

پہلے مغرب کے پھر فرمایا تیسری دفعہ اسکے لیے جو چاہے برا جانکر اس بات کو کہ بنا دیں اس کو لوگ

سنة رواه البخاري وفي رواية لابن حبان أن النبي صلى الله عليه وآله

سنت روایت کیا اسے بخاری نے اور ایک روایت میں ابن حبان کی ہے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم صلى قبل المغرب ركعتين ولمسلم عن أنس كنا نصلي ركعتين بعد

نے نماز پڑھی پہلے مغرب کے دو رکعت اور مسلم کی روایت میں ہے انس سے کہ ہم پڑھتے تھے دو رکعت بعد

غروب الشمس وكان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يرانا فلم يأمرنا ولم ينهنا

غروب آفتاب کے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو دیکھتے تھے پھر نہ حکم کرتے ہم کو اور نہ منع کرتے ہم کو

وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وآله و

اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلم يخفف الركعتين اللتين قبل صلوة الصبح حتى إني أقول أقرأ بأم

ہلکی پڑھتے تھے وہ دو رکعتیں جو صبح کی نماز سے پہلے ہیں یہانتک کہ میں کہتی تھی دل میں کیا پڑھی حضرت صلعم نے سورۃ

الكتاب متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى

فاتحہ یہ متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر نبی صلے

الله عليه وآله وسلم قرأ في ركعتي الفجر قل يا أيها الكافرون وقل هو الله

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا فجر کی دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد

أحد رواه مسلم وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان النبي صلى

روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ نبی صلے

الله عليه وآله وسلم إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الأيمن رواه البخاري

اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑھتے تھے دو رکعتیں فجر کی لیٹتے تھے اپنی داہنی کروٹ پر روایت کیا اسے بخاری نے

(حاشیہ) تو ثواب دارین کا مستحق ہے اور اگر کوئی نہ پڑھے تو وہ ملامت و عتاب کا سزاوار نہیں، ۶۵ قولہ صلوا قبل المغرب الخ شیخ ابن الہمام نے کہا ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعت کے مستحب ہونے میں خلاف ہے بعض ثابت کرتے ہیں اور بعض منکر ہیں جو قائل ہیں انکی دلیل صحیحین کی حدیثیں ہیں اور جو منکر ہیں وہ ان حدیثوں کا معارضہ کرتے ہیں جو کہ ابو داؤد میں ہے کہ ابن عمر سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے باب میں پوچھا گیا انہوں نے کہا کہ میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں پڑھتا نہیں دیکھا صحیحین کی حدیث کی وجہ اگر مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے تو باعث اجر ہے مگر دو دو رکعت سنت ہونگی نہیں کیونکہ حضرت انس حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلعم ہم کو پڑھتے دیکھتے تھے اور انکے متعلق نہ تو ہم کو یہ حکم دیتے تھے کہ انکو ضرور پڑھا کرو اور جو شخص انکو پڑھ لیتا تھا اسکو منع نہ فرماتے تھے غرض اگر جماعت میں کچھ دیر ہو تو انکے پڑھ لینے کی اجازت ہے لیکن انکی وجہ جماعت میں دیر کرنا یا انکی وجہ سے امام کے ساتھ کسی رکعت میں شامل نہ ہو جائز نہیں ۱۲ ۵۳ اضطجع الخ

اس مسئلہ میں بڑا ہی اختلاف ہے ایک جماعت ظاہریہ کا جس میں سے ابن حزم ہے، یہ قول ہے کہ لیٹنا فرض ہے اگر سنت و فرض کے درمیان نہ لیٹے تو اسکے فرض نہ ہونگے بعض علماء نے اس مذہب کی نصرت کے لیے ایک جلد کی کتاب بنائی ہے شیخ ابن عربی صاحب فتوحات اور مشائخ طریقت کا یہ مذہب ہے بدلیل اسی حدیث اور آنحضرت صلعم کے حکم کے جو کہ ابھی آتا ہے اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ مستحب ہے اور بعض جو بدعت کہتے ہیں یہ بات غلط ہے اور مردود ہے کیونکہ صریح صحیح حدیثوں کے خلاف ہے بہرک ۱۲۰

وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وآله وسلم إذا صلى أحدكم الركعتين قبل الصبح فليضطجع على جنبه الأيمن
نے جب نماز پڑھے کوئی تم میں سے دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے تو لیٹے داہنی کروٹ پر

رواه أحمد وأبو داود والترمذي وصححه وعن ابن عمر رضي الله تعالى
روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صلاة الليل مثنى مثنى
عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعتیں ہے

فإذا خشي أحدكم الصبح صلى ركعة واحدة توتر له ما قد صلى متفق عليه
پھر جب ڈرے کوئی تم میں سے صبح ہونے سے تو پڑھے ایک رکعت کہ طاق کرے اسکے لیے جسکو وہ پڑھ چکا ہے متفق علیہ ہے۔

وللخمسة وصححه ابن حبان صلاة الليل والنهار مثنى مثنى وقال النسائي
اور پانچوں کی روایت میں ہے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے نماز رات کی اور دن کی دو دو رکعت ہے اور کہا نسائی نے

هذا خطأ وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى
یہ خطا ہے [1] اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے

الله عليه وآله وسلم أفضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل أخرجه
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے [2] روایت کیا اس کو

مسلم وعن أبي أيوب الأنصاري رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى
مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے

الله عليه وآله وسلم قال الوتر حق على كل مسلم من أحب أن يوتر بخمس
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وتر حق ہے [3] ہر مسلمان پر جسکو اچھا لگے کہ وتر کرے پانچ سے

فليفعل ومن أحب أن يوتر بثلاث فليفعل ومن أحب أن يوتر
تو کرے اور جسکو اچھا لگے کہ وتر کرے تین سے تو کرے اور جس کو پسند ہو کہ وتر کرے

بواحدة فليفعل رواه الأربعة إلا الترمذي وصححه ابن حبان ورجح
ایک سے [4] تو کرے روایت کیا اسکو چاروں نے مگر ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور ترجیح دی

النسائي وقفه وعن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه قال ليس
نسائی نے موقوف ہونے کو اسکے۔ اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ وتر

الوتر بحتم كهيئة المكتوبة ولكن سنة سنها رسول الله صلى الله عليه
واجب نہیں کیا گیا فرض کی صورت پر ولیکن وہ سنت ہے مقرر کیا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وآله وسلم رواه النسائي والترمذي وحسنه والحاكم وصححه وعن
وآلہ وسلم نے روایت کیا اسکو نسائی نے اور ترمذی نے اور حسن کہا اسکو اور حاکم نے اور صحیح کہا اسکو۔ اور روایت ہے

---

[1] یعنی نسائی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی صحیح ہے اور اس میں یہ زیادتی صلوٰۃ اللیل والنہار مثنی مثنی غلط ہے ۱۲

[2] اس حدیث سے نماز تہجد کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد سب سے افضل اس کی نماز ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی اسکے متعلق فرمایا ہے۔ ان ناشئۃ اللیل ہی اشد وطأً واقوم قیلا۔ یعنی رات کو اٹھنا (نماز پڑھنا) نفس کو نہایت درست کرنیوالا ہے اور اسوقت (فراغ قلب کی وجہ سے) جو بات منہ سے نکلتی ہے وہ نہایت درست ہوتی ہے۔ واقعی یہ نماز ایک عجیب کیفیت رکھتی ہے چونکہ اسوقت انسان دنیاوی افکار سے فارغ ہوتا ہے اور تنہائی میں اپنے مالک کے آگے سر جھکاتا ہے تو اس کے قلب میں ایک خاص نورانیت پیدا ہوتی ہے اس نماز کا لطف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو اسکے عادی ہیں ۱۲

[3] قولہ صلعم الوتر حق الخ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وتر واجب ہے اور حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ واجب نہیں بدلیل حدیث علی کرم اللہ وجہہ کے جو ابھی آتی ہے ۱۲

[4] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز وتر کی پانچ رکعات اور تین رکعات اور ایک رکعت پڑھنا سب جائز ہے اور پانچ رکعات اور تین رکعات اور ایک رکعت پڑھنے والے سب عامل بالسنۃ ہیں۔ حنفیوں نے تین رکعات کو پسند کیا ہے۔ اور بعض ایک رکعت کو بھی جائز رکھتے ہیں۔ ہر ایک کے پاس دلیل موجود ہے۔ اس میں بحث و تکرار کرنا فضول ہے ۱۲

ف۱ اس حدیث کا مطلب ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہ رمضان مبارک میں ایک رات نماز تراویح کو جماعت کے ساتھ پڑھا۔ اسکے
۶۷ بعد دوسری رات کو لوگ اس امید پر مسجد میں جمع ہوگئے کہ آپ نماز تراویح کو جماعت سے پڑھیں مگر آپ دوسری رات کو حجرے سے باہر تشریف نہ لائے۔ اور رات کی نماز گھر ہی میں ادا کی اور صبح کو لوگوں سے فرمایا کہ میں آج اس لیے باہر نہیں آیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں پھر یہ نماز فرض نہ ہو جائے کہ تم بڑے شوق سے اسکے واسطے مسجد میں آنے لگے ۱۲ ف۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز وتر کا وقت عشاء کے فرضوں سے فارغ ہونے کے بعد صبح صادق تک ہے جس شخص کو اطمینان ہو کہ وہ رات کو نماز تہجد کیلیے اٹھیگا تو وہ نماز وتر کو نماز تہجد کے بعد پڑھے اور جس شخص کو یہ اطمینان نہیں اور وہ رات کو اٹھنے کا عادی بھی نہیں تو وہ سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لے مبادا یہ نماز فوت ہو جائے اور اسکے متعلق بہت تاکید آئی ہے اسی واسطے حنفی اسکو واجب کہتے ہیں۔ اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ہریرہ رضے اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ وصیت فرمائی تھی کہ تم سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لیا کرو کہ وہ دن میں اکثر پڑھنے پڑھانے کے کام میں مصروف رہتے تھے اور ایسی مصروفیت والے آدمی کو یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ وہ رات کو ضرور اٹھیگا ۱۲ ف۳ اس سے پہلے ایک حدیث میں بیان ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ چار چار رکعات پڑھتے تھے ان دونوں حدیثوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ کبھی آپ چار چار رکعات پڑھتے تھے اور کبھی کبھی دو دو۔ بعض کے نزدیک دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے ۱۲

جابر رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قام في شهر

جابر رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام کیا ماہ

رمضان ثم انتظروه من القابلة فلم يخرج فقال إني خشيت أن يكتب

رمضان میں پھر منتظر رہے لوگ ان کے اگلی رات تو نہ نکلے اور فرمایا تحقیق میں ڈرا مبادا اس بات سے کہ فرض کیا جائے

عليكم الوتر رواه ابن حبان وعن خارجة بن حذافة رضي الله تعالى

تم پر وتر روایت کیا اسے ابن حبان نے اور روایت ہے خارجہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن الله أمدكم بصلوة هي خير

سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر اللہ نے مدد کی تمہاری ایک ایسی نماز سے کہ وہ بہتر ہے

لكم من حمر النعم قلنا وما هي يا رسول الله قال الوتر ما بين صلوة العشاء إلى

تم کو سرخ اونٹوں سے کہا ہم نے کیا ہے وہ یا رسول اللہ فرمایا وتر درمیان نماز عشاء کے فجر کے

طلوع الفجر رواه الخمسة إلا النسائي وصححه الحاكم وروى أحمد عن عمرو بن

نکلنے تک ف۲ روایت کیا اسکو پانچوں نے سوائے نسائی کے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور روایت کیا احمد نے عمرو بن

شعيب عن أبيه عن جده نحوه وعن عبد الله بن بريدة عن أبيه

شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے مانند اسکی۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر حق ہے سو جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں

أخرجه أبو داود بسند لين وصححه الحاكم وله شاهد ضعيف عن

نکالا اس کو ابو داود نے ضعیف سند سے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور اس کا شاہد ضعیف ہے ابی ہریرہ

أبي هريرة عند أحمد وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت ما كان

کی روایت سے مسند احمد میں۔ اور روایت ہے عائشہ رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا پیغمبر

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑھاتے نہ تھے رمضان میں اور نہ اسکے سوا میں

على إحدى عشرة ركعة يصلي أربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن

گیارہ رکعت پر سو پڑھتے چار رکعت ف۳ سو تو نہ پوچھ ان کی خوبی اور درازی کا حال

ثم يصلي أربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلثا قالت

پھر پڑھتے چار رکعت سو نہ پوچھ خوبی ان کی اور درازی ان کی پھر پڑھتے تین رکعت کہا

عائشة قلت يا رسول الله أتنام قبل أن توتر قال يا عائشة إن عيني

عائشہ رض نے پوچھا میں نے یا رسول اللہ کیا آپ سوتے ہیں پہلے وتر سے فرمایا اے عائشہ رض آنکھیں میری

تنامان ولا ينام قلبي متفق عليه وفي رواية لهما عنها كان يصلي

سوتی ہیں اور نہیں سوتا دل میرا یہ متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں ہے ان دونوں کی انہی سے پڑھتے تھے

مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ
رات کو دس رکعت اور وتر کرتے تھے ایک رکعت سے اور پڑھتے دو رکعت سنت فجر کی تو یہ تیرہ رکعتیں

عَشْرَةَ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ
ہوئیں اور روایت ہے انہی سے کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے رات کو

ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا وَعَنْهَا
تیرہ رکعت وتر کرتے تھے اس سے پانچ کے ساتھ نہ بیٹھتے تھے کسی میں مگر آخر میں اس کے اور روایت ہے انہی سے

قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ
کہا سب حصوں رات کے وتر پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو تمام ہوتے وتر آپ کے

إِلَى السَّحَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
صبح تک یہ دونوں متفق علیہ ہیں۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضے اللہ تعالے

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ
عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عبداللہ نہ ہو تو مانند فلانے

مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ
کا سا کہ تھا کرتا قیام رات کو پھر چھوڑ دیا اس نے رات کا اٹھنا یہ متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے علی رضے

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرُوا يَا أَهْلَ
اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر پڑھو اے

الْقُرْآنِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ
قرآن والو سو بیشک اللہ تعالے طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو روایت کیا اسکو پانچوں نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا
اور روایت ہے ابن عمر رضے اللہ تعالے عنہما سے نقل کیا اس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اس نے کیا کرو

آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
پچھلی نماز اپنی رات کو وتر یہ متفق علیہ ہے اور روایت ہے طلق بن علی رضے اللہ تعالے عنہ

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ
سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے کہ دو وتر نہیں

فِي لَيْلَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ
ایک رات میں روایت کیا اسے احمد اور تینوں نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے۔ اور روایت ہے ابی بن کعب رضے

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ
اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھتے تھے ساتھ سبح اسم

رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو
ربک الاعلے اور قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد کے روایت کیا اسے احمد اور ابو

صلعم نے اسکا نام لیا ہو گا مگر مصنف نے فتح الباری میں کہا ہے کہ ہمیں اسکے نام سے آگاہی کسی طریق میں واقف نہیں ہوا۔ اور گویا کہ آنحضرت صلعم نے اسکی پردہ پوشی کی غرض سے اسکا نام چھپایا تھا ابن العربی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اسپر دلیل ہے کہ قیام شب واجب نہیں کیونکہ اگر واجب ہوتا تو اسکے ترک کرنیوالے پر اسی قدر کفایت نہ فرماتے بلکہ خوب طرح سے مذمت کرتے اور یہی نکلتا ہے کہ جو اچھا کام بغیر فرض ٹھیرا لینے کے ہمیشہ کو عادت ڈالے تو مستحب ہے اور یہ کہ عبادت کا قطع کرنا مکروہ ہے ۱۲ ﴿۵﴾ قولہ فان اللہ تعالی وتر یعنے اللہ

یعنی ذات و صفات میں یکتا ہے اور یہی معنی ہے کہ کوئی اسکے برابر نہیں ہے جیسے کہ خود سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں لیس کمثلہ شیء الآیۃ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبح صادق کے بعد وتر کا وقت باقی نہیں رہتا اور جب اسکا وقت باقی نہ رہا تو بطریق قضا پڑھے اور حدیث ثانی کا مطلب یہ ہیں کہ اگر نماز وتر اپنے وقت سے فوت ہو جائے تو اسکے لیے قضا نہیں ۱۲ سلہ اذا اصبح او ذکر یعنی جبکہ صبح ہو جائے یا یاد کرے تو وہی وقت

داود والنسائي وزاد لا يسلم الا في آخرهن ولابي داود والترمذي نحوه عن

داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نہ سلام پھیرتے مگر ان کے آخر میں اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں مانند اسکے ہے

عائشة وفيه كل سورة في ركعة وفي الاخيرة قل هو الله احد و

عائشہ رضی اور اس میں ہے کہ ہر ایک سورت ایک رکعت میں اور پچھلی (یعنی تیسری) رکعت میں قل ہو اللہ احد اور

المعوذتين وعن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله

معوذتین اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ

عليه وآله وسلم قال اوتروا قبل ان تصبحوا رواه مسلم ولابن حبان

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وتر پڑھو پہلے صبح کے روایت کیا اس کو مسلم نے اور ابن حبان کی روایت میں ہے

من ادرك الصبح ولم يوتر فلا وتر له وعنه قال قال رسول الله

جسنے پائی صبح اور وتر نہ پڑھے تو نہیں وتر واسطے اسکے لہ اور روایت ہے اسی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم من نام عن الوتر او نسيه فليصل اذا اصبح او ذكر رواه

صلعم نے جو سو گیا وتر سے (یعنی نیند کی وجہ سے اسکے وتر قضا ہو گئے) یا بھول گیا وتر کو تو پڑھ لے لہ جب صبح ہو یا جب یاد کرے روایت

الخمسة الا النسائي وعن جابر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

کیا اسکو پانچوں نے مگر نسائی نے اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم من خاف ان لا يقوم من آخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم

صلعم نے جو ڈرے اس بات سے کہ نہ اٹھ سکیگا پچھلی رات کو تو وتر پڑھ لے اول میں اس کے اور جو امید رکھتا ہو اٹھنے کی

آخره فليوتر آخر الليل فان صلوة آخر الليل مشهودة وذلك افضل رواه

آخر میں اسکے تو وتر پڑھے آخر رات میں کہ بیشک پچھلی رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے روایت کیا اس کو

مسلم وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے نقل کیا اس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا

اذا طلع الفجر فقد ذهب كل صلوة الليل والوتر فاوتروا قبل طلوع

جب نکلی فجر تو گئی سب نماز رات کی اور وتر سو وتر پڑھو پہلے نکلنے

الفجر رواه الترمذي وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان

فجر کے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ تھے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى اربعا ويزيد ما شاء الله رواه

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے تھے نماز چاشت کی چار رکعتیں اور زیادہ کرتے جتنا اللہ چاہتا روایت کیا

مسلم وله عنها انها سئلت هل كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

اسکو مسلم نے اور اسکے لیے انہیں سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

يصلي الضحى قالت لا الا ان يجيء من مغيبه وله عنها ما رأيت رسول الله

پڑھتے تھے چاشت کہا نہیں مگر یہ کہ آتے سفر سے۔ اور اسکے لیے روایت ہے اسی سے کہ میں نے نہیں دیکھا پیغمبر خدا

اسکا ادا کرنا ہے اور وہ ذکر ہے ۱۲ سلہ قولہ یصلی الضحیٰ ربعا الخ جاننا چاہیے کہ اشراق اور چاشت کی نماز کی فضیلت کے تمام میں سیوطی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ام ہانی کے گھر یہ نماز پڑھکر فرمایا کہ یہ نماز اشراق کی نماز ہے اور انس کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے صلوٰۃ الضحیٰ یعنی نماز چاشت کا لفظ بولا تا ساتھ کہنا چاہیے کہ انبیا سابقین کی یہ نماز ہے قاضی ابوبکر بن عربی مالکی اور سیوطی نے دلیلیں بیان کیا ہے تاکہ غور کرنا چاہیے کہ اس نماز کے مستحب ہونے میں اختلاف ہے احادیث بھی مختلف وارد ہیں اور حافظ ابن قیم نے اسکے مستحب وغیر مستحب ہونے میں چھ قول ذکر کیے ہیں اور انکی ترجیح ہوجب نقد ابن دقیق العید کے اسی قول کو ہے کہ سنت و مستحب ہے اور صحیح اسباب میں مختلف آئی ہیں انمیں صحیح تطبیق یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مسلم میں بھی آئی ہے جو مسلم کی اس حدیث میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا الخ اسکے یہ معنے ہیں کہ آپ حضرت صلعم ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے یہ بھی ہوسکتا ہو کہ آپ نے خود عائشہ کے مکان میں یہ نماز نہیں پڑھی انہوں نے دیکھا ہو اور سنا ہو اور ابن عباس والی

حدیث صحیح فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے میرے گھر میں چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں یہ کسی اور نے اسکو روایت کیا ہو اور یہ تطبیق قاضی عیاض نے کی ہے اسی طور سے ابن عمر نے جو یہ کہا ہے تو اسلیے کہ ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی اور بہت سی حدیثیں ہیں جو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پہنچیں اور اکثر صحابہ کو علی ہذا القیاس نہیں پہنچیں لہذا تطبیق کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے اور اسمیں کچھ شبہ بھی نہیں کہ آنحضرت صلعم تو پڑھا کرتے تھے بدلیل احادیث صحیحہ صریحہ کے جو اسباب میں وارد ہیں جیسے کہ اسی کتاب میں خود آتی ہیں ۱۲

ف: اور معلوم ہو سبع وعشرین درجہ اور ایک روایت میں بخمس وعشرین جزءا ہے پس ان میں تطبیق یوں ہے کہ مفہوم عدد مراد نہیں ہوتا یا ستائیس حصے اور پچیس مقدار میں برابر ہیں یا نمازی کے حسب حال ہے جو اعلیٰ درجہ کا ہو اسکو ستائیس درجہ کا اجر اور جو کم درجہ کا ہو اسکے لیے پچیس ۷۰

صلى الله عليه وآله وسلم يصلي سبحة الضحى قط وإني لأسبحها وعن زيد

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑھتے ہوں چاشت کی نماز کبھی اور میں پڑھتی ہوں اور روایت ہے زید

بن أرقم رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال صلوة

ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز

الأوابين حين ترمض الفصال رواه الترمذي وعن أنس رضي الله

رجوع کرنے والوں کی جب جلنے لگیں پاؤں اونٹ کے بچوں کے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من صلى الضحى

عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے پڑھی چاشت کی نماز

ثنتي عشرة ركعة بنى الله له قصرا في الجنة رواه الترمذي وعن عائشة

بارہ رکعت بناوے گا اللہ تعالیٰ اسکے لیے محل جنت میں روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ اور روایت ہے عائشہ

رضي الله تعالى عنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيتي فصلى

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں پھر پڑھیں

الضحى ثماني ركعات رواه ابن حبان في صحيحه

چاشت کی آٹھ رکعتیں روایت کیا اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں۔

باب صلوة الجماعة والإمامة

باب نماز جماعت اور امامت کا

عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه

روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآله وسلم قال صلوة الجماعة أفضل من صلوة الفذ بسبع وعشرين

وآلہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت کی بہتر ہے اکیلے کی نماز سے ستائیس

درجة متفق عليه ولهما عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه بخمس و

درجہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ان دونوں کی روایت میں ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچیس

عشرين جزءا وكذا للبخاري عن أبي سعيد وقال درجة وعن أبي

حصے اور اسی طور پر بخاری کی روایت میں ہے ابی سعید سے اور کہا لفظ درجہ کا بدلے جزء کے۔ اور روایت ہے ابی

هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال و

ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے

الذي نفسي بيده لقد هممت أن آمر بحطب فيحتطب ثم آمر بالصلوة

اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مقرر ارادہ کیا میں نے کہ حکم کروں لکڑی جمع کرنے کا سو جمع کی جاوے پھر حکم کروں نماز کا

فيؤذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم أخالف إلى رجال لا يشهدون

سو اذان کہی جاوے اسکے واسطے پھر حکم کروں کسی شخص کو کہ امامت کرے لوگوں کی پھر پلٹ جاؤں میں ان لوگوں کی طرف جو نہیں حاضر ہوتے

علاوہ ازیں تفسیر شرح بخاری وغیرہ میں دیکھنی چاہیے۔ ف: قولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم اخالف الی رجال لا یشہدون الصلوٰۃ الخ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جماعت فرض عین ہے کیونکہ اسوقت اور لوگ تو جماعت میں حاضر ہی تھے پس اگر جماعت فرض کفایہ ہوتی تو تارکین جماعت مستحق عذاب نہ ہوتے اور عذاب انہیں پر ہے جو فرض کو چھوڑیں یا فعل حرام کو کریں۔ عطاء اور اوزاعی و احمد و ابو ثور و ابن خزیمہ و ابن منذر و ابن حبان کا یہی مذہب ہے اور ظاہریہ بھی اسیکے قائل ہیں اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ جماعت کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں اور بعضے فرض کفایہ کہتے ہیں اور شافعی کے ظاہر اقوال سے بھی نکلتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سنت مؤکدہ ہے اور اکثر متقدمین شافعیہ اور اکثر حنفیہ اور مالکیہ اور صاحبین ابی حنیفہ کا یہی مذہب ہے اور مصنف نے صحیح کہا ہے کہ سب سے قوی قول یہ ہے کہ جماعت فرض ہے واللہ اعلم یہ اس کا مفصل بیان مسئلہ تمام اور شروح بخاری میں دیکھا جاوے بہرصورت قرآن کریم اور احادیث پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز با جماعت کی کیسی تاکید ہے۔ صلوٰۃ الخوف یعنے لڑائی کے وقت کی نماز کے متعلق قرآن کریم میں جو صورت بیان ہے اس میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی بے چینی و تکلیف کے وقت بھی جبکہ دشمن کی فوج سامنے کھڑی ہو اور دشمن کے حملے کا خطرہ ہو یہ ارشاد ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرو۔ افسوس آج کل لوگ جماعت کی پرواہ نہیں کرتے اور اپنے معمولی کام کاج کی مصروفیت یا مجلس آرائی اور غفلت کی وجہ سے جماعت میں شامل نہیں ہوتے ۱۲-۱۲

۱؎ تو مسلم واجب ہے جب اذان سنے تو مسجد میں آکر جماعت میں حاضر ہو اس میں کمال مبالغہ ہے کہ جب اذان سنائی دے تو مسجد میں پہنچنا ضروری ہے اور اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اذان کا سننا جماعت میں شامل نہ ہونے کے لیے عذر ہے اور جب سنائی دے تو کوئی عذر نہ رہا اور یہ حکم

الصَّلٰوۃ فَاُحَرِّقَ عَلَیْہِمْ بُیُوْتَہُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُہُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ

نماز میں پس جلا دوں ان پر ان کے گھر اور قسم ہے اس کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر معلوم ہو ان میں کسی کو کہ پاوے گا

عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَہِدَ الْعِشَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ

ہڈی چکنی یا دو کھر اچھے تو البتہ آوے وہ عشاء کی نماز میں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ

اور روایت ہے اسی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت بھاری نماز منافقوں پر

صَلٰوۃُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوۃُ الْفَجْرِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْہِمَا لَاَتَوْہُمَا وَلَوْ حَبْوًا

نماز عشاء کی ہے اور نماز فجر کی اور اگر جانتے وہ خوبی جو ان میں ہے تو آتے ان دونوں کو اگرچہ گھٹنوں کے

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ قَالَ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰی

بل ہی۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے اسی سے کہا کہ آیا پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک مرد اندھا

فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَرَخَّصَ لَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی

اور بولا یا رسول اللہ نہیں ہے میرے پاس کوئی ہاتھ پکڑنے والا کہ لاوے مجھے مسجد میں پس رخصت دی اسکو پھر جب پیٹھ پھیری بلایا

دَعَاہُ فَقَالَ ہَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ

اسکو اور فرمایا کیا تو سنتا ہے اذان نماز کی کہا ہاں فرمایا پس تو حاضر ہو کر اسکو روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن

عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ جس نے سنی اذان

فَلَمْ یَاْتِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَابْنُ

پھر نہ آیا تو نہیں نماز اسکی مگر کسی عذر سے روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی اور ابن

حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَاِسْنَادُہٗ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ لٰکِنْ رَجَّحَ بَعْضُہُمْ وَقْفَہٗ

حبان اور حاکم نے اور سند اس کی مسلم کی شرط پر ہے لیکن ترجیح دی بعضوں نے موقوف ہونے کو اس کے

وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اور روایت ہے یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اس نے پڑھی پیغمبر خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز صبح کی پھر جب پڑھ چکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا ہُوَ بِرَجُلَیْنِ لَمْ یُصَلِّیَا فَدَعَا بِہِمَا فَجِیْءَ بِہِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُہُمَا

وسلم تو ناگاہ آپ کی نظر آ پڑی دو مردوں پر جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تو بلایا انکو پھر لائے گئے وہ دونوں در آنحالیکہ انکے شانوں کے گوشت کانپتے تھے

فَقَالَ لَہُمَا مَا مَنَعَکُمَا اَنْ تُصَلِّیَا مَعَنَا قَالَا قَدْ صَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا قَالَ

پھر فرمایا ان کو کس چیز نے روکا تم کو اس سے کہ نماز پڑھو ہمارے ساتھ بولے ہم پڑھ چکے ہیں اپنے ڈیروں میں فرمایا

فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّیْتُمَا فِیْ رِحَالِکُمَا ثُمَّ اَدْرَکْتُمَا الْاِمَامَ وَلَمْ یُصَلِّ فَصَلِّیَا مَعَہٗ

سو ایسا نہ کیا کرو جب پڑھی تم نے نماز اپنے ڈیروں میں پھر پایا تم نے امام کو حالانکہ نماز نہیں پڑھی اس نے سو پڑھ لو اسکے ساتھ

جماعت کے ضروری اور مؤکد ہونے کی دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے مگر بیکار اس میں اذان سننے کی قید اور جن صورتوں میں فرض نہیں وہ بھی سب محمول ہیں جیسے کہ قاعدہ ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس شخص کو ثواب کے لیے فرمایا ہو نہ وجوبا۔ عطاء نے کہا ہے کہ کسی کو نہ گھر میں نہ سفر میں یہ جائز نہیں کہ جب اذان سنے تو جماعت چھوڑ دے۔ اوزاعی نے کہا ہے کہ والد کی اطاعت کیلئے جماعت ترک کرے اذان سنے یا نہ سنے۔ اور ابو ثور رح جماعت کو واجب کہا کرتا تھا اس کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لڑائی میں دشمن کے خوف کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جماعت کا حکم فرمایا اور اس کے ترک کرنے میں آپ کو معذور نہ رکھا ۔ مصنف کہتے ہیں کہ بارش اور سردی اور آندھی جماعت میں حاضر ہونے کے لیے عذر ہے جیسے کہ صحیحین میں ہے اور بھوک کا زور بھی عذر ہے بدلیل حدیث شیخین کے (جو کہ اس کتاب میں گذری ہے) ۱۲ ازالۃ الخفا

مسک الختام ۲؎ یہ دونوں شخص جو جماعت میں شامل نہ ہوئے تھے جب اُن کو آپ کی خدمت شریف میں لایا گیا تو دہشت اور خوف کی وجہ سے انکے شانے کانپتے تھے چنانچہ خوف کے وقت آدمی بلکہ دوسرے جانور بھی کانپتے ہیں۔ جیسا کہ گائے وغیرہ جانور ذبح کرنے کے وقت کانپتے ہوئے دیکھے گئے ہیں ۱۲

صلعم نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے نفل ہوگی یہ حدیث صاف دلیل ہے اس امر پر کہ جب جماعت ملے تو خواہ پہلے جماعت ہی سے نماز پڑھی ہو یا تنہا پڑھی ہو پھر جماعت سے ضرور پڑھ لے
... صلعم نے اس حدیث میں حکم فرمایا ہے اور ظاہر حدیث عام ہے پانچوں نمازوں میں کوئی نماز ہو اسے جماعت سے دوبارہ پڑھ لیا جائے ... ۷۲

فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ

ایسے کہ وہ تمہارے لئے نفل ہے روایت کیا اسکو احمد نے اور عبارت اسی کی ہے اور تینوں نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور ابن حبان نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَلَا تُكَبِّرُوا حَتَّى يُكَبِّرَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَلَا تَرْكَعُوا حَتَّى يَرْكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَلَا تَسْجُدُوا حَتَّى يَسْجُدَ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کیا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کی جاوے اسکی سو جب تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور نہ تکبیر کہو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہے اور جب وہ رکوع کرے سو تم بھی رکوع کرو اور تم رکوع نہ کرو یہاں تک کہ وہ رکوع میں پہنچے اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللھم ربنا لک الحمد (یعنے اے اللہ ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریف ہے) اور جب سجدہ کرے تو تم (بھی) سجدہ کرو اور نہ سجدہ کرو یہاں تک کہ وہ سجدہ میں پہنچ لے اور جب کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب بیٹھ کر پڑھے تو بیٹھ کر پڑھو سب کے سب روایت کیا اس کو ابو داود نے اور یہ عبارت اسی کی ہے اور اصل اس کی صحیحین میں ہے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا یاروں میں اپنے پیچھے رہنا تو فرمایا آگے آؤ اور پیروی کرو میری اور پیروی کریں تمہاری وہ لوگ جو کہ تمہارے پیچھے کھڑے ہوں روایت کیا اسے مسلم نے

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُجْرَةً بِخَصَفَةٍ فَصَلَّى فِيهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ الْحَدِيثَ وَفِيهِ أَفْضَلُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حجرہ بنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حجرہ بورئے کا پس نماز پڑھی اس میں پھر تلاش کی آپ کی کئی آدمیوں نے اور آئے پڑھتے تھے ساتھ نماز آپ کے آخر حدیث تک اور اس میں ہے کہ افضل نماز آدمی کی اس کے گھر میں ہے سوا فرض کے یہ حدیث متفق علیہ ہے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى مُعَاذٌ بِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ يَا مُعَاذُ فَتَّانًا إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَ

اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ پڑھی معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے یاروں کے ساتھ نماز عشاء کی سو لمبی کی ان پر تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا چاہتا ہے تو اے معاذ کہ ہو تو فتنہ میں ڈالنے والا جب امامت کرے تو لوگوں کی تو پڑھ والشمس وضحاہا اور

(حاشیہ) ... حنفیہ کے ہاں ... نماز دوبارہ نہ پڑھی جائے مگر ظہر اور عشاء ... عصر تو اسلئے پھر نہ پڑھے کہ فجر اور عصر کے بعد نماز ... کیونکہ اس کے بعد ... مغرب کو اسلئے کہ وہ دن کے وتر ہیں اگر اسے دہرایا تو شفع یعنے جفت ہو جائیں گے اور مالک کہتا ہے کہ اگر کسی نے جماعت سے پڑھ چکا ہو تو پھر نہ پڑھے ورنہ جماعت کے ساتھ دہرا لے مگر مغرب کو کبھی نہ دہرائے (انتہی) اور اوزاعی نے کہا ہے کہ مغرب اور صبح کے سوا نماز کو دہرا لیا کرے اور یہ حدیث ابو حنیفہ رح اور ان سب کے خلاف ہے اور ان پر حجت ہے کیونکہ حدیث میں کسی چیز کی خصوصیت نہیں بلکہ اس حدیث میں خاص صبح ہی کے وقت کا قصہ ہے۔ علاوہ اسکے خاص کر جس شخص نے تنہا نماز پڑھی ہو اور پھر جماعت میں شامل ہو جائے اسکے حق میں بھی صریح حدیث ترمذی کیا موجود ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلعم نماز پڑھ چکے (یعنے جماعت کرا چکے) تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا کوئی ایسا مرد نہیں ہے جو اس شخص پر صدقہ کرے (یعنے اسکے ساتھ مل جائے) تاکہ دونوں سے ملکر جماعت کا ثواب اسے بھی حاصل ہو) سو اس شخص کے ساتھ ایک آدمی نے نماز پڑھ لی اسکو ترمذی اور ابو داود نے ابو سعید خدری رضہ سے اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی اور سنن بیہقی میں ظاہر کیا کہ وہ مرد (جو حسب رسول اللہ صلعم کے فرمانے سے اسکے ساتھ نماز پڑھا) ابو بکر صدیق رضہ تھے ۱۲ ف یعنے جب امام کسی عذر کی وجہ سے بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر نماز پڑھیں کھڑے ہو کر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں لیکن حضرت رسول اللہ صلعم نے آخری بیماری یعنے مرض موت میں بیٹھکر نماز پڑھی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر اسلئے علماء نے کہا ہے یہ حکم کہ مقتدی بھی بیٹھکر نماز پڑھیں منسوخ ہے ۱۲

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو اسقدر لمبی قرأت نہ پڑھنی چاہئے جس سے مقتدی تنگ آجائیں اور اس وجہ سے جماعت میں شامل ہونے سے گریز کرنے لگیں۔ ایک اور حدیث میں جو اس کے بعد آتی ہے اس طرح آیا ہے کہ جو شخص امامت کرائے وہ مختصر نماز پڑھے کیونکہ بعض مقتدی کام کاج والے ہوتے ہیں۔ بعض چھوٹے بچے اور بعض بیمار اور بعض بڈھے کمزور۔ پس اس کو ان سب کا خیال رکھنا چاہئے اور جب تنہا پڑھے تو جسقدر چاہے لمبی قرأت پڑھے۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ امام نماز کو جلدی جلدی سے ساتھ ختم کردے بلکہ مطلب یہ ہے کہ مسنون طریقہ کے ساتھ اس کے تمام ارکان ادا کرے اور زیادہ طول نہ کرے۔

بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قِصَّةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَتْ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبِي جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَقًّا قَالَ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا قَالَ فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي فَقَدَّمُونِي وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَفِي رِوَايَةٍ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رصوا صفوفکم الخ۔ اور صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا اپنی صفیں سیدھی کیا کرو ورنہ اگر نہ کروگے تو یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم میں مخالفت ڈالیگا (راوی کہتا ہے) کہ پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اپنا کندھا اپنے پاس کے (نمازی کے) کندھے سے

الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مرد کسی مرد کی حکومت میں اور نہ بیٹھے گھر میں اس کے اس کی مسند پر مگر اس کے حکم سے روایت کیا اسکو مسلم

وَلِابْنِ مَاجَهْ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَلَا تَؤُمَّنَّ امْرَأَةٌ رَجُلًا وَلَا أَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا وَلَا

اور ابن ماجہ کے لیے ہے جابر کی حدیث سے اور امامت نہ کرے عورت مرد کی اور نہ گاؤں کا رہنے والا مہاجر کی اور نہ

فَاجِرٌ مُؤْمِنًا وَإِسْنَادُهُ وَاهٍ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

بدکار نیک مومن کی اور اسناد اس کی ضعیف ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وسلم سے فرمایا کہ ملاؤ اپنی صفوں کو اور ان کے درمیان نزدیکی کرو اور گردنوں کو برابر کرو۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد

وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اور نسائی نے اور صحیح کہا اس کو ابن حبان نے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر صفوں میں مردوں کی وہ صف ہے جو پہلی ہے اور بدتر آخر کی وہ صف ہے جو پیچھے ہے

خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

بہتر صفوں میں عورتوں کی آخر ان کی ہے اور بدتر ان کی اول انکی ہے روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت ہے ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک رات

فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي

سو کھڑا ہوا میں بائیں ان کے پھر پکڑا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا سر میرے پیچھے سے پھر کیا مجھے

عَنْ يَمِينِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ

اپنی داہنی طرف یہ متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نماز پڑھی رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو کھڑا ہوا میں اور ایک یتیم ان کے پیچھے اور ام سلیم پیچھے ہمارے یہ متفق علیہ ہے

وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ

اور عبارت بخاری کی ہے۔ اور روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ پہنچا طرف نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَقَالَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس حالت میں کہ آپ رکوع میں تھے پس اس نے رکوع کیا پہلے ملنے سے صف میں تب فرمایا

لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ

ان کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیادہ کرے اللہ تعالیٰ تیری حرص کو اور پھر ایسا نہ کر روایت کیا اسکو بخاری نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے

فِيهِ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ

کہ رکوع کیا پیچھے صف کے پھر چلا طرف صف کے اور روایت ہے وابصہ بن معبد

روایت کیا ہے اور نحو اس کا کہا ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے اور اس کے اسناد میں شہر بن حوشب ہے جو کہ ضعیف ہے اور انس کی حدیث اسکی تائید کرتی ہے ..... سے یہ بھی عمل کے لائق ہوگئی زادک اللہ حرصا یعنی نیکی کی طلب اور مقام قرب حق جل جلالہ میں پہنچنے کی حرص اللہ تعالیٰ زیادہ کرے۔

اور اپنا ٹخنہ اس کے ٹخنے سے ملاتے تھے اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں صف کی کشادگی میں شیطان کو دیکھتا ہوں ... اور اس کے بہت سی حدیثیں ہیں جن سے بہت تاکید نکلتی ہے کہ بعض بعض صفوں کا سیدھا کرنا نہایت ضروری ہے ... اور اول صف کے اجر میں اور اس کے پورا کرنے کی تاکید میں اور داہنی طرف کے ثواب اور صف کی بائیں طرف کے پورا کرنے میں بہت حدیثیں ہیں اسمیں دیکھنی چاہئیں۔

قولہ ابن عباس ... اور بخاری نے اپنی صحیح میں مختلف ابواب میں مختلف سندوں سے ... نماز نفل ... کہ آپ نے کہا کہ پہلے ... اور بچے کو صف میں ... قولہ زادک اللہ حرصا ...

۶۵ جس شخص نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا اسکے متعلق بعض علما کہتے ہیں کہ چونکہ صف سے علیحدہ اکیلے نماز پڑھنا ممنوع ہے اسلئے جو شخص صف سے علیحدہ اکیلا ہو کر نماز پڑھیگا اسکی نماز درست نہ ہوگی اور اسیواسطے آپ نے اس شخص کو نماز کے دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا امام احمد نخعی اور بعض دیگر ائمہ کا یہی مذہب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کو دوبارہ پڑھنے کا حکم اسلئے دیا [illegible]

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کسی مرد کو کہ نماز پڑھتا تھا

خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

پیچھے صف کے اکیلے سو حکم کیا اس کو کہ پھر پڑھے نماز روایت کیا اس کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے

وَحَسَّنَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ عَنْ طَلْقٍ لَا صَلٰوةَ لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ

اور حسن کہا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اس کو ابن حبان نے اور اسی (ابن حبان) کے لیے طلق سے روایت ہے کہ نماز نہیں ہوتی اکیلے کی جو پیچھے صف کے ہے

وَزَادَ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيثِ وَابِصَةَ أَلَا دَخَلْتَ مَعَهُمْ أَوِ اجْتَرَرْتَ رَجُلًا

اور زیادہ کیا طبرانی نے حدیث میں وابصہ کے کیوں نہ داخل ہوا تو ساتھ ان کے یا کیوں نہیں کھینچ لیا تو نے کسی مرد کو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب

سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا

سنو تم اقامت تو چلو طرف نماز کی اور لازم پکڑو آرام اور آہستگی کو اور

تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَ

جلدی نہ چلو پھر جو تم نے پا لی سو پڑھ لو اور جو نہ ملے تم کو سو پوری کر لو (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے۔ اور

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ

روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد کی

الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ وَصَلٰوتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى

نماز ایک مرد کے ساتھ بہتر ہے اس کی نماز سے اکیلے اور نماز اس کی ساتھ دو مرد کے بہتر ہے

مِنْ صَلٰوتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَبُو

ایک مرد کے ساتھ کی نماز سے اور جو بہت زیادہ ہو تو وہ زیادہ پسند ہے اللہ تعالیٰ بزرگی عظمت والے کو روایت کیا اسکو ابو

دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أُمِّ وَرَقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا

داؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اس کو ابن حبان نے اور روایت ہے ام ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا رَوَاهُ أَبُو

کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا اس کو کہ امامت کرے اپنے گھر والوں کی روایت کیا اسکو ابو

دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

داؤد نے اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ نے اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى

صلے اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو اس لئے کہ امامت کرے لوگوں کی اور وہ نابینا تھے

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَنَحْوُهُ لِابْنِ حِبَّانَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنِ ابْنِ

روایت کیا اس کو احمد اور ابو داؤد نے اور اسی کی مانند روایت ہے ابن حبان کی عائشہ رضہ سے اور روایت ہے ابن

[illegible]

ملے قولہ فاقرت صلوٰۃ السفر اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ سفر کی نماز جیسا اول اول دو ہی رکعتیں فرض ہوئیں تو ہمیشہ سفر میں دو ہی پڑھنی چاہئیں یعنی قصر واجب ہوا اور ظاہر آیت
واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ سے یہ نکلتا ہے کہ قصر واجب نہیں اور حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ عبارت لا جناح اباحت میں نص نہیں اور اس عبارت ٧٦

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوا علی
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھو اس پر

من قال لا الٰہ الا اللہ وصلوا خلف من قال لا الٰہ الا اللہ رواہ الدار
جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ اور نماز پڑھو پیچھے اس شخص کے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ روایت کیا اسے

قطنی باسناد ضعیف وعن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
دارقطنی نے اسناد ضعیف سے اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰۃ والامام
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب داخل ہو تم میں سے کوئی نماز میں اور امام

علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواہ الترمذی باسناد ضعیف
ایک حالت میں ہو تو کرے جس طرح کرتا ہو امام روایت کیا اسکو ترمذی نے اسناد ضعیف سے

باب صلوٰۃ المسافر والمریض

باب نماز مسافر اور مریض کا

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت اول ما فرضت الصلوٰۃ رکعتان
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اول جو فرض ہوئی نماز دو رکعت تھی

فاقرت صلوٰۃ السفر واتمت صلوٰۃ الحضر متفق علیہ وللبخاری ثم ھاجر
سو برقرار رکھی گئی نماز سفر کی اور پوری کی گئی نماز گھر کی (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور بخاری میں ہے پھر ہجرت کی

ففرضت اربعا واقرت صلوٰۃ السفر علی الاول زاد احمد الا المغرب
تو فرض ہوئی چار رکعت اور برحال رکھی گئی نماز سفر کی اسی پہلی حالت پر اور زیادہ کیا احمد نے مگر نماز مغرب کی

فانھا وتر النھار والا الصبح فانھا تطول فیھا القراءۃ وعن عائشۃ
کہ وہ دن کے وتر ہیں اور نماز صبح کی کیونکہ اس میں قرأت لمبی پڑھی جاتی ہے اور روایت ہے حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقصر فی السفر
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں قصر بھی کرتے اور پوری

ویتم ویصوم ویفطر رواہ الدارقطنی ورواتہ ثقات الا انہ معلول
بھی پڑھتے اور روزہ بھی رکھتے اور افطار بھی کرتے روایت کیا ہے دارقطنی نے اور راوی اسکے ثقہ ہیں مگر یہ حدیث علت والی ہے

والمحفوظ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا من فعلھا وقالت انہ لا یشق
اور محفوظ (یہ ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ چار رکعت کا پڑھنا اور روزہ رکھنا ان کے فعل سے ہے اور کہا کہ پورا پڑھنا نہیں مشکل

علی اخرجہ البیھقی وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال
مجھ پر نکالا اسے بیہقی نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ یحب ان تؤتی رخصہ کما یکرہ ان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس بات کو کہ رخصتوں پر اسکی عمل کیا جاوے جیسے برا جانتا ہے اس بات کو

کی اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام عبادات اور طاعت اور کثیر ثواب پر بڑی حرص رکھتے تھے اور قصر میں حرج اور تقصیر سمجھتے تھے پس ان کے اطمینان کے لئے کہا گیا کہ قصر میں کوئی حرج نہیں جس طرح تمہارا خیال ہے بلکہ پوری نماز کا ثواب تمہیں ملتا ہے چنانچہ بعض علماء سعی بین الصفا والمروہ کو واجب کہتے ہیں خدا کے قول ولا جناح علیہ ان یطوف بہما کا اسی تقریر کرتے ہیں علاوہ بروایت بخاری عائشہ سے ثابت ہے اور قصر کے واجب ہونے پر بہت سی احادیث اور آثار دلالت کرتے ہیں۔ جسکی تفصیل و تحقیق کتاب مسک الختام میں ہے ۱۲

ملے من عائشہ کی اس حدیث میں مضارع کے چار صیغے ہیں بعض نے ان چاروں کو یا کے ساتھ مذکر غائب کا صیغہ روایت کیا ہے اس وقت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کبھی سفر میں نماز قصر کرتے اور کبھی پوری پڑھتے اور روزہ کبھی رکھتے اور کبھی افطار کرتے تھے ابن حجر نے کہا صحیح یہ ہے کہ دو صیغے یعنی یقصر اور یفطر یا کے ساتھ مذکر غائب کے صیغے ہیں اور دو صیغے تتم اور تصوم تا کے ساتھ مونث غائب کے صیغے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں قصر اور افطار کرتے تھے اور حضرت عائشہ پوری پڑھتی اور روزہ رکھتی تھیں ۱۲ ملے قولہ لا یشق جیسا کہ حضرت عثمان تاویل کرتے تھے ۱۲ ملے قولہ یحب الخ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ موقع رخصت پر عمل نہ کرنا مکروہ ناجائز ہے کیونکہ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رخصت کا نہ کرنے کے مساوی ہے اور دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رخصت پر عمل کرنا عزیمت پر عمل کرنے کی نظیر ہے پس ضرور ہے کہ رخصت کا ترک اور عزیمت کا چھوڑنا دونوں برابر ہوں رخصت پر عمل نہ کرنا بحکم مساوات گناہ ٹھیرا واللہ اعلم ۱۲

سے تو روایت میں مسیرة ثلاثة امیال او ثلاثة فراسخ ہے خطابی نے کہا ہے کہ اس روایت میں جو میل یا فرسخ میں شک ہے سو شعبہ (راوی حدیث) سے ہے اصل حدیث میں نہیں مسافر کو اختیار ہے کہ تین میل یا تین فرسخ پر قصر کر لیا کرے اور فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اور میل بقول نووی چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے میل میں کہا کہ علماء کے اس مسافت میں کہ جس میں قصر کیا جاوے بیس قول ہیں۔

تؤتى معصيته. رواه أحمد وصححه ابن خزيمة وابن حبان. وفي رواية: كما

کہ اس کی نافرمانی کی جاوے روایت کیا اسے احمد نے اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور ایک روایت میں (یوں ہے) کہ جیسے

يحب أن تؤتى عزائمه. وعن أنس رضي الله تعالى عنه قال: كان رسول

پسند کرتا ہے اس بات کو کہ اس کے فرض ادا کیے جاویں اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا خرج مسيرة ثلاثة أميال أو ثلاثة

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب مسافت تین میل کی یا تین فرسنگ کی لے

فراسخ صلى ركعتين. رواه مسلم. وعنه قال: خرجنا مع رسول الله صلى الله

نکلتے تو دو رکعت نماز پڑھتے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا ہم روانہ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ

عليه وآله وسلم من المدينة إلى مكة، فكان يصلي ركعتين ركعتين حتى رجعنا إلى المدينة.

علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے سے مکہ معظمہ کی طرف اور آپ دو ہی رکعت نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم لوٹے مدینے کی طرف

متفق عليه، واللفظ للبخاري. وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: أقام

(یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ نبی صلے اللہ

النبي صلى الله عليه وآله وسلم تسعة عشر يوما يقصر. وفي لفظ: بمكة

علیہ وآلہ وسلم ٹھہرے انیس دن (اور) قصر کرتے رہے اور ایک روایت میں ہے کہ مکہ میں

تسعة عشر يوما. رواه البخاري. وفي رواية لأبي داود: سبع عشرة. وفي

انیس دن ٹھہرے روایت کیا اسے بخاری نے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے سترہ دن اور دوسری

أخرى: خمس عشرة. وله عن عمران بن حصين: ثماني عشرة. وله عن جابر: أقام

روایت میں ہے پندرہ دن اور اسی میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اٹھارہ دن مروی ہیں اور اسی میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

بتبوك عشرين يوما يقصر الصلاة. ورواته ثقات، إلا أنه اختلف في وصله.

کہ آپ تبوک میں بیس دن ٹھہرے اور قصر کرتے رہے نماز کو اور اس کے راوی ثقہ ہیں مگر اس حدیث کے متصل ہونے میں اختلاف ہے

وعن أنس رضي الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله

اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم إذا ارتحل قبل أن تزيغ الشمس أخر الظهر إلى وقت العصر، ثم

جب دن ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو تاخیر کرتے ظہر کو عصر کے وقت تک پھر

نزل فجمع بينهما، فإن زاغت الشمس قبل أن يرتحل صلى الظهر ثم ركب. متفق

ڈیرہ کرتے تو دونوں کو جمع کر کے پڑھتے اور اگر کوچ کرنے سے پہلے دن ڈھل جاتا تو پڑھتے نماز ظہر کی پھر سوار ہوتے (یہ حدیث)

عليه. وفي رواية الحاكم في الأربعين بإسناد صحيح: صلى الظهر والعصر

متفق علیہ ہے اور حاکم کی ایک روایت میں ہے چہل حدیث میں صحیح اسناد سے کہ آپ ظہر اور عصر دونوں کو پڑھتے

ثم ركب. ولأبي نعيم في مستخرج مسلم: كان إذا كان في سفر فزالت

پھر سوار ہوتے اور ابو نعیم کی مستخرج مسلم میں ہے کہ دستور تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے اور آفتاب ڈھل جاتا

جبکہ ابن المنذر نے نقل کیا ہے اور حافظ ابن القیم رحمہ نے زاد المعاد میں کہا ہے کہ آنحضرت نے اپنی امت کے لیے نماز قصر اور روزہ افطار کرنے کی کسی مسافت محدود (معین) کی تعیین نہیں باندھی بلکہ ان کے لیے جیسے کہ ہر سفر میں تیمم مطلق رکھا ہے ایسے ہی یہ بھی مطلق سفر رکھا ہے اور معین نہیں کیا تو ایک دن یا دو دن یا تین دن کی تعیین جو آپ سے روایت کرتے ہیں سو صحیح نہیں واللہ اعلم اور مجھ کو اور بہر سفر میں نمازوں کے قصر کرنے کا جو رتبہ ہے سلف کا مذہب ہے والحمد للہ حضرت شیخ (عبد الحق محدث دہلوی) نے بھی اس کا اقرار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے لیے قاضی محمد بن علی شوکانی نے دراری مضیئہ شرح درر بہیہ میں فرماتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم زمین پر چلو تو تم پر نماز قصر کرنے کا کوئی گناہ نہیں اور زمین پر چلنا ہر چلنے پر کہا جا سکتا ہے مگر چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد کو جایا کرتے اور قصر نہ کیا کرتے سو سفر کے بغیر چلنا اس سے نکل گیا اور آنحضرت سے تعیین مقدار میں جس میں مسافر قصر کرے کچھ ثابت نہیں سو جسے لغت میں سفر کہا جائے اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہوا اور جو کوئی اپنی بستی سے کہیں کو قصد کرے اور اس سے نکلے یہاں تک کہ وہ مسافر کہا جاوے تو وہ قصر کرے اگرچہ مقام ایک میل یا تین میل سے کم فاصلہ پر ہو اور جن علماء نے ایک برید اور ایک دن اور دو دن اور تین دن یا اس سے زیادہ کو معتبر رکھا اور اس کی قید لگائی اور تعیین کی ان کی کوئی دلیل نہیں

دلیل نہیں ہے بہت اپنی دلیل میں یہ حدیث لائی ہیں کسی عورت کو جو اللہ پر اور پچھلے دن (یعنی قیامت) پر ایمان رکھتی ہو اپنے ذی محرم کے سوا تین دن کا سفر کرنا حلال نہیں اور ایک روایت میں ایک دن اور ایک رات آئی ہے اور ایک روایت میں ایک برید ہے سو اس حدیث میں قصر کا ذکر تک نہیں نہ صحیح حدیث اس کی سیاق میں ہے بلکہ وہ مسلم میں جدا ہے اور واسطے سفر کے باب میں اصل کرتے ہیں نکلنا ہے اور سب سے حتیٰ آئی ہیں ان سب سے بہتر ہے روایت ہے جو شعبہ نے یحییٰ بن یزید ہنائی سے روایت کیا ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے قصر کا مسئلہ پوچھا کہا کہ رسول اللہ صلعم جب تین میل یا تین فرسخ سفر کرتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور شک شعبہ کو ہے

بقیہ صفحہ

...یعنی ایسے یاد نہیں کہ انس نے تین میل فرمایا ہے یا تین فرسخ اس کو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے اور برید کا نام سفر رکھنے سے ... سفر رکھنے کی نفی نہیں ہوتی ہے ...
... ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے والوں کو فرمایا ہے کہ چار برید سے کم میں کہ عسفان تک قصر نہ کیا کرو ... اس حدیث کے اسناد میں عبد ۷۸

الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

تو ظہر اور عصر کو اکٹھا کر کے پڑھتے پھر کوچ کرتے اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي

سے انہوں نے کہا کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبوک کی لڑائی میں تو آپ پڑھا کرتے تھے

الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ظہر اور عصر کو اکٹھا اور مغرب اور عشا کو اکٹھا روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے ابن عباس

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار برید سے کم میں نماز کو

فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعَةِ بُرُدٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى عُسْفَانَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ

قصر نہ کیا کرو اور چار برید ہیں مکہ سے عسفان تک (جو ہوتے ہیں) روایت کیا اسے دارقطنی نے ضعیف

ضَعِيفٍ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ كَذَا أَخْرَجَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ

اسناد سے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اسی طرح نقل کیا اسے ابن خزیمہ نے اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الَّذِينَ إِذَا

سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت کے وہ لوگ ہیں کہ جب

أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا وَإِذَا سَافَرُوا قَصَرُوا وَأَفْطَرُوا أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي

کوئی کام گناہ کا کرتے ہیں تو بخشش مانگتے ہیں اور جب سفر کرتے ہیں تو قصر اور افطار کرتے ہیں روایت کیا اسے طبرانی نے

الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَهُوَ فِي مَرَاسِيلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عِنْدَ

اوسط میں ساتھ ضعیف اسناد کے اور وہ سعید بن مسیب کی مرسل حدیثوں میں ہے بیہقی

الْبَيْهَقِيِّ مُخْتَصَرًا وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

کے نزدیک اختصار کے ساتھ اور روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مجھکو

كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ

بواسیر (کا مرض) تھا تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کی بابت تو آپ نے فرمایا

صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ نماز کھڑے ہو کر پڑھ پس اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ اور اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو کروٹ پر لیٹ کر پڑھ روایت کیا اسے بخاری نے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا کہ عیادت کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مَرِيضًا فَرَآهُ يُصَلِّي عَلَى وِسَادَةٍ فَرَمَى بِهَا وَقَالَ صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنِ

ایک مریض کی اور اسکو تکیہ پر نماز پڑھتے دیکھا تو پھینک دیا اس کو (یعنی تکیہ ہٹا دیا) اور فرمایا نماز پڑھ زمین پر اگر

اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيمَاءً وَاجْعَلْ سُجُودَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ

تجھ کو طاقت ہو اور اگر زمین پر پڑھنے کی طاقت نہ ہو سکے تو اشارہ سے پڑھ اور کر اپنے سجود کو پست اپنے رکوع سے

(حاشیہ) ... اور ایک حدیث میں جابر کی ... اور اس مسئلہ میں بہت سے مذہب ہیں ... حنفیہ کا مذہب ہے ... اور اگر اقامت کی نیت نہ ہو تو ... حواشی صفحہ ہٰذا ... معلوم ہوا کہ کم سے کم مسافت جس میں قصر کرنا چاہیے اور حنفیوں کے نزدیک ... یہ حدیث بسند ضعیف ... اور صحیح یہ ہے کہ ابن عباس کا قول اور موقوف حدیث ہے ...

... اور جو شخص اشارہ نہ کر سکے اس سے ... امام شوکانی ... [illegible]

۷۸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار زانو بیٹھکر نماز پڑھی۔ آپکا اسطرح بیٹھکر نماز پڑھنا بیماری کے باعث تھا بیمار آدمی جس طرح بیٹھ سکے
۷۹ اسی طرح بیٹھکر نماز ادا کرے۔ خداوند کریم کا یہ فضل و احسان ہے کہ اس نے دین میں آسانی فرمائی ہے اور اپنے بندوں کو کوئی ایسی تکلیف نہیں دی جس کو وہ برداشت نہ کر سکیں۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَصَحَّحَ أَبُو حَاتِمٍ وَقْفَهُ. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
روایت کیا اسے بیہقی نے اور ابو حاتم نے اسکے موقوف ہونے کو صحیح کہا اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ
انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار زانو نماز پڑھتے ہوئے۔ روایت کیا اسے نسائی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے

بَابُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ
باب جمعہ کی نماز کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ
روایت ہے عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ ان دونو نے سنا رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے اوپر لکڑیوں منبر اپنے کے کہ لوگ جمعوں کے چھوڑ دینے سے

وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ. رَوَاهُ
باز آویں نہیں تو مہر لگا دیگا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر پھر غافلوں سے ہو جاویں گے روایت کیا اسے

مُسْلِمٌ. وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ
مسلم نے۔ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا ہم پڑھا کرتے تھے ساتھ رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمعہ کی نماز پھر ہم لوٹتے تھے اس حال میں کہ نہ ہوتی دیواروں کے ایسی چھاؤں کہ ہم اس کا سایہ لیکر

بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَهُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ
میں چلتے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں (یوں) ہے کہ ہم آپ کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے جب ڈھل جاتا آفتاب

ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ. وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا
پھر لوٹتے تھے سایہ ڈھونڈتے ہوئے اور روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہم

كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِي
دوپہر کے وقت نہ سوتے تھے اور نہ کھانا کھاتے تھے مگر پیچھے جمعہ کے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور ایک

رِوَايَةٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ
میں (یوں) ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا فَجَاءَتْ عِيرٌ
عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کھڑے ہو کر اک (دفعہ) آیا ایک قافلہ

مِنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا. رَوَاهُ
شام سے (غلہ لیکر) اور لوگ اس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس نہ رہے مگر بارہ شخص روایت کیا

مُسْلِمٌ. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
اسے مسلم نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

وہ برداشت نہ کر سکیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ اور حدیث شریف میں ہے إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ یعنی دین میں ہر طرح سے آسانی ہے۔
۸۰ اس حدیث سے نماز جمعہ کی نہایت تاکید ہوتی ہے کہ نماز جمعہ ترک کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے اور پھر حق تعالیٰ کی یاد سے غافل اور دین سے بے بہرہ ہو جاتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک۔
۸۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ ایسے وقت میں پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مکانوں کی دیواروں کا سایہ بقدر کافی ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ جس کے آرام کے ساتھ سایہ میں چل سکیں۔
۸۲ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ زوال آفتاب سے پیچھے نماز جمعہ ادا کر لیتے تھے۔ اس سے پہلی حدیث بھی صاف طور پر بیان ہے کہ نماز جمعہ زوال آفتاب یعنی سورج ڈھلنے کے بعد ادا کرتے تھے نماز جمعہ نماز ظہر کے قائم مقام ہے پس اس کا وقت بھی وہی ہے جو نماز ظہر کا ہے۔ البتہ ۸۳ اس ... خطبہ زیادہ ... نماز سے پہلے پڑھنا ...

اسلیے بسبب ... اس کے لیے جلدی کرنا چاہیے اگر خطبہ سے فارغ ہونے پر نماز میں دیر نہ ہو جائے بلکہ اس حدیث سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نہایت درجہ ... نماز کے بارے میں رغبت ہونا ہے کہ وہ جمعہ کے روز نماز جمعہ ادا کرنے سے پہلے نہ تو کھانا کھاتے نہ سوتے ہی ... وغیرہ میں مصروف رہتے اور اکل طعام یعنی کھانا کھانا اور استراحت و آرام نماز کے بعد ہوتا۔

ك قولہ من ادرک رکعۃ الخ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ کی حدیث سے ساتھ اس لفظ کے آیا ہے کہ جس شخص نے پائی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اس نے نماز کو اور یہ حکم عام ہے سب نمازوں کو شامل ہے اور تخصیص ساتھ جمعہ کے نہیں رکھتا بیہقی میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی ٨٠

صلى الله عليه وآله وسلم مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلوٰةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے پائی ایک رکعت جمعہ کی نماز سے اور سوا اس کے سے

فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَقَدْ تَمَّتْ صَلوٰتُهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَ

تو چاہیے کہ ملا دے اس کی طرف دوسری رکعت اور بیشک اس کی نماز پوری ہو گئی روایت کیا اسے نسائی اور ابن ماجہ اور

الدَّارَقُطْنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ لَكِنْ قَوَّى أَبُو حَاتِمٍ إِرْسَالَهُ وَعَنْ

دارقطنی نے اور عبارت دارقطنی کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے لیکن ابوحاتم نے اس کے مرسل ہونے کو قوی کہا ہے اور روایت ہے

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ أَنْبَأَكَ أَنَّهُ كَانَ

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے پس خطبہ (ثانی) کھڑے ہو کر پڑھتے سو جو شخص تجھ کو خبر دے کہ آپ

يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ

خطبہ پڑھتے تھے بیٹھ کر سو بیشک اس نے جھوٹ کہا نقل کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی

اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ

اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تھی کہ جب خطبہ پڑھتے

احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ

تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ سخت ہو جاتا یہاں تک کہ گویا آپ کسی لشکر سے ڈرانے والے ہیں

يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَ

جس کی خبر دیتے ہیں کہ صبح اور شام کو تم پر آیا چاہتا ہے اور فرماتے اما بعد بیشک بہتر کلاموں کی کتاب اللہ تعالیٰ کی ہے اور

خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

بہتر طریقوں سے طریقہ محمد کا ہے اور سب کاموں سے برے (دین میں) نئے کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

روایت کیا اسے مسلم نے اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ ہوتا تھا خطبہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

سَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ

جمعے کے دن یہ کہ اللہ کی حمد کرتے اور ثنا کرتے پھر کہتے بعد اس کے اور اس حال کہ بلند ہو جاتی آواز آپ کی

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ

اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ جسکو اللہ ہدایت کرے اسکو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسکو وہ گمراہ کرے اسکو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں

وَلِلنَّسَائِيِّ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

اور نسائی کی روایت میں ہے کہ ہر گمراہی آگ میں ہے اور روایت ہے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلوٰةِ الرَّجُلِ

عنہما سے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ نماز کا لمبا کرنا

علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے پائی جمعے سے ایک رکعت پس چاہیے کہ ملا دے ساتھ اس کے دوسری رکعت کو پس تحقیق تمام کرے
ك اس حدیث سے تین مسئلے معلوم ہوتے ہیں اول یہ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے دوسرا یہ کہ آپ دو خطبے پڑھتے تھے تیسرا یہ کہ دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھ جاتے تھے۔ پس عذر کے بغیر بیٹھ کر خطبہ پڑھنا یا دو خطبے نہ پڑھنا یا بیچ میں نہ بیٹھنا بدعت اور سنت کے خلاف ہے
ك اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ بلند آواز کے ساتھ پڑھنا اور ایسی طرح سے ادا کرنا چاہیے کہ سامعین پر اس کا اثر ہو

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کو لمبا کرنا اور خطبے کو مختصر کرنا چاہیے اصل مقصود نماز ہے۔ آجکل بعضے امام اور خطیب خطبہ پڑھنے میں بہت زیادہ وقت گذار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ نماز میں معمول سے زیادہ دیر ہو جاتی ہے اور کام کاج والے لوگ بھی تنگ آ جاتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے ۱۲

۸۱

وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ

اور خطبہ کا چھوٹا ہونا آدمی کی دانائی کی علامت ہے سلہ روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ

مروی ہے کہا نہیں سیکھا میں نے ق والقرآن المجید کو مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ

وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پڑھتے اس کو ہر جمعہ میں منبر پر جب لوگوں کو خطبہ سناتے سلہ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ

وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت کلام کی تو اس گدھے کی مثل ہے جو کتابیں

أَسْفَارًا وَالَّذِي يَقُولُ لَهُ أَنْصِتْ لَيْسَتْ لَهُ جُمُعَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ لَا

اٹھاتا ہے اور جو اس کو کہے چپ رہ اسکا بھی جمعہ نہیں ہوا سلہ روایت کیا اسے احمد نے ایسے اسناد سے

بَأْسَ بِهِ وَهُوَ يُفَسِّرُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ

جس میں کوئی نقص نہیں اور یہ حدیث تفسیر کرتی ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو جو صحیحین میں

مَرْفُوعًا إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

مرفوع ہے کہ جب تو اپنے رفیق کو جمعہ کے دن یہ کہے کہ چپ رہ حالانکہ امام خطبہ پڑھتا ہو

فَقَدْ لَغَوْتَ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ

تو بیشک تو نے لغو بات کی۔ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا ایک شخص جمعہ کے دن آیا

الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کیا تو نے نماز پڑھی [illegible]

قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کھڑا ہو اور دو رکعت پڑھ لے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھتے تھے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ

روایت کیا اسے مسلم نے اور اسی کے لیے نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ آپ پڑھا کرتے تھے دونوں عیدوں اور جمعہ میں

اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور زید بن ارقم

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی [illegible]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے خطبے میں قرآن مجید پڑھنا چاہیے اسی واسطے علماء نے قرآن کریم کی آیات کو خطبے میں پڑھنا ضروری کہا ہے آجکل عجیب جہالت کا زمانہ ہے کہ جمعہ جاہل امام جنکو قرآن و حدیث اور علوم دین [illegible] کے لیے صرف ایسے خطبے پڑھتے ہیں جو [illegible] ۱۲

سلہ [illegible]

[illegible] سورتیں دور کعتوں میں [illegible] جمعہ کے وقت [illegible] ایک جماعت [illegible] کوئی نماز جائز ہو ۱۲

ا فليصل بعدها اربعا الخ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ بعد جمعہ کے چار رکعت پڑھنی چاہیے اور افضل یہی ہے اور ہدی نبوی میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی ۸۲

في الجمعة فقال من شاء ان يصلي فليصل رواه الخمسة الا الترمذي و

نماز جمعہ میں اور فرمایا جو (جمعہ کی) نماز پڑھنی چاہے وہ اسکو پڑھ لے روایت کیا اسکو پانچوں نے سوا ترمذی کے

صححه ابن خزيمة وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال

صحیح کہا ہے ابن خزیمہ نے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا صلى احدكم الجمعة

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب نماز پڑھے کوئی تم میں سے جمعہ کی

فليصل بعدها اربعا رواه مسلم وعن السائب بن يزيد رضي

تو اسکے پیچھے چار رکعت (سنت) روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور سائب بن یزید رضی اللہ تعالی

الله تعالى عنه ان معاوية قال له اذا صليت الجمعة فلا تصلها

عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ نے اس کو کہا کہ جب تو پڑھ چکے نماز جمعہ کی تو نہ ملا اس کو

بصلوة حتى تتكلم او تخرج فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ساتھ کسی نماز کے یہاں تک کہ تو کلام کرے یا (مسجد سے) نکلے اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں

امرنا بذلك ان لا نصل صلوة بصلوة حتى نتكلم او نخرج

حکم دیا ہے اس بات کا کہ ہم نہ ملاویں ایک نماز کو دوسری نماز سے یہاں تک کہ کلام کر لیں یا (مسجد سے) نکلیں

رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال

روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اغتسل ثم اتى الجمعة

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے غسل کیا پھر جمعہ کو آیا

فصلى ما قدر له ثم انصت حتى يفرغ الامام من خطبته ثم

پھر نماز پڑھی جسقدر کہ اسکے لیے مقدر تھی پھر چپکا رہا یہاں تک کہ فراغت پائی امام نے اپنے خطبے سے پھر

صلى معه غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وفضل ثلاثة

(اسکے ساتھ (جمعہ کی) نماز ادا کی تو بخشے گئے اسکے لیے وہ گناہ جو درمیان اسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہیں اور اس سے زیادہ تین

ايام رواه مسلم وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

دن کے (گناہ بھی) روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ذكر يوم الجمعة فقال فيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم و

جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اسمیں ایک ساعت ہے کہ نہیں اتفاق پڑتا اس میں کسی مسلمان بندہ کا حالانکہ کھڑا

هو قائم يصلي يسأل الله عز وجل شيئا الا اعطاه اياه واشار

ہو کر نماز پڑھتا ہوا کہ مانگے اللہ صاحب عزت اور بزرگی سے کوئی چیز مگر اللہ تعالی اسے وہ چیز دیدیتا ہے اور اپنے

بيده يقللها متفق عليه وفي رواية لمسلم وهي ساعة خفيفة

ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ وہ ساعت ہلکی سی ہے

(حاشیہ) پڑھتے تھے صاحب ہدی ... بعد جمعہ ... سنت ... اور حکم کرتے جو شخص پڑھے جمعہ کو یہ کہ پڑھے بعد جمعہ کے چار رکعت کہا شیخ ابن تیمیہ نے اگر پڑھے مسجد میں پڑھے چار رکعت اور اگر پڑھے گھر میں پڑھے دو رکعت اور مسلم اور ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذارتے بعد جمعہ کے دو رکعت اور کہا ترمذی نے کہ اس باب میں ایک حدیث جابر رضی سے بھی آئی ہے اور حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور عمل ہے بعض اہل علم کا اور اسی کے قائل ہیں امام شافعی اور امام احمد اور حنفیہ کہتے ہیں دو جمعہ ... کی وجہ سے کہا ہے کہ نماز جمعہ کے بعد رکعت نماز سنت پڑھنے کے دونوں پر عمل ہو جائے بانصاف سے دیکھا جائے تو یہ تطبیق بھی اچھی ہے ۔

۲ اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کو متصل شروع کرنا نہ چاہیے بلکہ دونوں کے بیچ میں فصل ہو جانا چاہیے خواہ کلام سے خواہ ذکر اذکار وغیرہ سے ۔

۳ جمعے کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہو سکتی ہے بعض علما کہتے ہیں کہ وہ ساعت بھی مخفی ہے ۔ پر پوشیدہ ہے بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساعت نماز جمعہ کے وقت کے اندر آتی ہے اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد نماز عصر کے بعد سورج کے غروب تک ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

۸۳ ؎ قولہ وجنت الست الخ کہا امام شوکانی نے بعض کہتے ہیں کہ نہیں ہو جمعہ مگر ساتھ تین آدمیوں کے ساتھ امام کے اور بعضے کہتے ہیں ساتھ چار آدمیوں کے اور بعضے کہتے ہیں ساتھ سات آدمیوں کے اور بعضے کہتے ہیں ساتھ نو آدمیوں کے اور بعضے کہتے ہیں ساتھ بارہ آدمیوں کے اور بعضے کہتے ہیں ساتھ تیرہ آدمیوں کے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں ہو جمعہ مگر ساتھ چالیس آدمیوں کے اور بعضے کہتے ہیں ساتھ پچاس آدمیوں کے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں جمعہ ہوتا مگر ساتھ ستر آدمیوں کے اور بعضے کہتے ہیں ما بین پچاس و ستر کے اور بعضے کہتے ہیں ساتھ جماعت کثیر کے بدون قید کے اور بعضے کہتے ہیں نہیں درست ہوتا جمعہ مگر شہر جامع کے اور توقیف کی اس کی بعضوں نے بیہ کر رہنے والے ہوں اس شہر میں اتنے ہزار آدمی ہوں اور اور بعض نے یوں کہا ہے کہ پہنچ اس شہر کے مسجد جامع اور حماما ور نے کہا ہے کہ تحقیق نہیں واجب ہوتا مگر ساتھ بڑے امام کے پس اگر نہ پایا جاوے یا ہو مگر عدالت میں خلل ساتھ کسی وجہ کے نہیں واجب ہوتا جمعہ اور ما نند اس کے

غرض کہ اس مسئلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے ۱۲

۸۴ ؎ قولہ یذکر الناس الخ یعنے قرآن مجید سے چند آیات پڑھ کر لوگوں کو اسلام کے قاعدے اور قانون اور رہیمات دین تعلیم فرماتے اور موت کے یاد کرنے اور دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت کرنے کی ترغیب دیتے ۱۲

وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

اور ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے کہ سنا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ وہ ساعت درمیان اس وقت کے ہے کہ بیٹھے امام (منبر پر) یہاں تک کہ تمام کی جاوے

الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَجَّحَ الدَّارَقُطْنِيُّ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ أَبِي بُرْدَةَ وَفِي

نماز روایت کیا اسے مسلم نے اور ترجیح دی دارقطنی نے اس بات کو کہ یہ ابو بردہ کا قول ہے اور

حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ وَجَابِرٍ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ

عبد اللہ بن سلام کی حدیث میں ہے ابن ماجہ کے نزدیک اور جابر کی حدیث میں ہے ابو داؤد و نسائی کے نزدیک

أَنَّهَا مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَغُرُوبِ الشَّمْسِ وَقَدِ اخْتَلَفُوا فِيهَا عَلَى أَرْبَعِينَ

کہ وہ ساعت درمیان نماز عصر اور غروب آفتاب کے ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس ساعت میں چالیس

قَوْلًا أَمْلَيْتُهَا فِي شَرْحِ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَضَتِ

قول پر جنکو میں نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جاری

السُّنَّةُ أَنَّ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ فَصَاعِدًا جُمُعَةً رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ

سنت چلی آئی ہے اس کہ ہر چالیس اور ان سے زیادہ لوگوں پر جمعہ (فرض) ہے روایت کیا اسے دارقطنی نے ضعیف اسناد سے

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ جُمُعَةٍ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَيِّنٍ

بخشش مانگتے تھے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے ہر جمعہ میں روایت کیا اسے بزار نے ضعیف اسناد سے

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

كَانَ فِي الْخُطْبَةِ يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ يُذَكِّرُ النَّاسَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

خطبہ میں کچھ آیتیں قرآن کی پڑھکر لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور

وَأَصْلُهُ فِي مُسْلِمٍ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اصل اسکی صحیح مسلم میں ہے اور طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ ہر مسلمان پر جماعت میں حق اور واجب ہے مگر

عَلَى أَرْبَعَةٍ مَمْلُوكٍ وَامْرَأَةٍ وَصَبِيٍّ وَمَرِيضٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَمْ يَسْمَعْ

چار قسم کے لوگوں پر جمعہ فرض نہیں غلام اور عورت اور لڑکے اور مریض (پر) روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور کہا کہ نہیں سنا

طَارِقٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ طَارِقٍ عَنْ

طارق نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نکالا اس حدیث کو حاکم نے طارق

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسافر پر نماز جمعہ فرض نہیں اور اس سے پہلی حدیث میں جو طارق بن شہاب سے مروی ہے بیان ہے کہ چار قسم کے لوگوں پر نماز جمعہ ۸۴

المذكور عن أبي موسى ‌وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال

مذکور کی روایت سے وہ روایت کرتا ہے ابو موسیٰ رضہ سے۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليس على المسافر جمعة رواه الطبراني

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسافر پر جمعہ (واجب) نہیں اسکو روایت کیا ہے طبرانی نے

بإسناد ضعيف ‌وعن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال

ضعیف اسناد سے۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے

كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا استوى على المنبر استقبلناه بوجوهنا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیٹھتے تھے اوپر منبر کے تو ہم اپنے منہ آپ کے سامنے کر کے بیٹھتے تھے

رواه الترمذي بإسناد ضعيف وله شاهد من حديث البراء عند ابن

روایت کیا اسے ترمذی نے ضعیف اسناد سے اور اسکے لیئے شاہد ہے براء کی حدیث سے نزدیک ابن

خزيمة ‌وعن الحكم بن حزن قال شهدنا الجمعة مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم

خزیمہ کے۔ اور حکم بن حزن سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم حاضر ہوئے جمعہ میں ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فقام متوكئا على عصا أو قوس رواه أبو داود

تو کھڑے ہوئے آپ تکیہ لگا کر لاٹھی پر یا کمان پر اسکو روایت کیا ہے ابو داؤد نے

باب صلوة الخوف

یہ باب نماز خوف کے بیان میں ہے

عن صالح بن خوات عمن صلى مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

صالح بن خوات رضہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں اس شخص سے جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

يوم ذات الرقاع صلوة الخوف أن طائفة صفت معه وطائفة

ذات الرقاع کے دن نماز پڑھی تھی یعنی نماز خوف کی نماز کہ ایک گروہ نے نماز پڑھی ساتھ آپ کے اور ایک گروہ

وجاه العدو فصلى بالذين معه ركعة ثم ثبت قائما وأتموا

دشمن کے مقابلہ میں رہا پس آپ نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر آپ کھڑے رہے اور وہ لوگ

لأنفسهم ثم انصرفوا فصفوا وجاه العدو وجاءت الطائفة الأخرى

اپنی نماز پوری کر کے چلے گئے اور دشمن کے مقابلہ میں جا کر صفیں باندھیں اور دوسری جماعت آئی

فصلى بهم الركعة التي بقيت ثم ثبت جالسا وأتموا لأنفسهم ثم

پس پڑھائی آپ نے ان کے ساتھ وہ رکعت جو باقی رہی تھی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نمازیں پوری کرلیں پھر آپ نے ان کے ساتھ

سلم بهم متفق عليه وهذا لفظ مسلم ووقع في المعرفة لابن منده

سلام پھیرا اسکے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ عبارت مسلم کی ہے اور واقع ہوا ہے کتاب معرفت میں رحمہ اللہ ابن منہ کی تصنیف

عن صالح بن خوات عن أبيه ‌وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال

صالح بن خوات سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا

فرض نہیں۔ غلام، عورت، لڑکے اور بیمار نہیں معلوم حدیث کے ملانے سے معلوم ہوا کہ پانچ قسم کے لوگ نماز جمعہ سے مستثنیٰ ہیں یعنے ان پر نماز جمعہ فرض نہیں۔ اس مسئلے میں کسی کا اختلاف معلوم نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح اندھوں اور لنگڑوں پر نماز جمعہ فرض نہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے لیس على الأعمى حرج ولا على الأعرج حرج الآیۃ مذکورہ بالا اقسام میں سے بجز لڑکے کے بوجہ نابالغ ہونے کے نماز جمعہ فرض نہیں باقی لوگ گر نماز جمعہ میں شامل ہو جاویں تو انکا فرض وقت ادا ہو جائے گا پھر ظہر کا پڑھنا فرض نہیں۔

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ پڑھتے وقت لاٹھی یا کمان یا اسی قسم کی کوئی چیز ہاتھ میں لینا اور اسپر سہارا لگانا مسنون ہے۔

سلہ ذات الرقاع اسکو اسلیئے کہتے ہیں کہ مسلمان اس لڑائی میں ننگے پاؤں تھے اور پاؤں میں سوراخ پڑ گئے تھے پس پاؤں پر رقاع یعنے چیتھڑے لپیٹ لیئے تھے۔ اسی طرح بخاری میں ہے ابی موسیٰ کی حدیث سے۔ امسک الختام

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی دو رکعتیں پڑھائیں اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں... اس سوال دونوں حدیثوں میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ضرورت وقت اور لڑائی کی مصلحت کے لحاظ سے آپ نے مختلف طریقوں سے نماز خوف کو ادا کیا۔ پس جیسا موقع ہو اسکے لحاظ سے جو صورت مناسب ہو اس صورت کے ساتھ امام نماز پڑھائے۔

سلہ نجد عرب کے اس علاقہ کا نام ہے جہاں زمین بلند اور پہاڑی ہے اور تہامہ اور یمن کے بلند حصے میں ایک شہر کو بھی نجد کہتے ہیں اور نیز عراق اور شام کے اس حصے میں جو نیچے کی طرف ہے ایک شہر کا نام ہے۔ اور اس حدیث میں نجد عراق مراد ہے یا دوسرے مراد نہیں ۱۲

۸۵ امام بخاری رح نے بخاری میں لکھا ہے کہ یہ عصر کی نماز تھی ۱۲

غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ

میں نے لڑائی کی ہمراہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نجد کی طرف ہو کر سے ہم روبرو ہوئے

فَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا فَقَامَتْ

دشمن کے ہم نے صفیں باندھیں ان کے مقابلے میں پھر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نماز پڑھائی ہم کو پس کھڑا ہوا ایک

طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ بِمَنْ مَّعَهٗ رَكْعَةً وَّسَجَدَ

گروہ آپ کے ساتھ اور ایک گروہ متوجہ ہوا مقابلہ میں دشمن کے اور پڑھی آپ نے اپنے ساتھ والوں سے مل کر ایک رکعت اور ادا کیے

سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُوْا فَرَكَعَ بِهِمْ

دو سجدے پھر وہ لوگ چلے گئے اس گروہ کی جگہ جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی پس آئی وہ جماعت تو آپ نے ان کے ساتھ

رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ

ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے ادا کیے پھر آپ نے سلام پھیر دیا پھر کھڑا ہو گیا ہر ایک ان میں سے پس اپنے لیے اکیلا ایک رکعت پڑھی

رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ جَابِرٍ

اور دو سجدے کیے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے اور جابر

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

سَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حاضر ہوا نماز خوف میں پھر ہم سب نے دو صفیں باندھیں ایک صف پیچھے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

علیہ وآلہ وسلم کے اور دشمن (اس وقت) ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا تو تکبیر کہی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَ

اور ہم سب نے (بھی) تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے (بھی) رکوع کیا اکٹھے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور

رَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

ہم سب نے (بھی) سر اٹھایا پھر آپ جھکے سجدے کے لیے اور (پہلی) صف (بھی) جو آپ کے متصل تھی اور کھڑی رہی پچھلی صف

فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى السُّجُوْدَ قَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

مقابلہ میں دشمنوں کے پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ پورا کر چکے تو وہ صف جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہو گئی پھر ذکر کیا پوری حدیث کو

وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْاَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوْا سَجَدَ

اور ایک روایت میں (یوں) ہے پھر حضرت نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ صف پہلی نے (بھی) سجدہ کیا پھر جب وہ لوگ کھڑے ہوئے

الصَّفُّ الثَّانِيْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِيْ

دوسری صف نے سجدہ کیا پھر پہلی صف پیچھے چلی آئی اور آگے چلی گئی صف دوسری

فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَفِيْ آخِرِهٖ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ

پھر ذکر کیا (باقی حدیث کو) مثل اس کی اور اس دوسری روایت کے اخیر میں (یوں ہی) آیا ہے پھر سلام پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوج کے دونوں حصوں نے ایک ایک رکعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک ایک رکعت ہر ایک فریق نے تنہا پڑھی۔ امام ابو حنیفہ رح کا یہی مذہب ہے علمائے نے کہا ہے کہ نماز خوف کی یہ صورت نص قرآن کریم کے موافق ہے۔ حنفیہ کے نزدیک سفر اور حضر میں بھی اگر دشمن کا خوف ہو تو نماز خوف جائز ہے۔ اسی واسطے وہ کہتے ہیں کہ اگر دو رکعت والی نماز ہو جیسی نماز فجر یا چار رکعت والی نماز ہو لیکن سفری حالت ہو تو امام ہر ایک گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھائے اور اگر سفر نہیں اور چار رکعات والی نماز ہے تو امام ہر ایک گروہ کو دو دو رکعت پڑھائے۔ اور مغرب میں پہلے گروہ کو دو رکعت اور دوسرے کو ایک رکعت پڑھائے۔ آیت وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ آیت کے عام ہونے کی وجہ سے۔ امام شافعی رح بھی سفر اور حضر میں نماز خوف جائز سمجھتے ہیں۔ اور امام مالک رح نماز خوف کو صرف سفر کے ساتھ خاص کرتے ہیں مصفّٰی شرح موطا امام مالک رح میں لکھا ہے کہ آیت وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ الآیۃ میں دو شرطیں مذکور ہیں ایک سفر اور دوسرا دشمن کا خوف۔ جمہور فقہا کا مذہب یہ ہے کہ نماز سفر علیحدہ ہے اور سفر میں قصر کرنے کے لیے خوف دشمن کی شرط نہیں اور نماز خوف علیحدہ ہے اور اس کے واسطے سفر کی شرط نہیں ۱۲

سلہ عسفان بضم عین مہملہ وسکون سین جگہ معروف کا نام ہے جو کہ سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے۔ دہلوی نے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ ٨٦

سَلَّمَ بِهِمْ جَمِيعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ مِثْلُهُ وَزَادَ

سلام پھیر ا ہم سب نے روایت کیا اسے مسلم نے اور ابوداود کے لیے ابوعیاش زرقی سے اسکی مثل مروی ہے اور اتنا زیادہ کیا

أَنَّهَا كَانَتْ بِعُسْفَانَ وَلِلنَّسَائِيِّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

کہ یہ نماز عسفان میں تھی سلہ　اور نسائی میں　دوسرے اسناد سے　جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

(یوں) مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحابوں کی ایک جماعت کو دو رکعت

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِآخَرِينَ أَيْضًا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَمِثْلُهُ لِأَبِي

نماز پڑھائی پھر سلام پھیر دیا پھر پڑھائی آپ نے دوسری جماعت کو بھی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا اور مثل اسکی ابوداود

دَاوُدَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

کے لیے ہے ابی بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے　اور　حذیفہ　رضی اللہ تعالی عنہ سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً

مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی سلہ ایک گروہ کو ایک رکعت

وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ

اور دوسرے گروہ کو ایک رکعت اور کسی نے ان میں سے قضا نہیں کی روایت کیا اسے احمد اور ابوداود اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے

ابْنُ حِبَّانَ وَمِثْلُهُ عِنْدَ ابْنِ خُزَيْمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ ابْنِ

ابن حبان نے　اور اسکی مثل ابن خزیمہ میں　ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے　اور ابن

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

صَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَةٌ عَلَى أَيِّ وَجْهٍ كَانَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ

نماز خوف کی ایک رکعت ہے جس طرح پر ہو سلہ　روایت کیا اسے بزار نے ضعیف اسناد سے

وَعَنْهُ مَرْفُوعًا لَيْسَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ سَهْوٌ أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ

اور اسی سے مرفوع روایت ہے کہ نماز خوف میں (سجدہ) سہو نہیں روایت کیا اسے دارقطنی نے ضعیف اسناد سے

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

یہ باب نماز عیدین کے بیان میں ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْأَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ رَوَاهُ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عید فطر وہ دن ہے جس دن لوگ روزہ نہ رکھیں اور عید اضحی وہ دن ہے جس میں قربانی کریں لوگ روایت کیا اسے

التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ عُمُومَةٍ

ترمذی نے　اور　ابی عمیر بن انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچوں سے

علیہ وآلہ وسلم کا نماز خوف پڑھنا چار جگہ میں ثابت ہے ذات الرقاع میں اور بطن نخلہ میں اور عسفان میں اور ذات قرد میں اس سے ظاہر ہوگیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف سفر میں پڑھی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فقہاء کا حضر میں نماز خوف کو جائز رکھنا قیاس ہے یہ ہم سے سلہ تو لہ صلے صلوۃ الخوف الخ صورت اسکی یہ ہے کہ کبھی ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت ادا کرتے اور یہ گروہ ایک رکعت پڑھنے کے بعد نماز سے باہر چلے جاتے اور دوسرا گروہ آتا اور ایک رکعت ادا کرتا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز سے سب باہر ہوتے جیسا کہ ہر گروہ نے ایک رکعت پڑھی تھی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت ۱۲ الخ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز خوف امام اور مقتدی کے لیے ایک رکعت ہی واجب ہے سفیان ثوری اور ایک جماعت کا یہی مذہب ہے ۱۲ سلہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عید فطر اور عید اضحی اور قربانی میں عام لوگوں کی موافقت ضروری ہے لوگو! جس شخص نے عید فطر کا چاند

دیکھا ہو اکیلا چاند دیکھا ہے اور لوگوں نے اسکی بات کا اعتبار نہیں کیا تو اب اسکے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اکیلا عید منائے بلکہ اگر عید فطر ہے تو اسکو روزہ رکھنا ضروری ہے اور اگر عید اضحی ہے تو اسکو اس روز قربانی کرنا جائز نہیں۔ بلکہ نماز عید اور افطار اور قربانی کرنے میں اسکے لیے دوسرے لوگوں کی موافقت لازم ہے ۱۲

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ۲۹ رمضان کو عید کا چاند نظر نہ آئے اور پھر صبح کو کسی جگہ سے پختہ خبر آجائے کہ دوسری جگہ لوگوں نے چاند
 دیکھا ہے تو اب روزہ کو افطار کرنا یعنی روزہ کھول دینا ضروری ہے اور نماز عید پڑھنے کا اگر وقت باقی ہو تو نماز عید پڑھ لیں اور اگر نماز عید پڑھنے کا وقت باقی نہیں کہ زوال آفتاب کے بعد خبر آئی ہے تو نماز عید دوسرے روز پڑھیں

لَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ
جو صحابی تھے کہ کچھ سوار آئے اور گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا

فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا يَغْدُوا
پس حکم دیا ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ افطار کریں اور صبح کو عیدگاہ میں نماز عید کے لیے

إِلَى مُصَلَّاهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.
جائیں ف روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد نے اور عبارت ابو داؤد کی ہے اور اسناد اس کی صحیح ہے۔

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا. أَخْرَجَهُ
آلہ وسلم سویرے نہ جاتے دن (عید) فطر کے یہاں تک کہ کھا لیتے چند کھجوریں ف روایت کیا

الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَوَصَلَهَا أَحْمَدُ: وَيَأْكُلُهُنَّ أَفْرَادًا.
اسے بخاری نے اور ایک معلق روایت میں ہے جسے احمد نے موصول کیا (اور اس میں اتنا زیادہ ہے) اور کھاتے انکو طاق طاق

وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اور ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ رض سے انہوں نے کہا رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ
صلے اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن بن کھائے نہیں نکلتے تھے اور نہیں کھاتے تھے

يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَعَنْ
عید اضحی کے دن یہاں تک کہ نماز پڑھ لیتے روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور

أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيدَيْنِ يَشْهَدْنَ
ام عطیہ رض سے مروی ہے کہا کہ حکم ہوا ہم کو ف لیجاویں ہم کنواریوں اور حیض والیوں کو دونوں عیدوں میں (تاکہ) بھلائی میں

الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنِ
اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں اور حیض والیاں عیدگاہ سے کنارہ میں ایک طرف ہو بیٹھیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ
وسلم اور ابوبکر اور عمر رض پڑھتے تھے نماز دونوں عیدوں کی پہلے خطبہ سے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. أَخْرَجَهُ
وسلم نے عید کے دن دو رکعت نماز پڑھی ف نہ پڑھی کوئی نماز آگے اسکے اور نہ پیچھے اسکے روایت کیا اسے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید فطر کو نماز عید سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھا لینا سنت ہے میٹھی ہو یا حلوے کسی خاص چیز کا تعین میں کوئی ہدایت نہیں اور نہ ہی کسی خاص چیز کے کھانے میں کوئی زیادہ ثواب ہے بلکہ کسی چیز کو اپنی طرف خاص کر لینا بُرا ہے۔ البتہ اگر بہ نیت اتباع سنت طاق کھجوریں کھائے تو ثواب کی امید ہے اور عید اضحیٰ میں نماز عید کے بعد کھانا کھانا اولیٰ کرنا سنت ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں بھی نماز کے لیے عیدگاہ میں جایا کرتی تھیں اور اسی حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے کہ کہا ایک عورت نے کسی کے پاس ہم میں چادر نہیں ہے تو فرمایا چاہیے کہ اڑھا دے اسکو ساتھ والی اپنی چادر میں اور حیض والی کو عیدگاہ میں جانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بھی برکت اور رحمت الٰہی جو اس روز نازل ہوتی ہے اس میں شامل ہو ف یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ عید سے پہلے اور پیچھے کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے لیکن حدیث (آئندہ) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے کچھ نہیں پڑھتے تھے جب عید پڑھ کر گھر میں آتے تو دو رکعت نماز پڑھتے) معارض ہے اسکے۔ اور مطابقت یہ ہے کہ نفی نماز کی پہلے اور پیچھے نماز عید کے (عیدگاہ) میں ہے عیدگاہ کے سوا عید سے پہلے پیچھے پڑھنا کچھ منع نہیں ہے ۱۲-

۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید کے لیے اذان اور اقامت مسنون نہیں۔ آج کل بعض جگہوں میں لوگ الصلوٰۃ الصلوٰۃ کرکے نمازیوں کو پکارتے ہیں یہ اچھا نہیں ۱۲ ۔ ۲ شعیب کی اپنے باپ محمد اور ابن مسیب اور طاؤس سے ملاقات اور ان سے سماع ثابت ہے اور ذہبی اور ابن حجر ...

السبعة وعنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم صلى العيد بلا أذان

ساتوں نے — اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز پڑھی عید کی بغیر اذان

ولا إقامة أخرجه أبو داود وأصله في البخاري وعن أبي سعيد

اور اقامت کے روایت کیا اسے ابو داود نے اور اسکی اصل بخاری میں ہے اور ابی سعید

رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يصلي

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ پڑھتے تھے

قبل العيد شيئا فإذا رجع إلى منزله صلى ركعتين رواه ابن ماجه بإسناد

عید کے پہلے کوئی نماز اور جب لوٹ کر آتے اپنے گھر میں تو دو رکعت نماز پڑھتے روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اسناد

حسن وعنه كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يخرج يوم الفطر

حسن سے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لیجاتے عید فطر

والأضحى إلى المصلى وأول شيء يبدأ به الصلوة ثم ينصرف فيقوم

اور عید اضحےٰ کے دن طرف عیدگاہ کے اور سب سے پہلے جو چیز شروع کرتے وہ نماز تھی پھر نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے

مقابل الناس والناس على صفوفهم فيعظهم ويأمرهم متفق

روبرو لوگوں کے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے پھر نصیحت کرتے انکو اور حکم کرتے یہ حدیث متفق

عليه وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال النبي صلى

علیہ ہے۔ اور عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی صلے

الله عليه وآله وسلم التكبير في الفطر سبع في الأولى وخمس في

اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ عید فطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری

الآخرة والقراءة بعدهما كلتيهما أخرجه أبو داود ونقل الترمذي

میں پانچ اور قرات دونوں میں اسکے پیچھے ہے روایت کیا اسے ابو داود نے اور ترمذی نے

عن البخاري تصحيحه وعن أبي واقد الليثي رضي الله تعالى عنه

بخاری سے اسکی تصحیح نقل کی اور ابی واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

قال كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ في الأضحى والفطر بق واقتربت أخرجه

انہوں نے کہا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دستور تھا کہ عید اضحےٰ اور عید فطر میں سورہ ق اور اقتربت پڑھتے تھے روایت

مسلم وعن جابر رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى

کیا اسے مسلم نے۔ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی صلے اللہ

الله عليه وآله وسلم إذا كان يوم العيد خالف الطريق أخرجه

علیہ و آلہ وسلم کی عادت تھی کہ جب عید کا دن ہوتا تو راستہ کو بدل دیتے ۳ روایت کیا اسے

البخاري ولأبي داود عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما نحوه وعن

بخاری نے اور ابو داود کی میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح مروی ہے اور

۳ اس کی وجہ یہ تھی کہ دونوں راستوں کے لوگ آپ پر سلام کر کر برکت حاصل کریں یا آپ کی برکت دونوں راستوں کو شامل ہو جاوے یا لوگوں کی حاجتیں پوری کریں یا یہ کہ اسلام کی شان و شوکت حاصل ہو یا یہ کہ مختلف جگہیں عبادت پر گواہ بن جاویں ۱۲

تابعین نے اس سے روایت کی ہے اور بخاری و مسلم نے اسکی حدیث کو اپنی صحیح میں نہیں نکالا (وجہ اس کی یہ ہے) جدہ کے مرجع میں اختلاف ہے آیا عمرو کی طرف راجع ہے یا شعیب کی طرف اگر یہ جدہ میں دونوں ضمیریں عمرو کی طرف عائد ہوں تو یہ معنی ہونگے (عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے باپ شعیب سے اور شعیب عمرو کے دادا سے) کہا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یا اور یہ اس صورت میں حدیث مرسل ہوگی کیونکہ محمد کے دادا محمد کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں اور اگر ابیہ کی ضمیر عمرو کی طرف اور جدہ کی ضمیر شعیب کی طرف راجع ہو تو معنی ہوں گے شعیب اپنے دادا سے راوی ہیں لیکن شعیب کی اپنے دادا سے ملاقات نہیں تو حدیث منقطع ہوگی لیکن محققین نے اسکی روایت کو اپنی صحیح میں ... ذہبی نے ... کے دادا عبداللہ سے ... ہے اور احتجاج کیا ہے ... اور ابن خزیمہ ... اور حاکم نے ... خالف الطریق ... عید کو ... ۱۲

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید کے لیے عیدگاہ کی طرف پیدل جانا سنت ہے۔ آجکل بعض مالدار اور امیر لوگ عبادت الٰہی کے اندر بھی اپنی مالداری اور امارت کی شان دکھلاتے ہیں کہ نماز عید کیلئے بھی گاڑیوں اور فٹنوں میں بیٹھکر جاتے ہیں عیدگاہ آبادی سے کوسوں دور نہیں ہوتی کم سے کم اتنی دور بھی پیدل نہ جا سکیں

أنس رضي الله تعالى عنه قال قدم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال قد أبدلكم الله بهما خيرا

مدینہ میں اور ان لوگوں کے دو دن ایسے تھے جنمیں وہ کھیلا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا بدل دیا تمہیں اللہ تعالیٰ نے بدلے ان دونوں

منهما يوم الأضحى ويوم الفطر أخرجه أبو داود والنسائي بإسناد

دونوں سے بہتر اُسے دن عید اضحےٰ کا اور دن عید فطر کا نقل کیا اسے ابوداؤد اور نسائی نے صحیح

صحيح وعن علي رضي الله تعالى عنه قال من السنة أن تخرج إلى العيد

اسناد سے۔ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا سنت سے ہے کہ تم عیدگاہ کو پیدل

ماشيا رواه الترمذي وحسنه وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أنهم

چلکر جاویں روایت کیا اسے ترمذی نے اور حسن کہا ہے اسے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

أصابهم مطر في يوم عيد فصلى بهم النبي صلى الله عليه وآله وسلم

صحابہ رض کو مینہ پہنچا ایک عید کے دن تو پڑھائی انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلوة العيد في المسجد رواه أبو داود بإسناد لين

نماز عید کی مسجد میں روایت کیا اسے ابوداؤد نے ضعیف اسناد سے

باب صلوة الكسوف

گہن کی نماز کے بیان میں ہے ٣ے

عن المغيرة بن شعبة رضي الله تعالى عنه قال انكسفت الشمس على

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا سورج گہن ہوا رسول

عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم مات إبراهيم فقال الناس

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جس دن (آپ کا بیٹا) ابراہیم فوت ہوا تو لوگوں نے کہا کہ

انكسفت الشمس لموت إبراهيم فقال رسول الله صلى الله عليه وآله

ابراہیم کی موت کے لئے سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ وآلہ وسلم

وسلم إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت أحد ولا

نے فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے نشانیاں ہیں کسیکی موت اور زندگی کے سبب ان میں گہن

لحياته فإذا رأيتموها فادعوا الله وصلوا حتى تنكشف متفق عليه

نہیں لگتا پھر جب تم اسکو دیکھو ٤ے تو دعا کرو اللہ سے اور نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ کھل جاوے یہ حدیث متفق علیہ ہے

وفي رواية للبخاري حتى تنجلي وللبخاري من حديث أبي بكرة فصلوا

اور بخاری کی ایک روایت میں (یوں) ہے یہاں تک کہ روشن ہو جاوے اور بخاری میں ابی بکرہ کی روایت سے (یوں) ہے پھر نماز پڑھو

وادعوا حتى ينكشف ما بكم وعن عائشة رضي الله تعالى عنها أن

اور دعا مانگو یہاں تک کہ کھل جاوے جو تمہارے ساتھ ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

٢ے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی خاص وجہ سے عید کے روز مسلمان نماز عید ادا نہ کر سکیں تو دوسرے روز نماز عید ادا کریں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ضرورت کی وجہ سے نماز عید کو مسجد میں پڑھ لینا چاہیے ورنہ عیدگاہ میں جاکر پڑھنا سنت ہے ١٢

٣ے کسوف اور خسوف میں علماء کا اختلاف ہے آیا دونوں آفتاب اور ماہتاب میں مستعمل ہیں یا ہر ایک لفظ ایک کے ساتھ مختص ہے قرآن مجید میں خسوف کا استعمال قمر میں آیا ہے اور حدیث شریف میں خسف الشمس واقع ہوا ہے اور کسوف بھی آفتاب کی طرف منسوب ہوا ہے اور لغت میں کسوف کا استعمال شمس میں اور خسوف کا قمر میں مستحسن ہے اور اسی بنا پر استعمال فقہا کا ہے کہ کسوف کو آفتاب سے خاص کرتے ہیں اور خسوف کو ماہتاب (چاند) سے اور کسوف کے معنے متغیر ہوجانا اور سیاہ ہو جانا ہے

٤ے قولہ فاذا رأیتموہا کہا امام شوکانی نے نماز سورج گہن اور چاند گہن کی سنت ہے کیونکہ دلیل اسکے واجب ہونے کی پائی نہیں گئی اور صرف فعل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ سنت پر فائدہ دینے والا نہیں ہے ١٢ دراری مضیہ شرح درر البہیہ

له اس حدیث میں کسوف سے سورج گہن مراد ہے چنانچہ امام احمد کی روایت میں اسکی تصریح موجود ہے نماز کسوف اور خسوف میں قرات کو بلند آواز کے ساتھ پڑھنا سنت ہے یا خفیہ طور پر پڑھنا مسنون ہے اسکے متعلق علماء کے چار قول ہیں پہلا قول یہ ہے کہ سورج گہن اور چاند گہن دونوں میں بصورت قرات بلند آواز سے پڑھنا چاہیے اور اس قول والوں کی دلیل یہ حدیث اور اسکے سوا دوسری وہ حدیثیں ہیں جنمیں جہر قرات کا ذکر ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اگرچہ کسوف شمس (سورج گہن) کے بارے میں ہے لیکن چاند گہن بھی اسی کے موافق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کی نسبت فرمایا ہے جب تم انکو دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ امام احمدؒ۔ اسحاقؒ۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور ابن خزیمہؒ اور ابن منذرؒ ...

النبي صلى الله عليه وآله وسلم جهر في صلوة الكسوف بقراءته فصلى أربع

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گہن کی نماز میں قراءت پکار کر پڑھی پس ادا کئے چار

ركعات في ركعتين وأربع سجدات متفق عليه وهذا لفظ مسلم

رکوع دو رکعتوں میں اور چار سجدے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور ایک

رواية له فبعث مناديا ينادي الصلوة جامعة وعن ابن عباس رضي الله

روایت میں (یوں) ہے کہ پھر آپ نے ایک پکارنے والا بھیجا کہ پکار دے کہ نماز سب کو جمع کرنے والی ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنهما قال خسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله و

عنہما سے (روایت ہے) انہوں نے کہا سورج گہن ہوا زمانہ (مبارک) میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فصلى فقام قياما طويلا نحوا من قراءة سورة البقرة ثم ركع ركوعا

تو آپ نے نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا برابر قراءت سورہ بقرہ کے پھر بہت لمبا رکوع کیا

طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا

پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر بہت لمبا رکوع کیا

وهو دون الركوع الاول ثم سجد ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الا

وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور پھر لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا

ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع فقام قياما طويلا

پھر بہت لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا

وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول

اور یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر بہت لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا

ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس متفق عليه اللفظ للبخاري

سجدہ کیا پھر فارغ ہوئے (نماز سے) اور سورج صاف ہو چکا تھا پھر لوگوں کو خطبہ سنایا یہ حدیث متفق علیہ ہے عبارت بخاری کی ہے

وفي رواية لمسلم صلى حين كسفت الشمس ثمان ركعات في أربع سجدات وعن

اور مسلم کی ایک روایت میں (یوں) ہے کہ آپ نے نماز پڑھی جب سورج کو گہن ہوا آٹھ رکوع کئے چار سجدوں میں اور

علي مثل ذلك وله عن جابر رضي الله تعالى عنه صلى ست ركعات

اسی کی مثل علی رضہ سے روایت ہے اور اسی میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے چھ رکوع کئے

بأربع سجدات ولأبي داود عن أبي بن كعب صلى فركع خمس ركعات

چار سجدوں کے ساتھ (دو رکعت میں) اور ابو داؤد میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ آپ نے نماز پڑھی تو پانچ رکوع کئے اور

سجدتين وفعل في الثانية مثل ذلك وعن ابن عباس رضي الله تعالى

دو سجدے (ایک رکعت) اور دوسری رکعت میں ایسا ہی کیا۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنهما قال ما هبت الريح قط الا جثا النبي صلى الله عليه وسلم على ركبتيه

عنہما سے انہوں نے کہا نہیں چلتی تھی ہوا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے

... امام شافعیؒ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ... آپ نے سورہ بقرہ کے قریب قیام کیا ... اگر آپ قرات بلند آواز کے ساتھ پڑھتے تو ابن عباسؓ یہ کہتے ... دوسرا قول یہ ہے کہ ... تیسرا قول یہ ہے کہ ... اس طرح چاہے پڑھے۔ ... اور دوسرے ... کے تحت میں جو دلیلیں ... ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے ...

... کہ سورج گہن میں آہستہ پڑھیں اور چاند گہن میں بلند آواز کیا تھا چنانچہ ابن عباسؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ... ۱۲

وَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ

وَعَنْهُ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ زَلْزَلَةٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ الْاٰيَاتِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَ الشَّافِعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَهٗ دُوْنَ اٰخِرِهٖ

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ لَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ شَكَى النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَخَرَجَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ

ظاہر ہو جس سے مخلوق کو صدمہ اور تکلیف پہنچتی ہے تو نماز پڑھنا چاہیے اور اسکو صلوٰۃ الآیات کہتے ہیں ۱۲ ۵۳ لغت میں استسقا کہتے ہیں پانی مانگنے کو اور شرع میں کہتے ہیں نماز کو یا دعا کو جو طلب کرنے مینہ کے ساتھ کیفیت مخصوصہ کے ۱۲ ۵۴ اس حدیث کے آخری جملے کا مطلب دو طرح پر ہو سکتا ہے ایک یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقا میں بالکل خطبہ نہیں پڑھا تھا دوسرا یہ کہ آپ نے تمہارے خطبے کیطرح لمبا چوڑا خطبہ نہیں پڑھا تھا اور ظاہر یہی ہے کہ اور روایات سے ثابت ہے کہ آپ نے خطبہ پڑھا تھا۔ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف صورتوں کے ساتھ استسقا یعنی طلب باران کیا ہے لیکن جو صورت امت کیلئے مسنون فرمائی ہے وہ یہ کہ امام ساتھ دوسرے لوگ آبادی سے نکلکر جنگل میں جمع ہو جائیں اور سب کے سب پھٹے پرانے اور معمولی کپڑے پہنے ہوئے ہوں اور تواضع و انکساری و گریہ و زاری سب کا شیوہ ہو اور امام دو رکعت بدون تکبیرات زوائد کے نماز پڑھائے پھر خطبہ پڑھے اور قبلہ رو ہو کر دعا مانگے اور چادر کو الٹا کرے ۵۵ مطلب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

---

۵۱ اور دوسری روایت میں یوں وارد ہے اللھم اجعلہا ریاحا ولا تجعلہا ریحا یعنی یا اللہ اسکو ریاح کر نا ریح ذکر ماکہ قرآن کریم میں ریاح کا استعمال بشارت دہندہ ہوا میں ہے اور ریح کا عذاب والی ہوا میں ۱۲ ۵۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی ایسا آسمانی حادثہ ارضی یا سماوی

اور تجھ سے نیرے بندے ہیرا حال پوچھیں تو کہدو کہ میں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے پس ان کو چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پاویں ۱۲

سلہ قولہ قصۃ التحویل الخ بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگوں کے طرف عیدگاہ کے واسطے طلب مینہ کے پس نماز پڑھی ساتھ صحابہؓ کے دو رکعت پکار کر پڑھی ان میں قرأت اور سامنے ہوئے قبلہ کے دعا کرتے تھے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے لیے دعا کیلئے اور ۹۲

اللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ

محتاج ہیں ہم پر مینہ برسا اور بنا دے جو چیز اتارے تو ہم پر قوت اور کفایت کچھ عرصہ تک

ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ

پھر آپ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور انکو اٹھائے رکھا یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر اپنی لوگوں کی طرف پیٹھ پھیر دی

وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

اور اپنی چادر الٹ دی اور آپ ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں پر متوجہ ہوئے اور (منبر سے) نیچے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی

فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ رَوَاهُ

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک بدلی ظاہر کی پھر وہ گرجی اور چمکی اور برسی روایت کیا اسے

أَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ غَرِيْبٌ وَإِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ وَقِصَّةُ التَّحْوِيْلِ فِي الصَّحِيْحِ مِنْ

ابوداؤد نے اور غریب کہا اور اسناد اسکی اچھی ہے اور چادر پھیرنے کا قصہ سلہ صحیح (بخاری) میں

حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَفِيْهِ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

عبد اللہ بن زید کی حدیث سے مروی ہے اور اس حدیث میں (یوں) ہے پھر قبلہ کو متوجہ ہو کر دعا مانگنے لگے پھر بعد اسکے دو رکعت

جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ مِنْ مُرْسَلِ أَبِيْ جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ

نماز بلند قرأت سے پڑھی اور دارقطنی میں ابوجعفر باقر کی مرسل حدیث میں (یوں) ہے اور

حَوَّلَ رِدَاءَهٗ لِيَتَحَوَّلَ الْقَحْطُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا

اپنی چادر کو پھیر دیا تا کہ قحط بدل جاوے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد

دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَقَالَ

مسجد میں داخل ہوا جمعہ کے دن اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے پس اس

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ

شخص نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مال ہلاک ہوگئے اور راستے

السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا فَذَكَرَ

بند ہوگئے سو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہم پر بارش بھیجے تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے پھر کہا اے خداوند ہماری فریاد کو پہنچ آخر

الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ الدُّعَاءُ بِإِمْسَاكِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حدیث تک اور اسی میں دعا بھی ہے ساتھ بند کرنے اسکے کے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ إِذَا قُحِطُوْا يَسْتَسْقِيْ بِالْعَبَّاسِ بْنِ

عنہ سے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دستور تھا کہ جب قحط سالی ہو جاتی تو عباس بن عبد المطلب کی طفیل

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَسْقِيْ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا

مینہ مانگتے سلہ اور فرماتے اے اللہ (آگے) ہم تجھ سے اپنے نبی کے وسیلہ سے مینہ مانگتے تھے پس تو ہم پر مینہ برساتا تھا

وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

اور اب ہم تیرے پاس اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں تو ہم پر بارش برسا پھر لوگ بارش برسائے جاتے روایت کیا اسے بخاری نے اور

پھر چادر الٹی سو قت کہ سامنے ہوئے قبلے کے سلہ ۹۲ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استسقا کیلئے صرف دعا کی اور اسکے پیچھے کوئی نماز نہیں پڑھی سو اسیواسطے امام ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ سنت استسقا صرف دعا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے۔ ورنہ وہ نماز پڑھنے کو ناجائز نہیں کہتے تھے بلکہ انکا مطلب یہ تھا کہ سنت استسقا نماز پڑھنے اور صرف دعا کرنے یعنی دونوں وجہ سے ادا ہو جاتی ہے سفر السعادۃ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استسقا طلب باران چھ صورتوں کے ساتھ کیا ہے اول یہ کہ استسقا کیلئے آپ عیدگاہ میں تشریف لائے اور لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور انکو خطبہ اور وعظ سنایا دوم یہ کہ جمعہ کے روز خطبے کے درمیان مینہ کے لئے دعا کی۔ سوم یہ کہ حضرت منبر پر بیٹھے اور استسقا کی دعا کی اور اس وقت کوئی خطبہ نہیں پڑھا اور نہ ہی یہ جمعہ کا روز تھا یہ واقعہ بھی مدینہ منورہ کا ہے۔ چہارم یہ کہ ایک روز آپ مسجد میں بیٹھے بارش کیلئے ہاتھ اٹھا کر دعا کی پنجم یہ کہ دعا و تضرع مسجد کے دروازہ سے پہلو دور کے مقام احجار الزیت میں آپ نے بارش کیلئے دعا کی ششم یہ کہ بعض غزوات میں جبکہ مشرکوں نے پانی پر قبضہ کر لیا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے تکلیف ہوئی تو آپ نے بارش کیلئے دعا کی اور آپنے جب کبھی بارش کیلئے دعا کی تو حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بارانِ رحمت کو نازل فرمایا سلہ

مراد یہیں سے اس بات یہ کہ ... مستدل ہو بعض ... ہونے کے ساتھ پڑھنی چاہیے اور بیان ہے حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی فضیلت اور حضرت عمرؓ کی ... اور ... حضرت ... سے عذ ... کے حق شناس تھے۔

أنس رضي الله تعالى عنه قال أصابنا ونحن مع رسول الله صلى الله
انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا پہونچا ہم کو اور ہم ساتھ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم مطر فحسر ثوبه حتى أصابه من المطر وقال إنه حديث
علیہ وسلم کے تھے مینہ تو آپ نے اپنا کپڑا اتار دیا یہاں تک کہ آپ کو بارش پہونچی اور فرمایا کہ یہ اپنے رب سے ابھی

عهد بربه رواه مسلم وعن عائشة رضي الله تعالى عنها أن النبي
آیا ہے سلہ روایت کیا اسے مسلم نے اور عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی

صلى الله عليه وآله وسلم كان إذا رأى المطر قال اللهم صيبا نافعا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مینہ (یعنی بادل) کو دیکھتے تو فرماتے اے اللہ نفع دینے والا مینہ بھیج

أخرجاه وعن سعد رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
نقل کیا اسے بخاری و مسلم نے سلہ اور سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

دعا في الاستسقاء اللهم جللنا سحابا كثيفا قصيفا دلوقا ضحوكا
استسقاء میں (اسطرح) دعا مانگی اے اللہ ڈھانپ لے ہم کو بادل سے جو گاڑھا ہو خوب گرجنے والا جلدی برسنے والا چمکتی بجلی والا کہ

تمطرنا منه رذاذا قطقطا سجلا يا ذا الجلال والإكرام رواه أبو
مینہ برسائے تو ہم پر اس سے نرم نرم چھوٹی چھوٹی بوندوں والا بہت پانی والا اے صاحب بزرگی اور عزت کے روایت کیا اسے ابو

عوانة في صحيحه وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله
عوانہ نے اپنی صحیح میں ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال خرج سليمان عليه السلام يستسقي فرأى نملة
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان علیہ السلام پانی مانگنے کے لیے باہر تشریف لے گئے تو دیکھا ایک چیونٹی کو کہ

مستلقية على ظهرها رافعة قوائمها إلى السماء تقول اللهم إنا خلق
اپنی پیٹھ پر لیٹی ہوئی پاؤں کو آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھی اور کہتی تھی اے خدا ہم ایک مخلوق ہیں

من خلقك ليس بنا غنى عن سقياك فقال ارجعوا فقد سقيتم بدعوة
تیری خلقت میں سے ہم بے پروا نہیں تیرے پانی پلانے سے تو سلیمان نے لوگوں کو فرمایا کہ لوٹ چلو کہ تم اپنے غیر کی دعا سے پانی برسائے

غيركم رواه أحمد وصححه الحاكم وعن أنس رضي الله تعالى عنه أن النبي
گئے روایت اسے احمد نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے ۔ اور انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی

صلى الله عليه وآله وسلم استسقى فأشار بظهر كفيه إلى السماء أخرجه مسلم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارش کے واسطے دعا کی سو اپنے ہاتھوں کی پیٹھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا سلہ نقل کیا اسے مسلم نے

باب اللباس

باب لباس کے بیان میں ہے

عن أبي عامر الأشعري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله
روایت ہے ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ

بقیہ ۹ سلہ یعنی یہ باراں عالم قدس اور طہارت سے نازل ہوئی ہیں اور اس عالم کثیف کے اجزا کے ساتھ ابھی آلودہ نہیں ہوئیں بعض علما نے کہا ہے مطلب یہ ہے کہ کسی گنہگار کا ہاتھ ان کو نہیں لگا اور ابھی تک ایسی جگہ پر نہیں پڑیں جسمیں لوگ گناہ کرتے ہیں۔ اس حدیث میں امت کو خیر و برکت کی چیزوں سے تبرک حاصل کرنیکی ترغیب ہے ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقا کیلئے چارپائے جانوروں کا ساتھ لیجانا بھی مستحسن و مستحب ہے ۱۲

سلہ علما نے کہا ہے کہ جب کسی نعمت کے حاصل ہونے کے لیے دعا کی جائے تو مستحب یہ ہے کہ ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف کیا جائے اور جب کسی فتنے اور بلا کے دفع کرنے کے لیے دعا کی جاوے تو ہاتھوں کی پشت کو آسمان کیطرف کرنا چاہیے جس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالی اس فتنے اور بلا کی آگ کو بجھا دے اور اسکے غلبے اور قوت کو پست فرما دے۔ طیبی نے کہا کہ ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کرنے میں حالت کے تبدیل ہونے کے لیے نیک فال ہے جیسا کہ چادر کے الٹانے میں بھی یہی اشارہ ہے ۔ اور نیز اسمیں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالی بادلوں کے منہ کو زمین کیطرف کر دے اور وہ اسکے حکم سے زمین پر پانی برساوے ۔ خلاد بن سائب سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تو ہتھیلیوں کو آسمان کیطرف کرتے اور جب کسی مصیبت سے پناہ مانگتے تو ہاتھوں کی پشت کو آسمان کیطرف کرتے تھے اور بارش کیلئے دعا کرنیکے وقت ہاتھوں کی پشت کو اسلیئے آسمان کیطرف کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالی بلا کو دور فرماوے ۱۲

سلہ قولہ خز کہا ۔۔۔ خز زمانہ سابق میں نام کپڑوں کا تھا کہ بنا ہوا اون اور ابریشم سے لیکن مراد اس جگہ یہ نہیں اسلیے کہ وہ مباح اور حلال ہے ۔۔۔ بعض نے اسکو پہنا ہے اور اوپر اُسکے حمل کی گئی ہے حدیث ابو داؤد کی جو کہ عبداللہ بن سعد سے ہے

صلى الله عليه وآله وسلم ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الخز والحرير رواه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت سے کچھ ایسی قومیں ہوں گی جو حلال کریں گے خز اور ریشمی کپڑوں کو روایت کیا اسے

أبو داود وأصله في البخاري وعن حذيفة رضي الله تعالى عنه

ابو داؤد نے اور اصل اسکی بخاری میں ہے اور حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے

قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أن نشرب في آنية

انہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہم پیئیں چاندی اور سونے کے

الذهب والفضة وأن نأكل فيها وعن لبس الحرير والديباج و

برتن میں (یا) پیئیں اور یہ کہ کھائیں ان میں اور ریشم اور دیباج کے پہننے سے اور

أن نجلس عليه رواه البخاري وعن عمر رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول

اس پر بیٹھنے سے یہ روایت کیا اسے بخاری نے اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا منع کیا

الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير إلا موضع إصبعين أو ثلاث

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے سوا دو یا تین یا

أو أربع متفق عليه واللفظ لمسلم وعن أنس رضي الله تعالى عنه أن

چار انگل کے مقدار کے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ

النبي صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير في قميص

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عبد الرحمن بن عوف اور زبیر کو ریشمی کرتہ

الحرير في سفر من حكة كانت بهما متفق عليه وعن علي بن أبي طالب

پہننے کی سفر میں بسبب کھجلی کے جو ان دونوں کو تھی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور علی بن ابی طالب

رضي الله تعالى عنه قال كساني النبي صلى الله عليه وسلم حلة سيراء فخرجت فيها

رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عطا کیا مجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشمی جوڑا زرد دھاریوں والا پس میں نکلا

فرأيت الغضب في وجهه فشققتها بين نسائي متفق عليه وهذا

اسکو پہنکر تو آپ کے چہرہ مبارک میں غصہ دیکھا پھر میں نے اسکو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا سلہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ

لفظ مسلم وعن أبي موسى رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى

عبارت مسلم کی ہے اور ابی موسے رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم قال أحل الذهب والحرير لإناث أمتي وحرم على ذكورهم

وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے اور حرام کیا گیا انکے مردوں پر

رواه أحمد والنسائي والترمذي وصححه وعن عمران بن حصين

روایت کیا اسے احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے اور عمران بن حصین

رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله يحب إذا

رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی دوست رکھتا ہے جب

اس سے روایت کی ہے باپ سعد سے کہ کہا سعد نے دیکھا میں نے بخارا میں ایک مرد کو سفید خچر پر کہ اوپر اسکے عمامہ تھا خز سیاہ پہنے اور کہتا تھا کہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پہنایا ہے روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے اور ذکر کیا اسکو بخاری نے

سلہ ممکن الختام ۵۲ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ریشمی لباس مردوں کیلیے حرام ہے ۔ البتہ چار انگشت کے برابر کناری وغیرہ جائز اور مباح ہے جیسا کہ حضرت عمر کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اسکے علاوہ خاص خاص صورتوں میں علاج کیسبب ۔۔۔ چنانچہ حضرت انس کی روایت میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر کو خارش کی وجہ جو جوؤں کی کثرت سے انکے بدن میں پیدا ہو گئی تھیں ریشم کے کرتے پہننے کی اجازت فرمائی بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ رخصت صرف سفر کی حالت میں ہے کہ انکو بعض غزوات میں جبکہ انہوں نے جوؤں کی کثرت سے خارش کی شکایت کی تو آپ نے یہ اجازت فرمائی

سلہ ۵۳ عورتوں سے مراد فواطم ہیں اور چند فاطمہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر میں جمع تھیں ایک فاطمہ زہرا بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری فاطمہ بنت اسد بن ہاشم حضرت علی اور حضرت جعفر اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالی عنہم کی والدہ تیسری فاطمہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب سید الشہداء کی بیٹی ۔۔۔ بعض نے کہا ہے کہ تیسری فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ کی تھی لیکن صحیح یہ ہے کہ تیسری فاطمہ حضرت حمزہ کی بیٹی تھی

٩٥ قولہ معصفرین الخ کہا امام شوکانی نے تطبیق دیجاتی ہے درمیان حدیثوں کے اسطرح کہ منع وہ سرخ کپڑا ہے جو کسم کا رنگا ہوا ہو اور مباح وہ سرخ

أنعم على عبد نعمة أن يرى أثر نعمته عليه رواه البيهقي وعن

کہ کسی بندے کو نعمت بخشے یہ کہ اسکا اثر اسپر دیکھا جاوے روایت کیا اسے بیہقی نے اور روایت ہے

علي رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن

علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا

لبس القسي والمعصفر رواه مسلم وعن عبد الله بن عمرو رضي

ریشمین اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے سے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور عبد اللہ بن عمرو رضی

الله تعالى عنهما قال رأى علي النبي صلى الله عليه وسلم ثوبين معصفرين

اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا دیکھے مجھپر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو کپڑے کسم سے رنگے ہوئے

وقال أمك أمرتك بهذا رواه مسلم وعن أسماء بنت أبي بكر رضي

تو آپنے فرمایا کیا تیری ماں نے تجھے ان کے پہننے کا حکم دیا ہے؟ روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر رضی

الله تعالى عنهما أنها أخرجت جبة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

اللہ تعالی عنہما سے کہ نکالا انہوں نے جبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

مكفوفة الجيب والكمين والفرجين بالديباج رواه أبو داود وأصله

کہ گریبان لگا یا ہوا تھا اس کی گریباں اور آستینوں اور دونوں چاکوں کو دیباج سے ٥٦ روایت کیا اسے ابو داود نے اور اصل اسکی

في مسلم وزاد كانت عند عائشة رضي الله تعالى عنها حتى قبضت

مسلم میں ہے اور اسمیں اور زیادہ ہے کہ تھا وہ جبہ پاس عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے یہاں تک کہ وہ فوت ہوئیں

فقبضتها وكان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يلبسها فنحن نغسلها للمرضى

پھر میں نے اسکو لے لیا اور تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو پہنا کرتے تو اب ہم اسکو دھویا کرتے ہیں بیماروں کے لیے

نستشفي بها وزاد البخاري في الأدب المفرد وكان يلبسها للوفد والجمعة

شفا حاصل کرنے کو ساتھ اسکے اور زیادہ کی بخاری ادب مفرد میں ٥٧ یہ عبارت اور تھے اسکو پہنا کرتے وفد سے ملنے کو اور جمعہ کو

كتاب الجنائز

یہ کتاب جنازوں کے بیان میں

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآله وسلم أكثروا ذكر هاذم اللذات الموت رواه الترمذي والنسائي

وآلہ وسلم نے لذتوں کے توڑنے والی موت کا بہت ذکر کیا کرو ٥٨ روایت کیا اسے ترمذی اور نسائی نے اور

وصححه ابن حبان وعن أنس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم لا يتمنين أحدكم الموت لضر نزل به فإن

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے سبب کسی تکلیف کے جو اسپر نازل ہوئی ہو ٥٩ اور اگر

ہے جو رنگ نہیں کیا گیا کسم سے ١٢ ٥٦ قولہ الدیباج معرب دیبا ہے اور دیبا کاڑھے ریشم کو کہتے ہیں ١٢ ٥٧ قولہ للوفد اس حدیث میں دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ مستحب ہے اچھا کپڑا پہننا بروقت ملاقات کرنے کے کسی ذی عزت سے اور واسطے نماز جمعہ کے ١٢ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری کی ایک مستقل کتاب ہے ١٢ ٥٨ موت کے یاد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ انسان اس بات کو یاد کرے کہ مجھے ایک دن اس دنیا سے رخصت ہونا ہے اور اپنے اعمال کا بدلہ مجھے ملنے والا ہے ... ہونے کے سبب سے ... اور اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور آخرت کی تیاری میں مصروف رہے اور وہ کام ... کرتا رہے جو وہاں کام آئیں ١٢ ٥٩ اس قید سے معلوم ہو کہ دنیاوی مصائب بیماری مفلسی وغیرہ دنیا کی کسی مصیبت کے سبب موت کی آرزو کرنا ... منع ہے کیونکہ ایسی آرزو بے صبری اور تقدیر ہی سے ناخوش ہونے کی علامت ہے اور اللہ تعالے کی محبت اور اس ... کرنا کمال ایمان کا نشان ہے جیسا کہ حدیث میں ہے من احب لقاء الله احب الله لقاءه اور سبطرح دین کے فتنے کے خوف سے موت کی آرزو کرنا ناجائز نہ ممنوع نہیں ١٢

ــه قوله لقنوا موتاكم، الخ مراد اس سے یہ ہے کہ جو قریب جان نکلنے کے ہو اس کے پاس لا الٰہ الا اللہ پڑھا جاوے اور کہا امام شوکانی نے

كان لا بد متمنيا فليقل اللهم أحيني ما كانت الحيوة خيرا لي وتوفني

وہ ہر دو ری ہی موت کی آرزو کرنیوالا ہے تو (یوں) کہے اے اللہ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھکو زندہ رکھ اور فوت کرے مجھے

إذا كانت الوفاة خيرا لي متفق عليه وعن بريدة رضي الله تعالى عنه

جبکہ مرنا بہتر میرے حق میں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال المؤمن يموت بعرق الجبين

وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مومن فوت ہوتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ

رواه الثلاثة وصححه ابن حبان وعن أبي سعيد وأبي هريرة رضي

روایت کیا اسے تینوں نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

الله تعالى عنهما قالا قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لقنوا موتاكم

عنہما سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تلقین کرو اپنے مرنیوالوں کو

لا إله إلا الله رواه مسلم والأربعة وعن معقل بن يسار رضي الله

لا الٰہ الا اللہ روایت کیا اسے مسلم نے اور چاروں نے۔ اور معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ

تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال اقرءوا على موتاكم

عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں پر سورۂ

يس رواه أبو داود والنسائي وصححه ابن حبان وعن أم سلمة رضي

یٰسین پڑھو روایت کیا اسے ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ

الله تعالى عنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على

تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا داخل ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

أبي سلمة وقد شق بصره فأغمضه ثم قال إن الروح إذا قبض تبعه

ابو سلمہ پر اور ان کی آنکھیں کھلی رہتی تھیں پس آپ نے ان کو بند کر دیا پھر فرمایا کہ جب روح قبض ہو جاتی

البصر فضج ناس من أهله فقال لا تدعوا على أنفسكم إلا بخير فإن

ہے اس کے پیچھے نظر جاتی ہے پس لوگوں میں سے بعض نے رونا شروع کیا تو آپ نے فرمایا اپنے لئے اچھی ہی دعا کرو کیونکہ

الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال اللهم اغفر لأبي سلمة وارفع

فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو پھر آپ نے فرمایا اے اللہ ابو سلمہ کو بخش دے اور بلند کر

درجته في المهديين وافسح له في قبره ونور له فيه واخلفه في

درجہ اس کا ہدایت والوں میں اور اس کی قبر میں فراخی اور روشنی کر دے اور تو خلیفہ ہو اس کا اس کے

عقبه رواه مسلم وعن عائشة رضي الله تعالى عنها أن النبي صلى الله

پیچھے رہنے والوں میں روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وآله وسلم حين توفي سجي ببرد حبرة متفق عليه وعنها أن أبا بكر

علیہ وآلہ وسلم نے جب وفات پائی آپ کو ایک دھاری دار چادر میں چھپایا گیا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

یہ ... دیکھنے والوں کو ... اور اس طرح کھلی رہتی ہیں اور اس سے دیکھنے والوں کو شاید ایک خوف اور دہشت

تلقین شہادتین سے کرنی چاہیے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کہے تاکہ اقرار توحید اور رسالت دونوں کا ہو جاوے ۱۲ مسک۔ اور ابن ماجہ میں روایت ہے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کرو اپنے قریب مرگوں کو یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین ۱۲

ــه مردوں پر سورۂ یٰسین پڑھنے سے یہ مطلب ہے کہ جو لوگ قریب الموت ہوں ان کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسین پڑھو۔ امام احمد نے مسند میں صفوان سے روایت کی ہے کہ میرے مشائخ فرماتے تھے کہ قریب الموت شخص کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے سے اس کے لیے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ [illegible]

ف ۱ اس حدیث میں دلیل ہے اس امر کی کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے اور مسلمان میت طاہر ہے ۱۲ مسک ف ۲ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ میت بعد مرنے کے قرض کا زیر بار رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کوئی اسکا وارث وغیرہ ادا کرے اور اس میں ترغیب اور تنبیہ ہے اس امر پر کہ مرنے سے پہلے سبکدوشی حاصل کرنی چاہیے جب اس مال کا یہ حال ہے جو حلال مال [illegible] کی رضا سے لیا جاتا ہے تو کیا حال ہوگا جو چوری - فریب اور غصب سے لیا جاوے ۱۲ مسک ف ۳ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیری کے پتے پانی میں ملا کر خوب مل کر نہلا دے تا کہ خوب صاف ہو جاوے ۱۲ مسک اختتام ۱۲ ف ۴ اور حدیث میں ہے کہ جب صحابہ میں اختلاف ہوا اور فیصلہ نہ کر سکے تو اللہ تعالے نے ان پر غنودگی مسلط کر دی اور گھر کے گوشہ سے کسی نامعلوم شخص نے ان کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں میں غسل دو تو انہوں نے آپ کو غسل دیا اور آپ پر قمیص تھی قمیص پر پانی ڈالتے تھے اور [illegible] ساتھ بدن ملتے تھے [illegible] ہاتھوں سے ۱۲ مسک ف ۵ یعنی اگر پانچ بار سے زیادہ نہلانے میں مصلحت اور بھلائی جانو اور اسراف نہ ہو جاوے تو پانچ بار سے زیادہ بھی نہلاؤ مگر تین بار ضرور نہلاؤ چنانچہ آپ نے غسل کا عدد کم سے کم تین مقرر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین دفعہ غسل دینا واجب ہے گو [illegible] ایک دفعہ غسل دینے سے بھی [illegible] ادا ہو جاتا ہے ۱۲

قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝ وَعَنْ أَبِي

بوسہ دیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے فوت ہو جانے کے بعد ف۱ روایت کیا اسے بخاری نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ

سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مومن آدمی کی روح اپنے قرض سے لٹکی رہتی

حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ ۝ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے ادا کیا جاوے ف۲ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور ابن عباس رضی اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي سَقَطَ

تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس آدمی کے حق میں جو گر گیا اپنی سواری

عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَاتَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ مُتَّفَقٌ

سے پس فوت ہو گیا کہ نہلاؤ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے ف۳ اور دو کپڑوں سے اسکو کفن دو یہ حدیث

عَلَيْهِ ۝ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ

متفق علیہ ہے اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ جب ارادہ کیا صحابہ نے نبی صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِيْ نُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینے کا تو بولے اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے کہ کپڑے اتاریں ہم رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ لَا الْحَدِيْثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ

علیہ وآلہ وسلم کے (بدن مبارک سے) جس طرح ہم اپنی میتوں کے کپڑے اتار لیتے ہیں یا نہ آخر حدیث تک ف۴ روایت کیا اسے احمد اور ابو داود نے

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى

اور ام عطیہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا داخل ہوئے ہمپر نبی صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا

علیہ وآلہ وسلم اور ہم آپکی صاحبزادی کو نہلا رہی تھیں تو آپ نے فرمایا نہلاؤ اسے تین بار یا پانچ بار ف۵

أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا

یا زیادہ اس سے اگر مناسب جانو پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور

أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

یا (فرمایا) تھوڑا سا کافور پھر جب ہم نہلا چکیں تو ہم نے آپ کو خبر دی تو آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف ڈال دیا اور فرمایا [illegible]

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَفِي

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں (یوں) ہے کہ (غسل میں) انکی داہنی جانب سے اور وضو کی جگہوں سے شروع کرو اور

لِلْبُخَارِيِّ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا ۝ وَعَنْ عَائِشَةَ

بخاری کے ایک لفظ میں (یوں) ہے پھر ہم نے اسکے بالوں کی تین چوٹیاں کر دیں اور ان کو پیچھے ڈال دیا اور عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہا کہ کفن دیے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثلثة اثواب بيض سحولية من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة

تین سفید کپڑوں میں سحول جو سحول کے بنے ہوئے (اور) روئی کے تھے نہ ان میں کرتہ تھا اور نہ پگڑی تھی

متفق عليه وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال لما توفي عبد

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب مرا عبد اللہ

الله بن ابي جاء ابنه الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال

بن ابی تو اس کا بیٹا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا

اعطني قميصك اكفنه فيه فاعطاه متفق عليه وعن ابن عباس

اپنا کرتہ مجھ کو دیجیے اس میں اسے کفن دوں تو آپ نے اسے کرتہ دیدیا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عباس

رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال البسوا من

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہنا کرو تم اپنے

ثيابكم البيض فانها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم رواه الخمسة

کپڑوں میں سے سفید کپڑوں کو اس لیے کہ وہ تمہارے اچھے کپڑوں میں سے ہیں اور انہیں میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو روایت کیا

الا النسائي وصححه الترمذي وعن جابر رضي الله تعالى عنه

سوائے نسائی کے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا كفن احدكم اخاه

کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے کفن پہنائے بھائی اپنے کو

فليحسن كفنه رواه مسلم وعنه رض كان النبي صلى الله عليه وآله

تو چاہیے کہ اسے اچھا کفن پہنائے روایت کیا اسے مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم يجمع بين الرجلين من قتلى احد في ثوب واحد ثم يقول ايهم

احد کے شہیدوں کو ایک کپڑے میں دو آدمیوں کو ملا کر دفن کرتے تھے پھر آپ فرماتے کس کو

اكثر اخذا للقرآن فيقدمه في اللحد ولم يغسلوا ولم يصل عليهم

ان میں سے زیادہ قرآن یاد ہے پھر اس کو لحد میں آگے کرتے اور ان کو غسل نہ دیا گیا اور نہ آپ نے ان کا جنازہ پڑھا

رواه البخاري وعن علي رضي الله تعالى عنه قال سمعت النبي صلى الله

روایت کیا اسے بخاری نے اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ

عليه وآله وسلم يقول لا تغالوا في الكفن فانه يسلب سريعا رواه ابو

علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کفن کو بیش قیمت نہ کرو اس لیے کہ وہ بہت جلدی چھینا جاتا ہے روایت کیا اسے ابو

داود وعن عائشة رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال

داؤد نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ارشاد فرمایا

لها لو مت قبلي فغسلتك الحديث رواه احمد وابن ماجه وصححه ابن حبان

کہ اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو تو میں خود ہی تجھ کو نہلاؤں آخر حدیث تک روایت کیا اسے احمد اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے

۱؎ قولہ ثلثۃ اثواب مراد تین کپڑوں سے ازار اور چادر اور لفافہ ہے ۱۲ اسکا الختام ۲؎ قولہ سحولیۃ سحول ایک گاؤں کا نام ہے یمن کے ملک میں ۱۲ ۳؎ بعض متاخرین نے پگڑی کو اشراف کے لیے مستحسن کہا ہے سو وہ بدعت ہے سنت کے خلاف ۱۲ مسک ۴؎ یا بدلہ اسکا بدلہ دیا جو اس نے حضرت کے چچا عباس کو بدر کے دن اپنا کپڑا دیا تھا تاکہ منافق کا کوئی احسان باقی نہ رہے جس کا بدلہ نہ دیا ہو ۱۲ مسک ۵؎ یعنی جلد کا پرانا اور خراب ہو جاتا ہے پس مہنگا اور نفیس کپڑا پہننے سے کیا فائدہ ۱۲ مسک ۶؎ صحیح فغسلتک ہے بجائے فا کے لام کے ساتھ ۱۲ مسک

سلہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جائز ہے کہ مرد اپنی بی بی کو غسل دے جیسے کہ ایک حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کو جائز ہے کہ عورت اپنے خاوند کو غسل دے ۱۲ مسک

وعن أسماء بنت عميس رضي الله تعالى عنها أن فاطمة رضي الله تعالى

اور روایت ہے اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنها أوصت أن يغسلها علي رضي الله تعالى عنه رواه الدارقطني وعن

عنہا نے وصیت کی کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ان کو غسل دیں سلہ روایت کیا اسے دارقطنی نے اور روایت ہے

بريدة في قصة الغامدية التي أمر النبي صلى الله عليه وآله وسلم برجمها

بریدہ رضی سے غامدیہ کے قصہ میں جس کے لیے حکم دیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کرنے کا

في الزناء قال ثم أمر بها فصلي عليها ودفنت رواه مسلم وعن جابر

(زنا کی حد) میں راوی کہتا ہے پھر آپ نے حکم دیا تو اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور دفن کی گئی روایت کیا اسے مسلم نے اور جابر رضی

رضي الله تعالى عنه قال أتي النبي صلى الله عليه وآله وسلم برجل قتل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ لایا گیا پاس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک مرد جس نے اپنے

نفسه بمشاقص فلم يصل عليه رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله

آپ کو تیر سے مار ڈالا تھا تو اس پر آپ نے نماز جنازہ کی نہ پڑھی روایت کیا اسے مسلم نے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

تعالى عنه في قصة المرأة التي كانت تقم المسجد فسأل عنها النبي صلى

اس عورت کے قصہ میں روایت ہے جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی (دیکھ پر بسبب نظر نہ آنے کے) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الله عليه وآله وسلم فقالوا ماتت فقال أفلا كنتم آذنتموني فكأنهم صغروا

اس کا حال پوچھا تو صحابیوں نے عرض کیا کہ وہ فوت ہو گئی ہے آپ نے فرمایا کیا تم سے یہ نہ ہو سکا کہ مجھ کو خبر دیتے گویا انہوں نے اسے حقیر سمجھا

أمرها فقال دلوني على قبرها فدلوه فصلى عليها متفق عليه وزاد مسلم

حقیر سمجھا سلہ تو آپ نے فرمایا مجھ کو اس کی قبر بتلاؤ پھر صحابہ نے آپ کو (قبر) بتلائی تو آپ نے اس پر جنازہ پڑھا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم (یہ عبارت)

ثم قال إن هذه القبور مملوءة ظلمة على أهلها وإن الله ينورها لهم

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ قبریں اندھیروں سے پر ہوتی ہیں اوپر اہل اپنے کے اور اللہ تعالیٰ انکے لیے میری نماز سے قبروں کو

بصلاتي عليهم وعن حذيفة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله

روشن کر دیتا ہے اپنی اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ

عليه وآله وسلم كان ينهى عن النعي رواه أحمد والترمذي وحسنه و

وآلہ وسلم منع فرماتے تھے موت کی خبر دینے سے سلہ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور حسن کہا اسے ترمذی نے اور

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعى

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی کے

النجاشي في اليوم الذي مات فيه وخرج بهم إلى المصلى فصف بهم و

فوت ہونے کی خبر دی اس دن میں جس میں اس کا انتقال ہوا اور عیدگاہ میں صحابیوں کے ساتھ باہر گئے پھر آپ نے صفیں بنائیں اور

كبر عليه أربعا متفق عليه وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال

چار تکبیریں اس پر کہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا

سلہ نفظ فصلی صحیح مسلم کی اکثر روایات کے نزدیک صاد اور لام کی فتحہ کے ساتھ بصیغہ معلوم ہے اور اس صورت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذات خود عورت غامدیہ کا جنازہ پڑھا اور ابو داود اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی کی روایت بضم صاد و کسر لام بصیغہ مجہول ہے اور ابو داود کی ایک روایت میں ولم یصل علیہا کے ساتھ تصریح ہے یہ روایات دلالت کرتی ہیں آپ کے جنازہ نہ پڑھنے پر لہٰذا ائمہ نے صلوٰۃ علی المحدود میں اختلاف کیا ہے امام مالک کے نزدیک مکروہ اور امام احمد کے نزدیک امام اور اہل فضل کو نہ پڑھنا چاہیے اور امام ابو حنیفہ رح اور امام شافعی کے پڑھنا چاہیے ۱۲

سلہ قولہ صغروا امرہا الخ اس خیال سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی وجہ سے تکلیف ہوگی اور حقیقت میں صحیح یہ کہ آپ کی تعظیم اور تکریم ملحوظ اور منظور تھی ۱۲

سلہ یعنے نعی ممنوع وہ ہے کہ کسی کو بھیجیں بازاروں میں اور دروازہ بدروازہ محلہ بمحلہ گاؤں بگاؤں یا بلند مقام پر کھڑا ہو کر پکارے کہ فلاں سردار مر گیا ہے۔ جاہلیت میں نعی کا دستور تھا منع ہے کہ ہیں قرابت وغیرہ صلحا کو خبر کردیں تاکہ جنازہ میں شامل ہو سکیں ۱۲ مسک الختام

۱ یہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کی شفاعت مسلمان کے حق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے ۱۲ مسک ۲ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے صحیح قوی تر اور ظاہر موافق حدیث یہ ہے جائز ہے بلا کراہت ۱۲ مسک الختام ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ

سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ فوت ہو پس کھڑے ہوں

عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ

اسکے جنازہ پر ایسے چالیس شخص جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوں مگر قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت اس کے حق میں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ

روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا نماز پڑھی میں نے

وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا

پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسی عورت پر جو مر گئی تھی اپنے نفاس میں تو آپ اسکے کمر کے برابر کھڑے ہوئے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم نماز پڑھی رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیضا کے دونوں بیٹوں پر مسجد میں ۵ روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا

عبدالرحمن بن ابی لیلے سے کہا زید بن ارقم ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے

وَأَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں پھر میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

آلِهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْأَرْبَعَةُ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

آلہ وسلم (پانچ تکبیریں بھی) کہتے تھے روایت کیا اسے مسلم نے اور چاروں نے اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَنْهُ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ سِتًّا وَقَالَ إِنَّهُ بَدْرِيٌّ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ

کہ انہوں نے سہل بن حنیف پر چھ تکبیریں کہیں اور فرمایا کہ یہ بدری ہے روایت کیا اسے سعید بن

مَنْصُورٍ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ

منصور نے اور اسکی اصل بخاری میں ہے اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَيَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے اور پہلی تکبیر میں سورۃ فاتحہ

فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ

پڑھتے تھے روایت کیا اسے شافعی نے ضعیف اسناد سے اور طلحہ بن عبد اللہ

بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ

بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انہوں نے

فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ

سورۃ فاتحہ پڑھی اور فرمایا اس کو میں نے اس لیے پڑھا ہے تاکہ تم جان لو کہ یہ بھی سنت ہے روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت ہے

۳ یہ حدیث دلیل ہے قرات فاتحہ کے وجوب پر نماز جنازہ میں کیونکہ سنت سے مراد پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق مألوف ہے اور گئے شافعی احمد وغیرہما سلف خلف سے اسکے وجوب کی طرف اور بعض عدم مشروعیت کے قائل ہیں اور دلیل انکی حدیث عبد اللہ بن مسعود کی ہے لم یوقت لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قراءۃ فاتحۃ الکتاب فی صلوۃ الجنازۃ بل قال کبر اذا کبر الامام واختر من اطیب الکلام ما شئت لیکن انتصار نے اس حدیث کو کسی کتاب کی طرف منسوب نہیں کیا تاکہ صحت حدیث عدم صحت سے معلوم ہو علاوہ بریں قول صحابی ہے اور وہ نافی ہے اور ابن عباس مثبت پس مثبت مقدم ہوگا نافی پر اور نیز ابن منذر نے ابن مسعود رض سے قرات فاتحۃ الکتاب فی صلوۃ الجنازہ کی مشروعیت نقل کی ہے۔ کذا فی مسک الختام ۱۲ ۱۲

مالکٍ قال صلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على جنازة فحفظت من

مالک رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یاد کر لیا میں نے

دعائه اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه وأكرم نزله ووسع

دعا ان کی یہ تھی اے اللہ بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور آرام دے اس کو اور معاف کر اس سے اور اچھی کر مہمانی اس کی اور

مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب

فراخ کر اور دھو دے اس کو پانی اور برف اور اولوں سے اور صاف کر دے اسے گناہوں سے جیسے سفید کپڑا

الأبيض من الدنس وأبدله دارا خيرا من داره وأهلا خيرا من أهله

میل سے صاف کیا جاتا ہے اور بدل دے اسے گھر بہتر گھر اس کے سے اور گھر کے لوگ بہتر اس کے گھر کے لوگوں سے

وأدخله الجنة وقه فتنة القبر وعذاب النار رواه مسلم وعن

اور داخل کر اس کو جنت میں اور بچا اسے قبر کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے

أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

وسلم إذا صلى على جنازة يقول اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا

دستور تھا کہ جب نماز پڑھتے جنازہ پر تو کہتے اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں اور مردوں کو اور حاضروں اور غائبوں کو

وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وأنثانا اللهم من أحييته منا فأحيه على الإسلام

اور چھوٹوں کو اور بڑوں کو اور مردوں اور عورتوں کو اے اللہ جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے زندہ رکھ اس کو اسلام پر

ومن توفيته منا فتوفه على الإيمان اللهم لا تحرمنا أجره ولا تفتنا

اور جس کو تو ہم سے فوت کرے اسے ایمان پر فوت کر اے اللہ ہم کو اس کے اجر سے محروم نہ رکھیو اور ہم کو اس کے بعد

بعده رواه مسلم والأربعة وعنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

فتنہ میں نہ ڈالیو روایت کیا اسے مسلم نے اور چاروں نے اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قال إذا صليتم على الميت فأخلصوا له الدعاء رواه أبو داود و

فرمایا جب جنازہ کی نماز پڑھو تو اس کے لیے دعا خالص کرو روایت کیا اسے ابو داود نے اور

صححه ابن حبان وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى

صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی

الله عليه وآله وسلم قال أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جنازہ لیجانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو جلدی کرنا خیر ہے

تقدمونها إليه وإن تك سوى ذلك فشر تضعونه عن رقابكم

جس کی طرف اس کو پہنچاؤ گے اور اگر وہ اس کے برخلاف ہے تو ایک برا بوجھ ہے کہ اتارتے ہو اپنی گردنوں سے

متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسی سے روایت ہے انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ف احتمال ہے کہ آپ نے دعا جہر سے پڑھی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ عوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ کر یہ دعا یاد کر لی ہو فقہا کہتے ہیں آہستہ دعا پڑھنا مستحب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دعا کرنے والے کو اختیار ہے چاہے آہستہ پڑھے چاہے بلند آواز سے پڑھے اور بعض کہتے ہیں کہ دن کے وقت آہستہ پڑھے اور رات کے وقت بلند آواز کے ساتھ بہر صورت جہر ضروری ہے کہ [illegible] دعا کی جائے ۱۲

ف نماز جنازہ کی متعدد دعائیں آپ سے مروی ہیں کسی کے حق میں آپ نے کوئی دعا کی اور کسی کے حق میں کوئی غرض کہ جو آنحضرت صلعم سے مروی ہے اس کے پڑھ لینے کی اجازت اور گنجائش ہے کسی ایک ہی دعا کی تخصیص ضروری نہیں بعض ائمہ نے بعض دعاؤں کو پسند کیا ہے چنانچہ حنفیہ اس حدیث والی دعا کو پسند کرتے ہیں ۱۲

ف فاخلصوا لہ یعنی خالص کر دو اس کے لیے دعا یعنی کسی کے کہلانے سننے کا خیال [illegible] [illegible]

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کے دفن کرنے میں دیر نہ کرنا چاہیے ۱۲

ف یہ تمثیل ہے واسطے عظمت فضل اور ثواب کے اور پوری روایت یوں ہے اور جو شخص جنازہ پڑھ کر دفن کرنے سے پہلے چلا آوے وہ ایک قیراط اجر لے کر پھر آیا یعنی اس کا اجر دفن ہونے تک پھرنے والے سے کم ہے۔ اس حدیث کو بارہ صحابیوں نے روایت کیا ہے اور نسائی

مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ

جو حاضر رہے جنازہ کے یہاں تک کہ نماز پڑھی جاوے اور اس کے تو اس کے لیے ثواب ہے ایک قیراط اور جو دفن ہونے تک حاضر رہے

فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ مُتَّفَقٌ

اس کو دو قیراط ملتے ہیں پوچھا کہ دو قیراط کتنے ہیں آپ نے فرمایا دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں یہ حدیث متفق علیہ

عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ وَلِلْبُخَارِيِّ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا

اور مسلم کی روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ لحد میں رکھا جاوے اور بخاری کی روایت میں یوں ہے جو کسی مسلمان کے جنازہ کے پیچھے چلا ایمان

وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطَيْنِ

اور ثواب کی امید سے اور اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ اس پر جنازہ پڑھا جاوے اور اس کے دفن کرنے سے فراغت حاصل ہو تو وہ ثواب کے دو قیراط

كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ہر ایک قیراط احد پہاڑ کی مثل ہوتا ہے اور روایت ہے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے

أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ

کہ انہوں نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض اور عمر رض کو کہ چلتے تھے آگے

الْجَنَازَةِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَعَلَّهُ النَّسَائِيُّ وَطَائِفَةٌ

جنازہ کے روایت کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور معلول کیا ہے اسے نسائی نے اور ایک جماعت نے

بِالْإِرْسَالِ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ

ساتھ ارسال کے اور روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ ہم منع کی گئیں

اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ

جنازے کے پیچھے چلنے سے اور اس امر کی ہمیں تاکید نہیں کی گئی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابی سعید

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب

إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

دیکھو تم جنازہ کو کھڑے ہو جاؤ اور جو ساتھ ہو جاوے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جاوے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَدْخَلَ الْمَيِّتَ

روایت ہے ابی اسحاق سے کہ عبد اللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے داخل کیا میت کو قبر میں

مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَقَالَ هَذَا مِنَ السُّنَّةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنِ

پاؤں کی طرف سے اور فرمایا یہ فعل سنت سے ہے نقل کیا اسے ابو داؤد نے اور روایت ہے

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جب

وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقُبُورِ فَقُولُوا بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اپنے مردوں کو قبروں میں رکھو تو کہو دفن کرتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے نام سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ف اس روایت میں ہے کہ قیراط ... مثل جبل احد کے ہے ... جو شخص جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن کیا جاوے ... پھرنے والے کا اجر دو قیراط ہیں ... ہر قیراط مثل احد پہاڑ کے ... ف جنازہ کے ساتھ جانے والوں کو اس سے آگے یا پیچھے اور دائیں بائیں کی طرف چلنا چاہیے ... اس کے متعلق علماء کے پانچ قول ہیں۔ اول یہ کہ جنازہ کے آگے چلنا افضل ہے ... جمہور علماء اور امام شافعی ... اور امام احمد ... کہ جنازے کے پیچھے چلنا بہتر ہے اور امام ابو حنیفہ ... اور امام اوزاعی کا یہی مذہب ہے ... اور سب اطراف برابر ہیں ... امام ثوری ... اور علماء کی ایک جماعت کا بھی قول ہے۔

ف۱ اس میں دلیل ہے اسپر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لحد بنائی گئی ۱۰ احمد اور ابن ماجہ نے اسناد حسن سے روایت کیا کہ مدینہ میں دو آدمی تھے ایک لحد بنایا کرتا تھا اور دوسرا شق صحابہ نے دونوں کی طلب میں کسی کو بھیجا اور فرمایا کہ جو نسا پہلے آوے وہ اپنا

عليه وآله وسلم أخرجه أحمد وأبو داود والنسائي وصححه ابن حبان

ملت پر نقل کیا اسے احمد نے اور ابو داود اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے

وأعله الدارقطني بالوقف وعن عائشة رضي الله تعالى عنها أن

اور معلول کیا اسے دارقطنی نے ساتھ موقوف ہونے کے اور روایت ہے عائشہ رضے اللہ تعالے عنہا سے کہ

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال كسر عظم الميت ككسره حيا

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ کی توڑنی

رواه أبو داود بإسناد على شرط مسلم وزاد ابن ماجه من حديث أم سلمة

روایت کیا اسے ابو داود نے ایسی اسناد سے جو مسلم کی شرط پر ہے اور ابن ماجہ نے ام سلمہ کی روایت سے (یہ لفظ) زیادہ کیے ہے

في الإثم وعن سعد بن أبي وقاص رضي الله تعالى عنه قال ألحدوا

گناہ میں۔ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ (انہوں نے اپنی بیماری میں) کہ میرے لیے لحد

لي لحدا وانصبوا على اللبن نصبا كما صنع برسول الله صلى الله عليه

بنانا اور میری لحد پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا جیسے کیا گیا تھا ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وآله وسلم رواه مسلم وللبيهقي عن جابر نحوه وزاد ورفع قبره عن الأرض

وسلم کے روایت کیا اسے مسلم نے اور بیہقی میں جابر سے بھی اسی مثل مروی ہے اور اتنا زیادہ ہے اور بلندی کی گئی قبر آپکی زمین سے

قدر شبر وصححه ابن حبان ولمسلم عنه نهى رسول الله صلى الله عليه

مقدار بالشت کے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور مسلم میں اسی سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآله وسلم أن يجصص القبر وأن يقعد عليه وأن يبنى عليه وعن

آلہ وسلم نے قبر کے گچ کرنے سے اور اس پر بیٹھنے سے اور اسپر عمارت کرنے سے اور روایت ہے

عامر بن ربيعة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

عامر بن ربیعہ رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلى على عثمان بن مظعون وأتى القبر فحثى عليه ثلاث حثيات وهو قائم

جنازہ پڑھا عثمان بن مظعون کا اور (اس کی) قبر پر آئے اور کھڑے کھڑے تین لپیں مٹی کی اس پر ڈالیں

رواه الدارقطني وعن عثمان رضي الله تعالى عنه قال كان رسول

روایت کیا اسے دارقطنی نے اور روایت ہے عثمان رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ تھی عادت رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا فرغ من دفن الميت وقف عليه وقال

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ جب میت کے دفن کرنے سے فارغ ہوتے اسپر ٹھہرتے اور فرماتے

استغفروا لأخيكم وسلوا له التثبيت فإنه الآن يسأل رواه أبو داود

اپنے بھائی کے لیے بخشش مانگو اور اسکے لیے ثابت قدمی کی دعا مانگو اس لیے کہ اب وہ پوچھا جاتا ہے۔ روایت کیا اسے ابو داود نے

وصححه الحاكم وعن ضمرة بن حبيب أحد التابعين قال كانوا

اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور روایت ہے ضمرہ بن حبیب سے (جو کہ ایک تابعیوں سے ہے) کہا صحابہ رض کو

کام شروع کرے پس پہلے لحد بنانے والا آیا اور اس میں اسپر بھی دلیل ہے کہ لحد افضل ہے کیونکہ حق سبحانہ وتعالے اپنے حبیب کے لیے وہ کام کہیں پسند فرماویں گے جو افضل نہیں ہے ۱۲

ف۲ بہتر ہے کہ قبر بقدر ایک بالشت کے زمین سے بلند ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی بلندی اسی قدر ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ کوہان کی شکل پر بنانا مسنون ہے کہ اس کے لیے کئی ایک اخبار وآثار صحیح مروی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے بعض دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپکی اور حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کی قبروں کو دیکھا کہ وہ مسنم (کوہان نما) تھیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بقدر ایک بالشت کے زمین سے بلند تھیں جمع ان روایات [illegible] ہے کہ پہلے آپکی قبر مبارک بقدر ایک بالشت کے [illegible] تھی اور ولید بن عبد الملک کے زمانے میں جب روضہ مبارک کی دیوار گر گئی تو اس نے دیوار کی درستی کرائی اور قبر مبارک بشکل کوہان بنوادی ۱۲

ك قوله لا اله الا الله الخ مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ جب قبر میں میت کو دفن کرکے قبر برابر کی جاوے تو اس پر تلقین کی جاوے اور کہا
شامی میں کہ اس حدیث تلقین کے موضوع ہونے میں حدیث کے پہچاننے والوں کے نزدیک شک نہیں فتح ابن ہمام نے کہا ہے کہ سورہ بقرہ ۱۲م ۱۰

یستحبون اذا سوی علی المیت قبره وانصرف الناس عنه ان یقال عند

سمجھا کرتے تھے کہ جب برابر کی جاوے اوپر میت کے قبر اسکی اور واپس ہوویں اس سے لوگ چلے جاویں یہ کہ اس کی قبر کے پاس

قبره یا فلان قل لا اله الا الله ثلث مرات یا فلان قل ربی الله و

کہا جاوے اے فلانے کہہ لا الہ الا اللہ تین بار اے فلانے کہہ اللہ میرا رب ہے اور

دینی الاسلام ونبیی محمد صلی الله علیه وآله وسلم رواه سعید بن

دین میرا اسلام ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں روایت کیا اسے سعید بن

منصور موقوفا وللطبرانی نحوه من حدیث ابی امامة مرفوعا مطولا

منصور نے موقوف سند سے اور طبرانی میں اسکی مثل ابوامامہ کی روایت سے مرفوع یعنی حدیث مروی ہے

وعن بریدة بن الحصیب الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال قال رسول

اور روایت ہے بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول

الله صلی الله علیه وآله وسلم کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها رواه

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے دیہلے منع کیا تھا سواب تم انکی زیارت کرو روایت کیا اسے

مسلم زاد الترمذی فانها تذکر الآخرة زاد ابن ماجة من حدیث ابن مسعود

مسلم نے اور زیادہ کیا ترمذی نے دیہ لفظ) کیونکہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں اور ابن ماجہ نے زیادہ کیا ابن مسعود کی حدیث سے

وتزهد فی الدنیا وعن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه ان رسول الله

دیہ لفظ) اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں ۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ

صلی الله علیه وآله وسلم لعن زائرات القبور اخرجه الترمذی وصححه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی زیارت کرنے والیوں پر قبروں کی نقل کیا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو

ابن حبان وعن ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال لعن

ابن حبان نے اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے انہوں نے کہا لعنت کی

رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم النائحة والمستمعة اخرجه ابو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بین کرنے والی اور سننے والی پر نکالا اسے ابو

داود وعن ام عطیة رضی الله تعالی عنها قالت اخذ علینا رسول الله

داؤد نے اور روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ عہد لیا ہم سے رسول اللہ

صلی الله علیه وآله وسلم ان لا ننوح متفق علیه وعن عمر رضی الله

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کا کہ بین نہ کریں دکسی شخص پر) یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے عمر رض سے

تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال المیت یعذب فی

تعالے عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا میت کو اس کی قبر میں رونے

قبره بما نیح علیه متفق علیه ولهما نحوه عن المغیرة بن شعبة رض

کے سبب سے عذاب ہوتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور دونوں میں مغیرہ بن شعبہ کی روایت سے اسکی مثل مروی ہے

لکھی ہیں آیات مطعون ... اور امن الرسول ... تک دفن کے بعد قبر کے سرہانے اور پاؤں کی طرف کھڑے ہوکر پڑھنا بھی مروی ہے ۔ اور اگر قبر پر قرآن کریم ختم کریں تو بہتر ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر شریعت کا کوئی حکم ذکر [illegible] دے تو یہ بھی دل بستگی کا باعث ہے اور شامی ... قرائض کا مسئلہ ہے اور مختار یہ ہے کہ قبر کے سرہانے قرآن کریم کا پڑھنا مکروہ نہیں اور بعض علماء اس کو مکروہ کہتے ہیں شیخ عبدالحق نے کہا ہے کہ فاتحہ معروف [illegible] اور قل ہو اللہ احد کا ثواب مردوں کو پہنچانا متعارف ہے شریعت سے اور صحیح یہ ہے کہ قرأت پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچتا ہے ۱۲ ۔

ك قوله اخرجه الترمذی کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہتے ہیں بعض اہل علم اس طرف کہ تحقیق یہ پیشتر لعنت انکی پہلے اس سے کہ اجازت دیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کرنے قبروں کی پس جبکہ اجازت دی داخل ہوئے بیچ اجازت کے مرد اور عورتیں اور کہا بعض عالموں نے سوائے اسکے نہیں کہ مکروہ جانا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیارت کرنا قبروں کا عورتوں کے لئے واسطے کم کرنے صبر انکے کے اور بہت جزع فزع کرنے انکے کے اور کہا شوکانی نے وارد ہوئی ہیں حدیثیں بیچ منع کرنے عورتوں کے جنازے کے پیچھے جانے کے باب میں اور یہ تقویت دیتی ہیں منع زیارت کو ۱۲ مسک ۳ اس حدیث معلوم ہوا کہ مردوں پر نوحہ کرنا جیسے بین کرکے ان پر رونا منع اور حرام ہے اور غم کی وجہ سے آنسو نکل آنا جو اختیاری امر نہیں جائز ہے لیکن زبان سے بے صبری کے کلمات

۱۰۵ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صاحبزادی کا نام ام کلثوم ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ اور ... حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کی قبر پر آنسو بہانا جائز ہے جیسا کہ ... پہلے بیان ہو چکا ہے اور بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث میں حضرت ...

وعن انس رضي الله تعالى عنه قال شهدت بنتا للنبي صلى الله عليه وآله وسلم تدفن ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جالس عند القبر فرأيت عينيه تدمعان رواه البخاري

اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے دفن کرنے کے وقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھا میں نے آپ کی آنکھوں کو کہ آنسو بہا رہی تھیں روایت کیا اسے بخاری نے

وعن جابر رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال لا تدفنوا موتاكم بالليل الا ان تضطروا اليه اخرجه ابن ماجة واصله في مسلم لكن قال زجر ان يقبر الرجل في الليل حتى يصلى عليه

اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت دفن کرو اپنے مردوں کو رات کے وقت مگر جب ناچار ہو اس کی طرف نقل کیا اسے ابن ماجہ نے اور اس کی اصل مسلم میں ہے لیکن کہا (اس میں) آپ نے جھڑکا کہ لوگوں کو اس بات سے کہ دفن کیا جاوے رات کو کوئی شخص جب تک کہ اس پر نماز نہ پڑھی جائے

وعن عبد الله بن جعفر رضي الله تعالى عنهما قال لما جاء نعي جعفر حين قتل قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد اتاهم ما يشغلهم اخرجه الخمسة الا النسائي

اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب آئی خبر شہید ہونے جعفر کی جس وقت وہ شہید ہوئے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکاؤ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا پس تحقیق آیا ہے ان کو وہ جو مشغول کرتا ہے ان کو نقل کیا اسے پانچوں نے سوائے نسائی کے

وعن سليمان بن بريدة عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يعلمهم اذا خرجوا الى المقابر يقولوا السلام على اهل الديار من المؤمنين والمسلمين وانا ان شاء الله بكم للاحقون نسأل الله لنا ولكم العافية رواه مسلم

اور روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکھلاتے تھے ان کو جب وہ قبرستان کی طرف جاویں یہ کہیں سلام ہو تم پر اے اہل گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں سے اور ہم اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں ہم سوال کرتے ہیں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا روایت کیا اسے مسلم نے

وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال مر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بقبور المدينة فاقبل عليهم بوجهه فقال السلام عليكم يا اهل القبور يغفر الله لنا ولكم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواه الترمذي وقال حسن

اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کی قبروں پر پس متوجہ ہوئے ان کی طرف اپنے منہ سے پس فرمایا سلام ہو تم پر اے قبروں والو بخشے اللہ ہم کو اور تم کو تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا حسن ہے

حاشیہ: ... حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت میں فرمایا ... جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو عبد الرحمن بن عوف نے کہا یا رسول اللہ آپ روتے ہیں تو آپ نے فرمایا ... یہ آنسو بے صبری کی وجہ سے جاری نہیں کرتا بلکہ آنسو جوش محبت اور شفقت کا اثر ہیں جو بالغ اولاد سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال تھا جو تمام لطائف ظاہر و باطن کا شامل ہے اور جیسا کہ انسان کے حال کے مناسب ہے ...

۹۲ — ... رات میں دفن کی کراہت ...

[illegible]

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردوں کی برائی بیان کرنا منع اور ناجائز ہے اور یہ حکم اہل اسلام اور صالحین کے ساتھ خاص ہے اور

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وآلہ وسلم نے مردوں کو گالی نہ دو اس لیے کہ پہنچ گئے اس چیز کے پاس جو انہوں نے آگے بھیجی روایت کیا اسے بخاری نے

وَرَوَی التِّرْمِذِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ نَحْوَهٗ لٰكِنْ قَالَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ

اور روایت کیا ترمذی نے مغیرہ سے اسکی مثل لیکن کہیں (یعنی) ہو کر مردوں کو گالی مت دو کہ اس سے زندوں کو اذیت ہوگی ف کے ساتھ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ

معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا پس ذکر کی آخر حدیث تک اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ

قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی

ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے کہ لی جاوے ان (میں) کے مالداروں سے پس پھیر دیا جاوے

فُقَرَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ان کے غریبوں پر یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَتَبَ لَهٗ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ

کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا انکی طرف کہ یہ ہے حکم نامہ زکوٰۃ کا

الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ

جو فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں پر اور جسکے ساتھ

اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فِيْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا الْغَنَمُ فِيْ

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم کیا ہے (وہ یہ ہے) کہ چوبیس اونٹوں میں اور جو اس سے کم ہوں بکریاں ہیں (فرض)

كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ

ہر پانچ میں ایک بکری ہے پھر جب ہو جاویں پچیس کو پینتیس تک تو ان میں ہے بنت

مَخَاضٍ اُنْثٰی فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ اِلٰی

مخاض (ایک برس کی) مادہ پھر اگر وہ نہ ہو تو دو برس کا نر اور جب ہو جاویں چھتیس کو

خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ اِلٰی سِتِّيْنَ

پینتالیس تک تو ان میں دو برس کی مادہ ہے اور جب ہو جاویں چھیالیس کو ساٹھ تک

فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ اِلٰی

تو ان میں تین برس کی ہے قابل جفتی کے اور جب ہو جاویں اکسٹھ کو

ف کا ذکر دونوں برگزوں کی برائی ظاہر کرنا جو ملاعنہ اور بدکار فاسق مجرم میں مبتلا رہتے تھے کسی بری مصلحت سے بعض کیلئے مباح اور جائز ہے جیسا کہ بعض لوگوں کی نسبت جانتے اور سنا ہے اور دشمنی کہا ہے کہ کافر کی برائی بیان کرنے کسی زندہ مسلمان کو ایذا کا قریبی ہے تو غیبت ہو تو یہ ناجائز اور حرام ورنہ جائز اور حلال ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان مالداروں پر زکوٰۃ فرض ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا ہیچ ورنہ اور مسلمانوں کی امداد غریبی کے واسطے فرض ہوئی ہے بعد کا فروں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

ف جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بحرین کیطرف روانہ کیا زکوٰۃ کے متعلق یہ سوال لکھ کر انکو دیدیں

ف بنت لبون جو ہوتی دو برس کی ...

لاکسٹھ ...

۱۰۷ سلہ قولہ حقہ۔ حقہ کہتے ہیں تین برس کی اونٹنی کو جو کہ قابل جست کرنے اونٹ کے ہو۔ سلہ متفرق کے اکٹھا کرنے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس

خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا

بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ

طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ

وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا

صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ

أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى

مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ

شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ

الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ

يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ ... الْمُصَّدِّقُ وَفِي

الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا

أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ

عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا

شاتان إن استيسرتا له أو عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة

الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فإنها تقبل منه الجذعة

ويعطيه المصدق عشرين درهما أو شاتين رواه البخاري وعن معاذ

بن جبل رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بعثه إلى

اليمن فأمره أن يأخذ من كل ثلاثين بقرة تبيعا أو تبيعة ومن كل

أربعين مسنة ومن كل حالم دينارا أو عدله معافريا رواه الخمسة

واللفظ لأحمد وحسنه الترمذي وأشار إلى اختلاف في وصله و

صححه ابن حبان والحاكم وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تؤخذ صدقات

المسلمين على مياههم رواه أحمد ولأبي داود لا تؤخذ صدقاتهم

إلا في دورهم وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم في عبده ولا فرسه صدقة

رواه البخاري ولمسلم ليس في العبد صدقة إلا صدقة الفطر

وعن بهز بن حكيم عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم في كل سائمة إبل في أربعين بنت لبون لا يفرق إبل

له یعنی اس حدیث سے جب استدلال پکڑ سکتے ہیں جب یہ ثابت ہو جائے ورنہ لائق استدلال نہیں ہے بہرصورت اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے تو بادشاہ اسلام اس سے زکوٰۃ لے سکتا ہے اور اس صورت میں اسکی زکوٰۃ ادا ہو جائیگی اگرچہ زکوٰۃ دینے والے کی نیت نہ ہو [illegible]

عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا

انکے حساب سے جو ثواب طلب کرنے کی امید سے دیوے تو واسطے اس کے اجر ہے اور جو نہ دیوے تو ہم

آخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا

وصول کر لیں گے زکوٰۃ اور نصف مال اسکے کو لیویں گے یہ (زکوٰۃ) ہمارے رب کے واجب حقوں میں سے ایک حق ہے آل محمد کے لیے اس سے کوئی

شَيْءٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَلَّقَ الشَّافِعِيُّ

چیز حلال نہیں روایت کیا اسے احمد اور ابو داود اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور معلق رکھا ہے شافعی نے

الْقَوْلَ بِهِ عَلَى ثُبُوتِهِ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اسکے ساتھ قائل ہونے کو اسکے ثابت ہونے پر اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تیرے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر ایک برس گزر جاوے

الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ

تو ان میں پانچ درہم (زکوٰۃ واجب ہیں) اور تجھ پر کوئی چیز (زکوٰۃ) لازم نہیں یہاں تک کہ تیرے پاس بیس دینار (سونا)

دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ وَ

ہو اور اس پر ایک برس گزر جاوے پس ان میں آدھا دینار (زکوٰۃ واجب) ہے اور جو اس سے زیادہ ہو تو اسی حساب سے

لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ حَسَنٌ وَقَدِ

اور نہیں ہے کسی مال میں زکوٰۃ (فرض) یہاں تک کہ اس پر سال گزرے روایت کیا اسے ابو داود نے اور یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق

اخْتَلَفُوا فِي رَفْعِهِ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ

اسکے مرفوع ہونے میں اختلاف کیا ہے اور ترمذی میں ابن عمر کی روایت سے (یوں) ہے کہ جو مال حاصل کرے اس پر زکوٰۃ

حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهُ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

(فرض) نہیں یہاں تک کہ اس پر سال گزرے اور راجح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا

لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهُ

نہیں ہے کام کرنے والے بیلوں میں زکوٰۃ روایت کیا اسے ابو داود اور دارقطنی نے اور راجح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے

أَيْضًا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

بھی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں باپ سے وہ اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کسی یتیم کا کہ اس کا مال ہو والی بنے تو چاہیے کہ اس کے واسطے

فَلْيَتَّجِرْ لَهُ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ

تجارت کرے اور اسے یوں ہی نہ چھوڑ دے کہ زکوٰۃ اسکو کھا جاوے روایت کیا اسے ترمذی اور دارقطنی نے اور اسکی اسناد

ضَعِيفٌ وَلَهُ شَاهِدٌ مُرْسَلٌ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

ضعیف ہے اور اسکا ایک شاہد مرسل شافعی سے ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے

حاشیہ: اگر جبر سے زکوٰۃ لی گئی اس کی پاس [illegible] بلا قصد زکوٰۃ اسکے مال سے بحسب لیگا اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے یہ تا فی ہے کہ اس شخص کو اجر نہ ملیگا لیکن فرض سے ادا ہو جائیگا۔ سنت اس حدیث سے سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا حکم معلوم ہوتا ہے پس چاندی کی زکوٰۃ کے متعلق یہ حکم ہے کہ جب چاندی دو سو درہم سے کم ہو تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور دو سو درہم میں سے پانچ درہم زکوٰۃ دی جائے گی۔ ایک درہم کا تول موجودہ ہندوستانی وزن کے حساب سے ساڑھے تین ماشہ کے قریب ہوتا ہے اس لیے احتیاطاً پچاس تولہ میں سے سوا تولہ زکوٰۃ میں دے اور سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اور ایک مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہے اور قیراط کا وزن تین ماشہ اور رتی ہوتا ہے اور بیس مثقال کا وزن اس حساب سے ساڑھے سات تولہ ہوا جس کے بیس تولے اور اڑھائی ماشے بنتے ہیں پس بیس مثقال [illegible] زکوٰۃ [illegible] آدھا مثقال ہوا [illegible]

[illegible] زکوٰۃ کا حق [illegible]

ـه اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص جو کہ ایک نصاب کا مالک ہے اس نصاب پر سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کردے تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائیگی

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ

انہوں نے کہا دستور تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم صدقہ لیکر آتی تو آپ کہتے تھے

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الْعَبَّاسَ

اے اللہ تو ان پر رحمت بھیج یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ عباس

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ

رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زکوٰۃ کی جلدی کرنے میں

قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ جَابِرٍ

اسکے کہ اسکا وقت ہو تو آپ نے اسکی رخصت دی روایت کیا اسے ترمذی اور حاکم نے اور جابر

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ

رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا پانچ

فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ

اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ سے کم

ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ

اونٹوں میں اور نہیں ہے کم میں پانچ وسق کھجوروں سے زکوٰۃ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ

روایت کیا اسے مسلم نے اور انہی کے واسطے حدیث سے ابوسعید کے (یوں) ہے نہیں ہے پانچ وسق سے کم

مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ وَأَصْلُ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

کھجوروں اور غلہ میں زکوٰۃ اور ابوسعید کی اصل حدیث متفق علیہ ہے۔ اور

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا

فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ

آپ نے جس زمین میں آسمان اور چشمے پانی دیں یا زمین نمناک ہو دسواں حصہ ہے اور جو زمین پانی نکالکر سیراب کیا جائے

نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَكَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ

اس میں بیسواں حصہ ہے روایت کیا اسے بخاری نے اور ابوداؤد میں (یوں) ہے [illegible]

بِالسَّوَانِي أَوِ النَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَمُعَاذٍ رَضِيَ

[illegible]

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا لَا تَأْخُذَا

اللہ تعالی عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو ارشاد فرمایا کہ مت لو

فِي الصَّدَقَةِ إِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَصْنَافِ الْأَرْبَعَةِ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّبِيبِ

زکوٰۃ میں سوائے ان چار قسموں کے جو اور گیہوں اور منقے

وَالتَّمْرِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ فَأَمَّا الْقِثَّاءُ وَ

اور کھجور سے روایت کیا اسے طبرانی اور حاکم نے اور دارقطنی میں معاذ کی روایت سے (یوں) مروی ہے کہ کہا لیکن ککڑی

الْبِطِّيخُ وَالرُّمَّانُ وَالْقَصَبُ فَقَدْ عَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

خربوزہ اور انار اور گنے کی زکوٰۃ تو ان کو معاف کیا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

آلِهِ وَسَلَّمَ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

آلہ وسلم نے اور اسناد اسکی ضعیف ہے۔ اور روایت ہے سہل ابن ابی حثمہ رضی اللہ تعالی

عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا

عنہ سے انہوں نے کہا حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جب تم اندازہ کرو تو پکڑو اور تہائی کو

وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا ابْنَ

اور تہائی بچھوڑ دو اور اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی (ضرور ہی) چھوڑ دو روایت کیا اسے پانچوں نے سوائے ابن

مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

ماجہ کے اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے۔ اور روایت ہے عتاب ابن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے

قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ كَمَا يُخْرَصُ

انہوں نے کہا ہم کو حکم دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انگور کا اسکے اندازہ کرنے کا جیسے کھجور کا اندازہ

النَّخْلُ وَتُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيبًا رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَفِيهِ انْقِطَاعٌ وَعَنْ عَمْرِو

کیا جاتا ہے اور اسکی زکوٰۃ منقے ہونے کے وقت لی جاتی ہے روایت کیا اسے پانچوں نے اور اسمیں انقطاع ہے اور روایت ہے عمرو

بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت آئی نبی صلے اللہ علیہ و

آلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا

آلہ وسلم کے پاس اور اسکے ساتھ اسکی بیٹی تھی اور اسکی بیٹی کے ہاتھ میں دو کنگن تھے سونے کے آپ نے اسے کہا کہ

أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ

کیا تو زکوٰۃ دیتی ہے اسکی بولی نہیں آپ نے فرمایا کیا تجھ کو پسند آتا ہے کہ پہنائے تجھ کو اللہ تعالی انکے سبب آگ کے دو

الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ فَأَلْقَتْهُمَا رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَصَحَّحَهُ

کنگن قیامت کے دن پس ڈال دیا اس عورت نے ان کو روایت کیا اسے تینوں نے اور اسناد اسکی قوی ہے اور

الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

صحیح کہا اسے حاکم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث سے۔ اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

تعالی عنہا سے کہ وہ پہنے ہوئے تھیں زیور سونے کا پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكَنْزٌ هُوَ قَالَ إِذَا أَدَّيْتِ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا کنز ہے یہ آپ نے فرمایا جب تو اسکی زکوٰۃ دیا کرے تو کنز نہیں ہے۔

ف۱ قولہ اذا خرصتم یعنی جب اندازہ کرلو کہ اس درخت کے پھل کتنے ہو جائیں گے اور اسی طرح اندازہ کر کے تو لینے والوں کو چاہیے کہ اندازہ کر کے زکوٰۃ کا تہائی یا چوتھائی چھوڑ دیں تاکہ وہ ہمسایوں اور راہ گیروں کو کھلا دے یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا ۱۲

ف۲ قولہ ایسرک الخ یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ سونے کے زیور کی زکوٰۃ دینا واجب ہے لیکن اس حدیث کے راویوں پر منذری نے کلام کیا ہے اور ضعیف کہا ہے اسکو ترمذی نے

ف۳ قولہ اوضاحا اوضاح جمع وضح کی ہے زیور کا ایک قسم ہے جو چاندی سے بنایا جاتا ہے اسکی سفیدی اور روشنی کی وجہ سے اسکا نام وضح رکھا گیا ہے اور کبھی سونے کا بھی بنایا جاتا ہے جیسا کہ اسی حدیث سے ظاہر ہے شوکانی نے لکھا ہے جو زیورات سونے چاندی کے سوا جواہرات سے بنائے جاتے ہیں ان میں بھی زکوٰۃ نہیں جیسے کہ موتی یا قوت زبرجد الماس مرجان لولو لعل وغیرہ کیونکہ انکی زکوٰۃ میں کوئی دلیل وارد نہیں ہوئی ۱۲ ۱۲ ملخص از کتاب مسک الختام

رواه أبو داود والدارقطني وصححه الحاكم وعن سمرة بن جندب رضي

الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يأمرنا

أن نخرج الصدقة من الذي نعده للبيع رواه أبو داود وإسناده لين

وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم قال وفي الركاز الخمس متفق عليه وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن

جده قال إن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال في كنز وجده

رجل في خربة إن وجدته في قرية مسكونة فعرفه وإن وجدته في قرية

غير مسكونة ففيه وفي الركاز الخمس أخرجه ابن ماجه بإسناد

حسن وعن بلال بن الحارث رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى

الله عليه وآله وسلم أخذ من المعادن القبلية الصدقة رواه أبو داود

باب صدقة الفطر

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال فرض رسول الله صلى الله عليه

وآله وسلم زكاة الفطر صاعا من تمر أو صاعا من شعير على العبد

والحر والذكر والأنثى والصغير والكبير من المسلمين وأمر بها أن تؤدى

قبل خروج الناس إلى الصلاة متفق عليه ولابن عدي والدارقطني

بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ أَغْنُوهُمْ عَنِ الطَّوَافِ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

ضعیف اسناد سے یہ بھی ہے کہ لوگوں کو بے پروا کر دو سوال کرنے سے اس دن پھرنے سے اور روایت ہے ابو سعید خدری

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہم صدقہ فطر دیا کرتے تھے زمانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ

ایک صاع طعام سے ۲ یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع انگور سے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں ہے ایک صاع پنیر سے ۳ ابو سعید نے کہا میں تو وہی نکالے جاؤں گا

أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو نکالا کرتا تھا زمانہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

وَلِأَبِي دَاوُدَ لَا أُخْرِجُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

اور ابو داؤد میں (ابو سعید) سے ہے کہ میں ہمیشہ ایک صاع نکالے جاؤں گا اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكوٰةَ الْفِطْرِ

تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر کو (باعث)

طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ فَمَنْ أَدَّاهَا

طہارت کے واسطے روزہ داروں کے بیہودہ کلام اور بے حیائی کی باتوں سے اور واسطے کھانا بن جانے مسکینوں کے پھر جس نے

قَبْلَ الصَّلوٰةِ فَهِيَ زَكوٰةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلوٰةِ فَهِيَ

نماز سے پہلے ادا کر دیا تو وہ صدقہ مقبول ہے اور جس نے نماز سے پیچھے ادا کیا تو وہ ایک صدقہ ہے

صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

(تمام) صدقوں سے روایت کیا اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے

بَابُ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

نفلی صدقہ کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ فَذَكَرَ

وسلم سے کہا انہوں نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس دن اسکے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا پھر بیان کی

الْحَدِيثَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا

پوری حدیث اور اس میں ایک وہ شخص ہے جس نے صدقہ دیا اور اسے چھپایا یہاں تک کہ نہیں جانتا بایاں ہاتھ کیا خرچ کیا

تُنْفِقُ يَمِينُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

داہنے ہاتھ نے خرچ کیا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا سنا میں نے

---

۱ لوگوں کو اچھی طرح صدقہ فطر ادا کر دو تاکہ سائل لوگ مانگنے سے آج کے روز بے پروا ہو جاویں ۱۲-۱۲-

۲ قولہ طعام یعنے لفظ طعام کا اطلاق فقط گیہوں پر بھی ہوتا ہے اور کبھی فقط غلہ پر اور کبھی فقط تمر پر ہوتا ہے

۳ اقط اور اس کو ہرط بھی کہتے ہیں اور وہ اونٹ کا دودھ ہے جسکو اس کو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں یعنے پنیر بنا لیتے ہیں ۱۲

۴ یعنے نماز کے پیچھے دینے سے صدقہ فطر ادا نہیں ہوتا اور یہ بھی نہیں کہ وہ ضائع ہو جاتا ہے بلکہ وہ عام صدقوں سے ایک صدقہ بن جاتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲

ف۱ صدقہ کے سایہ کر نیسے یا تو حقیقت سایہ مراد ہے کہ جو اشیاء صدقہ میں دی تھیں وہ قیامت کے دن موجود ہو کر صدقہ کرنیوالے کو آفتاب کی گرمی اور دھوپ سے بچائیں گی یا اس سے یہ مراد ہے کہ صدقہ کرنیوالا قیامت کے دن اپنے صدقے کی حمایت اور پناہ میں ہوگا یہ عمل کے لیے

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول كل امرئ في ظل صدقته

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے ہر ایک آدمی قیامت کے دن اپنے صدقے کے سایہ

حتى يفصل بين الناس رواه ابن حبان والحاكم وعن أبي سعيد

یہاں تک کہ فیصلہ کیا جاوے درمیان لوگوں کے روایت کیا اسے ابن حبان اور حاکم نے اور روایت ہے ابی سعید

الخدري رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أيما

خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے اور روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو

مسلم كسا مسلما ثوبا على عري كساه الله من خضر الجنة وأيما

مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہناوے اس کو اللہ تعالے قیامت کے دن جنت کے سبز لباس پہناوے گا اور جو

مسلم أطعم مسلما على جوع أطعمه الله من ثمار الجنة وأيما مسلم

مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے اس کو اللہ تعالے جنت کے پھل کھلاوے گا اور جو مسلمان

سقى مسلما على ظمأ سقاه الله من الرحيق المختوم رواه أبو داود وفي إسناده

کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلا دے اس کو اللہ تعالے پلاوے گا شراب خالص جو مہر کیا ہوا ہے روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور اس کی اسناد

لين وعن حكيم بن حزام رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله

نرمی ہے اور روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ

عليه وآله وسلم قال اليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن

علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور شروع کر کے ساتھ اسکے جس کا ان ولنفقہ تیر

تعول وخير الصدقة عن ظهر غنى ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن

ذمہ ہے اور بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی رہے اور جو بچنا چاہے بچاتا ہے اس کو اللہ اور جو بے پروا ہونا چاہے

يغنه الله متفق عليه واللفظ للبخاري وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه

بے پروا کر دیتا ہے اس کو اللہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے

قال قيل يا رسول الله أي الصدقة أفضل قال جهد المقل وابدأ بمن

انہوں نے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا مفلس کی محنت اور شروع کر ساتھ اس کے جس کے

تعول أخرجه أحمد وأبو داود وصححه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم

ذمہ نان و نفقہ ہے روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد نے اور صحیح کہا ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا فقال رجل

اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو تو ایک آدمی نے کہا یا

يا رسول الله عندي دينار فقال تصدق به على نفسك قال عندي

رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے آپ نے فرمایا اپنی جان پر اس کا صدقہ کر بولا میرے پاس اور بھی

آخر قال تصدق به على ولدك قال عندي آخر قال تصدق به على زوجتك

ہے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس اور بھی ہے آپ نے فرمایا اپنی بیوی پر صدقہ کر

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ کرنے والا قیامت کے دن اپنے صدقے کے سایہ میں ہوگا اور صدقہ بڑی فضیلت کا کام ہے۔ فائدہ یہ بھی ہوا کہ اگر صدقہ واجبہ زکوۃ وغیرہ میں بخل نہ ہو تو صدقہ نافلہ میں بھی کوتاہی نہ کرے۔

ف۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان محتاج کے ساتھ سلوک کرنا چاہیے یعنی بھوکے کو کھانا کھلانا اور پیاسے مسلمان کو پانی پلانا اور ننگے کو کپڑا پہنانا اور اس کے بدلے میں جنت کی نعمتوں کی بشارت فرمائی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت کی جزا اور بدلہ عمل کی جنس سے ہوگا۔

ف۳ صدقہ و خیرات کرنے والوں کو دیکھنا چاہیے کہ وہ مقامات اور محتاجوں کی امداد کریں اور ہٹے کٹے تندرست آدمی جو روزی کما سکتے ہیں اور پیشہ گری کو پیشہ بنا رکھا ہے ان کے ساتھ سلوک کرنے میں ثواب نہیں ہے۔

ف۴ قولہ بمن تعول یعنی جن کا نان و نفقہ تیرے ذمہ واجب ہے۔ صحیح مسلم میں ثوبان سے مروی ہے کہ حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا سب دیناروں سے بہتر وہ دینار ہے

کہ جس کو مرد اپنے عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو مرد اپنے چارپائے پر اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور وہ دینار جس کو مرد اپنے یاروں پر اللہ تعالے کی راہ میں خرچ کرے ۱۲ ف۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مفلس و نادار شخص جو صدقہ کرتا ہے اس کو زیادہ اجر ملے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے عیال کے حقوق ادا کرنے کے بعد صدقہ

۱؎ یعنے اب تو جس کو زیادہ محتاج دیکھے اس کو دیدے وہ دیکھنے پر موقوف ہے اسی واسطے آپ نے اس کو ایسا فرمایا ۱۲ ۲؎ بغیر فساد کے یعنے جیسا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑہ یا سائل کو مٹھی بھر آٹا جس میں شوہر کی رضا عادۃً معلوم ہوتی ہے ۱۲ ۳؎ تو دو ہوگا اور یعنے ہر ایک کو خدا تعالےٰ الگ الگ ثواب دیگا بغیر کہ ایک کے ثواب میں کمی کر کے دوسرے کو شریک کرے ۱۲ ۴؎ اس حدیث اور اس کے بعد کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بلا ضرورت لوگوں سے اپنے لیے سوال کرتا ہے کہ اسکے پاس مال زیادہ جمع ہو جاوے تو وہ قیامت کے روز ذلیل اور خوار اور رسوا دوزخ میں مبتلا اور گرفتار ہوگا اور جو لوگ محتاج ہوں حاجت کے وقت انکے لیے سوال کی اجازت ہے چنانچہ قبیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا حرام ہے اور سوال سے مال جمع کر کے کھانے والا حرام کھاتا ہے صرف تین شخصوں کے لیے سوال کی اجازت ہے اول وہ فقیر جس کے پاس کچھ نہیں اور وہ ایک روپے کے لیے بھی محتاج ہے اور اس کی قوم کے تین آدمی کہہ دیں کہ فلانا بیشک محتاج ہو گیا دوسرا وہ شخص جس کا مال کسی آفت سے برباد ہو گیا۔ تیسرا وہ شخص جس پر کوئی تاوان آ پڑے اور وہ اسکے ادا کرنے میں لاچار ہو ۱۲۔

قال عندي آخر قال تصدق به على خادمك قال عندي آخر قال أنت

اس نے کہا میرے پاس اور بھی ہے آپ نے فرمایا اپنے غلام پہ صدقہ کر (دیدے) اس نے کہا میرے پاس اور بھی ہے فرمایا اب تجھے خوب

أبصر رواه أبو داود والنسائي وصححه ابن حبان والحاكم وعن عائشة

دیکھنے والا ہے ۱؎ روایت کیا اسے ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے اور روایت ہے عائشہ

رضي الله تعالى عنها قالت قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم إذا أنفقت

رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب عورت اپنے گھر کے

المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها أجرها بما أنفقت ولزوجها

طعام سے خرچ کرے بغیر فساد کے ۲؎ تو ۳؎ ہوگا اس کو ثواب اسکے خرچ کرنے کا اور شوہر کو

أجره بما اكتسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم من أجر بعض شيئا

اسکے کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسکی مثل ہے نہ کم کریگا کوئی دوسرے کے ثواب سے کچھ بھی

متفق عليه وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال جاءت

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے انہوں نے کہا آئی زینب

زينب امرأة ابن مسعود رض فقالت يا رسول الله إنك أمرت اليوم

ابن مسعود کی بیوی (پاس رسول اللہ صلعم کے) اور بولی اے رسول اللہ کے البتہ آپ نے حکم دیا ہے آج

بالصدقة وكان عندي حلي لي فأردت أن أتصدق به فزعم

صدقہ دینے کا اور میرے پاس زیور ہے پس ارادہ کیا میں نے اسکے صدقہ دینے کا تو عبداللہ ابن

ابن مسعود رض أنه وولده أحق من تصدقت به عليهم فقال النبي صلى الله

مسعود نے کہا کہ وہ اور اسکی اولاد زیادہ حقدار ہیں ان لوگوں سے جن کو میں صدقہ دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عليه وآله وسلم صدق ابن مسعود زوجك وولدك أحق من تصدقت

وآلہ وسلم نے فرمایا سچ کہا ہے ابن مسعود نے تیرا شوہر اور تیری اولاد زیادہ حقدار ہیں ان لوگوں سے جنپر تو صدقہ

به عليهم رواه البخاري وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال

کرے روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہا فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے

يوم القيمة وليس في وجهه مزعة لحم متفق عليه وعن أبي هريرة

دن آویگا ۴؎ اور اسکے منہ پر ایک ٹکڑا گوشت کا نہ ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابوہریرہ

رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل

رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگوں سے

الناس أموالهم تكثرا فإنما يسأل جمرا فليستقل أو ليستكثر رواه

مانگتا رہتا ہے انکے مال اپنا مال بڑھانے کے لیے تو وہ مانگتا ہے چنگاریاں پھر چاہے کم لے چاہے زیادہ ۵؎ روایت کیا اسے

ملہ اس حدیث سے اپنے ہاتھ سے مزدوری کر کے کھانے کی فضیلت اور سوال کی مذمت ثابت ہوئی۔ ملہ قولہ فاہدی منہا لغنی الخ حاصل یہ ہے کہ اگر کسی نے فقیر کو زکوۃ کے طور پر کوئی چیز دی اور اس فقیر نے اس شخص کو جس کو زکوۃ لینی حرام تھی ہدیہ کے طور دیدی تو اب غنی کو لینا حرام نہ ہوگا کیونکہ

مسلم وعن الزبير بن العوام رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه
مسلم نے　اور روایت ہے زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ

وآله وسلم قال لأن يأخذ أحدكم حبله فيأتي بحزمة الحطب على ظهره
وآلہ وسلم نے　فرمایا البتہ اگر کوئی تم میں سے　اپنی رسی لیوے　اور لکڑیوں کا گٹھا　اپنی پیٹھ پر　لاوے

فيبيعها فيكف بها وجهه خير له من أن يسأل الناس أعطوه أو منعوه
اور اس کو بیچے اور اپنے منہ کو سوال سے اسکے سبب سے بچاوے یہ اسکے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے وہ دیویں اس کو یا نہ دیویں ملہ

رواه البخاري وعن سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنه قال قال رسول
روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت ہے سمرہ بن جندب　رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　انہوں نے کہا فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم المسألة كد يكد بها الرجل وجهه إلا أن
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے　سوال کرنا　زخم ہے　زخمی کرتا ہے　بسبب اسکے آدمی منہ اپنے کو　مگر یہ کہ

يسأل الرجل سلطانا أو في أمر لا بد منه رواه الترمذي وصححه
سوال کرے حاکم کو　یا سوال کرے ایسے امر میں جو ضرور ہے اسکو　روایت کیا　اسے ترمذی نے　اور صحیح کہا اسکو

باب قسم الصدقات

بیان　صدقوں کے بانٹنے کا

عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى
روایت ہے ابی سعید خدری　رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　کہا فرمایا　رسول اللہ صلے

الله عليه وآله وسلم لا تحل الصدقة لغني إلا لخمسة لعامل عليها أو
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے　زکوۃ حلال نہیں ہے واسطے غنی کے مگر واسطے پانچ شخصوں کے　ایک جو اس پر عامل ہو دوسرا

رجل اشتراها بماله أو غارم أو غاز في سبيل الله أو مسكين تصدق
وہ آدمی جو خریدے اس کو اپنے مال سے تیسرا قرضدار چوتھا جہاد کرنے والا اللہ کی راہ میں پانچواں جس مسکین کو صدقہ

عليه منها فأهدى منها لغني رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه وصححه
دیا گیا پھر اس نے غنی کو تحفہ بھیج دیا　روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد　اور ابن ماجہ نے　اور صحیح کہا

الحاكم وأعل بالإرسال وعن عبيد الله بن عدي بن الخيار
اسے حاکم نے اور معلول کہا ہے اسکو مرسل ہونے کے　اور روایت ہے　عبید اللہ بن عدی　بن خیار سے

أن رجلين حدثاه أنهما أتيا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
کہ دو آدمیوں نے اس کو حدیث بیان کی کہ وہ دونوں آئے　پاس رسول اللہ صلے اللہ　علیہ وآلہ　وسلم کے

يسألانه من الصدقة فقلب فيهما البصر فرآهما جلدين فقال إن
مانگتے تھے آپ سے کچھ صدقہ　آپ نے انکی طرف　نظر کی　تو ان کو خوب　مضبوط　دیکھا آپ نے فرمایا اگر

شئتما أعطيتكما ولا حظ فيها لغني ولا لقوي مكتسب رواه أحمد و
تم چاہو تو دیں تم کو۔ تاہم اس میں غنی کے لیے کوئی حصہ نہیں اور نہ واسطے تندرست کام کرنے والے کے　روایت کیا اسے احمد اور

ملہ فقیر کے ملک میں آ چکی ہے چاہے دیوے اور کسی کو۔ حدیث بریرہ کی سے۔ ملہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ ورسول نے ایسے شخص کو جو مال کمانے کی طاقت اور قدرت رکھتا ہو صدقہ لینا جائز نہیں۔ ان سائلوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کرنا کہ تم چاہتے ہو تو میں تم کو صدقہ دیدیتا ہوں اسکا مطلب یہ ہے کہ تمہاری ظاہر حال کو جو مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ تم مال کمانے کی قدرت رکھتے ہو اگر درحقیقت تم مال کما سکتے ہو تو تمہارے لیے صدقہ جائز نہیں اور اگر تمہاری حالت در اصل ایسی نہیں اور تم صدقہ لینا چاہتے ہو تو میں تمہیں صدقہ دیدیتا ہوں اور بعض نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ صدقہ لینا تمہارے واسطے حرام ہے اگر تم حرام کھانے پر راضی ہو تو میں تم کو دیدیتا ہوں لیکن یہ کلمات بطور توبیخ اور تشدید کے فرمائے ہیں کہ تم ایسے پست ہمت اور دین میں کمزور ہو کہ حرام کھانے پر راضی ہو جاؤ گے اور ان کلمات کا یہ مطلب نہیں کہ آپ انکو حرام ہی کے لیے اختیار دیتے ہیں

اور بعض علماء کے نزدیک جو شخص کما سکتا ہے اور پیشہ یا تجارت موجود نہیں اسکے لیے صدقہ لینا جائز ہے لیکن اس میں ذلت اور خواری ہے بس انکے نزدیک اس حدیث کا مطلب ... ہے کہ ... تم چاہتے ہو تو صدقہ لے لو ... آدمی کو صدقہ نہیں لینا چاہیے کہ اس میں ذلت اور خواری ہے لیکن اگر ... صدقہ ... کچھ حرمت ہو ...

۱۱۷ تاوان اٹھانے سے یہ مراد ہے کہ مثلاً کسی قوم کے درمیان آپس میں لڑائی شروع ہے اور وہ ایک دوسرے کے خون بہاتے ہیں پس ایک شخص اٹھتا ہے کہ وہ اُنکے درمیان صلح کرا دے اور اُنکے درمیان جو فتنہ اور فساد برپا ہے اُس کو مٹا دے پس وہ ان سے یہ کہتا ہے کہ تمہارے جو آدمی مارے گئے ہیں تم اُنکے بدلے خون بہا لے لو اور آپس میں لڑائی نہ کرو اور اُنکے خون بہا اپنے ذمہ لیتا اور اُن کا ضامن بنتا ہے اور اس وجہ سے وہ مقروض ہو جاتا ہے تو ایسے شخص کے لیے اس وقت تک سوال کرنا جائز ہے جس وقت تک اُس کو اسقدر روپیہ وصول ہو جائے جس کا وہ ضامن ہوا ہے ۱۲۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ

روایت کیا اسے ابو داؤد اور نسائی نے اور روایت ہے قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی

اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ

اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال جو ہے

لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا

نہیں مگر تین شخصوں کو (ایک) وہ آدمی جو قرضدار ہو جاوے ۱ تو حلال ہو جاتا ہے اس کو سوال یہاں تک کہ ملجاوے اس کو اتنا

ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى

پھر سوال کرنے سے باز رہے (دوسرا) وہ آدمی کہ پہنچی ہو اس کو کوئی آفت ۲ کہ الاہیں ضائع ہو گیا ہو مال اس کا تو حلال ہو جاتا ہے اس کو سوال یہاں تک

يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي

کہ ملجاوے اس کو اتنا مال کہ درستی ہو جاوے اس کی گذران (تیسرا) وہ شخص کہ پہنچی ہو اس کو فاقہ ۳ یہاں تک کہ کھڑے ہوں تین آدمی (اسکی گواہی کے لیے)

الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ

عقل کے ان کی قوم سے کہ فلانے شخص کو بے شک فاقہ ہو گیا ہے تو حلال ہو جاتا ہے اس کو سوال یہاں تک کہ ملجاوے اس کو

قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهُ

اتنا مال جس سے درستی ہو گذران ٹھیک ہو جاوے اور سوا ان شخصوں کے سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے اور جو سوال کرتا ہے

صَاحِبُهُ سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَ

وہ حرام کھاتا ہے روایت کیا اسے مسلم نے اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور

عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ صدقہ آل محمد کے لیے لائق نہیں

إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ

وہ تو لوگوں (کے مالوں) کی میل ہے اور ایک روایت (میں یوں) ہے اور وہ محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا

روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا گیا میں اور

وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ

عثمان بن عفان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ہم نے کہا یا رسول

اللهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ بِمَنْزِلَةٍ

اللہ آپ نے خیبر کی (لوٹ) کے پانچویں حصہ سے بنی مطلب کو دیا اور ہم کو چھوڑ دیا حالانکہ ہم اور وہ ایک

وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَ

ہیں ۵ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک بنو مطلب اور

۲ یعنے اسکے مال کو کوئی ناگہانی آفت پہنچ جائے کہ اس کا تمام مال برباد ہو جائے اور وہ اس سبب سے محتاج ہو جائے جیسے مثلاً مکان کو آگ لگ جائے اور گھر کا تمام مال و اسباب جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے یا چور گھر کا تمام مال و اسباب چرا لیجائیں پس ایسے شخص کے لیے بھی بقدر ضرورت سوال کرنا جائز ہے ۱۲

۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین سے کم آدمی اگر گواہی دیں تو مقبول نہ ہوگی یہی امام شافعی کا مذہب ہے اور دیگر علماء کے نزدیک دو شخصوں کی شہادت بھی کافی ہے یہ تین شخص کی نسبت ہی جو پہلے مالدار مشہور تھا بعد مفلس اور تنگدست ہو گیا یعنی جب اس کی قوم میں سے تین عقلمند اور سمجھدار آدمی یہ گواہی دیں کہ حقیقی یہ مفلس ہو گیا ہے تو ایسے کے لیے بقدر ضرورت سوال کرنا جائز ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ تین آدمیوں کی شہادت کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اور شہادتوں کی طرح دو آدمیوں کی شہادت بھی کافی ہے۔ اور حدیث میں جو تین آدمیوں کی شہادت مذکور ہے یہ مستحب اور مندوب ہے ۱۲

۵ تو وہ بمنزلہ واحد ہونے قرابت کے درجہ میں حضرت صلعم کو سلام کہتے ہیں ۱۲

بنو هاشم شيء واحد رواه البخاري وعن أبي رافع رضي الله تعالى عنه أن النبي

بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت ہے ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی

صلى الله عليه وآله وسلم بعث رجلا على الصدقة من بني مخزوم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ایک آدمی کو صدقہ لینے پر بنی مخزوم سے

فقال لأبي رافع اصحبني فإنك تصيب منها فقال لا حتى آتي النبي

تو اس نے ابو رافع کو کہا کہ میرے ساتھ چل کہ تجھ کو بھی اس سے حصہ ملے گا تو ابو رافع نے کہا میں نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ نبی

صلى الله عليه وسلم فأسأله فأتاه فسأله فقال مولى القوم من أنفسهم و

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤں اور پوچھوں پس وہ آپ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا قوم کا آزاد کیا ہوا انہیں میں سے ہے اور

إنا لا تحل لنا الصدقة رواه أحمد والثلاثة وابن خزيمة وابن حبان

اور ہمارے لیے درست نہیں صدقہ روایت کیا اسے احمد اور تینوں اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے

وعن سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

وآله وسلم كان يعطي عمر العطاء فيقول أعطه أفقر مني فيقول خذه

آلہ وسلم عمر کو بخشش دیا کرتے تو عمر کہتے یہ دیجئے اس کو جو زیادہ محتاج ہو مجھ سے تو آپ فرماتے اس کو لے

فتموله أو تصدق به وما جاءك من هذا المال وأنت غير مشرف ولا

پھر اس کو اپنے پاس رکھ یا صدقہ کر اور جو تجھے آئے اس مال سے اور تو اس کا انتظار کرنے والا اور

سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك رواه مسلم

سوال کرنے والا نہ ہو تو اسے لے لے اور جو ایسا نہ ہو تو اس کے پیچھے اپنے نفس کو مت لگا روایت کیا اس کو مسلم نے

كتاب الصيام

کتاب ہے روزوں کے بیان میں

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عليه وآله وسلم لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين إلا رجل كان

علیہ وآلہ وسلم نے رمضان سے پہلے ایک دن یا دو دن روزہ نہ رکھو مگر وہ شخص جو

يصوم صوما فليصمه متفق عليه وعن عمار بن ياسر رضي الله تعالى

کسی دن روزہ رکھتا ہو تو وہ اس دن روزہ رکھ لے متفق علیہ ہے اور روایت ہے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ

عنه قال من صام اليوم الذي يشك فيه فقد عصى أبا القاسم صلى

عنہ سے کہا جس نے روزہ رکھا اس دن جس میں شک کیا جاتا ہے تو بیشک نافرمانی کی اس نے ابو القاسم

الله عليه وآله وسلم ذكره البخاري تعليقا ووصله الخمسة وصححه

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذکر کیا اسے بخاری نے تعلیقاً اور موصول کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اس کو

ابن خزيمة وابن حبان وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال

ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا رأيتموه فصوموا وإذا رأيتموه

سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اس کو دیکھو

فأفطروا فإن غم عليكم فاقدروا له متفق عليه ولمسلم فإن أغمي عليكم

تب ہی افطار کرو اور اگر تم پر ابر ہو جاوے تو پورا کرو (تیس دن کو) یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے اگر تم پر بادل ہو جاوے

فاقدروا له ثلاثين وللبخاري فأكملوا العدة ثلاثين وله في حديث

تو تیس دن کا اندازہ کر لو اور بخاری کی ایک روایت میں ہے پس گنتی پوری کرو اور اسی میں (ابوہریرہ) کی حدیث میں

أبي هريرة فأكملوا عدة شعبان ثلاثين وعن ابن عمر رضي الله

روایت ہے یوں کہ پھر شعبان کی تیس دن کی گنتی پوری کر لو اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ نے

تعالى عنهما قال تراءى الناس الهلال فأخبرت النبي صلى الله عليه وسلم

عنہما سے انہوں نے کہا لوگوں نے ایک دوسرے کو چاند دکھایا پھر میں نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

أني رأيته فصام وأمر الناس بصيامه رواه أبو داود وصححه ابن حبان

کہ میں نے اس کو دیکھا ہے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو حکم دیا اس کے روزہ رکھنے کا روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان

والحاكم وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن أعرابيا جاء إلى

اور حاکم نے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال إني رأيت الهلال فقال أتشهد

علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں نے چاند دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے

أن لا إله إلا الله قال نعم قال أتشهد أن محمدا رسول الله قال

کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اس نے کہا ہاں فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کا رسول ہے اس نے کہا

نعم قال فأذن في الناس يا بلال أن يصوموا غدا رواه الخمسة

ہاں فرمایا اے بلال خبر کر دے لوگوں کو کہ کل روزہ رکھیں روایت کیا اسے پانچوں نے

وصححه ابن خزيمة وابن حبان ورجح النسائي إرساله وعن حفصة

اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ نے اور ابن حبان نے اور نسائی نے اس کے مرسل ہونے کو ترجیح دی ہے اور روایت ہے

أم المؤمنين رضي الله تعالى عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من

ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے

لم يبيت الصيام قبل الفجر فلا صيام له رواه الخمسة ومال

روزہ کی نیت نہ کی فجر سے پہلے تو اس کا روزہ ہی نہیں ہے روایت کیا اسے پانچوں نے اور مائل

الترمذي والنسائي إلى ترجيح وقفه وصححه مرفوعا ابن خزيمة

ہے ترمذی اور نسائی اس کے موقوف ہونے کی ترجیح کی طرف اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ نے

روزہ کی صبح سے پہلے لازم ہے ۱۲ در بہیہ

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چاند کے دیکھنے پر روزہ رکھنا اور افطار کرنا چاہیے اگر ابر و غبار کی وجہ سے انتیس کو چاند نظر نہ آئے تو پورے تیس دن کے بعد روزہ رکھنے اور افطار کرنا سنت و حکمت ہے۔ بعضے شرح مؤطا میں لکھا ہے کہ اگر ایک شہر میں چاند دیکھا جائے اور دوسرے شہر میں باوجود ملاحظہ کرنے کے لوگوں کو نظر نہ آئے تو جس شہر میں دیکھا گیا ہے اگر وہ نزدیک ہے تو نزدیک کے تمام شہروں کے لوگوں کو ان کی رؤیت کے مطابق روزہ رکھنا چاہیے اور اگر وہ دور فاصلے پر واقع ہے تو دور والوں پر ان کے دیکھنے سے روزہ رکھنا لازم نہیں اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے کہ ایک شہر کی رؤیت سے ہر ایک جگہ میں روزہ رکھنا لازم ہو جاتا ہے یا بعض کے نزدیک ایک جگہ چاند نظر آنے سے سب جگہوں میں اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور بعض کے نزدیک ایک جگہ کی رؤیت دوسری جگہ میں معتبر نہیں ۱۲

ف۲ قولہ رایت الہلال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے کے لیے ایک شخص مسلمان کی گواہی بھی کافی ہے ۱۲

ف۳ من لم یبیت الصیام الخ کہا مصنف نے کہ روزے کے ارکان سے ایک رکن نیت بھی ہے اور دلیل اس کی حدیث انما الاعمال بالنیات ہے ۱۲ مسک الختام

ف۴ اور کہا امام شوکانی نے نیت

وَابْنُ حِبَّانَ وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ وَعَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ

فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا

آخَرَ فَقُلْنَا أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا

فَأَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا

الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلتِّرْمِذِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَلْمَانَ

ابْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى

مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَ

الْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ

۱۶۱

ملہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کھیتی پک جائے تو غلے کو بالیوں کے اندر فروخت کرنا جائز ہے قوری نے کہا ہے کہ یہ حدیث اہل کوفہ اور اکثر علماء کے اس قول کی دلیل ہے کہ غلے کو بالیوں کے اندر پختگی کے بعد فروخت کرنا جائز ہے اور ہمارا (شافعیہ کا) یہ مذہب ہے کہ اگر غلہ اس قسم کا ہو کہ اسکے دانے بالیوں میں صاف نظر آئیں جیسے جو۔ جوار۔ باجرہ وغیرہ۔ تو پختگی کے بعد اسکا بیچنا درست ہے۔ اور اگر بالیوں میں دانے چھپے ہوئے ہوں جیسے گیہوں مکی۔ مونگ۔ ماش وغیرہ تو اسکی بیع درست نہیں ۱۲ ملہ قولہ لو بعت من اخیک یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ درخت پر میوہ کو جب کوئی آفت پہنچ جائے تو جو کچھ نقصان ہو وہ مال بائع کا نقصان ہوا ۱۲ ملہ یعنے اگر بعد عقد کے کوئی آفت پھل کو مار جاوے تو بائع کو مشتری سے درگذر کرنا چاہیے ۱۲ ملہ نوع السلم سلم نام ہے اس بیع کا کہ بالفعل درہم یا اشرفی دے اور مبیع یعنے ایک جنس ٹھیرالے کہ اتنی مدت مثلاً ایک مہینہ یا دو مہینے تک مثلاً ایک شخص کو سو روپیہ دیا اور اس سے ٹھیرالیا کہ دو مہینے میں گیہوں سو من فلاں قسم کی مجھ سے لیں گے اسکو عربی میں بیع سلم کہتے ہیں اور کبھی سلف بھی اس کو کہتے ہیں ۱۲ ملہ فی کیل معلوم اور جو کوئی بیع سلم کرے اس چیز میں کہ بیچی جاتی ہے تول کر جیسے زعفران تو سلم کرے وزن معلوم میں مثلاً چار تولہ یا پانچ تولہ ۱۲ مدت معلوم تک جیسے ایک مہینہ یا دو مہینے یا مانند اسکے اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ مدت معلوم کا ہونا بیع سلم میں شرط ہے۔ اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک کا ۔ امام احمد کا اور امام شافعی رح کے نزدیک مدت معلوم کا ہونا اس میں شرط نہیں ۱۲۔

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا

بيع العنب حتى يسود وعن بيع الحب حتى يشتد رواه الخمسة

بیچنے سے انگور کے یہاں تک کہ سیاہ ہو جاوے اور بیچنے سے غلے کے یہاں تک کہ سخت ہو جاوے روایت کیا اسے پانچوں نے

الا النسائي وصححه ابن حبان والحاكم وعن جابر بن عبد الله رضي

سوائے نسائی کے اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے۔ اور روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لو بعت

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر بیچے تو

من اخيك ثمرا فاصابته جائحة فلا يحل لك ان تاخذ منه شيئا

اپنے بھائی کے پاس میوہ اور اسکو آفت مار جاوے تو تجھکو اس سے کچھ لینا حلال نہیں

بم تاخذ مال اخيك بغير حق رواه مسلم وفي رواية له ان النبي صلى

کیونکر لیگا تو اپنے بھائی کا مال ناحق روایت کیا اسے مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں (یوں) ہے کہ رسول خدا صلے

الله عليه وآله وسلم امر بوضع الجوائح وعن ابن عمر رضي الله تعالى

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آفتوں کے رکھ دینے (اور در گذر کرنیکا) ارشاد فرمایا ملہ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے

عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من ابتاع نخلا بعد ان

عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جس نے کھجور کے درخت پیوند کرنے کے پیچھے خریدے

تؤبر فثمرتها للبائع الذي باعها الا ان يشترط المبتاع متفق عليه

تو انکا پھل بیچنے والے کا ہے مگر جب خریدنے والا شرط کر لے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

ابواب السلم والقرض والرهن

باب ہیں سلم ملہ اور قرض اور گرو کے بیان میں

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قدم النبي صلى الله عليه و

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا تشریف لائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و

آله وسلم المدينة وهم يسلفون في الثمار السنة والسنتين فقال

آلہ وسلم مدینہ منورہ میں اور وہاں کے لوگ سلف کرتے تھے پھلوں میں ایک ایک دو دو برس تک پس فرمایا

من اسلف في ثمر فليسلف في كيل معلوم ووزن معلوم الى اجل

جو سلف کرے میووں میں تو سلف کرے ماپ معین میں ملہ اور وزن معین میں ایک مدت

معلوم متفق عليه وللبخاري من اسلف في شيء وعن عبد الرحمن بن

معین تک یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری میں (یوں) ہے جو سلف کرے کسی چیز میں۔ اور روایت ہے عبدالرحمن بن

ابزى وعبد الله بن ابي اوفى رضي الله تعالى عنهما قالا كنا نصيب المغانم

ابزیٰ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا ان دونوں نے ہم پاتے تھے غنیمت

ـه اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز عقد سلم کرنے کے وقت موجود نہ ہو اس میں عقد سلم روا ہے۔ امام شافعی رحا اور امام مالک وغیرہ کا یہی مذہب ہے۔ انکے نزدیک عقد کی صحت کے لیے یہ شرط ہے کہ میعاد کے ختم ہونے کے وقت وہ چیز ملے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہ شرط ہے کہ وہ چیز عقد کے وقت سے لیکر میعاد کے ختم ہونے تک موجود ہوے

مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكان يأتينا أنباط من أنباط الشام

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارے پاس گروہ آتے تھے شام کے گردیوں سے

فنسلفهم في الحنطة والشعير والزبيب وفي رواية والزيت إلى أجل

تو ہم انکو گیہوں اور جو اور انگور خریدنے کے لیے اول روپیہ دیدیتے اور ایک روایت میں ہے اور تیل

مسمى قيل أكان لهم زرع قالا ما كنا نسألهم عن ذلك رواه البخاري وعن

وقت معین تک کسی نے کہا کیا انکے پاس کھیتی ہوتی تھی ان دونوں نے کہا ہم نہیں پوچھتے تھے ان سے یہ بات روایت کیا اسکو بخاری نے روایت ہے

أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا

من أخذ أموال الناس يريد أداءها أدى الله عنه ومن أخذها

جس نے لیا لوگوں کا مال وہ ادا کرنے کی نیت سے ادا کرے گا اس سے اللہ اور جس نے لیا مال انکا

يريد إتلافها أتلفه الله تعالى رواه البخاري وعن عائشة رضي الله

تلف کرنے کی نیت سے تلف کریگا اسے اللہ تعالیٰ روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ

تعالى عنها قالت قلت يا رسول الله إن فلانا قدم له بز من الشام فلو

تعالی عنہا سے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ فلانے کی آئی ہے بزازی اسباب شام سے اور اگر

بعثت إليه فأخذت منه ثوبين بنسيئة إلى ميسرة فأرسل إليه

آپ بھیجیں اسکی طرف تو لیں اس سے دو کپڑے ادھار فراغت تک پس آپ نے بھیجا اسکی طرف

فامتنع أخرجه الحاكم والبيهقي ورجاله ثقات وعن أبي هريرة رضي

تو وہ منکر ہوا اسے حاکم اور بیہقی نے نکالا اور اسکے راوی معتبر ہیں اور روایت ہے ابوہریرہ رضی

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الظهر يركب بنفقته

اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری کی پیٹھ پر سوار ہو اس کے خرچ کے بدلے

إذا كان مرهونا ولبن الدر يشرب بنفقته إذا كان مرهونا وعلى الذي

يركب ويشرب النفقة رواه البخاري وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يغلق الرهن من صاحبه الذي

رهنه له غنمه وعليه غرمه رواه الدارقطني والحاكم ورجاله ثقات إلا

أن المحفوظ عند أبي داود وغيره إرساله وعن أبي رافع رضي الله

ـه قولہ اخذ اموال الناس یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ کوئی چیز قرض لینا یا دینا اسی نیت سے کہ ادا کرے گا [illegible]

ـه قولہ الظہر یرکب یعنی رہن دار جانور کی پیٹھ پر چڑھنا اور اسکا دودھ پینا رہن لینے والے کے لیے درست ہے [illegible]

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرض کے ادا کرنے کے وقت اچھی چیز دینا مستحب ہے اور جب عقد کے اندر یہ شرط نہ کی جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ موطا امام مالک میں ہے کہ ابن عمرؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن میں نے ایک آدمی کو قرض دیا ہے اور میں نے اسکے ساتھ یہ شرط کی ہے کہ میری چیز سے اچھی چیز مجھے دینا انہوں نے فرمایا یہ تو سود ہے اس نے کہا پس آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ قرض کی تین قسم ہیں ایک یہ کہ تو کسی شخص کو قرض دے اور اس سے تجھے صرف اللہ کی رضامندی مقصود ہو پس اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی دوسرا یہ کہ جسکو تو قرض دے اسکی رضامندی مطلوب ہو پس اس سے اس شخص کی رضامندی حاصل ہوگی تیسرا یہ کہ کسی کو قرض دیکر حلال کے عوض حرام کھائے پس یہ سود ہے سائل نے کہا کہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تو اس تمسک کو پھاڑ دے اگر وہ تیری چیز جیسی چیز تجھے دے تو اسکو قبول کرلے اور اگر اس سے ادنیٰ ہو اور تو اسے قبول کرلے تو تجھے ثواب ملیگا اور اگر وہ اپنی خوشی سے اس سے اچھی چیز دے تو یہ اسکا شکریہ ہے اور تجھے جو مہلت دے گا اجر ملیگا۔

سلہ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کسی نے کچھ مال خریدا پھر خریدنے والا مفلس ہوگیا اور وہ شے اس کے پاس بعینہٖ موجود ہو تو بائع کو اختیار ہے کہ بیع کو فسخ کرے اور اپنا مال لے لے۔

عليه وآله وسلم استسلف من رجل بكرا فقدمت عليه إبل من إبل

علیہ وآلہ وسلم نے قرض لیا ایک شخص سے ایک جوان اونٹ پھر آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ

الصدقة فأمر أبا رافع أن يقضي الرجل بكره فقال لا أجد إلا خيارا قال

آئے تو آپ نے ابو رافع کو ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو اسکا اونٹ ادا کردو تو ابو رافع نے کہا میں نہیں پاتا مگر بہتر فرمایا اسکو

أعطه إياه فإن خيار الناس أحسنهم قضاء. رواه مسلم وعن علي رضي

عمدہ ہی دے دو کیونکہ وہ لوگ نیک ہیں جو اچھا ادا کرتے ہیں (یعنی حقوق کو) روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے علی رضی

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كل قرض

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو قرض کہ حاصل کرے

جر منفعة فهو ربا. رواه الحارث ابن أبي أسامة وإسناده ساقط وله

نفع وہ بیاج ہے روایت کیا اسے حارث بن ابی اسامہ نے اور اسناد اسکی ساقط ہے اور اسکا ایک

شاهد ضعيف عن فضالة بن عبيد رضي الله تعالى عنه عند البيهقي

ضعیف شاہد ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیہقی کے نزدیک

وآخر موقوف عن عبد الله بن سلام عند البخاري

اور دوسرا موقوف شاہد ہے عبد اللہ بن سلام رضی سے بخاری کے نزدیک

باب التفليس والحجر

کسی کے مفلس ہونے اور اسکو تصرفات سے روکنے کا بیان

عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال

روایت ہے ابو بکر بن عبد الرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ

سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من أدرك ماله بعينه

سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس نے پالیا اپنا مال بعینہ

عند رجل قد أفلس فهو أحق به من غيره. متفق عليه ورواه أبو داود

ایسے شخص کے پاس جو مفلس ہوگیا تو وہ دوسرے سے (یعنی دوسرے قرض لینے والوں سے) اس مال کا زیادہ حقدار ہے سلہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسکو ابو داؤد

ومالك من رواية أبي بكر بن عبد الرحمن مرسلا بلفظ أيما رجل باع متاعا

اور مالک نے ابو بکر بن عبد الرحمن کی روایت سے بیان کیا ہے مرسل کرکے ان لفظوں سے کہ جس شخص نے بیچا مال

فأفلس الذي ابتاعه ولم يقبض الذي باعه من ثمنه شيئا فوجد متاعه

اور خریدنے والا مفلس ہوگیا اور نہ وصول کیا بیچنے والے نے اسکی قیمت سے کچھ اور پایا مال بعینہ

بعينه فهو أحق به وإن مات المشتري فصاحب المتاع أسوة الغرماء

تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہے اور اگر خریدنے والا مرگیا تو اسباب والا برابر ہے دوسرے قرضخواہوں کے

ووصله البيهقي وضعفه تبعا لأبي داود ورواه أبو داود وابن ماجة

اور بیہقی نے اسے موصول کیا اور ضعیف کہا ابو داؤد کے تابع ہوکر اور روایت کیا ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

اس سے ... [illegible] ... مرجع ہو کے لیے اچھا ہے

[illegible]

سلہ اگر مشتری نے ثمن کا کچھ حصہ ادا کر دیا ہے تو اس صورت کے متعلق جمہور علماء کہتے ہیں کہ بائع باقی مبیع کا بھی حقدار نہیں رہتا بلکہ دوسرے قرضخواہوں کے ساتھ برابر ہوگا اور اس چیز کو یا اسکی قیمت کو سب قرضخواہ حصہ رسدی کے مطابق تقسیم کرینگے۔ اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ بائع اپنی چیز کا زیادہ حقدار ہے اور اگر مشتری مر جاوے اور مبیع چیز موجود ہے تو اسکے متعلق امام مالک اور امام احمد فرماتے ہیں کہ بائع اپنی چیز کا زیادہ حقدار نہیں رہتا بلکہ سب قرضدار اسکے برابر حقدار ہیں۔ اور امام شافعی رح فرماتے ہیں کہ بائع اپنی چیز کا زیادہ حقدار ہے ۱۲ سلہ قولہ لی الواجد الخ یعنی غنی ہوکر جو قرضخواہ کا قرض نہ ادا کرے تو مباح ہوتی ہے آبروریزی اسکی اور سزا دینی اسکی کہ کلام سخت کہا جاوے اسکو اور قید کرے اسکو حاکم کے حکم سے اسلیے کہ دیر کرنا اسکا ظلم ہے۔ سلہ قولہ ولیس لکم الا ذلک یعنی نہیں پہنچتا تم کو تنبیہ کرنا اور قید کرنا اسکو بسبب ظاہر ہونے افلاس اسکے کے پس واجب ہے مہلت [illegible] قرضخواہ کو چاہیے کہ جب اسکے [illegible] ہو پھر طلب کرے یہ نہیں کہ [illegible] کا حق ساقط ہو جاتا ۱۲ سلہ قولہ حجر [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم [illegible] مفلس [illegible] بقدر لوازم کے [illegible] خرچ [illegible] اور خرچ [illegible]

مِنْ رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي صَاحِبٍ لَنَا

عمر بن خلدہ کی روایت سے کہا آئے ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے یار کے مقدمہ میں

قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكُمْ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

کہ مفلس ہو گیا تھا فرمایا فیصلہ کرونگا میں تم میں بموجب فیصلہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ

وَسَلَّمَ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

وسلم کے جو مفلس ہو جاوے یا مر جاوے پھر پاوے کوئی آدمی اپنی چیز بجنسہ تو وہ زیادہ حقدار ہے اسکا اور صحیح کہا اسے حاکم نے

وَضَعَّفَهُ أَبُو دَاوُدَ وَضَعَّفَ أَيْضًا هٰذِهِ الزِّيَادَةَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ وَعَنْ عَمْرِو

اور ضعیف کہا اسے ابو داؤد نے اور اس زیادتی کو بھی ضعیف کہا اس نے موت کے ذکر میں۔ اور روایت ہے عمرو

ابْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيُّ

بن الشرید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ شرید سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے (ادا کرنے قرض میں)

الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ

غنی کا ٹال مٹول کرنا اسکی عزت اتارنے اور اسکی سزا دینے کو حلال کر دیتا ہے۔ روایت کیا اسے ابو داؤد و نسائی نے اور معلق کیا اسے بخاری نے

وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص

أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا

نقصان پہنچایا گیا زمانہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے میووں میں کہ خریدا تھا اس نے انکو

فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ

تو اس پر قرض ہو گیا تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے (لوگوں کو) کہ خیرات کرو (تو وہ اپنا قرض ادا کرے) پس خیرات کیا

النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

لوگوں نے اس پر پس نہ پہنچا وہ صدقہ اسکے قرض کے پورا کرنے کو (یعنی قرض بچ رہا) تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ كَعْبِ

وسلم نے اسکے قرضخواہوں کو لو جو پاؤ اور نہیں ہے واسطے تمہارے مگر یہی۔ روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے بیٹے کعب

بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَجَرَ عَلَى مُعَاذٍ مَالَهُ وَ

بن مالک سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع کیا معاذ کو انکے مال سے روک دیا اور

بَاعَهُ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

بیچ ڈالا مال انکا قرض میں جو انپر تھا روایت کیا اسے دارقطنی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور نکالا اسے ابو داؤد نے

مُرْسَلًا وَرُجِّحَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

مرسل اور ترجیح دی [illegible] اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ پیش کیا گیا میں [illegible] اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعُرِضْتُ

علیہ و آلہ وسلم پر دن جنگ احد کے اور میں چودہ برس کا تھا [illegible] تو اجازت نہ دی مجھے (جنگ کی) اور پیش ہوا میں [illegible]

[illegible] سلہ الختام [illegible] احد کے دن [illegible] پیش کیا گیا ۱۲

۱۶۵ عـه اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موئے زہار پیدا ہوجانے سے آدمی بالغ ہو جاتا ہے۔ غالباً اس میں سب کا اتفاق ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ بلوغ سے پہلے احکام شرعیہ فرض نہیں ہوتے۔ تقریر مختصر سلف قولہ خمس عشرۃ الخ وجہ ذکر اس حدیث کی بیان یہ ہے کہ جسکی عمر پندرہ برس کی نہیں ہے تو اسکی بیع وغیرہ کا تصرف جائز نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حد بلوغ کی پندرہ برس ہے۔ سلف اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں بھی تصرف نہیں کرسکتی۔ جمہور علماء کہتے ہیں کہ عورت اپنے مال میں شوہر کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کی مجاز ہے۔ چنانچہ جب آپ نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں پھینکنے لگیں اور حضرت بلال رض ان کو چادر میں اکٹھا کرتے گئے۔ صرف طاؤس اس حدیث کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں بھی تصرف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ سلف صلح شرعی ایک قسم ہے صلح مسلم کی کافر کے ساتھ صلح مرد کی عورت کے ساتھ صلح جماعت باغیہ اور جماعت اہل حق کے درمیان، اور صلح متخاصمین (دو آدمی) کا جس میں ایک دوسرے کو غصہ ہو ان کے درمیان اور صلح، سعد تقلیع خصومت وراثی کو خصام باب الصلح میں ذکر

يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ

خندق کے دن (یعنی جنگ احزاب میں) اور میں پندرہ برس کا تھا تو اجازت دی مجھے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت میں بیہقی کے

فَلَمْ يُجِزْنِي وَلَمْ يَرَنِي بَلَغْتُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

(یوں) ہے پس نہ اجازت دی اور مجھے بالغ نہ سمجھا اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ نے۔ اور روایت ہے عطیہ قرظی

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ہم قریظہ کے دن حاضر کیے گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ مِمَّنْ

(بحالت کفر میں) تو جس شخص کے موئے زہار تھے وہ قتل کیا گیا اور جسکے نہ تھے وہ چھوڑا گیا تو میں ان میں تھا جسکے

لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ

موئے زہار نہ تھے پس میں بھی چھوڑا گیا۔ روایت کیا اسے چاروں نے۔ اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے۔ اور روایت ہے

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

عمرو بن شعیب رح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ اپنے دادا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَفِي لَفْظٍ لَا يَجُوزُ

وسلم نے فرمایا عورت کو کچھ چیز کسی کو بخشنا جائز نہیں سوا اذن خاوند کے اور ایک روایت میں (یوں) ہے نہیں جائز

لِلْمَرْأَةِ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَصْحَابُ

عورت کو حکم اپنے مال میں جب اسکا خاوند اسکی عصمت کا مالک ہو سکہ روایت کیا اسے احمد اور اصحاب

السُّنَنِ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ رَضِيَ اللَّهُ

سنن نے سوائے ترمذی کے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور روایت ہے قبیصہ بن مخارق رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ

تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگنا

لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ

حلال نہیں مگر ایک کو تین میں سے ایک آدمی کہ اٹھایا اس نے تاوان پس حلال ہے اسکو مانگنا یہانتک کہ پہنچ جاوے اسکو پھر بند ہو جاوے

وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ

اور ایک وہ آدمی کہ پہنچی اسے آفت اور تباہ کردیا اس نے اسکا مال پس حلال ہے اسکو مانگنا یہانتک کہ پہنچ جاوے

قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى

گذران کے موافق کو اور ایک وہ کہ پہنچا اسکو فاقہ اور اسکی قوم سے تین شخص عقل والوں نے شہادت دے دی کہ

مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بیشک اسکو فاقہ ہو گیا ہے پس حلال ہے اسکے لیے سوال۔ روایت کیا اسے مسلم نے

بَابُ الصُّلْحِ

صلح کا بیان سلف

سلف جو ملاپ اور رسوں میں واقع ہو۔ اور یہی قسم یہاں مراد ہے

؎ جسطرح کہ مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے اسیطرح اہل اسلام اور کفار کے درمیان بھی صلح جائز ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ۶ھ میں کفار مکہ کے ساتھ بمقام حدیبیہ مصالحت کی تھی اور اس حدیث میں خاص مسلمانوں کا ذکر اسلیے ہے کہ احکام شرعیہ کے مخاطب

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں صلح جائز ہے ؎ مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو

وَأَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ

یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان اپنی شرطوں پر ثابت رہیں مگر جو شرط حرام کرے حلال کو ؎ یا حلال کرے

حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ لِأَنَّ رَاوِيَهُ كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

حرام کو روایت کیا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے (ترمذی نے) اور انکار کیا اہل محدثین نے اسواسطے کہ کثیر بن عبد اللہ

ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ ضَعِيفٌ وَكَأَنَّهُ اعْتَبَرَهُ بِكَثْرَةِ طُرُقِهِ وَقَدْ صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

بن عمرو بن عوف کی روایت ضعیف ہے اور گویا کہ ترمذی نے اس حدیث کو کثرت طرق کی وجہ سے اعتبار کر لیا اور بیشک صحیح کہا ابن حبان نے

مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حدیث سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا

فرمایا کہ منع نہ کرے ہمسایہ ہمسایہ کو لکڑی گاڑنے سے اپنی دیوار میں ؎ پھر فرماتے ابو ہریرہ (یعنے جب یہ حدیث سنا لیتے) کیا سبب کہ

لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

میں تمکو اس کلام سے اعراض کرنے والا دیکھتا ہوں قسم اللہ کی البتہ ڈالونگا اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے درمیان (یعنے تمہارے درمیان شائع کرونگا)

أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ

وآلہ وسلم نے کسی شخص کو اپنے بھائی کی لاٹھی لینی جائز نہیں سوائے اسکی رضامندی کے

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ فِي صَحِيحَيْهِمَا

روایت کیا اسے ابن حبان اور حاکم نے اپنی صحیحوں میں

بَابُ الْحَوَالَةِ وَالضَّمَانِ

حوالہ کرنے اور ضمان کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

وآلہ وسلم نے تونگر کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کوئی تونگر پر حوالہ کیا جائے تو اسے قبول کرے متفق علیہ

فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ فَلْيَحْتَلْ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ

اور احمد کی روایت میں ہے کہ حوالہ قبول کرے اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ایک شخص مر گیا

اہل اسلام ہی ہیں جو یہی کتاب اور سنت کے احکام پر چلنے والے ہیں ؎ حلال کو حرام ٹھہرانے کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص نکاح کرنے کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ یہ شرط کرتا ہے کہ میں تیرے نکاح کے بعد تیری زندگی میں کسی دوسری عورت سے نکاح نہ کرونگا یا بائع مشتری سے یہ شرط کرتا ہے کہ جو مال میں تیرے پاس فروخت کرتا ہوں تجھ کو اسے بیع کرنا حرام ہے پس ایسی شرطیں باطل ہیں اور چونکہ مسلمانوں کو چار عورتوں تک نکاح پڑھ رکھنے کی اجازت ہے اسلیے اس شرط کے بعد بھی وہ اور نکاح کرسکتا ہے اور اسی طرح خریدی ہوئی چیز جو مشتری کی ملک ہو چکی جسطرح وہ چاہے اسمیں تصرف کرسکتا ہے ؎ مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنے ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنے کی ضرورت ہو تو اسکو چاہیے کہ منع نہ کرے امام احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ ہمسایہ مجبور کیا جاوے اور بعض نے کہا کہ ... اور حنفیہ کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ اجازت دے ... اور امام شافعی کا جدید قول

[illegible]

۱۲۷

سلہ اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوتے ہیں ۔ اول یہ کہ میت کیطرف سے اسکے قرضہ کی ضامنی درست ہے دوسرا یہ کہ جو شخص میت کیطرف سے ضامن ہو تو ادا کرے وہ قرضہ میت کے ترکہ سے وصول نہیں کر سکتا ۔ تیسرا یہ کہ اسکے قرضہ کی ضامنی سے اسکو نفع پہونچتا ہے چوتھا یہ کہ قرض کے بارے میں نہایت تاکید معلوم ہوتی ہے کہ اسکے ادا کرنے میں غفلت اور لاپرواہی نہ کیجائے بلکہ جس طرح سے ہو سکے مرنے سے پہلے اسکو ادا کر دینا چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقروض پر نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا پانچواں یہ کہ قرض جب تک ادا نہ کیا جائے یا قرضخواہ معاف نہ کرے ساقط نہیں ہوتا ۔ سلہ ظاہر حدیث دال ہے کہ ادائے قرض پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر واجب تھا اسمیں احتمال ہے کہ آیا آپ قضا آپکے خاص مال میں سے واجب تھی یا مال بیت المال سے ... یہی پر ... اور مسلمانوں پر لازم ہے اور اگر اپنے پر لازم نہ جانے گناہ ہے ... اس حدیث کے آخر میں ... کہا ... پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہر امام ... کے قرض ... ادا کرنا لازم ہے ... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدود میں ضمانت درست نہیں کیونکہ کفالہ ... حدود ... ادا کرنے ...

ثُمَّ فَغَسَّلْنَاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ ثُمَّ أَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

پھر ہم نے ... پس غسل دیا ہم نے اسکو اور خوشبو لگائی اور کفن دیا پھر لائے اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا تُصَلِّي عَلَيْهِ فَخَطَا خُطًى ثُمَّ قَالَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قُلْنَا دِينَارَانِ

وآلہ وسلم کے پاس لائے اور عرض کیا آپ اسپر جنازہ پڑھیں آپ نے چند قدم چلکے فرمایا کیا اسپر قرض ہے ہم نے عرض کیا دو دینار

فَانْصَرَفَ فَتَحَمَّلَهُمَا أَبُو قَتَادَةَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الدِّينَارَانِ

آپ واپس ہو گئے پس ذمہ لے لیا دو دیناروں کا ابو قتادہ نے پھر ہم آپکے پاس آئے اور ابو قتادہ نے عرض کیا دو دینار

عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَقَّ الْغَرِيمُ وَبَرِئَ مِنْهُمَا

میرے ذمہ ہیں (یعنی میں ادا کر دونگا) فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ثابت ہوا حق قرضخواہ کا (یعنی تیرے پر) اور بری

الْمَيِّتُ فَقَالَ نَعَمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ

ہوا میت ابو قتادہ نے عرض کیا ہاں پھر جنازہ پڑھا آپنے سلہ اسپر روایت کیا اسے احمد اور ابو داود اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے

ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ ‌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

ابن حبان اور حاکم نے ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ بیشک پیغمبر خدا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا جاتا مردہ جسپر قرض ہوتا تو پوچھ لیتے (اسطور سے)

هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ صَلُّوا

کیا چھوڑا اس نے واسطے ادائے قرض اپنے ... پس اگر بیان کیا جاتا کہ اسنے ... ادا ... چھوڑا ہے تو جنازہ پڑھتے ورنہ فرماتے پڑھو

عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

جنازہ اپنے ساتھی پر پس جب اللہ تعالی نے آپکو فتوحات دیں (یعنی غنیمتیں) فرمایا میں زیادہ تر ہوں مومنوں کے ساتھ انکی جانوں سے

فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَنْ مَاتَ

پس جو مر جائے اور اسپر قرض ہو تو مجھ پر اسکا ادا کرنا ہے سلہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں واسطے بخاری کے ہے پس جو مرے

وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً ‌ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ

اور نہ چھوڑے وفا اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ دادا سے کہا فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا كَفَالَةَ فِي حَدٍّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہے ذمہ داری حد میں (یعنی حد کے عوض کوئی دوسرا شخص ذمہ دار نہیں ہو سکتا) سلہ روایت کیا اسے بیہقی نے

بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ

ضعیف سند سے

بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْوَكَالَةِ

شرکت اور وکالت کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

سلہ ... شرکت ... کرنا ... ...

... ...

ف اس حدیث میں مشارکت (مل کر کام کرنے) کی ترغیب ہے۔ بشرطیکہ اس میں خیانت نہ کی جائے اور خیانت کے ساتھ اس سے برکت اٹھ جاتی ہے ... صورت میں حق تعالیٰ کی اعانت و امداد ہونے سے اس میں برکت ہوتی ہے اور دوسری صورت میں خیانت کی وجہ سے ...

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ مَا لَمْ یَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں دو شریکوں میں تیسرا ہوں (یعنی امداد کرتا رہوں) جب تک نہ خیانت کی ایک نے اپنے ساتھی سے جب دوسرے کی ...

خَرَجْتُ مِنْ بَیْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاکِمُ وَعَنِ السَّائِبِ

ایک نے دوسرے کی خیانت کی تو نکل جاتا ہوں ان کے درمیان سے (یعنی امداد نہیں کرتا) اسے روایت کیا ابو داؤد نے اور صحیح کہا اس کو حاکم نے۔ اور روایت ہے سائب

الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّهٗ کَانَ شَرِیْکَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْبِعْثَةِ

مخزومی سے کہ سائب شریک تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کے مبعوث ہونے سے پہلے

فَجَاءَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاَخِیْ وَشَرِیْکِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ

پس آیا (سائب) فتح مکہ کے دن پس فرمایا آپ نے خوش آمدید میرے بھائی اور میرے شریک کو روایت کیا اسے احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت ہے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اشْتَرَکْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا شریک ہوا میں اور عمار اور سعد

فِیْمَا نُصِیْبُ یَوْمَ بَدْرٍ اَلْحَدِیْثَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَغَیْرُهٗ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اس چیز میں جو پاویں ہم بدر کے دن آخر حدیث تک روایت کیا اسے نسائی وغیرہ نے اور روایت ہے جابر بن عبد

اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ارادہ کیا میں نے نکلنے کا خیبر کی طرف تو آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ

عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا اَتَیْتَ وَکِیْلِیْ بِخَیْبَرَ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا

علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس فرمایا آپ نے جب تو خیبر میں میرے وکیل کے پاس جائے تو اس سے پندرہ وسق کھجور لے لینا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهٗ وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسے۔ اور روایت ہے عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر رسول

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِیْنَارٍ یَشْتَرِیْ لَهٗ اُضْحِیَّةً اَلْحَدِیْثَ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایک دینار دے کر بھیجا تاکہ خریدے آپ کے واسطے قربانی آخر حدیث تک

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ اَثْنَاءِ حَدِیْثٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ

روایت کیا اسے بخاری نے ایک حدیث کے درمیان میں اور وہ گزر چکی ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عُمَرَ

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

عَلَی الصَّدَقَةِ اَلْحَدِیْثَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ

صدقہ پر (تحصیلدار کر کے) آخر حدیث تک متفق علیہ ہے اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّیْنَ وَاَمَرَ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسٹھ قربانی ذبح کی اور باقی کے ذبح کرنے کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ اَنْ یَّذْبَحَ الْبَاقِیَ اَلْحَدِیْثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ

عنہ کو حکم دیا آخر حدیث تک روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

ہوتا ہے۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سے پہلے بھی شرکت کا دستور تھا۔ اور اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز رکھا۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسب میں شرکت جائز ہے اور اسکو شرکت ابدان کہتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ اسکی صحت اور جواز کے قائل ہیں اور امام شافعی اسکو ناجائز کہتے ہیں۔ ف اور آخر حدیث کا یہ ہے پھر اگر وہ وکیل تجھ سے نشانی طلب کرے تو اسکی ہنسلی پر ہاتھ رکھنا۔ ف اور آخر حدیث کا یوں ہے کہا گیا ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زکوٰۃ نہیں دی۔ آپ نے فرمایا ابن جمیل تو اسواسطے نہیں دیتا کہ فقیر تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کر دیا (مدح بما یشبہ الذم کے باب سے ہے کیونکہ فقیری کے بعد جب غنی کے سوا کوئی عذر نہیں تو پھر کچھ زکوٰۃ کے نہ دینے میں عذر نہیں ہے۔ ... میں تعریض ہے اسکی ناشکری کی) اور خالد پر ظلم کرتے ہو کیونکہ اس نے زرہیں اور سباب اللہ تعالیٰ کے راہ میں وقف کر دیے۔ اور عباس کی زکوٰۃ میرے پر ہے (یعنی میں ادا کرونگا) اور ابن جمیل منافق تھا کہتے ہیں کہ اسنے توبہ کی تھی۔

۲۹ | سلہ قولہ متفق علیہ اور مسلم میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ تلاش کرو شب قدر کی آخیر کے دہاکے میں پس اگر ضعیف ہو کوئی تم میں سے یا عاجز ہو یعنی عشرہ اواخر سے (دہا تمام نہ کر سکے) تو پچھلے سات دنوں میں مغلوب نہ ہو جاوے یعنے ضرور کوشش کرے ۱۲ سلہ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ لیلۃ القدر دو ہیں۔ ایک وہ رات ہے جس میں ہر ایک کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فیھا یفرق کل امر حکیم اسی رات میں تمام قرآن کریم ایک دفعہ پہلے آسمان پر نازل ہوا اور اسکے بعد تھوڑا تھوڑا حصہ حسب ضرورت تئیس سال تک نازل ہوتا رہا یہ رات تمام سال میں کبھی کسی مہینے میں اور کبھی کسی مہینے میں پھرکر آتی ہے خاص رمضان مبارک میں اسکا آنا ضروری نہیں البتہ رمضان مبارک میں اسکے آنیکا غالب گمان ہے اور نزول قران کریم سے وقت اتفاقاً یہ رات رمضان میں واقع ہوگئی تھی۔ دوسری وہ رات ہے جسمیں ارواح اور فرشتے زمین کیطرف اترتے ہیں تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم پس اس رات میں مسلمان عبادت اور دزاری میں معروف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے انوار کا عکس اثر ڈالتا ہے فرشتے ان سے نزدیک ہوتے ہیں شیطان دور بھاگ جاتے ہیں انکی دعائیں اور عبادتیں مستجاب اور مقبول ہوتی ہیں اور یہ رات رمضان مبارک کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے کبھی کسی تاریخ میں ہوتی ہے اور کبھی کسی تاریخ میں۔ لیکن رمضان مبارک کے اندر ہی ہوتی ہے پس جو علماء یہ کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر تمام سال میں پھرکر آتی ہے انکی مراد پہلی رات ہوتی ہے اور جو یہ کہتے ہیں کہ وہ رمضان کے اخیر عشرہ میں ہوتی ہے وہ دوسری لیلۃ القدر مراد لیتے ہیں اور صحابہؓ اور تابعینؒ کا راتوں کی تعیین کے متعلق جو اختلاف ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جس نے جس وقت دیکھا اس نے یہی سمجھا کہ لیلۃ القدر اسی تاریخ میں آتی ہے جس میں اس نے دیکھی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ لیلۃ القدر تمام سال میں پھرکر آتی ہے کبھی کسی مہینے میں اور کبھی کسی مہینے میں مگر احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عموماً ماہ رمضان میں ہی آتی ہے ۱۲

تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

موافق ہوئیں آخر کی سات تاریخوں میں پھر جو اسکا تلاش کرنے والا ہو تو وہ اسکو تلاش کرے آخر کی سات تاریخوں میں

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ

یہ حدیث متفق علیہ ہے سلہ اور روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بیچ حق لیلۃ القدر کے کہ وہ ستائیسویں رات ہے سلہ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهُ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي تَعْيِينِهَا عَلَى أَرْبَعِينَ قَوْلًا

روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور راجح اسکا موقوف ہونا ہے اور اس کی تعیین میں چالیس قولوں پر اختلاف کیا گیا ہے

أَوْرَدْتُهَا فِي فَتْحِ الْبَارِي وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ

جن کو میں نے بیان کیا ہے فتح الباری میں۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے پوچھا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتلایئے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر

الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

کونسی ہے تو اس میں کیا کہوں آپ نے فرمایا کہہ اے اللہ تو معاف کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے معاف کرنیکو تو معاف کر مجھے

رَوَاهُ الْخَمْسَةُ غَيْرَ أَبِي دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ

روایت کیا اسے پانچوں نے سوا ابو داؤد کے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور حاکم نے۔ اور روایت ہے ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي

وسلم نے فرمایا کہ نہ باندھے جاویں کجاوے مگر طرف تین مسجدوں کے (ایک) مسجد الحرام (دوسری) میری مسجد

هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یہ (جو مدینہ میں ہے) (تیسری) مسجد اقصےٰ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

كِتَابُ الْحَجِّ بَابُ فَضْلِهِ وَبَيَانِ مَنْ فُرِضَ عَلَيْهِ

کتاب حج کے بیان میں اور باب حج کی فضیلت کا اور اس شخص کا بیان جس پر حج فرض ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ

فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک بیچ کے (گناہوں کا) کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ جنت

إِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا

ہی ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا

سلہ قولہ فی الصحیح مراد صحیح سے صحیح بخاری ہے ۔ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرہ دونو فرض ہیں۔ حج کی فرضیت میں تو کسیکا اختلاف نہیں البتہ عمرہ کی

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَی النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں پر بھی جہاد ہے آپ نے فرمایا ہاں اُن پر

جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَ

ایسا جہاد ہے جس میں لڑائی نہیں (وہ) حج اور عمرہ ہے روایت کیا اسے احمد اور ابن ماجہ نے اور عبارت اسی کی ہے اور

إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَأَصْلُهٗ فِي الصَّحِيْحِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اسکی اسناد صحیح ہے اور اصل اسکی صحیح (بخاری) میں ہے سلہ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی

عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ

عنہ سے انہوں نے کہا آیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اعرابی اور کہا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجئے

عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالرَّاجِحُ

عمرہ کے بابت کیا یہ واجب ہے تو آپ نے فرمایا نہیں اور عمرہ کرنا بہتر ہے تیرے لئے روایت کیا اسے ترمذی نے اور راجح اسکا

وَقْفُهٗ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ ضَعِيْفٍ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ

موقوف ہونا ہے اور نکالا اسے ابن عدی نے اور طریق سے وہ بھی ضعیف ہے۔ اور روایت ہے جابر

اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيْضَتَانِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا کہ حج اور عمرہ دونو فرض ہیں سلہ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالی

عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ الدَّارُ

عنہ سے انہوں نے کہا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ سبیل کیا ہے سلہ آپ نے فرمایا توشہ اور سواری روایت کیا اسے

قُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَالرَّاجِحُ إِرْسَالُهٗ وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

دار قطنی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور راجح اسکا مرسل ہونا ہے اور روایت کیا اسے ترمذی نے بھی ابن عمرؓ کی حدیث سے

أَيْضًا وَفِيْ إِسْنَادِهٖ ضَعْفٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ

اور اسکی اسناد میں ضعف ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا

صلے اللہ علیہ وسلم روحا میں چند سواروں سے ملے اور آپ نے فرمایا کون قوم ہے انہوں نے جواب دیا

الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ أَنْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا

مسلمان پھر انہوں نے کہا آپ کون ہیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالی کا رسول پھر اٹھا لائی ایک عورت آپکے پاس ایک لڑکا

فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ

اور کہا کیا اسکے واسطے حج ہے آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے لئے اجر ہے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور انہی سے روایت ہے کہ تھا فضل

ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ

ابن عباس رض سوار پیچھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو ایک عورت

مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خثعم (کے قبیلہ کی) آئی تو فضل دیکھنے لگا اسکی طرف اور وہ عورت اسکی طرف دیکھتی تھی اور نبی صلے اللہ علیہ

فرضیت میں علمائے سلف وخلف کا اختلاف ہے کیونکہ دلائل بھی مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ چونکہ دلائل فرضیت ضعیف ہیں اسلئے وہ فرض وواجب نہیں۔ اور امام شافعی اور بخاری اور حنفیہ وغیرہ اسکے وجوب کے قائل ہیں یہی قول راجح ہے۔ اہلحدیث کی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے نیز حضرت علی و عائشہ رض زین العابدین طاؤس اور حسن بصری سے بھی یہی قول مروی ہے۔ سلہ قولہ السبیل الخ یعنی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زبان من استطاع الیہ سبیلا میں سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا توشہ یعنی اسقدر مال ہو کر جانے اور آنے تک عیال کو کافی ہو اور سواری ہو سوار ہو کر جاوے اور آوے مصفی میں لکھا ہے کہ معتبر زاد اور راحلہ میں وہ مال ہے جو حوائج ضروریہ (مثل دین ونفقہ) سے فاضل ہو اور جو مال حوائج ضروریہ سے زائد نہیں تو صاحب مال پر حج فرض نہیں اور جو شخص بیت اللہ کے قریب رہنے والا ہے اور کعبہ تک چلنے کی طاقت رکھتا ہے اس کے حق میں راحلہ کی شرط نہیں ہے کیونکہ عرف شرع کو استطاعت شمار کرتی ہے۔ انتہی مع زیادۃ یسیرۃ ۱۲ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔

۱۳۱

ف۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مکلف بذات خود حج کرنے کی قدرت سے مایوس ہوجائے جیسا کہ نہایت بوڑھا آدمی کہ اسکو بدن میں دوبارہ طاقت پیدا ہونے کی کوئی امید نہیں ہوتی یا اس قسم کی کوئی بیماری لاحق ہوجائے کہ اس سے شفا پانے کی کوئی امید باقی نہیں رہی تو اسکی طرف سے دوسرا

وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ

و آلہ وسلم پھیرتے تھے فضل کے منہ کو دوسری طرف پس اس عورت نے کہا یا رسول اللہ

إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ

البتہ فرض خدا کے جو اس نے اپنے بندوں پر حج میں لازم کیا ہے میرے باپ کو ایسے بڑھاپے کی حالت میں پایا ہے کہ وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا

أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ

کیا میں اسکی طرف سے حج کر دوں آپ نے فرمایا ہاں ف۵ اور یہ قصہ حجۃ الوداع میں تھا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے

وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

اور انہی سے روایت ہے کہ ایک عورت جہینہ کی آئی طرف نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

سَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ

کے اور کہا میری ماں نے حج کرنے کی نذر کی تھی اور اس نے حج نہیں کیا یہاں تک کہ مرگئی کیا میں اسکی طرف سے حج کردوں آپ نے فرمایا

نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ اقْضُوا

ہاں حج کر اسکی طرف سے بھلا اگر ہوتا تیری ماں پر کچھ قرض کیا تو اسے ادا (نہ) کرتی ادا کرو حق

اللهَ فَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

اللہ کے اسلیے کہ اللہ تو زیادہ لائق ہے کہ اسکے حق ادا کیے جاویں ف۶ روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور انہی سے روایت ہو کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا صَبِيٍّ حَجَّ ثُمَّ بَلَغَ الْحِنْثَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ حَجَّةً

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس لڑکے نے حج کیا بلوغت سے پہلے پھر بلوغت کو پہنچا تو اسپر پھر حج کرنا لازم

أُخْرٰى وَأَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

ہے اور جس غلام نے حج کیا پھر آزاد ہوگیا اسپر بھی اور حج کرنا لازم ہے روایت کیا اسے ابن ابی شیبہ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ اخْتُلِفَ فِي رَفْعِهِ وَالْمَحْفُوظُ أَنَّهُ

اور بیہقی نے اور راوی اسکے ثقہ ہیں مگر اسکے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ

مَوْقُوفٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

موقوف ہے۔ اور انہی سے روایت ہے کہ سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو

يَخْطُبُ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ

کہ خطبہ میں فرماتے تھے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ایک مکان میں اکیلا نہ ہو مگر اس حالت میں کہ ساتھ

الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے محرم ہو اور نہ سفر کرے کوئی عورت مگر ساتھ محرم کے ف۷ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ انْطَلِقْ

میری عورت تو حج کو نکلی ہے اور میں فلانی فلانی لڑائی میں لکھا گیا ہوں آپ نے فرمایا تو جا

فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے۔ اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و

شخص حج کر سکتا ہے اور اگر صحت کی امید ہو تو پھر دوسرے شخص کا حج کرنا اسکے لیے کافی نہیں ہے ۱۲

ف۶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت پر اگر حج فرض ہو تو وارثوں پر اسکی طرف سے حج ادا کرنا لازم ہے خواہ وہ وصیت کر جائے یا نہ اور اسیطرح تمام عبادات مالیہ جیسے کفارہ وغیرہ جو اسکے ذمہ میں سب کا ادا کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ میت کے ذمہ قرض ہیں اور اسکے قرض کا ادا کرنا ضروری ہے ابن عباسؓ زید بن ثابتؓ ابو ہریرہؓ اور امام شافعی کا یہی قول ہے اور انکے نزدیک آیا یہ مقدم ہو کے قرض سے پہلے ہو اسکے مال میں سے یہ سب ادا کیے جائیں اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر میت ادائے حج کے واسطے وصیت کر جائے تو وارثوں پر لازم ہے کہ وہ اسکیطرف سے حج کرائیں ورنہ انکے ذمہ لازم نہیں ۱۲

ف۷ قولہ لا یخلون الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تنہا اجنبی مرد اور اجنبی عورت کا ایک مکان میں جمع ہونا حرام ہے اور بدون محرم کے عورت کو حج وغیرہ کیلئے سفر کرنا بھی جائز نہیں۔ اور کہا امام نووی نے کہ عورت کو بدون محرم کے کوئی سفر بھی نہیں خواہ تھوڑا سفر ہو خواہ بہت درست نہیں اور محرم سے مراد وہ ہے کہ جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ کو حرام ہو بسبب قرابت کے یا علاقہ دودھ کے یا سسرال کے ۱۲

سلہ قال حججت عن نفسک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیابت غیر کی نہیں جائز ہے جب تک کہ اپنا حج نہ کر لے خواہ مستطیع ہو خواہ نہ ہو اور مذہب اکثر ائمہ کا یہی ہے ۔ سلہ قولہ الراجح الخ یعنے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہیں صحابی کا قول ہے ۔

سمع رجلا يقول لبيك عن شبرمة قال من شبرمة قال أخ لي أو

سلم نے ایک مرد کو سنا کہ کہتا ہے حاضر ہوا میں شبرمہ کی طرف سے آپنے فرمایا شبرمہ کون ہے اس نے کہا میرا بھائی یا کوئی

قريب لي قال حججت عن نفسك قال لا قال حج عن نفسك ثم حج عن

اور قریبی رشتہ دار ہے آپنے فرمایا تو نے اپنی طرف سے حج کیا ہے اس نے کہا نہیں آپنے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کر پھر

شبرمة رواه أبو داود وابن ماجة وصححه ابن حبان والراجح عند أحمد

شبرمہ کیطرف سے روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور احمد کے نزدیک ترجیح سلہ اسکے

وقفه وعنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال إن

موقوف ہونیکو ہے ۔ اور انہی سے روایت ہے کہ ہمکو خطبہ سنایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور فرمایا بیشک اللہ تعالی نے فرض

الله كتب عليكم الحج فقام الأقرع بن حابس فقال أفي كل عام يا رسول

کیا ہے تمپر حج کو پھر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہر برس میں (فرض ہے)

الله قال لو قلتها لوجبت الحج مرة فما زاد فهو تطوع رواه الخمسة

آپنے فرمایا اگر میں (ہاں) کہدیتا البتہ واجب ہو جاتا (ہر برس) حج تو (عمر میں) ایک دفعہ (فرض) ہے اور جو اس سے زیادہ کرے سو نفل ہے روایت کیا

غير الترمذي وأصله في مسلم من حديث أبي هريرة

سوا ترمذی کے اور اصل اسکی مسلم میں ہے ابو ہریرہ رض کی روایت سلہ

باب المواقيت

حج کے میقاتوں کا بیان

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وقت لأهل المدينة ذا الحليفة ولأهل الشام الجحفة ولأهل نجد

میقات مقرر کی مدینہ والوں کے لیے ذو الحلیفہ سلہ اور شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لیے

قرن المنازل ولأهل اليمن يلملم هن لهن ولمن أتى عليهن من غير أهلهن

قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم یہ میقاتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو ان ملکوں میں رہتے ہیں اور انکے لیے ہیں جو اور ملکوں سے

ممن أراد الحج والعمرة ومن كان دون ذلك فمن حيث أنشأ حتى أهل

حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو اسکے اندر ہوں تو وہ جہاں سے چاہیں یہانتک کہ مکہ والے

مكة من مكة متفق عليه وعن عائشة رضي الله تعالى عنها أن النبي

مکہ سے (احرام باندھیں) ۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ نبی صلے

صلى الله عليه وآله وسلم وقت لأهل العراق ذات عرق رواه أبو

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میقات مقرر کی عراق والوں کے لیے ذات عرق روایت کیا اسے ابو

داود والنسائي وأصله عند مسلم من حديث جابر إلا أن راويه شك

داؤد اور نسائی نے اور اصل اسکی جابر کی روایت سے مسلم میں ہے مگر اسکے راوی نے شک کیا ہے

سلہ ابو ہریرہ رض کی حدیث مفصل اسطرح پر ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا پس فرمایا اے لوگو تمپر حج فرض کیا گیا پس تم حج ادا کرو ۔ ایک آدمی نے جسکا نام اقرع بن حابس تھا یہ کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال ہم حج کیا کریں ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور اسکو کوئی جواب نہ دیا اس آدمی نے دوبارہ سہ بارہ یہی سوال کیا تب آپنے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہدیتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم ہر سال ہرگز اس کو ادا نہ کر سکتے پھر آپنے فرمایا کہ جبتک میں تمہیں کچھ نہ کہوں تو تم بھی مجھ سے سوال نہ کیا کرو کہ پہلی امتیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں کہ انہوں نے اپنے نبیوں سے بکثرت سوال کیے اور پھر انکے حکم کا خلاف کیا پس جب میں تمہیں کسی کام کے بجا لانے کا حکم دوں تو تم اس کو بجا لاؤ جسقدر تم سے ہو سکے اسکی بجا آوری میں کوشش کرو اور جس کام سے میں منع کروں اس سے باز رہو ۔

سلہ قولہ ذا الحلیفہ ۔ ذو الحلیفہ نام ہے ایک جگہ کا مدینہ سے چھ کوس ہے اور نجد اصل میں کہتے ہیں زمین بلند کو اور اب نام ہے عرب کے چند شہروں کا تہامہ سے زمین عراق تک اور قرن منازل نام ایک جگہ کا ہے قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہے دو منزل کے ہے اور یہ جگہ احرام باندھنے کی ہیں اور جو احرام کی جگہوں کے اندر رہتا ہو تو اسکی جگہ احرام کی گھر سے تا حد حرم ہے اسکو میقات یعنی جانا خفیہ رہنے ۔ درجہ قریب ہو میقات کے ۔

في رفعه وفي البخاري أن عمر هو الذي وقّت ذات عرق وعند أحمد

اسکے مرفوع ہونے میں اور بخاری میں ہے کہ حضرت عمرؓ وہ ہیں جنہوں نے ذات عرق کو میقات مقرر کیا اور احمد

وأبي داود والترمذي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن النبي

اور ابو داؤد اور ترمذی میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی

صلى الله عليه وآله وسلم وقّت لأهل المشرق العقيق

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرق والوں کے لئے عقیق کو میقات مقرر فرمایا ہے[1]

باب وجوب الإحرام وصفته

احرام کے واجب ہونے اور اس کی صفت کا بیان

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے انہوں نے کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلے

الله عليه وآله وسلم حجة الوداع فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجۃ الوداع کو[2] پھر بعضوں نے ہم میں سے عمرہ کا احرام باندھا اور بعضوں نے

بحج وعمرة ومنا من أهل بحج وأهل رسول الله صلى الله عليه وآله

حج اور عمرہ کا اور بعضوں نے (صرف) حج کا اور احرام باندھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم بالحج فأما من أهل بعمرة فحل وأما من أهل بحج أو جمع الحج و

وسلم نے ساتھ حج کے پھر جنہوں نے احرام باندھا تھا عمرہ کا وہ حلال ہو گئے اور جنہوں نے احرام باندھا تھا حج کا یا حج اور

العمرة فلم يحلوا حتى كان يوم النحر متفق عليه

عمرہ کا وہ لوگ حلال نہ ہوئے یوم النحر تک یہ حدیث متفق علیہ ہے

باب الإحرام وما يتعلق به

احرام کا بیان اور اس چیز کا جو اس سے تعلق رکھتی ہے

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال ما أهل رسول الله صلى الله

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے انہوں نے کہا نہیں احرام باندھا[3] رسول اللہ صلے اللہ

عليه وآله وسلم إلا من عند المسجد متفق عليه وعن خلاد بن

علیہ وآلہ وسلم نے مگر مسجد کے پاس سے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے خلاد بن

السائب عن أبيه رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه و

سائب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

آله وسلم قال أتاني جبريل عليه السلام فأمرني أن آمر أصحابي أن

آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں کہہ دوں اپنے اصحاب کو کہ لبیک

يرفعوا أصواتهم بالإهلال رواه الخمسة وصححه الترمذي وابن حبان

کے ساتھ اپنی آوازیں اونچی کریں روایت کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن حبان نے

---

۱۳۲ [1] قولہ لاہل المشرق العقیق مشرق والوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ گھر انکے باہر حرم کے جانب مشرق مکہ کے ہیں اور عقیق نام ایک جگہ کا ہے کہ برابر ہے ذات عرق کے پس مشرق والوں کی جگہ احرام کی دو ہیں ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونوں جگہوں میں سے جس جگہ پر گذرے وہیں سے احرام باندھے ۱۲

[2] قولہ حجۃ الوداع الخ حج کرنیوالے تین قسم پر ہیں ایک تو مفرد۔ اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن۔ اور قارن وہ ہے کہ احرام حج اور عمرہ دونوں کا باندھے اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرہ کا باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور مکے میں بیٹھا رہے جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے ۱۲

[3] قولہ ما اہل الخ یہ حدیث رد ہے اس شخص کا جو کہتا ہے کہ احرام باندھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیداء سے اور ایک روایت میں ہے کہ درخت کے پاس سے اور کہا سبل میں کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ افضل احرام باندھنا ہے میقات سے نہ پہلے اس سے اور اگر احرام باندھا پہلے اس سے پس کہا ابن منذر نے کہ اہل علم نے کہا ہے کہ یہ جائز ہے اسلیے کہ قول صحابہ کا کہ جگہ مقرر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اہل مدینہ کے ذوالحلیفہ یہ چاہتا ہے کہ احرام میقات سے پہلے نہ باندھا جاوے اور بعض اہل علم کے نزدیک میقات سے پہلے بھی احرام باندھنا جائز ہے ۱۲

؎۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام باندھنے کے وقت غسل کرنا سنت ہے ۱۲ ؎۲ سائل نے پوچھا کہ محرم کو کونسے کپڑے پہننا چاہئیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب میں ارشاد فرمایا کہ محرم قمیص کوٹ پاجامہ اور موزے نہ پہنے اور عمامہ نہ باندھے پس اس سے معلوم ہوا کہ محرم کو صرف دو چادریں پہننے کی اجازت ہے ۱۲ ؎۳ قولہ والورس ورس نام ایک گھاس کا ہے اس سے زرد رنگ کرتے ہیں ۱۲ ؎۴ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام سے پہلے اور بعد اور طواف زیارت سے پہلے خوشبودار اشیاء کا استعمال کرنا جائز ہے ۱۲ ؎۵ قولہ لا ینکح یعنی نہیں لائق کہ محرم نکاح کرے کسی کا خواہ بولایت ہو خواہ بوکالت ۱۲ ؎۶ قولہ انہ اہدی الخ ابی قتادہ کی حدیث جو اس سے پہلے گذری اس میں یوں آیا ہے کہ جو صحابہ محرم تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو گورخر کا گوشت کھانے کا ارشاد فرمایا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خود محرم تھے اسکو کھانے کے واسطے نہ لیا پس تطبیق ان دونوں حدیثوں کی یوں دیجاتی ہے جیسا کہ امام شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ

اور روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کے وقت اپنے کپڑے اتارے اور غسل کیا ؎۱ روایت کیا اسے ترمذی نے اور حسن کہا اسے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا محرم کیا پہنے ؎۲ کپڑوں سے آپ نے فرمایا نہ پہنے کرتہ اور نہ ہی عمامہ اور نہ ہی پاجامہ اور نہ باران کوٹ اور نہ موزے مگر وہ شخص جو نہ پاوے جوتی تو موزے پہن لے اور انکو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑا جسکو زعفران یا ورس ؎۳ لگا ہو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی تھی انکے احرام کے لیے احرام باندھنے سے پہلے اور واسطے احرام کھولنے کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے ؎۴ یہ حدیث متفق علیہ ہے

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ (اپنا نکاح) کرے اور نہ (دوسرے کا) نکاح کرے ؎۵ اور نہ منگنی کرے روایت کیا اسے مسلم نے۔

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي قِصَّةِ صَيْدِهِ الْحِمَارَ الْوَحْشِيَّ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ وَكَانُوا مُحْرِمِينَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انکے جنگلی گدھے کے شکار کرنے کے قصہ میں جبکہ وہ محرم نہ تھا اس نے کہا پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو اور وہ محرم تھے کسی نے تم میں سے اسکو حکم کیا تھا یا کسی چیز سے اشارہ کیا تھا انہوں نے جواب دیا نہیں آپ نے فرمایا پھر کھا لو جو اس کے گوشت سے بچا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا

اور روایت ہے صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اس نے ہدیہ بھیجا ؎۶ واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنگلی

نہ کھایا اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ خاص حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے شکار کیا گیا تھا اور جب صحابہ کو کھانے کے لیے فرمایا وہ شکار انکے واسطے نہیں کیا گیا تھا پس حاصل ان دونوں حدیثوں کا یہ ہوا کہ جو شکار محرم کے واسطے کیا گیا ہو اسکا کھانا درست نہیں اور جو محرم کے لیے نہ کیا گیا ہو کسی اور نیت سے کیا ہو تو محرم کیلئے اسکا کھانا درست ہے ۱۲

وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ

گدھا اور آپ ابوا یا ودان میں تھے پھر آپ نے پھیر دیا اسکو اور فرمایا ہمنے نہیں پھرا اسکو مگر اسی وجہ سے

إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

کہ ہم احرام والے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے انہوں نے کہا فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ حیوان شریر ہیں

يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

مارے جاویں حرم میں (اور حل میں اور وہ یہ ہیں) بچھو اور چیل اور کوا اور چوہا اور کتا کاٹ کھانے والا [1]

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور آپ احرام سے تھے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے کعب بن عجرہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ تعالی عنہ سے انہوں نے کہا مجھکو اٹھا کر لیگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى

اور جوئیں میرے منہ پر گرتی تھیں تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہ تھا کہ تجھے بیماری نے اتنا ستایا ہوگا جو میں دیکھ رہا ہوں کیا

أَتَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ

تو ایک بکری پاتا ہے میں نے کہا نہیں فرمایا (پس) تو تین دن کے روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا دے

مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

مسکین کو آدھا صاع [2] یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے

قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے کہا جب اللہ تعالی نے اپنے رسول پر مکہ کو فتح کیا تو کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى حَبَسَ

وآلہ وسلم لوگوں میں پھر حمد کی اللہ تعالی کی اور اسپر ثنا کی پھر فرمایا بیشک اللہ تعالی نے روک رکھا

عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ

اصحاب فیل کو مکہ سے اور اپنے رسول اور مومنوں کو اسپر غالب کیا اور بیشک وہ حلال نہیں ہوا کسی کے لئے

كَانَ قَبْلِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي

جو مجھ سے پہلے تھا اور میرے لئے بھی ایک گھڑی ہی حلال ہوا دن سے اور نہ میرے پیچھے کسی کو حلال ہوگا

فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ

پھر اسکا شکار بھڑکایا نہ جاوے اور نہ توڑا جاوے کانٹا اسکا اور نہ اٹھائی جاوے گری پڑی چیز اسکی مگر وہ شخص اٹھائے جو مشہور کرے اور [3]

[1] ۱۳۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوے۔ چیل۔ کاٹنے والے کتے۔ بچھو اور چوہے کو حل اور حرم میں محرم اور غیر محرم کے لئے مار ڈالنے کی اجازت ہے مصفے میں لکھا ہے کہ علماء کا اسبات پر اتفاق ہے کہ ان پانچ قسم کے جانوروں کے مار ڈالنے سے محرم پر کوئی فدیہ لازم نہیں آتا۔ اور امام شافعی تمام حرام جانوروں کو انہی پر قیاس کرتے اور کہتے ہیں کہ کسی حرام جانور کے مار ڈالنے سے محرم پر کوئی فدیہ نہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کوکٹنے پر قیاس کرکے اسکے مار ڈالنے کی اجازت دیتے ہیں اور باقی درندوں جیسے چیتا۔ شیر اور خنزیر انکے مار ڈالنے سے محرم کے ذمے فدیہ لازم ٹھہراتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی درندہ محرم پر حملہ کرے اور اسکی مدافعت کے وقت محرم اسکو مار ڈالے تو اسکے وجہ سے کوئی فدیہ نہیں۔

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے بھی محرم کو سر منڈانے پر فدیہ لازم ہے اور فدیے میں محرم کو اختیار ہے کہ خواہ ایک جانور ذبح کرے یا تین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو اس طرح کھانا کھلا دے کہ ہر ایک مسکین کو گیہوں کا نصف صاع غلہ دے۔

[3] نزول سورت کہ الفیل قصہ کلام اللہ میں سورہ الم ترکیف میں موجود ہے۔ تو لا لمنشد ایک روایت میں یوں آیا ہے اور نہ اٹھاوے کوئی گری پڑی چیز مگر وہ شخص جو ڈھنڈورا کرے اسکو یعنے جہاں گمادر جگہ دل میں مشہور کرے۔ ما ینشد

سه بخیر النظرین یعنے یا اسکے بدلے فدیہ لیلے یا اسکو قتل کر ڈالے ۱۲ منہ سه قولہ الا الاذخر یعنے اذخر کہ نام ایک گھاس کا ہے سونا چاندی ۱۲ اور لوہے کے پگھلانے کے لیے لہاروں اور سناروں کے کام آتا ہے اور گھروں کی چھتوں پر ڈالنے کے کام بھی آتا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا اسکا کیا حکم ہے تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مگر اذخر یعنے اسکو اکھاڑو تو جائز ہے

مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ

کوئی شخص مارا جائے اسکو دو باتوں کا اختیار ہے سه سو عباس رضی نے کہا یا رسول اللہ مگر اذخر سه

اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم اس کو قبروں اور گھروں میں ڈالتے ہیں تو آپ نے فرمایا مگر اذخر یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عبد اللہ

ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ

آلہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم مقرر کیا سه اور دعا کی اسکے رہنے والوں کے لیے اور میں نے مدینہ کو حرم کیا

كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ

جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم مقرر کیا اور میں نے دعا کی اسکے صاع اور مد کے لیے دوگنی اس سے جو ابراہیم ع نے دعا کی تھی

إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

اہل مکہ کے لیے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ

عنہ سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر سے

عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ثور تک روایت کیا اسے مسلم نے

بَابُ صِفَةِ الْحَجِّ وَدُخُولِ مَكَّةَ

حج کی صفت اور مکہ میں داخل ہونے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَجَّ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ

علیہ وآلہ وسلم نے حج کیا اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے (حج کو) یہاں تک کہ ہم ذوالحلیفہ میں پہونچے تو وہاں اسماء

بِنْتُ عُمَيْسٍ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي وَصَلَّى

بنت عمیس جنیں ادھر آپ نے فرمایا غسل کرلے اور لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا اور احرام باندھ لے اور رسول اللہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی پھر قصواء سه پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب وہ

اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا

آپ کو لے کر بیداء سه پر سیدھی ہوئی توحید کے ساتھ لبیک پکاری (یعنے) حاضر ہوں تیری خدمت میں یا اللہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں

شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ حَتَّى

تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیشک سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور سلطنت تیری ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں یہاں تک

سه قولہ حرم مکۃ ظاہراً یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ شکار کرنا اور درخت کاٹنا مدینے کے عیر سے ثور تک حرام ہے اور عیر اور ثور دونوں پہاڑوں کا نام ہے اور وہ مدینہ منورہ کی دو طرف ہیں سه ... میں لکھا ہے کہ ثور مدینے کے ایک پہاڑ کا نام ہے اور ابو عبید قاسم بن سلام وغیرہ اکابر علما جو یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں راوی کی غلطی سے ثور کا لفظ ذکر کیا گیا ہے اور صحیح یہ ہے ما بین عیر الی احد کیونکہ ثور مکے کے پہاڑ کا نام ہے ان کا یہ کہنا درست نہیں کیونکہ شجاع بعلی زاہد نے بتلایا ہے اور وہ حافظ ابو محمد عبد السلام بصری سے نقل کرتے ہیں کہ احد کے مقابل ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے اسکو ثور کہتے ہیں اور شیخ عفیف الدین مطری نے اپنے والد سے کہ حافظ اور ثقہ تھے نقل کیا ہے لکھا ہے کہ احد کے پیچھے شمال کیطرف ایک چھوٹا سا گول پہاڑ ہے جسکا نام ثور ہے مدینے کے لوگ اسکو پہچانتے ہیں ۱۲

سه قولہ قصواء نام حضرت صلعم کی اونٹنی کا تھا سه قولہ بیداء نام ایک گاؤں کا ہے اور اسکے معنے جنگل کے بھی ہیں ۱۲

ف ۱ رکن سے مراد ہے حجر اسود اور استلام سے حجر اسود کو چومنا یا اسکو ہاتھ لگانا مراد ہے۔ پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجر اسود کو بوسہ دینا یا اسکو ہاتھ لگانا سنت ہے۔ علما نے لکھا ہے کہ اگر بلا مزاحمت اور کسیکو تکلیف دینے کے بغیر یہ کام کر سکے تو اسکا کرنا بہتر ہے اور اگر زیادہ ہجوم ہو تو اس سنت کے ادا کرنے کے واسطے کسی کو تکلیف نہ پہونچائے بلکہ اسکو ترک کر دے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کے تین پھیروں میں رمل کیا۔ رمل سے یہ مطلب ہے کہ طواف میں چلتے ہوئے تیزی کے ساتھ چلے اور کندھوں کو اس طرح ہلائے جسطرح کہ پہلوان اور لڑائی کے وقت مقابلہ کے واسطے میدان میں نکلنے والے بہادر اپنے کندھوں کو ہلاتے ہیں۔ اور اس ہیئت کے ساتھ طواف کرنیکی اصل یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضہ عمرۃ القضا کے لیے مکہ میں تشریف لائے تو مکہ کے مشرک کہنے لگے کہ مسلمانوں کو یثرب (مدینے کا قدیمی نام) کے تپ نے لاغر اور سست کر دیا ہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اس قسم کی بہادرانہ چال سے اپنی قوت کا اظہار کریں ۱۲ ف ۲ قولہ صفا اور مروہ کے شریف کی دو پہاڑیوں کا نام ہے۔ تفسیر مظہری ف ۳ انصبتا یعنی نشیب میں پہونچے تو دوڑنے لگے پھر بلندی پر چڑھنے کے کر آہستہ چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا۔ ف ۴ ...کے دسک ف ۵

إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى مَقَامَ

کہ جب ہم آگئے بیت اللہ میں پہلے آپ نے چوما رکن کو پھر اکڑ کر چلے تین بار اور معمولی عادت کے چار بار پھر آگئے مقام

إِبْرَاهِيمَ فَصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا

ابراہیم کے پاس اور نماز پڑھی پھر آپ حجر اسود کے پاس لوٹ گئے اور چوما اسکو پھر اس دروازے سے نکلے جو صفا کی طرف ہے

فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ

پھر جب صفا کے نزدیک پہونچے تو یہ آیت پڑھی بیشک صفا اور مروہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں اور فرمایا میں شروع کرتا ہوں

اللَّهُ بِهِ فَرَقِيَ الصَّفَا حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ

جسے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے پھر آپ صفا پر چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور منہ کیا قبلہ کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی اور تکبیر کہی

وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى

اور کہا کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوائے اللہ کے اکیلا ہے نہیں شریک اسکے لیے اسی کا ملک ہے اور اسی کو حمد ہے اور وہ ہر شے پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ

قادر ہے کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور سب لشکر کو

وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ

اسی نے اکیلے شکست دی پھر دعا کی درمیان اسکے تین بار پھر اترے اور مروہ کو چلے یہانتک کہ جب اترنے لگے آپ کے

قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ فَفَعَلَ

قدم میدان کے نیچے میں تو دوڑے یہانتک کہ جب چڑھ گئے تو چلے (موافق عادت کے) مروہ تک اور مروہ پر

عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ

ویسے کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا پھر ذکر کیا پوری حدیث کو اور اسمیں یہ ہے پھر جب آٹھویں ذی الحجہ

التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى

کی ہوئی تو لوگ منے کو متوجہ ہوئے اور سوار ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پڑھیں آپ نے

بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ

اسی میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی نمازیں پھر تھوڑی دیر ٹھیرے یہانتک کہ سورج

الشَّمْسُ فَأَجَازَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ

چڑھ آیا پھر چلے یہانتک کہ عرفہ میں آگئے اور خیمہ اپنا نمرہ ف ۵ میں لگا ہوا پایا اور آپ

بِهَا حَتَّى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي

اسمیں اترے یہانتک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ نے حکم دیا قصوی (اونٹنی کے کسنے کا) تو وہ آپکے لیے کسی گئی پھر تشریف لائے بیچ میں

فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

اور لوگوں کو خطبہ سنایا پھر اقامت کہنیکا حکم دیا اور نماز ظہر کی پڑھی پھر اقامت کہنے کا حکم دیا اور عصر کی پڑھی اور دونوں کے بیچ میں آپ نے کوئی

شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ

نماز نہیں پڑھی پھر آپ سوار ہوئے یہانتک کہ آئے کھڑے ہونے کی جگہ میں پھر کر دیا اونٹنی کا پیٹ پتھروں کی طرف

آہستہ چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا۔ ف ۴ ...سنا کو منا اسلئے کہتے ہیں کہ یہاں خون گرائے جاتے ہیں یعنے بسبب قربانی ہونے جانوروں کے ...

ف ۵ نمرۃ ساتھ زبر نون کے اور زیر میم کے ایک پہاڑ کا نام ہے کہ زمین حرم کی وہاں تمام ہوتی ہے اور عرفات میں سے ہے ۱۲

ف قولہ حبل المشاۃ نام ایک جگہ کا ہے ۱۲ ف قولہ باذان واحد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمع کر کے پڑھتے تو ایک اذان اور دو تکبیریں ہوتیں اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور زفرؒ اور بعضے اور اماموں کا اور مذہب امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ اور بہت علما کا یہ ہے کہ ایک اذان اور ایک تکبیر کہی جائے ۱۲

وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى

اور کر لیا حبل المشاۃ کو سامنے اپنے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کھڑے رہے یہاں تک کہ

غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَدَفَعَ وَقَدْ

سورج غروب ہو گیا اور زردی تھوڑی تھوڑی چلی گئی یہاں تک کہ جب سورج کی ٹکیا غروب ہو گئی آپ وہاں سے نکلے اور

شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتّٰى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ

مہار قصویٰ کی اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ سر اس کا کجاوہ کی مورک میں لگ گیا تھا اور آپ داہنے ہاتھ سے اشارہ کرتے

بِيَدِهِ الْيُمْنٰى يَا أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ وَكُلَّمَا أَتٰى جَبَلًا أَرْخٰى لَهَا

تھے اے لوگو آہستہ آہستہ (چلو) اور جب کسی پہاڑ پر آتے تو مہار کچھ ڈھیلی

قَلِيلًا حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ

کر دیتے تو اونٹنی چڑھ جاتی پھر مزدلفہ میں آئے اور وہاں مغرب اور عشا ایک اذان سے

وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى

اور دو اقامتوں سے پڑھی اور دونوں کے بیچ میں کوئی نفل نہیں پڑھا پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی پھر آپ نے

الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ

فجر کی نماز پڑھی جب صبح روشن ہو گئی ایک اذان اور ایک تکبیر سے پھر (قصویٰ اونٹنی پر) سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر الحرام میں

الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ

آئے اور وہاں قبلہ کی طرف منہ کیا اور دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الٰہ الا اللہ کہا اور آپ کھڑے رہے یہاں تک کہ صبح خوب

جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ

روشن ہو گئی پھر آپ لوٹے سورج نکلنے سے پہلے یہاں تک کہ آپ آئے بیچ میں محسر کے تو اپنی اونٹنی کو کچھ تیز چلایا پھر

سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي

درمیان کی راہ لی جو نکلتی ہے جمرہ کبری کو یہاں تک کہ آپ آئے اس جمرہ کو جو

عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى

درخت کے پاس ہے پھر آپ نے مارے اس کو سات کنکر ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے اس میں سے ہر کنکر ایسی تھی جیسی

الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ

انگلی سے پھینکی جاتی ہیں (اور) وادی کے بیچ میں کھڑے ہو کر مارے پھر آپ لوٹے نحر کرنے کی جگہ میں اور وہاں نحر کیا پھر سوار ہوئے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ رَوَاهُ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بیت اللہ کی طرف آئے اور مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی روایت کیا اس کو

مُسْلِمٌ مُطَوَّلًا وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

مسلم نے لمبی حدیث سے — اور روایت ہے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ سَأَلَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فارغ ہوتے لبیک کہنے سے ف حج یا عمرہ میں اللہ تعالیٰ سے

ف قولہ وسلم سبح یعنی نہ پڑھا دلیل ہے اس پر کہ جب جمع کر کے ظہر اور عصر یا مغرب اور عشا پڑھے تو سنتیں پڑھنی ضروریات سے نہیں ہیں ۱۲ ف قولہ المشعر الحرام مشعر الحرام اس جگہ کا نام ہے جو درمیان دو پہاڑوں مزدلفہ کے ہے ۱۲ ف قولہ محسر محسر نام ایک جگہ کا ہے درمیان مزدلفہ اور منا کے ۱۲ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وادی محسر میں اپنی اونٹنی کو تیز چلایا یہاں تک کہ پتھر پھینکنے کی مسافت تک اس کو دوڑایا پس اس وادی سے شتابی کے ساتھ نکل جانا مسنون و مستحب ہے اگر آدمی پیادہ ہو تو تیزی کے ساتھ چلے اور اگر سوار ہو تو سواری کو تیز دوڑائے تاکہ آگ کی تاخ کا شرف حاصل ہو۔ اس تیزی اور جلدی کرنے کی حکمت اور سبب میں اہل علم کا اختلاف ہے مشہور یہ ہے کہ اس مقام میں اصحاب فیل پر جو مسلّط کر کے گرانے سے عذاب نازل ہوا تھا اور صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم ثمود و عاد کے ملک میں سے گذرنے والوں کو بہت تیزی کے ساتھ گذر جانے اور گریہ وزاری کے ساتھ اس مسافت کو طے کرنیکا حکم دیا ہے اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ وہاں نصاریٰ ٹھیرتے تھے سو ان کی مخالفت کرنیکا حکم دیا گیا ۱۲ ف قولہ الجمرۃ الکبریٰ یعنے جمرہ عقبہ پر اور جمرہ کہتے ہیں پتھروں کے ڈھیر کو وہاں کئی ڈھیر ہیں کہ ان پر سنگریزے مارتے ہیں ۱۲ ف قولہ تلبیہ کے معنے ہیں لبیک کہنا ۱۲

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر ایک تلبیہ کے بعد جو محرم کہتا ہے ہر وقت دعا کرنا مستحب اور مسنون ہے جو ان الفاظ کے ساتھ
۱۳۹ دعا کرے یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ کے ساتھ دعا کرے اور اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تلبیہ کے ختم ہونے کے

اللّٰہَ رِضْوَانَہٗ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعَاذَ بِرَحْمَتِہٖ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ بِاِسْنَادٍ

اُسکی رضا اور جنت مانگتے اور پناہ مانگتے ساتھ رحمت اسکی کے دوزخ سے سلے روایت کیا اسے شافعی نے ضعیف

ضَعِیْفٍ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اسناد سے۔ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَحَرْتُ ھٰھُنَا وَمِنًی کُلُّھَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِکُمْ وَوَقَفْتُ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں نے اس جگہ نحر کیا ہے اور منے تمام ہی جگہ نحر کی ہے تو ذبح کرو اپنے ڈیروں میں اور میں نے وقوف کیا

ھٰھُنَا وَعَرَفَةُ کُلُّھَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ ھٰھُنَا وَجَمْعٌ کُلُّھَا مَوْقِفٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اس جگہ اور عرفہ تمام ہی کھڑا ہونے کی جگہ ہے اور میں نے وقوف کیا اس جگہ اور مزدلفہ سب کھڑا ہونے کی جگہ ہے روایت کیا اسے مسلم نے ۲؎

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰی مَکَّةَ

اور روایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کو آئے

دَخَلَھَا مِنْ اَعْلَاھَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

تو آپ داخل ہوئے اس میں اوپر کی طرف سے اور نکلے نیچے کی طرف سے ۳؎ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ لَا یَقْدَمُ مَکَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِیْ طُوًی حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَغْتَسِلَ وَ

کہ وہ مکہ میں داخل نہ ہوتے تھے جب تک رات نہ گذارتے ذی طویٰ میں ۴؎ پھر جب وہاں صبح ہو جاتی نہاتے پھر داخل ہوتے اور

یَذْکُرُ ذٰلِکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنِ ابْنِ

ذکر کرتے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابن

عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَیَسْجُدُ عَلَیْہِ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ حجر اسود کو چومتے تھے اور اسپر سجدہ کرتے

رَوَاہُ الْحَاکِمُ مَرْفُوْعًا وَالْبَیْھَقِیُّ مَوْقُوْفًا وَعَنْہُ قَالَ اَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

روایت کیا اسے حاکم نے مرفوع سند سے اور بیہقی نے موقوف سند سے۔ اور انہی سے روایت ہے کہ حکم کیا لوگوں کو نبی صلی اللہ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْمُلُوْا ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ وَیَمْشُوْا اَرْبَعًا مَّا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ

علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین بار اکڑ کر چلیں ۵؎ اور چار بار موافق عادت کے درمیان دونوں رکنوں کے

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور انہی سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

یَسْتَلِمُ مِنَ الْبَیْتِ غَیْرَ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُمَرَ

چومتے کسی چیز کو خانہ کعبہ سے سوائے دونوں رکنوں یمانیوں کے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت عمر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا تو فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے کسی کو نفع نقصان نہیں دیتا

وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ

اور اگر نہ دیکھا ہوتا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ چومتے تجھ کو تو میں تجھ کو نہ چومتا

بعد جو جمرہ عقبہ کی رمی کرنے پر ختم ہوتا ہے دعا کی جائے۔ ۲؎ قولہ جمع الخ جمع نام مزدلفہ کا ہے اور یہ نام اسکا اسلئے مقرر ہوا ہے کہ آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام اسی مقام پر اکٹھے ہوئے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات کا تمام میدان موقف ہے پس اسکے جس حصہ میں جو شخص عرفہ کے دن زوال آفتاب کے بعد دسویں کی صبح سے پہلے ٹھیر جائے تو حج کا رکن وقوف عرفات ادا ہو جاتا ہے علماء نے لکھا ہے اگر کوئی شخص وقت مذکور میں وہاں سے گذر جائے اور اسکو یہ معلوم نہیں کہ یہ عرفات ہے یا سوتے ہوئے گذر جائے تو بھی وقوف عرفات کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔ ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف لانے کے وقت اسکی بالائی جانب سے جس کو ثنیہ علیا اور کدا کہتے ہیں اسمیں داخل ہوئے اور روانگی کے وقت اسکی دوسری جانب سے جسکو ثنیہ سفلی کہتے ہیں روانہ ہوئے۔ اسکے متعلق علما کا اختلاف ہے کہ آیا اس طریق پر آنے میں داخل ہونا اور اس سے نکلنا سنت ہے یا نہ بعض کہتے ہیں کہ آپ کے اس کے لئے یہی طور پر آمد و رفت کرنا سنت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اسطور سے آمد و رفت کرنے پر آنحضرت صلعم کیلئے سہولت تھی پس جس شخص کو اس قسم کی سہولت ہو وہ اسطور سے آمد و رفت کرے اور جسکے لیے کسی دوسرے رستے سے آنے جانے میں سہولت ہو اسی رستے سے آمد و رفت کرے۔ ۴؎ قولہ بذی طوی الخ۔ ذی طوی حرم کے اندر مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے۔ ۵؎ قولہ اشواط اشوط طواف کے ایک پھیرے کو کہتے ہیں ۱۲ اللہم اغفر

متفق علیه وعن ابی الطفیل رضی الله تعالی عنه قال رأیت رسول
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا دیکھا میں نے رسول

الله صلی الله علیه وآله وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ طواف کرتے تھے اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے

معه ویقبل المحجن رواه مسلم وعن یعلی بن امیة رضی الله تعالی
چھوتے تھے اور چھڑی کو چومتے تھے ۱؎ روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے یعلے بن امیہ رضی اللہ تعالےٰ

عنه قال طاف رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مضطبعا ببرد اخضر
عنہ سے انہوں نے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اس حال میں کہ اپنی) سبز چادر کو داہنی بغل سے نکال کر

رواه الخمسة الا النسائی وصححه الترمذی وعن انس رضی الله
اپنے کندھے پر رکھا ہوا تھا ۲؎ روایت کیا اسے پانچوں نے سوا نسائی کے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے اور روایت ہے انس رضی اللہ

تعالی عنه قال کان یهل منا المهل فلا ینکر علیه ویکبر المکبر فلا ینکر علیه
تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا بعض ہم میں سے لبیک کہتے تو کوئی انکو برا نہ جانتا اور بعض تکبیر کہتے انکو بھی کوئی برا نہ سمجھتا ۳؎ یہ حدیث

متفق علیه وعن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال بعثنی النبی
متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے انہوں نے کہا بھیجا مجھکو نبی

صلی الله علیه وآله وسلم فی الثقل او قال فی الضعفة من جمع بلیل
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسباب کے ساتھ یا کہا ضعیفوں ۴؎ کے ساتھ مزدلفہ سے رات کے وقت

رواه مسلم وعن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت استاذنت
روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا سودہ رضی نے

سودة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لیلة المزدلفة ان تدفع قبله
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذن مانگا مزدلفہ کی رات میں آپ کے لوٹ جانے سے پہلے

وکانت ثبطة یعنی ثقیلة فاذن لها متفق علیه وعن ابن عباس رضی
اور وہ فربہ جسیم والی تھیں تو اذن دیا آپ نے انکو یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی

الله تعالی عنهما قال قال لنا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا ترموا
اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا فرمایا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرہ کو

الجمرة حتی تطلع الشمس رواه الخمسة الا النسائی وفیه انقطاع وعن
کنکر مت مارو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو روایت کیا اسے پانچوں نے سوا النسائی کے اور اس (حدیث) میں انقطاع ہے۔ اور

عائشة رضی الله تعالی عنها قالت ارسل النبی صلی الله علیه وآله وسلم بام
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام

سلمة لیلة النحر فرمت الجمرة قبل الفجر ثم مضت فافاضت رواه ابو
سلمہ رض کو نحر کی رات تو انہوں نے صبح کے پہلے کنکر مارے پھر گئیں اور طواف افاضہ کیا ۵؎ روایت کیا اسے ابو

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ہجوم کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ نہ دے سکے تو لاٹھی لگا کر لاٹھی کو چوم لے۔ ۲؎ اس ہیئت کے ساتھ چادر اوڑھنے میں بہادری کی ہیئت اور صولت ہے جو طواف میں رمل کرنے میں ہے یعنے اپنی قوت اور تندرستی کو ظاہر کرنا۔ اگرچہ علیہ السلام کے جسم کو اسکی ضرورت نہ تھی۔ مگر چونکہ اضداد عالم کی یہ ہیئت تھی ایسی پسند اور مقبول ہوئی کہ ہمیشہ کے لئے امت محمدیہ کے واسطے عبادت اور مسنون ہو گئی۔ ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تلبیہ کہنا ضروری نہیں بلکہ اگر تکبیر کہیں تو بھی جائز ہے۔ لیکن علماء نے کہا ہے کہ تکبیر کہنا رخصت اور تلبیہ کہنا سنت ہے جمرہ عقبہ کی رمی تک۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ عرفہ کی صبح کے بعد تلبیہ ختم کر دینا چاہئے یہ درست نہیں بلکہ حج میں رمی جمرہ عقبہ پر اور عمرہ میں طواف شروع کرنے پر تلبیہ ختم ہوتا ہے۔ ۴؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضعیفوں کو مزدلفہ سے کچھ رات رہتی چلے آنا اور وہاں پوری رات نہ گذارنا جائز ہے اور عورتیں بھی ضعیفوں کے حکم میں ہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رض کی (آئندہ) حدیث متفق علیہ اسپر شاہد ہے کہ سودہ رض نے آپ سے اذن چاہا مزدلفہ کی رات میں آپ سے پہلے جانیکا اسوجہ سے کہ وہ بھاری (یعنے فربہ جسیم والی تھیں) تو آپ نے اذن دے دیا۔ ۵؎ قولہ فافاضت یعنے طواف زیارت کیا جو کہ (ایک رکن ہے حج کے) کیونکہ

١٤١ ؎ تو پورا وقت تفث یعنی آنا ہے آلایش اپنی یعنی بال منڈوائے اور نہائے اور خوشبو لگاوے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص یہ تمام افعال بجا نہ لائے اُسکا حج پورا نہ ہوا

داؤد واسنادہ علی شرط مسلم وعن عروۃ بن مضرس رضی اللہ
داؤد نے اور اسکی اسناد مسلم کی شرط پر ہے ۔ اور روایت ہے عروہ بن مضرس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من شہد صلوتنا
تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حاضر ہوا ہماری اس نماز کو

ھذہ یعنی بالمزدلفۃ فوقف معنا حتی ندفع وقد وقف بعرفۃ قبل
جو مزدلفہ میں ہے اور ہمارے ساتھ ٹھیرے یہاں تک کہ لوٹیں اور اس سے پہلے رات کے یا دن کے وقت

ذلک لیلا او نہارا فقد تم حجہ وقضی تفثہ رواہ الخمسۃ وصححہ
عرفات میں بھی کھڑا ہو تو اسکا حج پورا ہو گیا اور شرا لط حج کو پورا کرے ؎ روایت کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اسے

الترمذی وابن خزیمۃ وعن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان المشرکین
ترمذی اور ابن خزیمہ نے اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا مشرک لوگ

کانوا لا یفیضون حتی تطلع الشمس ویقولون اشرق ثبیر وان النبی صلی اللہ
مزدلفہ سے لوٹتے نہ تھے جب تک آفتاب طلوع نہ ہوتا اور کہتے اے ثبیر ؎ روشن ہو اور نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم خالفہم ثم افاض قبل ان تطلع الشمس رواہ البخاری
علیہ وآلہ وسلم نے انکی مخالفت کی اور طلوع آفتاب سے پہلے لوٹے روایت کیا اسے بخاری نے

وعن ابن عباس واسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا لم یزل
اور روایت ہے ابن عباس اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دونوں نے کہا رہے نبی

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ رواہ البخاری
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبیک پکارتے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے روایت کیا اسے بخاری نے

وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ جعل البیت عن
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے کر لیا بیت اللہ کو اپنے

یسارہ ومنی عن یمینہ ورمی الجمرۃ بسبع حصیات وقال ھذا مقام
بائیں اور منے کو داہنی جانب اور جمرہ کو سات کنکر مارے اور فرمایا یہ اس شخص کا مقام ہے

الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ متفق علیہ وعن جابر رضی اللہ
جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ؎ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے جابر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجمرۃ یوم
تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا کنکر مارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرہ کو قربانی کے

النحر ضحی واما بعد ذلک فاذا زالت الشمس رواہ مسلم وعن ابن عمر
دن (دسویں ذی الحجہ کو) دوپہر کے وقت اور یوم النحر کے پیچھے جب سورج ڈھلتا روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے ابن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع حصیات ویکبر علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ مارتے تھے جمرہ اولیٰ کو ؎ سات کنکر ہر کنکر کے ساتھ

(حاشیہ) ...نہ لائے اُسکا حج پورا نہ ہوا۔ ان میں سے وقوف عرفات تو بالاتفاق رکن اور فرض ہے اور مزدلفہ میں ٹھیرنا اور وہاں نماز صبح پڑھنا جمہور کے نزدیک فرض نہیں۔ اگر کوئی شخص وہاں نہ پہنچ سکے تو بھی اُسکا حج پورا ہو جاویگا لیکن دم لازم آئیگا اور ابن عباس اور سلف کی ایک جماعت کا مذہب ہے کہ وقوف مزدلفہ کا رکن ہے پس جس شخص سے وقوف مزدلفہ فوت ہوا اُسکا حج فوت ہو جاتا ہے۔

؎ قولہ ثبیر۔ ثبیر نام ایک پہاڑ کا ہے اور مشہور ہے منا کی بائیں طرف اور مکے کے سب پہاڑوں سے وہ بڑا پہاڑ ہے۔ مسک الختام۔

؎ یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ٹھیر کے جمرہ کو سات کنکریاں ماری تھیں اور اس طرح کھڑے ہوئے تھے کہ بیت اللہ شریف بائیں جانب تھا اور منے داہنی جانب۔ یہ جو فرمایا سورہ بقرہ جن پر نازل ہوئی کا خاص ہونا اسلیے ذکر کیا کہ اسمیں حج کے احکام کا بیان ہے یا اس سے یہ مراد ہے کہ نزول وحی کی جگہ ہے کہ یہ سورت قرآن کریم کی سورتوں سے زیادہ لمبی اور بہت سے امور دیانات اور معاملات کے بیان پر مشتمل ہے ؎ ؎ تو جمرۃ الدنیا۔ اس جمرہ کو یہ نام اسلئے دیا گیا کہ وہ منزل سے قریب ہے اور اسکو جمرۂ اولیٰ بھی کہتے ہیں۔

اثر کل حصاۃ ثم یتقدم ثم یسھل فیقوم فیستقبل القبلۃ فیقوم طویلا و

تکبیر پڑھتے پھر آگے بڑھتے اور میدان میں آتے اور کھڑے ہوتے پھر قبلہ کیطرف منہ کرتے پھر بہت دیر تک کھڑے رہتے اور

یدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الوسطی ثم یاخذ ذات الشمال فیسھل فیقوم

دعا مانگتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے پھر جمرہ وسطے کو کنکر مارتے پھر بائیں جانب کو ہوتے میدان میں آتے اور کھڑے ہوتے

مستقبل القبلۃ ثم یدعو فیرفع یدیہ ویقوم طویلا ثم یرمی جمرۃ

قبلہ کی طرف منہ کرکے پھر دعا مانگتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے اور بہت دیر تک کھڑے رہتے پھر جمرہ عقبہ کو کنکر

ذات العقبۃ من بطن الوادی ولا یقف عندھا ثم ینصرف

مارتے وادی کے بیچ میں کھڑے ہوکر اور اس جمرہ کے پاس نہیں ٹھیرتے تھے پھر لوٹتے

فیقول ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ رواہ

اور فرماتے اسی طرح دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے تھے آپ یہ کام روایت کیا

البخاری وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللھم

بخاری نے اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے خدا

ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یارسول اللہ قال فی الثالثۃ والمقصرین

رحم کر سر منڈانے والوں پر صحابہؓ نے عرض کی اور کترانے والوں پر بھی یارسول اللہ آپ نے تیسری بار فرمایا اور (رحم کر) کترانے والوں پر

متفق علیہ وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقف فی حجۃ الوداع فجعلوا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے اور لوگ آپ سے

یسالونہ فقال رجل لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا

پوچھنے لگے تو ایک شخص نے کہا مجھکو معلوم نہ تھا اور میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا دیا آپ نے فرمایا (اب) ذبح کر

حرج وجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی فقال ارم ولا حرج

کچھ حرج نہیں اور دوسرا آیا اور کہا میں نہیں جانتا تھا اور میں نے رمی کی ذبح کرنے سے پہلے تو آپ نے فرمایا رمی کر اور کچھ حرج نہیں

فما سئل یومئذ عن شئ قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج متفق

نہیں پوچھے گئے آپ اس دن کسی شئے سے جو آگے پیچھے ہوئی ہو مگر فرمایا آپ نے (اب) کرلے اور کچھ حرج نہیں یہ حدیث

علیہ وعن المسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی

متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم نحر قبل ان یحلق وامر اصحابہ بذلک رواہ البخاری و

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے نحر کیا اور حکم دیا اپنے اصحابوں کو اسی کا روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سلہ قولہ فیسہل یعنی قصد کرتے تھے میدان کی طرف ۱۲ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرے کے بعد سر کا منڈانا اور کترانا دونوں جائز ہیں اور منڈوانا افضل ہے علما نے لکھا ہے کہ جس شخص کے سر پر بال نہ ہوں وہ بھی سر پر استرہ پھروالے۔ اسکے لیے مستحب ہے

سلہ نحر کے دن چار کاموں کا کرنا ضروری ہے ایک رمی جمرہ عقبہ کا دوسرا ذبح کرنا یا نحر کرنا ہدی کا تیسرا منڈانا یا کتروانا بالوں کا چوتھا طواف کرنا زیارت کا تو ترتیب میں اختلاف ہے کہ سنت ہے یا واجب اکثر علما مثل شافعی اور احمد کے سنیت کے قائل ہیں اور انکی یہی حدیث دلیل ہے اور کہتے ہیں کہ آپ نے حج میں ایسا ہی کیا جیسا صحیحین میں ہے۔ آپ منا میں آئے پھر جمرہ کے پاس آئے اور اسے سنگریزے چلائے پھر آئے اپنے مقام پر اور فرمایا سر مونڈنے والے کو لے (بال) اتار پس یہی ترتیب مشروع و مسنون ہے [illegible] میں لکھا ہے [illegible] وحلق اور [illegible] میں ترتیب [illegible] نص و [illegible] دلیل یہی حدیث لا حرج دالی لاتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک واجب ہے اور دفع حرج سے رفع اثم ہے بسبب جہالت و نسیان کے دلیل لیتے ہیں اثر ابن عباس [illegible] عدم ترتیب میں دم واجب کرنا ہدی کا واجب کرتا ہے گر ابن عباسؓ یہ معنی لیتے یعنے حرج اسے اثم نہ سمجھتے تو دم مقرر نہ فرماتے۔ فقیر کہتا ہے یہ تاویل ضعیف ہے اور فہم صحابی نص صریح صحیح کے معارض نہیں ہو سکتا علاوہ اس کے طحی نے کہا ہے روی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ولم یثبت عنہ۔ یہ اثر ابن عباس رضؓ سے مروی ہے لیکن ثابت نہیں ۱۲

۱۴۳ ؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی کرنے اور سر منڈوانے کے بعد عورتوں کے سوا باقی

وآلہ وسلم اذا رمیتم وحلقتم فقد حل لکم الطیب وکل شیء الا النساء رواہ

آلہ وسلم نے جب تم کنکر مار چکو اور سر منڈا چکو تو حلال ہو گئی تمکو خوشبوئی اور سب چیزیں سوا عورتوں کے ؎ روایت کیا اسے

احمد وابوداود وفی اسنادہ ضعف وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی

احمد اور ابوداؤد نے اور اسکی اسناد میں ضعف ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے

عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لیس علی النساء حلق و

عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں پر سر منڈانا نہیں ہے اور (ان پر تو)

انما علی النساء التقصیر رواہ ابوداود باسناد حسن وعن ابن عمر

صرف کترانا ہی ہے ؎ روایت کیا اسے ابوداؤد نے حسن اسناد سے اور روایت ہے ابن عمر

رضی اللہ تعالی عنہما ان العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ

رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ نے

استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی

اجازت مانگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکہ میں رہنے کی منے کے دنوں

منی من اجل سقایتہ فاذن لہ متفق علیہ وعن عاصم بن عدی رضی

میں پانی پلانے کے لیے پھر آپ نے انکو اجازت دی ؎ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عاصم بن عدی رضی

اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رخص لرعاۃ

اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹوں کے چرانے والوں کو رخصت دی

الابل فی البیتوتۃ عن منی یرمون یوم النحر ثم یرمون الغد ومن بعد

منے سے (باہر) رات گذارنے (کے بارے) میں کنکریاں ماریں یوم النحر میں پھر کنکریاں ماریں کل اور پرسوں

الغد لیومین ثم یرمون یوم النفر رواہ الخمسۃ وصححہ الترمذی وابن

دو دن کے لیے پھر کنکریاں ماریں لوٹنے کے دن روایت کیا ہے پانچوں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن

حبان وعن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی

حبان نے۔ اور روایت ہے ابی بکرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے انہوں نے کہا کہ خطبہ سنایا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم النحر الحدیث متفق علیہ وعن سراء بنت

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم النحر میں آخر تک یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے سراء بنت

نبہان رضی اللہ تعالی عنہا قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نبہان رضی اللہ تعالے عنہا سے انہوں نے کہا کہ ہمکو خطبہ سنایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

وآلہ وسلم یوم الرؤس فقال الیس ھذا اوسط ایام التشریق الحدیث رواہ

آلہ وسلم نے قربانی کے دوسرے دن ؎ (یعنی گیارھویں ذی الحجہ) [illegible] ایام تشریق [illegible]

ابوداود باسناد حسن وعن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی

روایت کیا اسے ابوداؤد نے ساتھ اسناد حسن کے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ نبی

؎ وہ تمام چیزیں جو انپر حرام تھیں حلال ہو جاتی ہیں۔ اور عورتوں سے جماع کرنا طواف افاضہ کے بعد حلال ہوتا ہے ۱۲ ؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج یا عمرہ کے بعد عورتوں کو سر منڈوانا نہ چاہیے بلکہ انکے لیے سنت یہ ہے کہ وہ تھوڑے سے بال کتر دیں ۱۲ ؎ مطلب یہ ہے کہ حضرت عباس رض نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر اجازت ہو تو میں منے کے دنوں میں لوگوں کو پانی پلانے کے واسطے مکے میں شب باشی اختیار کروں کہ حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب بنی مطلب کے سپرد تھا اور اسوقت حضرت عباس ان میں رئیس تھے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو مکے میں رات بسر کرنے کی اجازت دی [illegible]

؎ یوم الرؤس یعنی قربانی کے دوسرے دن [illegible]

؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ میں رمل نہیں کرنا چاہئے اور اسی طرح طواف وداع میں بھی رمل نہیں کرنا چاہئے بلکہ صرف طواف قدوم میں رمل کرنا سنت ہے علماء نے لکھا ہے اگر کسی شخص نے طواف قدوم میں رمل نہ کیا ہو تو وہ طواف افاضہ میں رمل کرے اور صفحہ ۱۴۴

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَسَعْيُكِ بَيْنَ الصَّفَا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکو فرمایا طواف بیت اللہ اور سعی درمیان صفا

وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
اور مروہ کے کفایت کرتا ہے تجھ کو حج اور عمرہ کے لیے روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي
تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رمل نہیں کیا؎ طواف

أَفَاضَ فِيهِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ أَنَسٍ
افاضہ میں روایت کیا اسے ترمذی کے سوا پانچوں نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے ۔ اور روایت ہے انس

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر اور عصر

وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ
اور مغرب اور عشاء کی اور پھر سو رہے تھوڑا سا بیچ محصب پھر سوار ہو کر بیت اللہ کو آئے اور طواف کیا

بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ
روایت کیا اسے بخاری نے ۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ نہ کرتیں یہ کام

ذٰلِكَ أَيِ النُّزُولَ بِالْأَبْطَحِ وَتَقُولُ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
یعنی اترنا ابطح میں اور فرماتی تھیں کہ اترے اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

آلِهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
آلہ وسلم اسلئے کہ وہاں کا اترنا انکے نکلنے کے لئے زیادہ آسان تھا ۔ روایت کیا اسے مسلم نے ۔ اور روایت ہے ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ ہو انکی آخری ملاقات ساتھ بیت اللہ کے مگر (طواف وداع)

خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
حیض والی کو معاف ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔ اور روایت ہے ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنی افضل

أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
ہے ہزار نماز سے جو وہاں اور مسجدوں میں سوائے مسجد حرام کے اور ایک نماز مسجد حرام میں

أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِي هٰذَا بِمِائَةِ صَلَاةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ
افضل ہے نماز پڑھنے سے جو ہو میری اس مسجد میں سو نماز سے روایت کیا اسے احمد نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے

بَابُ الْفَوَاتِ وَالْإِحْصَارِ

حج کے فوت ہونے اور محرم کے بند ہونے کا بیان

رمل کے جلدی چلنے کے ہیں ساتھ نزدیک نزدیک پاؤں رکھنے کر اور رمل اور اضطباع (دائیں بغل کے نیچے اور بائیں کندھے کے اوپر چادر ڈالنا) صرف مردوں کے واسطے ہے
؎ اس طواف کو طواف وداع کہتے ہیں کہ یہ بیت اللہ سے رخصت ہونے کے وقت کیا جاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو محصب میں آرام کیا اور کچھ دیر آرام کر کے بعد سویرے بیت اللہ شریف کے طواف کو گئے اور مدینے کو روانہ ہوئے محصب کو ابطح بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں اور یہ ایک مقام ہے منے کے قریب اور مکے سے باہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کیطرف روانگی کے لیے اس مقام میں اترنے سے سہولت تھی اسلئے یہاں آرام فرمایا اور بعد فراغت یہاں سے مدینہ کو روانہ ہوئے جیسا کہ حضرت عائشہ کی حدیث میں (جو اس حدیث کے بعد مذکور ہے) مروی ہے ۱۲
؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے سوا باقی تمام مساجد میں ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا مسجد نبوی میں سو نماز (یعنی مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے

کے برابر ہے ۔ اور طبرانی کی روایت میں اسطرح ہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز لاکھ نماز کے برابر ہے اور میری مسجد کے برابر ہے اور بیت المقدس میں ایک نماز پانچسو نمازوں کے برابر ہے پس دونوں روایتوں کا مطلب ایک ہے ۱۲

١٤٥ ؎ قولہ احصر یعنے عمرے کا احرام باندھ کر مکے کو چلے تھے مشرکوں نے روکا حدیبیہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احرام سے نکل آئے یعنے جب مشرکان مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں آنے اور عمرہ بجالانے سے روک دیا تو آپ نے قربانی کو ذبح کر دیا اور احرام سے باہر آگئے اس مسئلہ میں کہ محصر قربانی کس جگہ ذبح کرے علما کا اختلاف ہے۔ جمہور علما یہ کہتے ہیں کہ جس جگہ احرام سے باہر آئے اسی جگہ قربانی ذبح کرے خواہ حل ہو یا حرم۔ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے اور ابن عباس اور اہل علم کی جماعت کا یہ قول ہے کہ اگر حرم میں پہونچانا ممکن ہو تو حرم میں ذبح کیا جاوے ورنہ جہاں رکاوٹ پیش آئے اسی جگہ ذبح کیا جاوے اور اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قربانی ذبح کرنے کے مقام میں اہل علم مختلف ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے حل میں قربانی ذبح کی یا حرم میں۔ عطا کہتے ہیں کہ آپ نے حرم میں قربانی کو ذبح کیا اور اہل مغازی وغیرہ علما کہتے ہیں کہ آپ نے حل میں ذبح کی اور شافعی کا یہی خیال ہے کیونکہ حدیبیہ زمین حل میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حدیبیہ کا کچھ حصہ حرم میں داخل ہے اور کچھ حصہ حل میں ہے پس ممکن ہے کہ آپ نے حل میں قربانی ذبح کی ہو اور سوا اس کے نہیں ہے کہ حدیبیہ کا کچھ حصہ حرم میں داخل ہے اور حصر کن چیزوں سے ہوتا ہے اس میں بھی علما کا اختلاف ہے۔ حصر رکنے کو کہتے ہیں ہر چیز حج اور عمرہ بجالانے سے مانع ہو جائے وہ حصر ہے خواہ دشمن ہو یا بیماری وغیرہ دونوں برابر ہیں ابو حنیفہ اور علما کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ اور بعض علما کہتے ہیں کہ احصار صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ خاص اسی صورت میں ہو سکتا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیش آئی تھی۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعی فیہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا انہوں نے بند کیے گئے ؎ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَاءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ
اللہ علیہ وآلہ وسلم (عمرے سے) تو آپ نے سر منڈا دیا اور اپنی بیبیوں سے جماع کیا اور اپنی ہدی کو ذبح کیا یہاں تک کہ آئندہ سال

عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ
عمرہ کیا روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے انہوں نے کہا داخل ہوئے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر ضباعہ بنت الزبیر بن عبد المطلب رضی

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
اللہ تعالی عنہما کے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے حج کا ارادہ کیا ہے اور میں بیمار ہوں تو فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ أَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ مُتَّفَقٌ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کو چل اور شرط کر لے کہ یا اللہ میرے حلال ہونے کی وہی جگہ ہے جہاں تو مجھے بند کر دے

عَلَيْهِ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے عکرمہ سے وہ روایت کرتے ہیں حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ
انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا پاؤں ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو البتہ وہ حلال ہو گیا

وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ عِكْرِمَةُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ
اور اس پر آئندہ سال حج ہے کہا عکرمہ نے تو میں نے سوال کیا ابن عباس اور ابو ہریرہ رض کو اس بات کا

فَقَالَا صَدَقَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ
تو دونوں نے کہا اس نے سچ کہا روایت کیا اسے پانچوں نے اور حسن کہا اسے ترمذی نے

كِتَابُ الْبُيُوْعِ بَابُ شُرُوْطِهٖ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ
کتاب بیعوں کی۔ باب ان کی شرطوں کا اور جن سے منع ہے

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
روایت ہے رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ و

آلِهٖ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ
آلہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے اچھا کسب کون ہے آپ نے فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور وہ بیع جو

مَبْرُوْرٍ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
بے بال ہو روایت کیا اسے بزار نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی

عَنْهُ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ
عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتح کے سال آپ مکہ معظمہ میں فرماتے تھے

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب ۔ مردار ۔ خنزیر اور بتوں کو بیچنا حرام ہے اور اسیطرح تصویروں کو پاس رکھنا اور انکا بنانا اور بیچنا سب کام حرام ہیں

إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا

اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے حرام کیا بیچنا شراب اور مردار اور سور اور بتوں کا لوگوں نے کہا یا

رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا تُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا

رسول اللہ مردار کی چربی کا حال بتاویں کیونکہ روغن لگایا جاتا ہے ساتھ اسکے کشتیوں کو اور چرب کیے جاتے ہیں ساتھ اسکے

الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

چمڑے اور روشنی کرتے ہیں ساتھ اسکے لوگ تو آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا حَرَّمَ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسوقت اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انپر حرام کیا

عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

انکی چربیوں کو تو انہوں نے پگھلایا اسکو پھر بیچا اسکو پھر کھایا اسکی قیمت کو یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔ اور روایت ہے ابن مسعود

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ فرماتے تھے

إِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايِعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ

جب بائع اور مشتری کی آپس میں اختلاف کریں اور نہ ہو ان میں گواہ دونوں کے تو قول (معتبر) مالک اسباب کا ہے

أَوْ يَتَتَارَكَانِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ

یا دونوں بیع چھوڑ دیں روایت کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے ۔ اور روایت ہے ابو مسعود انصاری

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا

ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ

کتے کے مول سے اور خرچی زانیہ سے اور مٹھائی کاہن سے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے جابر بن

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ أَعْيٰى فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّبَهُ قَالَ

عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ ایک اونٹ پر سوار تھے جو تھک گیا تھا تو اس نے ارادہ کیا کہ اسے چھوڑ دے کہا

فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ

پھر مجھے ملے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس میرے لیے دعا کی اور اس (اونٹ) کو مارا تو ایسا چلا کہ کبھی نہ چلا تھا مثل

يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ

اسکی آپ نے فرمایا بیچ ڈالو میرے ہاتھ ایک اوقیہ کے بدلے کہا میں نے نہیں پھر فرمایا بیچ ڈالو میرے ہاتھ پس بیچا میں نے اوقیہ کے بدلے

وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ إِلٰى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ

اور ٹھیرایا (اسپر) گھر تک اسپر سوار ہونے کی شرط کر دیا پھر جب میں پہنچ گیا تو لے آیا میں آپکے پاس اونٹ تو آپ نے مجھکو اس کا مول نقد دیا

ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَقَالَ أَتُرَانِي مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ خُذْ

پھر میں لوٹا اور میرے پیچھے کسی کو بھیجا اور فرمایا کیا تو خیال کرتا ہے کہ میں تجھ سے قیمت کم کراتا تھا تیرا اونٹ لینے کے لیے لے

لہ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حرام چیز کو بیچکر جو دام اسکی قیمت وصول کیجائے اسکا کھانا بھی حرام ہے ۔

سلہ قولہ عن ثمن الکلب ۔ کتے کی قیمت یعنی حرام ہے اور اسی کے قائل ہیں جمہور علماء ان میں سے ہیں ابو ہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور حکم بن حماد اور امام شافعی اور امام احمد اور ابو داود اور ابن منذر وغیرہ ۔

سلہ قولہ مہر البغی خرچی زانیہ کی ساتھ اجماع مسلمانوں کے حرام ہے کہا امام مالک نے موطا میں مہر سے مراد وہ چیز ہے جو کہ دیجاوے عورت کو ۔۔۔

سلہ حلوان الکاہن ۔۔۔ اور حرام ہے حلوان کاہن کا ۔۔۔

سلہ ۔۔۔ اسکے اور بعض کہتے ہیں بدلے میں کرنے کے ۔

لہ قولہ وقیہ یعنی چالیس درم کا ہوتا ہے اور درہم میں ساڑھے ۔۔۔ اور ایک رتی اور پانچواں حصہ رتی کا ہوتا ہے ۱۲

لہ ماکستک یعنی یا گمان کرتا ہے تو مجھکو کہ گھٹاتا ہوں میں تمکو قیمت اونٹ تیرے کی اور زبان اہل عرب میں بھی اسیطرح ہیں ۱۲ مسک

۱۴۷ اللہ قولہ فخذ جملک الخ یعنے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اپنا اونٹ بھی لے لے اور جو قیمت اسکی تجھکو دیگئی ہے وہ بھی اپنے پاس رکھ وہ بھی تیرا مال ہوگیا ہے ۱۲ منہ

جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا السِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْهُ

اونٹ اپنا لے اور روپے بھی اپنے لیں وہ تیرا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ عبارت مسلم کی ہے۔ اور انہی سے روایت ہے

قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ

کہا آزاد کیا ہم میں سے ایک آدمی نے غلام اپنا اپنے مرنے کے بعد (اور) نہ تھا اسکے پاس سوا اسکے اور مال تو

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو بلایا پھر بیچ دیا اس غلام کو یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے میمونہ بی بی نبی صلے اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي السَّمْنِ فَمَاتَتْ

علیہ وآلہ وسلم کی بی بی سے کہ چوہا گھی میں گر پڑا اور اس میں مر گیا

فِيهِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَ

پھر پوچھا گیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا حکم تو آپ نے فرمایا پھینک دو اسکو اور اس چیز کو جو اسکے گرد ہے اور

كُلُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي سَمْنٍ جَامِدٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کھاؤ اس (کے بقیہ) کو روایت کیا اسکو بخاری نے اور زیادہ کیا احمد اور نسائی نے بیچ گھی جمے ہوئے کے اور روایت ہے ابی ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب

وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ

چوہا گھی میں پڑ جاوے پھر اگر جما ہوا ہو تو پھینک دو اسکو اور اس چیز کو جو اسکے گرد ہے اور اگر پگھلا ہوا ہو

مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَدْ حَكَمَ عَلَيْهِ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو حَاتِمٍ

تو مت نزدیک جاؤ اسکے روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد نے اور حکم کیا بخاری اور ابو حاتم نے اس پر ساتھ

بِالْوَهْمِ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ فَقَالَ

وہم کے۔ اور روایت ہے ابو الزبیر سے اس نے کہا میں نے پوچھا جابر رض سے بلی اور کتے کے مول سے تو انہوں نے کہا

زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ

منع کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے روایت کیا اسے مسلم اور نسائی نے اور زیادہ کیا

إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ

سوا شکاری کتے کے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ انہوں نے کہا میرے پاس بریرہ آئی تھی اور کہا

إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ إِنْ

مجھکو میرے مالکوں نے نو اوقیہ ادا کرنے پر آزاد کیا اس طرح کہ ہر برس ایک اوقیہ ادا کروں تو تو مجھکو مدد دے پھر میں نے کہا اگر تیرے (مالک)

أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ

پسند کریں کہ میں انکو ایک دفعہ گن دوں اور تیری ولا میرے لئے ہو تو میں کروں گی پھر گئی

بَرِيرَةُ إِلٰى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ

بریرہ رض اپنے اہل کے پاس اور انکو کہا تو انہوں نے اسپر انکار کیا پھر وہ انکے پاس سے آئی اور رسول اللہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدبر غلام کا بیچنا جائز ہے۔ اور مدبر غلام وہ ہوتا ہے جسکا مالک اسکو کہدے کہ تو میرے مرنیکے بعد آزاد ہے امام شافعی رح اور امام احمد اس حدیث کی وجہ سے اسکی بیع کو جائز کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح اور امام مالک رح فرماتے ہیں کہ مدبر مطلق کی بیع جائز نہیں البتہ اگر مدبر مقید ہو یعنے اسکا آقا یوں کہے کہ اگر میں اس بیماری سے یا اتنے عرصہ کے اندر مرگیا تو تو آزاد ہے ورنہ آزاد نہیں تو ایسے مدبر کو بیچنا بالاتفاق جائز ہے اور اس حدیث میں جس مدبر کا ذکر ہے ممکن ہے کہ وہ مدبر مقید ہو امکانات و احتمالات سے مسائل ثابت نہیں ہوسکتے جب حدیث میں کوئی مقید واقعہ ہوئی تو محض احتمال سے اسمیں قید پیدا کرنا [illegible] احتمال کو حدیث کے ساتھ [illegible] کرنا ہے ۱۲ منہ قولہ ثمن السنور الخ امام شوکانی نے لکھا ہے کہ بیع شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں اور کتے اور بلی کی جائز نہیں مگر شکاری کتے کی بیع جائز ہے [illegible] قولہ جاءتنی بریرۃ بریرہ حضرت عائشہ رض کی لونڈی کا نام ہے پہلے وہ ایک آدمی کی لونڈی تھی اسنے کتابت کی تھی مگر

اور کتابت اسکو کہتے ہیں کہ مالک آزاد کرے بردے کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیہ مجھکو ادا کر اور وہ قبول کرے پھر اگر اس نے ادا کیا تو وہ آزاد ہو ورنہ نہیں تو ویسا ہی بندہ غلام رہا پس وہ حضرت عائشہ رض کے پاس آئیں اور کہا میں نے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کروں اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

سلہ قولہ الولاء ولا کہتے ہیں غلام آزاد کرنے کے ترکہ کو ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکاتب غلام کو بیچنا جائز ہے اس مسئلہ میں علما کے تین قول ہیں۔

صلى الله عليه وآله وسلم جالس فقالت إني عرضت ذلك عليهم فأبوا إلا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بیٹھے تھے پس کہا بیشک میں نے اس بات کو ظاہر کیا تو انہوں نے انکار کیا مگر

أن يكون الولاء لهم فسمع النبي صلى الله عليه وآله وسلم فأخبرت عائشة

اس بات پر کہ ولا انکے لئے ہو تو سنا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خبر دی عائشہ

رضي الله تعالى عنها النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال خذيها واشترطي

رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سو آپ نے فرمایا اسکو لیلے اور ولا کی شرط انکے لئے

لهم الولاء فإنما الولاء لمن أعتق ففعلت عائشة رضي الله تعالى عنها ثم قام

کرلے ولا تو اسی کے لئے ہے جس نے آزاد کیا پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے (یہی بات) کی پھر کھڑے ہوئے

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں اور اللہ کی حمد کی اور اسپر ثنا کہی پھر

قال أما بعد فما بال رجال يشترطون شروطا ليست في كتاب الله ما

فرمایا حمد ثنا کے بعد پس کیا ہے حال لوگوں کا کہ ایسی شرطیں کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں جو ایسی

كان من شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وإن كان مائة شرط قضاء

شرط ہو کہ اللہ تعالےٰ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے اگرچہ ہو سو شرط ادا کرنا

الله أحق وشرط الله أوثق وإنما الولاء لمن أعتق متفق عليه واللفظ للبخاري

اللہ کا زیادہ حق ہے اور اللہ تعالےٰ کی شرط مضبوط ہے اور سوا اسکے نہیں کہ ولا اسکے لئے ہے جسنے آزاد کیا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی

وعند مسلم فقال اشتريها وأعتقيها واشترطي لهم الولاء وعن ابن عمر

اور مسلم کی روایت میں [illegible] خرید لے اسکو اور آزاد کر دے اور انکے ساتھ ولا کی شرط کر لے اور روایت ہے ابن عمر

رضي الله تعالى عنهما قال نهى عمر عن بيع أمهات الأولاد فقال لا تباع

رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہا عمر نے منع کیا ام ولدوں کی بیع سے پھر فرمایا نہ بیچی جاویں

ولا توهب ولا تورث يستمتع بها سيدها ما بدا له فإذا مات فهي حرة رواه

[illegible] اور جب مالک مر جائے تو وہ آزاد ہے

مالك والبيهقي وقال رفعه بعض الرواة فوهم وعن جابر رضي الله تعالى

[illegible] اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالےٰ

عنه قال كنا نبيع سرارينا أمهات الأولاد والنبي صلى الله عليه وآله وسلم

عنہ سے کہا ہم بیچتے تھے [illegible] اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

حي لا يرى بذلك بأسا رواه النسائي وابن ماجة والدارقطني و

زندہ تھے ان کے بیچنے میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے تھے روایت کیا اسے نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور

صححه ابن حبان وعن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال نهى

صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا منع کیا

امام احمدؒ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مکاتب کی بیع جائز ہے اور بعض علما کہتے ہیں کہ مکاتب کی رضامندی سے اس شخص کے [illegible] بیچنا جائز ہے [illegible] اور امام ابو حنیفہ [illegible] جماعت علما کا [illegible] کہ اسکی بیع مطلقاً درست نہیں [illegible] جائز ہے۔ [illegible] مرفوع کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعی فیہ۔

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی حاجت سے زائد پانی کو روکنا اور اسکو بیچنا جائز نہیں خواہ یہ پانی اپنی مملوکہ زمین کے کسی کنوئیں یا چشمے میں ہو یا غیر مملوک اور مباح زمین کے اندر موجود ہو البتہ وہ پانی جو برتنوں میں بھر کر رکھا ہے وہ اس حکم سے باہر ہے جیسا کہ لکڑیاں۔ اگر کوئی شخص انکو مباح زمین سے جمع کرلے تو وہ اسکی مملوک ہو جاتی ہیں اور انکو فروخت کر سکتا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو جس نے آپ سے سوال کیا تھا یہ حکم دیا کہ جنگل سے لکڑیاں جمع کر فروخت کیا کرو اور کسی سے سوال نہ کرو۔ سلہ حبل الحبلہ یعنی اس اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ بچہ جنے پھر اس بچے کی قیمت [illegible]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عن بیع فضل الماء رواہ مسلم وزاد

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائد پانی کے بیچنے سے سلہ روایت کیا اسے مسلم نے اور زیادہ

فی روایۃ وعن بیع ضراب الجمل وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال

کیا مسلم نے ایک روایت میں اور بیچنے سے (اونٹ کی جفت کو اونٹنی پر) اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا

نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عن عسب الفحل رواہ البخاری وعنہ

منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نر کے کرایہ دینے سے روایت کیا اسے بخاری نے اور انہی سے روایت

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نھی عن بیع حبل الحبلۃ وکان بیعا

ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا حبل الحبلہ سلہ کی بیع سے اور یہ بیع جاہلیت (کفر) کے زمانہ

یتبایعہ اھل الجاھلیۃ کان الرجل یبتاع الجزور الی ان تنتج الناقۃ

میں رواج تھا مرد خرید کرتا تھا اونٹ یہانتک کہ جنائی جاوے اونٹنی

ثم تنتج التی فی بطنھا متفق علیہ واللفظ للبخاری وعنہ ان رسول

پھر جنائی جاوے جو اسکے پیٹ میں ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے اور انہی سے روایت ہے کہ پیغمبر

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نھی عن بیع الولاء وعن ھبتہ متفق

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ولا کے بیچنے اور اسکے بخشنے سے سلہ یہ حدیث متفق

علیہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلے

علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم عن بیع الحصاۃ وعن بیع الغرر رواہ مسلم

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع حصات سے اور بیع غرر سے سلہ روایت کیا اسے مسلم نے

وعنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من اشتری طعاما

اور انہی سے روایت ہے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خرید کرے

فلا یبیعہ حتی یکتالہ رواہ مسلم وعنہ قال نھی رسول اللہ صلے اللہ

پس نہ بیچے اسکو یہانتک کہ ماپ لے اسکو روایت کیا اسے مسلم نے اور انہی سے روایت ہے کہ منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ رواہ احمد والنسائی وصححہ الترمذی

علیہ وآلہ وسلم نے دو بیعوں سے بیچ ایک بیع کے روایت کیا اسے احمد و نسائی نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے

وابن حبان ولابی داود من باع بیعتین فی بیعۃ فلہ اوکسھما او

اور ابن حبان نے اور ابو داؤد کی عبارت کے یہ معنی ہیں جس نے ایک بیع میں دو بیعیں کیں تو اسکو کمتر دونوں کا

الربا وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ

ربا۔ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا

علیہ وآلہ وسلم نے نہیں حلال قرض اور بیع اور نہیں درست دو شرطیں کرنی ایک بیع میں اور نہیں

[illegible] سے کہ ایک [illegible] جو بیع ہو [illegible] اور کردہ [illegible] چونکہ غلہ [illegible] یہ بھی ایک قسم کا حق ہے اور مال نہیں ہے لہٰذا اسکا بیچنا یا کسی [illegible] درست نہیں [illegible] جائز ہے [illegible] کہا ہے [illegible] یہ حدیث [illegible] سلہ بیع حصات [illegible] پایا جاتا ہے اسلئے یہ بیع [illegible] اور اسکے علاوہ بیع کی وہ تمام صورتیں جن میں دھوکہ پایا جاتا ہے۔ بیع حصاۃ کی ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً بائع مشتری سے کہتا ہے کہ یہ سنگریزہ تم ان کپڑوں پر ڈالدو پس جس کپڑے پر یہ پڑیگا وہ اتنی قیمت سے تیرا ہو جائیگا اور بیع کی مندرجہ ذیل صورتیں بیع غرر میں داخل ہیں بھاگے ہوئے غلام یا چارپائے کو فروخت کرنا ہوا میں اڑتے پرندوں یا پانی کے اندر مچھلیوں کو بیچنا۔ اور بعض صورتیں ایسی ہیں کہ اگرچہ ان میں دھوکا پایا جاتا ہے مگر شرعاً جائز ہیں مثلاً خرید کردہ مکان کی بنیاد کا علم نہ ہونا۔ مکان کا ماہوار کرایہ پر لینا اور مہینہ کبھی ۳۰ کا اور کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے مگر اسقدر دھوکا [illegible]

ف: تو بیع العربان معنے اسکے موطا امام مالک میں یوں لکھے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے کچھ خریدے اور اسکو ایک روپیہ کمتی یا بڑھتی اس شرط پر دے کہ اگر یہ چیز میں تجھ سے خرید کر لی تو یہ روپیہ تجھ سے حساب میں مجرا لوں گا۔ اور اگر نہ خریدوں تو یہ تیرا ہو چکا اور ہندی میں اسکو بیعانہ اور سائی کہتے ہیں شریعت میں یہ بیع باطل ہے ۱۲ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس جگہ کوئی چیز خرید لیجائے اسی جگہ اسکو فروخت کرنا درست نہیں بلکہ اسکو دوسری جگہ لیجا کر فروخت کریں۔ علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خرید کردہ چیز کو قبض کرنے سے پہلے فروخت کرنا درست نہیں مشتری کو چاہئے کہ پہلے خود اس چیز کو قبضے میں لائے اور اسکے بعد فروخت کرے قبض کرنیکے بعد اسی جگہ فروخت کرنا درست ہے چونکہ قبض کرنے کے وقت عموماً سامان کو اٹھا کر دوسری جگہ لیجاتے ہیں اسلئے قبض کرنے کو دوسری جگہ لیجانیکے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور بعض علماء اس حدیث کے ظاہر کے موافق یوں کہتے ہیں کہ خرید کردہ چیز کو خریدنے کے مقام میں فروخت کرنا درست نہیں دوسری جگہ جواز ضروری ہے ۱۲ ف یعنے دراہم کو دینار کے بدلے اور دیناروں کو درہموں کے بدلے میں لینا اس شرط پر درست ہے کہ بائع اور مشتری دونوں جدا نہ ہوئے ہوں ایک ہی مجلس میں موجود ہوں اور عوضین کو دست بدست قبضہ میں لے آئیں ۱۲

ربح ما لم يضمن ولا ما ليس عندك رواه الخمسة وصححه الترمذي وابن خزيمة

نفع اس چیز کا کہ نہیں ضمان میں آئی اسکے اور نہیں درست بیچنا اس چیز کا کہ نہیں نزدیک تیرے روایت کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے

والحاكم وأخرجه في علوم الحديث من رواية أبي حنيفة عن عمرو المذكور

اور حاکم نے اور روایت کیا اسے حاکم نے علوم الحدیث میں ابو حنیفہ رح کی روایت سے اور وہ لیتے ہیں عمرو مذکور سے

بلفظ نهى عن بيع وشرط ومن هذا الوجه أخرجه الطبراني في الأوسط و

اس عبارت کے ساتھ کہ منع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع اور شرط سے اور اسی طریق سے روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں اور

هو غريب وعنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن

وہ غریب ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیع

بيع العربان رواه مالك قال بلغني عن عمرو بن شعيب به وعن ابن

عربان کی سے روایت کیا اسے مالک نے کہا پہونچی مجھے یہ حدیث عمرو بن شعیب کے طریق سے۔ اور روایت ہے ابن

عمر رضي الله تعالى عنهما قال ابتعت زيتا في السوق فلما استوجبته لقيني

عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا خریدا میں نے روغن بازار میں پس جب واجب کر چکا میں بیع اسکی ملا مجھے

رجل فأعطاني به ربحا حسنا فأردت أن أضرب على يد الرجل فأخذ رجل

ایک آدمی پس دینے لگا مجھے فائدہ خوب پس میں نے ارادہ کیا کہ بیچ ڈالوں میں روغن اس مرد کے ہاتھ میں تو پکڑ لیا ایک آدمی نے

من خلفي بذراعي فالتفت فإذا هو زيد بن ثابت فقال لا تبعه حيث

میرے پیچھے سے ہاتھ میرا پس میں نے نظر کی تو وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے فرمایا نہ بیچ اسے جہاں

ابتعته حتى تحوزه إلى رحلك فإن رسول الله صلى الله عليه و

خریدا ہے تو نے یہاں تک کہ لیجاوے تو اپنے گھر میں پس تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آله وسلم نهى أن تباع السلع حيث تبتاع حتى يحوزها التجار إلى رحالهم

نے منع فرمایا اس سے کہ بیچی جاوے چیز جہاں خریدی جاوے یہانتک کہ لیجاویں سوداگر اپنے گھروں میں سند

رواه أحمد وأبو داود واللفظ له وصححه ابن حبان والحاكم وعنه

روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد نے اور عبارت ابو داؤد کی ہے اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے۔ اور اسی سے روایت ہے

قال قلت يا رسول الله إني أبيع الإبل بالبقيع فأبيع بالدنانير وآخذ

کہا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں بیچا کرتا ہوں اونٹ بقیع میں اور بیچتا ہوں بحساب دیناروں کے اور لیتا ہوں جگہ انکی

الدراهم وأبيع بالدراهم وآخذ الدنانير آخذ هذا من هذه و

درہم اور بیچتا ہوں بحساب درہموں کے اور لیتا ہوں جگہ انکی دینار غرض کہ لیتا ہوں انکو بدلے انکے اور دیتا ہوں انکو

أعطي هذه من هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا

بدلے ان کے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مضائقہ نہیں

بأس أن تأخذها بسعر يومها ما لم تتفرقا وبينكما شيء رواه الخمسة

اس میں کہ لے تو اس دن کے نرخ سے جب تک جدا نہ ہو تم اور درمیان تمہارے چیز ہے کچھ روایت کیا اسے پانچوں نے

۱۵۱ | سلہ قولہ عن النجش الخ اسکے معنے یہ ہیں کہ ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور ایک آیا اس نے تعریف کی اس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اسکا اور خریدنا منظور نہیں منظور یہی ہے کہ لینے والا فریب دیکھا کر کچھ زیادہ قیمت کر دے اسکے لینے میں اس سے منع فرمایا کہ لینے والے کو فریب دینا ہے ۱۲

وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عَنِ النَّجْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

نجش سے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا

وآلہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور مخابرہ سے اور الگ کر لینے سے مگر

أَنْ تُعْلَمَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ

یہ کہ معلوم ہو روایت کیا اسے پانچوں نے سوا ابن ماجہ کے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے۔ اور روایت ہے

أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

محاقلہ سے اور مخاضرہ سے اور ملامسہ سے اور منابذہ سے اور مزابنہ سے روایت کیا اسے بخاری نے

وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اور روایت ہے طاؤس سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت آگے جاکر ملو قافلہ والوں سے اور نہ بیچے شہری چیز بدوی کی کہا طاؤس نے کہا

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا قَوْلُهُ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا ہیں معنے رسول اللہ کے اس فرمانے کے کہ نہ بیچے شہری چیز بدوی کی فرمایا نہ ہو شہری اسکا دلال

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تُلُقِّيَ فَاشْتُرِيَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت آگے جاکر ملو لانے والوں سے غلہ وغیرہ پھر جو ملا اس سے اور خریدا

مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ

اس سے تو جس وقت کہ آوے مالک اسکا بازار میں پس وہ مختار ہے رہنے یا پھیر لینے کا روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا

منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہ دلالی کرے شہری واسطے بدوی کے اور نہ نجش کرو

وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا

اور نہ بیچے آدمی اوپر بیچنے بھائی اپنے کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بھائی اپنے کے اور نہ چاہے

تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ لَا يَسُمِ

عورت طلاق اپنی بہن کی تاکہ الٹ دے اسکے برتن کی چیز کو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت میں نہ مول کرے

حاشیہ: سلہ قولہ عن الثنیا یعنے میوہ درخت پر موجود ہو اسکو بیچے اور ایک قدر غیر معین اس میں سے استثنا کرے یعنی نہ بیچے ۱۲ سلہ عن المحاقلہ طعام کو اسکے خوشے میں بیچنے کو محاقلہ کہتے ہیں اور زمین کا حصہ معین سے کرانے پر دینے کو مخابرہ کہتے ہیں ۱۲ سلہ قولہ الملامسۃ ملامسہ یہ ہے کہ آدمی ہاتھ سے دوسرے کے کپڑے کو رات میں یا دن میں چھوئے اور کھول کر نہ دیکھے سوائے اس کے سودا کر لیوے ۱۲ سلہ قولہ المنابذۃ یعنی ہر ایک دوسرے کی طرف چیز پھینکے اور بغیر دیکھے بیع کا لازم ہو جانا ہے ۱۲ سلہ قولہ المزابنہ مزابنہ یہ ہے کہ بیچے کھجور کو درختوں پر بدلے سوکھی کھجور کے زمین پر اور دوسری صورت یہ ہے کہ انگور کو بیچے بدلے منقیٰ کے اور غلہ کو بدلے غلہ کے بطور حد وس کرنے کے ۱۲

سلہ قولہ لا تلقوا الرکبان یعنے اگر شہر میں سوداگر قافلہ وغیرہ آتا ہے تو نہ جا کر ملو اس سے اور مال خرید کرنے کے سلئے شہر بازار میں آویں اور نرخ معلوم کریں اس سے منع اسلئے کیا کہ فریب دینا اور ضرر ہو جاتا ہے بیچنے والے کو ۱۲ سلہ قولہ ولا تناجشوا نجش کہتے ہیں کہ ایک شخص ایک چیز خریدتا ہو اور دوسرا جسکو لینا منظور نہیں تعریف کرے تاکہ مول بڑھے سلہ قولہ لتکفأ ما فی انائہا یعنی جو کچھ اسکی بہن کے حصہ میں ہے وہ خود لے لے اس سے منع فرمایا ۱۲

ف قوله على سوم أخيه۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز خرید نے لگے اور دوسرا اس کی قیمت بڑھا کر خود خریدے یہ درست نہیں لیکن اگر نیلام کے طور پر خریدار ایک پر دوسرا قیمت بڑھاتا جاوے تو یہ منع نہیں ہے کیونکہ ابوداؤد اور ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آیا ایک شخص انصار ۱۵۲

المسلم على سوم أخيه وعن أبي أيوب الأنصاري رضي الله تعالى عنه

مسلمان اپنے بھائی کے مول پر اور روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من فرق بين

کہا میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے جس نے جدائی ڈالی درمیان

والدة وولدها فرق الله بينه وبين أحبته يوم القيامة رواه أحمد

ماں اور اس کے بیٹے کے جدائی ڈالے گا اللہ درمیان اس کے اور اس کے دوستوں کے دن قیامت کے روایت کیا اسے احمد نے

وصححه الترمذي والحاكم لكن في إسناده مقال وله شاهد و

اور صحیح کہا ہے اسے ترمذی اور حاکم نے لیکن اس کی سند میں کلام ہے اور اس حدیث کا ایک شاہد ہے۔ اور

عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه قال أمرني رسول الله صلى

روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حکم کیا مجھے رسول خدا صلے اللہ

الله عليه وآله وسلم أن أبيع غلامين أخوين فبعتهما ففرقت بينهما فذكرت

علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ بیچوں میں دو غلام جو آپس میں بھائی تھے پس بیچا میں نے دونوں کو اور جدا جدا بیچا پس ذکر کیا میں نے

ذلك للنبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال أدركهما فارتجعهما ولا تبعهما

یہ نبی خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس فرمایا جا مل ان دونوں کو اور پھیر لے دونوں کو اور نہ بیچ انکو

إلا جميعا رواه أحمد ورجاله ثقات وقد صححه ابن خزيمة وابن الجارود

مگر اکٹھے روایت کیا اسے احمد نے اور راوی اس حدیث کے ثقہ ہیں اور تحقیق صحیح کہا اسے ابن خزیمہ اور ابن الجارود

وابن حبان والحاكم والطبراني وابن القطان وعن أنس بن مالك رضي

اور ابن حبان اور حاکم اور طبرانی اور ابن قطان نے اور روایت ہے انس بن مالک رضی

الله تعالى عنه قال غلا السعر في المدينة على عهد رسول الله صلى الله

اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا گراں ہوا نرخ مدینہ شریف میں زمانہ میں رسول اللہ صلے اللہ

عليه وآله وسلم فقال الناس يا رسول الله غلا السعر فسعر لنا فقال رسول

علیہ وآلہ وسلم کے تو کہا لوگوں نے یا رسول اللہ گراں ہوا نرخ سو نرخ باندھ دو ہمارے واسطے تو فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم إن الله هو المسعر القابض الباسط الرازق

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ ہے نرخ باندھنے والا تنگی کرنے والا کشائش کرنے والا روزی دینے والا

وإني لأرجو أن ألقى الله تعالى وليس أحد منكم يطلبني بمظلمة في دم

اور میں امید کرتا ہوں کہ سامنے آؤں گا اللہ تعالیٰ کے اس حال میں کہ نہ ہوگا کوئی تم میں کہ مانگے مجھ سے اپنا حق بسبب ظلم کے خون میں

ولا مال رواه الخمسة إلا النسائي وصححه ابن حبان وعن معمر بن عبد الله

اور نہ مال میں روایت کیا اسکو پانچوں نے سوا نسائی کے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے معمر بن عبد اللہ

رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لا يحتكر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا نہیں احتکار کرتا

میں سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مانگتا کچھ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نہیں تیرے گھر میں کچھ کہا ہاں ایک کملی ہے کچھ اوڑھتا ہوں میں کچھ اس میں سے اور بچھاتا ہوں میں کچھ اس میں سے اور ایک پیالہ پیتا ہوں میں پانی اس میں فرمایا لے آ ان دونوں کو میں لایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ان دونوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونوں کو ایک شخص نے کہا میں لیتا ہوں ان دونوں کو ایک درہم سے فرمایا کون زیادہ دیتا ہے درہم سے دو بار یا تین بار سو ایک شخص نے کہا لیتا ہوں میں انکو دو درہموں سے پس دیئے وہ دونوں اس کو [illegible]

ف قوله لا تبعهما الخ — [illegible] جو آپس میں بھی ہے نرخ مقرر کرنے سے اس لئے کہ وہ تصرف کرتا ہے لوگوں کے مال میں بغیر اذن ان کے اور [illegible] اور نرخ مقرر کرنے [illegible] باعث [illegible] ہے کہ تکلیف [illegible] لوگوں کو ساتھ نرخ مقرر کرنے [illegible] ساتھ انصاف و شفقت کے نفع پر اور خیر خواہی خلق کے ۱۲ مسک الختام۔

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس خریدار کو بیع میں دھوکا لگ گیا ہو اسکو اختیار ہے کہ وہ تین دن تک خریدی ہوئی چیز کو رکھے یا واپس کرے
۱۵۳ اور اس حدیث کے مطلب میں علما کا اختلاف ہے بعض ظاہر حدیث کے مطابق کہتے ہیں کہ صرف کھجور کا صاع دودھ کے عوض بائع کو دے

إلا خاطئٌ رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي
گنہگار روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا

صلى الله عليه وآله وسلم لا تصروا الإبل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلك
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا نہ جمع کرو دودھ اونٹ اور بکری کے تھنوں میں اور جو شخص خریدے اس جانور کو بعد دودھ جمع کرنے کے

فهو بخير النظرين بعد أن يحلبها إن شاء أمسكها وإن شاء ردها وصاعا
پس وہ اپنے بھلے کی دو باتوں میں مختار ہے رکھنے اور پھیرنے میں اسکے چاہے رکھ لے اسے چاہے پھیر دے اور دیوے ساتھ ایک

من تمر متفق عليه وفي رواية لمسلم فهو بالخيار ثلاثة أيام وفي رواية له علقها
صاع کھجوروں کا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے پس وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک اور مسلم کی ایک روایت میں جسکو

البخاري ورد معها صاعا من طعام لا سمراء قال البخاري والتمر أكثر
بخاری نے تعلیقاً بیان کیا ہے یہ بھی ہے کہ پھیرے ساتھ اسکے ایک صاع غلہ کا نہ گیہوں کا بخاری نے کہا کھجور کی روایت اکثر ہے ۱؎ اور

وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال من اشترى شاة محفلة فردها
روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جو خریدے بکری تھن میں دودھ جمع کی ہوئی پھر پھیرنا چاہے اسے

فليرد معها صاعا رواه البخاري وزاد الإسمعيلي من تمر وعن أبي هريرة
تو چاہیئے کہ پھیر دے اسکے ساتھ ایک صاع روایت کیا اسے بخاری نے اور زیادہ کیا اسمعیلی نے لفظ من تمر یعنی ایک صاع خرما کا بھی ساتھ دے اور روایت ہے

رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مر على صبرة
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے غلہ کے ڈھیر پر

من طعام فأدخل يده فيها فنالت أصابعه بللا فقال ما هذا يا صاحب
پھر ڈالا ہاتھ اپنا اس میں پس لگی آپ کی انگلیوں کو تری تو فرمایا یہ کیا ہے اے

الطعام قال أصابته السماء يا رسول الله قال أفلا جعلته فوق الطعام
غلہ والے بولا بھیگ گیا ہے اسکو مینہ یا رسول اللہ فرمایا پھر کیوں نہ رکھا تو نے تری والے غلہ کو اوپر

كي يراه الناس من غش فليس مني رواه مسلم وعن عبد الله بن بريدة
غلہ کے تاکہ دیکھیں اسے لوگ جو شخص فریب کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۲؎ روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے

عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وسلم من حبس العنب أيام القطاف حتى يبيعه ممن يتخذه خمرا
جس نے روکا انگور کاٹنے کے دنوں میں تاکہ بیچے ان کو شراب بنانے والے کے ہاتھ میں

فقد تقحم النار على بصيرة رواه الطبراني في الأوسط بإسناد حسن
تو داخل ہوا دوزخ میں جان بوجھ کر ۳؎ روایت کیا اسے طبرانی نے اوسط میں اسناد حسن سے

وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله
اور روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ

اور بعض کہتے ہیں کہ گندم کے سوا ہر طعام کا صاع دینا جائز ہے یہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ مسلم کی حدیث میں حرف لا سمراء ہے یعنی گندم کے سوا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جن روایات میں کھجور کا ذکر ہے انمیں کھجور تعیین کے لیے ذکر نہیں کی گئی بلکہ مثال بیان کرنے کے لیے مذکور ہوئی ہے کیونکہ عرب کا طعام عموماً کھجور ہی ہے۔ ۲؎ نیز [illegible] اور بعض روایات میں لیس منی مروی ہے اور مطلب یہ ہے کہ دھوکا کرنیوالا ان لوگوں میں سے نہیں جو میری ہدایت کے مطابق عمل کرتے اور میرے علم و عمل اور حسن [illegible] کی پیروی کرتے ہیں [illegible] عملاً بھی لائق مذمت ہے ۳؎ علی بصیرۃ یعنی دیدہ دانستہ اور یہ حدیث دلیل ہے [illegible] بات کی کہ ایک شخص شراب بنانے والا [illegible] انگور یا اور کوئی چیز کہ جس سے شراب بنتا ہے خریدنا چاہتا ہے تو بیچنے والے کو اگر معلوم ہو کہ یہ شخص ضرور شراب بنائیگا تو اسکے ہاتھ بیچنا درست نہیں [illegible]

سلہ اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوتے ہیں اول یہ کہ وکیل مطلق کو اختیار ہے کہ وہ جس طرح چاہے تصرف کرے جس میں مالک کا فائدہ منظور ہو

عليه وآله وسلم الخراج بالضمان رواه الخمسة وضعفه البخاري وأبو
علیہ و آلہ وسلم نے خراج بسبب ضمان کے ہے روایت کیا اسے پانچوں نے اور ضعیف کہا اسے بخاری اور ابو

داود وصححه الترمذي وابن خزيمة وابن الجارود وابن حبان و
داؤد نے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود اور ابن حبان اور

الحاكم وابن القطان وعن عروة البارقي رضي الله تعالى عنه أن النبي
حاکم اور ابن القطان نے ۔ اور روایت ہے عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر رسول خدا

صلى الله عليه وآله وسلم أعطاه دينارا يشتري به أضحية أو شاة فاشترى
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیا اسے ایک دینار کہ خرید لاوے اسکی قربانی یا بکری تو خرید لیں اسنے

به شاتين فباع إحداهما بدينار فأتاه بشاة ودينار فدعا له بالبركة في
ساتھ اسکے دو بکریاں اور بیچا ایک کو ایک دینار سے پھر لایا آپ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار پھر دعا کی آپ نے اسکے لیے برکت کی

بيعه فكان لو اشترى ترابا لربح فيه رواه الخمسة إلا النسائي وقد
بیع میں اسکے پھر تھا اگر خرید کرتا مٹی تو نفع پاتا اس میں روایت کیا اسے پانچوں نے سوائے نسائی کے اور تحقیق

أخرجه البخاري في ضمن حديث ولم يسق لفظه وأورد الترمذي
روایت کیا اسے بخاری نے ایک حدیث کے ضمن میں اور نہیں ذکر کی عبارت اسکی اور بیان کیا ترمذی نے

له شاهدا من حديث حكيم بن حزام وعن أبي سعيد الخدري
اسکا شاہد حدیث سے حکیم بن حزام کے اور روایت ہے ابی سعید خدری

رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن شراء
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع فرمایا ان چیزوں کے خریدنے سے

ما في بطون الأنعام حتى تضع وعن بيع ما في ضروعها وعن شراء العبد
جو چارپایوں کے پیٹوں میں ہیں یہاں تک کہ جنیں اور اس کی بیع سے جو چارپایوں کے تھنوں میں ہے اور بیچنے سے

وهو آبق وعن شراء المغانم حتى تقسم وعن شراء الصدقات حتى
غلام کے حالانکہ وہ بھاگا ہوا ہے اور لوٹ کے مال کے بیچنے سے یہاں تک کہ تقسیم کیا جاوے اور صدقات کے بیچنے سے یہاں تک

تقبض وعن ضربة الغائص رواه ابن ماجه والبزار والدارقطني
کہ قبضہ کیے جاویں اور غوطہ خور کے غوطہ مارنے سے روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بزار اور دار قطنی نے ضعیف

بإسناد ضعيف وعن أبي مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال
سند سے اور روایت ہے ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تشتروا السمك في الماء فإنه
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ نہ خرید کرو مچھلی پانی میں کہ بیشک

غرر رواه أحمد وأشار إلى أن الصواب وقفه وعن ابن عباس رضي الله تعالى
فریب ہے روایت کیا اسے احمد نے اور اشارہ کیا اسطرف کہ صحیح موقوف ہونا ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

دوسرا یہ کہ غیر کے مال کو فروخت کرنا جائز ہے اور اسکو بیع موقوف کہتے ہیں اگر مالک نے اسکو جائز رکھی تو نافذ ہوجاویگی ورنہ فسخ ہوجاویگی تیسرا یہ کہ قربانی کے جانور کو فروخت کرنا اور اسکے بدلے دوسرا جانور قربانی کرنا جائز ہے لیکن قیمت کے زیادہ ملنے کی وجہ سے فروخت کرنا درست نہیں۔ سو واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دوسرا دینار صدقہ کرنیکا حکم دیا چوتھا یہ کہ نیکی کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا مستحب اور مسنون ہے اور کچھ نہ ہوسکے تو دعائے خیر سے اسکا شکریہ ادا کیا جائے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عروہ کا شکریہ دعائے خیر کے ساتھ ادا کیا ۱۲
سے یہ حدیث [illegible] ... اول اور ثانی کی حرمت جہالت کی وجہ سے اور ثالث کی تعذر تسلیم کی وجہ سے اور رابع کی عدم ملک کی وجہ سے اور خامس کی عدم قبض کی وجہ سے اور سادس کی دھوکا کی وجہ سے ۱۲ مسک الختام ۔ اللہم اغفر

سلہ اس حدیث میں بیع کی تین صورتیں بیان ہیں جنسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اول یہ کہ میوہ جات جبتک کھانیکے قابل نہ ہوں انکو فروخت نہ کرنا چاہیے کہ کچے پھل بیچنے کی صورت میں خریدار پھل کے پختہ ہونے تک انکو درختوں پر رکھیگا

۱۵۵ عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أن تباع ثمرة حتى

عنہما سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہ بیچا جاوے میوہ جبتک

تطعم ولا يباع صوف على ظهر ولا لبن في ضرع رواه الطبراني في

کہ کھانے کے قابل ہو اور نہ بیچی جاوے اون پیٹھ پر اور نہ دودھ تھن میں روایت کیا اسے طبرانی نے

الأوسط والدارقطني وأخرجه أبو داود في المراسيل لعكرمة وهو

اوسط میں اور دارقطنی نے اور روایت کیا ابو داؤد نے عکرمہ کی مرسل حدیثوں میں اور اس حدیث کا

الراجح وأخرجه أيضا موقوفا على ابن عباس بإسناد قوي ورجحه البيهقي

مرسل ہونا راجح ہے اور ابو داؤد نے قوی سند سے ابن عباس پر موقوف بھی روایت کیا اور ترجیح دی اسے بیہقی نے

وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

نهى عن بيع المضامين والملاقيح رواه البزار وفي إسناده ضعف

منع فرمایا مضامین (وہ بچہ جو نر کی منی کے شکم میں ہو) اور ملاقیح (وہ بچہ جو اونٹنی کی پشت میں ہو) کی بیع سے روایت کیا اسے بزار نے اور سند اسکی ضعیف ہے

وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم من أقال مسلما أقال الله عثرته رواه أبو داود وابن

علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص پھیر دے بیع مسلمان کی تو پھیرے گا اللہ تعالے گناہ اسکے دن قیامت کے روایت کیا اسے ابو داؤد اور ابن

ماجه وصححه ابن حبان والحاكم

ماجہ نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے

باب الخيار

بیع خیار کا بیان

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وآله

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم قال إذا تبايع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار ما لم يتفرقا و

وسلم سے فرمایا جب خرید و فروخت کریں دو مرد تو ہر ایک ان دونوں میں سے اختیار رکھتا ہے بیع پھیرنے کا جبتک کہ جدا نہ ہوں اور

كانا جميعا أو يخير أحدهما الآخر فإن خير أحدهما الآخر فتبايعا على ذلك

رہیں اکٹھے یا اختیار دے ایک ان دونوں میں سے دوسرے کو پھر اگر اختیار دیا ایک نے دوسرے کو پھر خرید و فروخت کی اس پر

فقد وجب البيع وإن تفرقا بعد أن تبايعا ولم يترك واحد منهما البيع

تو بیع واجب ہو گئی اور اگر جدا ہوئے بعد اسکے کہ خرید و فروخت کی اور نہ چھوڑا ان میں سے کسی نے بیع کو

فقد وجب البيع متفق عليه واللفظ لمسلم وعن عمرو بن شعيب عن

تو بیع واجب ہو گئی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے

اور اس صورت میں بائع کا مال مشتری کے مال کے ساتھ مخلوط ہوگا اور یہ ناجائز ہے اور نیز آفت پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اون کو جانور کی پشت پر فروخت نہ کرنا چاہیے اس مسئلہ میں علما کے دو قول ہیں۔ اول یہ کہ اس حدیث کے مطابق یہ بیع ناجائز ہے امام شافعی رح اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی مذہب ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ بیع جائز ہے۔ امام مالک اور بعض دیگر علما کا یہی مسلک ہے اور پہلا قول زیادہ ظاہر ہے کہ اس میں دھوکا پایا جاتا ہے اور دھوکے والی بیع ناجائز ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ دودھ کو جانور کے پستان کے اندر فروخت نہ کرنا چاہیے۔ کہ اس میں بھی ایک قسم کا دھوکا ہے۔ اور سعید بن جبیر اسکے جواز کے قائل ہیں۔ شوکانی رح نے کہا ہے کہ یہ حدیثیں جنمیں دھوکے کی بیع کی ممانعت آئی ہے اس حدیث کی مؤید ہیں ۔۔ سلہ قولہ من اقال الخ یعنے جو شخص کسی چیز کو خرید کر پشیمان ہو اسکے [illegible]

سلہ [illegible] سلہ [illegible]

[illegible]

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بائع اور مشتری جبتک اسی مجلس میں موجود ہوں جہاں بیع کی گئی ہے اور وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ اس عقد بیع (سودے) کو قائم رکھے یا فسخ کر دے اور جب اس مجلس سے اٹھ کر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں خواہ دونو اس مجلس سے اٹھ کر الگ الگ ہو جائیں۔ یا ان میں سے ایک چلا جائے تو پھر خیار مجلس باقی نہیں رہتا اور بیع لازم ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر بیع کے وقت خیار کی شرط کی گئی ہے یعنے ان میں سے ایک نے یا دونو نے یہ کہا تھا کہ مجھے تین دن تک اختیار ہے اگر میری مرضی ہوئی تو میں اس بیع کو قائم رکھونگا یا فسخ کر دونگا تو اس صورت میں جس نے یہ شرط کر لی تھی اسکو تین دن تک اس بیع کے قائم رکھنے یا فسخ کرنیکا اختیار ہے اگر دونو نے شرط کر لی تھی تو دونو کو اختیار ہے اور اس خیار کو خیار شرط کہتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کو جائز نہیں کہ سودا کر لینے کے بعد اس خطرہ سے کہ کہیں دوسرا سودے کو واپس نہ کر دے جلدی سے اس سے الگ ہو جائے خیار شرط تو سب علما کے نزدیک جائز ہے اور خیار مجلس کے ثبوت میں علما کا اختلاف ہو رہا تھا اور امام احمد اور بہت سے صحابہ اور تابعین اسکے ثبوت کے قائل ہیں جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور حنفیہ و مالکیہ خیار مجلس کے قائل نہیں [illegible]

أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال البائع والمبتاع

وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ شعیب سے اور انکے باپ اپنے دادا سے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا

بالخيار حتى يتفرقا إلا أن تكون صفقة خيار ولا يحل له أن يفارقه

مختار ہیں بیع فسخ کرنے کے یہانتک کہ جدا ہو جاویں مگر یہ کہ بیع خیار ہو اور نہیں حلال بائع یا مشتری کو کہ جدا ہو جاوے دوسرے سے

خشية أن يستقيله رواه الخمسة إلا ابن ماجه ورواه الدارقطني

اس خوف سے کہ پھیر دے اسکو روایت کیا اسے پانچوں نے سوائے ابن ماجہ کے اور روایت کیا اسے دارقطنی

وابن خزيمة وابن الجارود وفي رواية حتى يتفرقا من مكانهما وعن ابن عمر

اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود نے اور ایک روایت میں (یوں) ہے یہانتک کہ جدا ہوں جگہ اپنی سے اور روایت ہے ابن عمر

رضي الله تعالى عنهما قال ذكر رجل لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا شکایت کی ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

أنه يخدع في البيوع فقال إذا بايعت فقل لا خلابة متفق عليه

دھوکا کھانے کی خرید و فروخت میں تو فرمایا جب تو خرید و فروخت کیا کرے تو کہا کر نہیں ہے فریب یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

باب الربا

بیاج کا بیان

عن جابر رضي الله تعالى عنه قال لعن رسول الله صلى الله عليه وآله

روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء رواه مسلم

وسلم نے بیاج کے کھانیوالے اور کھلانیوالے اور لکھنے والے اور گواہوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں (گناہ میں) روایت کیا اسے مسلم نے

وللبخاري نحوه من حديث أبي جحيفة وعن عبد الله بن مسعود رضي

اور بخاری میں بھی ایسا ہی ابو جحیفہ سے مروی ہے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی

الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال الربا ثلاثة وسبعون

اللہ تعالے عنہ سے وہ نقل کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا بیاج کے تہتر

بابا أيسرها مثل أن ينكح الرجل أمه وإن أربى الربا عرض

دروازے ہیں اور چھوٹا انکا مانند اسکے ہے کہ زنا کرے مرد اپنی ماں سے اور مقرر بڑا سود مسلمان کی عزت کا

الرجل المسلم رواه ابن ماجه مختصرا والحاكم بتمامه وصححه وعن

آتا رہنا ہے۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ نے مختصر اور حاکم نے پوری اور صحیح کہا ہے۔ اور روایت ہے

أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وآله وسلم قال لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها

وآلہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر برابر اور نہ زیادہ کرو ایک کو

ف۲ انکا نام حبان بن منقذ تھا انکے سر میں زخم آنے سے عقل میں کچھ فتور ہو گیا تھا اسلیے معاملات اچھی طرح سے نہ سمجھتے اور بیع میں دھوکا ہو جاتا تھا آنحضرت صلعم نے حکم دیا کہ تم خرید و فروخت کے وقت یہ کہہ دیا کرو دھوکا نہ کرنا چاہیے تاکہ دوسرا شخص سمجھ جائے کہ یہ سیدھا سادہ آدمی ہے اسکے ساتھ سودے میں ناجائز دستور کے مطابق برتاؤ نہ کرنا چاہیے۔ ف۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی آبروریزی کرنا سود کھانے سے زیادہ برا ہے ۲ع ف۵ یعنے اقسام

۱۵۷ | سلہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نص کیا ہے ربا کی حرمت پر ان چھ چیزوں میں سونے اور چاندی گیہوں اور جو اور کھجور اور نمک میں اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ ان چھ سوا

عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا

دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی بدلے چاندی کے مگر برابر اور نہ زیادہ کرو ایک کو

عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ

دوسرے پر اور نہ بیچو ان سے غائب کو ساتھ حاضر کے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے عبادہ بن

الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

صامت رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَ

وسلم نے بیچو سونا سونے کے ساتھ اور چاندی چاندی کے ساتھ اور گیہوں گیہوں کے ساتھ اور جو جو کے ساتھ اور

التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ

کھجور کھجور کے ساتھ اور نمک نمک کے ساتھ برابر برابر ٹھیک ٹھیک نقد نقد پھر جب یہ قسم بدل

هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

جاوے تو بیچو جس طرح چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ

وسلم نے سونا بدلے سونے کے وزن میں برابر اور جنس میں برابر بیچو اور چاندی بدلے چاندی کے

وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

وزن میں برابر جنس میں برابر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو بیاج لیا روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول خدا صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ

علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر کیا تو لایا وہ آپ کے پاس عمدہ کھجوریں تو فرمایا رسول خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہی ہیں اس نے عرض کیا نہیں یا رسول

اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ

اللہ خدا ہم تو لیتے ہیں ایک صاع ان کھجوروں کے دو دیکر اور دو صاع تین دے کر پس فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا نہ کیا کر بلکہ سب کو درہم سے بیچ کر درہم سے

بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ وَكَذٰلِكَ

عمدہ کھجوریں خرید لیا کر اور ترازو میں بھی اسیطرح فرمایا یعنے جو چیزیں تولکر بیچی جاتی ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت میں

اور کسی میں ربا نہیں ہے
کیونکہ انکے نزدیک قیاس
نہیں ہوسکتا اور باقی علما
نے یہ کہا ہے کہ ربا چھ چیزوں
میں ہی خاص نہیں بلکہ
جہاں حرمت کی علت
پائی جائیگی وہاں ربا حرام
ہوگا اور اختلاف کیا انہوں
نے علت میں تو شافعی کے
نزدیک علت ثمن اور طعم ہے
اور مالک کے نزدیک ثمن اور
ادخار اور ابوحنیفہ کے نزدیک
وزن اور کیل اور سعید بن
المسیب اور امام احمد اور
امام شافعی کے نزدیک طعم اور
یا کیل اس صورت میں حرام
اور سفرجل اور مہیہ جن میں
نہ کیل نہ وزن ہے ان میں ربا
حرام نہ ہوگی اب اجماع کیا
علما نے بیع ربوی کی دوسری
ربوی کے بدلے جب علت
مختلف ہو تو کم اور بیش
اور ادھار درست ہے
مثلاً بیع سونے کی گیہوں
کے بدلے یا چاندی کی
جو کے بدلے اور جو ایک جنس
ہو تو کمی اور بیشی اور ادھار
دونوں نادرست ہیں اور جب
جنس مختلف ہو لیکن علت
ایک ہو جیسے سونے کی بیع
چاندی سے اور گیہوں کی جو سے
تو ادھار نادرست ہے لیکن
کمی بیشی درست ہے
سلہ قولہ الذہب
بالذہب سونے کا
سونے سے اور چاندی کا
چاندی سے اور گیہوں
کا گیہوں سے اور جو کا جو

سے اور کھجور کا کھجور سے اور نمک کا نمک سے برابر بیچنا لازم ہے ان چیزوں میں زیادہ لینا دینا حرام ہے اور ربا نص سے ثابت ہے لیکن برابر نقد لینا
دینا درست ہے اور انکے سوا ظاہریہ کے نزدیک ربا نہیں اور جمہور کہتے ہیں کہ سوا ان چھ چیزوں کے اور کئی چیزوں میں بھی زیادہ لینا دینا سود ہے ۱۲ ۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیزیں تولی یا ماپی جا سکتی ہیں انکو ہم جنس چیز کے بدلے فروخت کرتے وقت تولنا یا ماپنا ہی ضروری ہے تخمین اور اندازہ لگانا درست نہیں ۱۲ ف قوله فقال لا تباع حتى تفصل یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اگر بیچے سونے کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کے خواہ اشرفیاں

الميزان. وعن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله

(حکم) ترازو کا۔ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم عن بيع الصبرة من التمر لا يعلم مكيلها

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچنے سے کھجوروں کے (اس) ڈھیر کو جسکا مقدار نہ معلوم ہو

بالكيل المسمى من التمر رواه مسلم. وعن معمر بن عبد الله رضي الله

ساتھ بیان کیے ہوئے ماپ کے کھجوروں سے روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اور روایت ہے معمر بن عبد اللہ رضی اللہ

تعالى عنه قال إني كنت أسمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول

تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے

الطعام بالطعام مثلا بمثل وكان طعامنا يومئذ الشعير رواه مسلم

طعام کو بدلے طعام کے برابر بیچو (معمر نے کہا) اور اسدن ہمارا غلہ جو تھا روایت کیا اسے مسلم نے

وعن فضالة بن عبيد رضي الله تعالى عنه قال اشتريت يوم خيبر قلادة

اور روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں نے (فتح) خیبر کے دن ایک ہیکل

باثني عشر دينارا فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها أكثر من

بارہ دینار کو خریدا جس میں سونا اور جواہر تھے تو میں نے انکو جدا جدا کر دیا اور بارہ دینار کی قیمت

اثني عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال لا

سے زیادہ پایا پھر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا نہ

تباع حتى تفصل رواه مسلم. وعن سمرة بن جندب رضي الله تعالى

بیچا جاوے یہاں تک کہ جدا کیا جاوے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ

عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن بيع الحيوان بالحيوان

عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے سے حیوان کے ساتھ حیوان کے

نسيئة رواه الخمسة وصححه الترمذي وابن الجارود. وعن ابن عمر

ادھار پر روایت کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن الجارود نے۔ اور روایت ہے ابن عمر

رضي الله تعالى عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

يقول إذا تبايعتم بالعينة وأخذتم أذناب البقر ورضيتم بالزرع

فرماتے جب تم نے آپس میں بیع عینہ کی اور پکڑ لی دُمیں بیلوں کی اور کھیتی پر راضی ہو گئے

وتركتم الجهاد سلط الله عليكم ذلا لا ينزعه حتى ترجعوا إلى دينكم

اور جہاد چھوڑ دیا تو مسلط کرے گا اللہ تعالیٰ تم پر ذلت نہ اٹھاوے گا وہ ذلت کو کوئی یہاں تک کہ پھر جاؤ اپنے دین کی طرف

رواه أبو داود من رواية نافع عنه وفي إسناده مقال ولأحمد نحوه

روایت کیا اسکو ابو داود نے نافع کی روایت سے (کہ وہ عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں) اور اسکی سند میں کلام ہے اور احمد کی روایت ایسی ہے

ہوں یا اور کچھ تو نگینہ وغیرہ اسکے جدا کر کے برابر سونے کے بیچے اسی طرح اگر بیچے چاندی کی چیز بدلے چاندی کے خواہ روپے ہوں یا اور کچھ تو اسکا بھی یہی حکم ہے تاکہ زیادتی سے ربا نہ لازم آوے اور اگر بیچے سونے کی چیز جڑاؤ بدلے چاندی کے خواہ روپے ہوں خواہ اور کچھ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلے سونے کے خواہ اشرفیاں ہوں خواہ اور کچھ تو انکا اور انکے نگینوں وغیرہ کا جدا کرنا ضروری نہیں اسلیے کہ خلاف جنس میں کمی زیادتی درست ہے اس میں کمی زیادتی سے ربا لازم نہیں آتا۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار بیچنا درست نہیں مصفی میں لکھا ہے کہ ایک جانور کو دو جانوروں کے بدلے بیچنا درست ہے خواہ ایک جنس کے ہوں خواہ مختلف جنس کے بشرطیکہ بیع نقدا نقد ہو کسی طرف ادھار نہ ہو اور حیوانوں کو حیوانوں سے ادھار بیچنے کی تمام صورتیں شافعی کے نزدیک درست ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ... ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیع عینہ ناجائز ہے ... کھیتی باڑی میں مشغول ہونا مسلمانوں کے لیے ...

ذلت کا باعث ہے جب تک مسلمان اپنے دین پر مضبوطی کے ساتھ قائم اور جہاد کیلیے آمادہ رہیں گے ... بیع عینہ کی صورت یہ ہے ... اور اسکو قرض نہیں دیتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ میرے پاس ایک چیز ہے ... اسکو خرید کر لو پھر اسکو ... فروخت کر دیتا اور ... اس طرح ... اللهم اغفر ...

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفارش کے بدلے ہدیہ قبول کرنا حرام ہے کیونکہ یہ رشوت ہے ۱۲ اور ربٰوا سکو ربا کہا گیا ہے۔ یہ حرمت اُس صورت میں ہے کہ جب کسی ایسے کام کے متعلق سفارش کی جائے جو مشروع الیہ (سفارش کرنیوالے) پر اسکا کرنا فرض ہے جیسا مظلوم کو ظالم سے چھڑانا یا اسمیں اسکا کرنا حرام ہے جیسا کہ کسی ظالم کو رعیت پر حاکم مقرر کرنا۔ اور اگر کسی مباح کام کے متعلق سفارش کی جائے اور اسکے عوض میں ہدیہ قبول کیا جائے تو یہ جائز ہو سکتا ہے کیونکہ یہ احسان کا بدلہ ہے ۱۲

سلہ اس حدیث سے رشوت کی حرمت ثابت ہوتی ہے رشوت لینے اور دینے اور دلانیوالا سب گنہگار ہیں۔

سلہ اس حدیث سے حیوانات کو بعوض قرض لینا معلوم ہوتا ہے۔ اور اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور جمہور علمائے سلف وخلف اس حدیث کی وجہ سے اسکو جائز کہتے ہیں اور حنفیہ کے نزدیک حیوانات کو قرض لینا جائز نہیں۔

سلہ مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی تر کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے۔ اور اگر بالی میں کا گیہوں یعنے کھیت بیچا جائے گیہوں کے بدلے تو اسکو بھی مزابنہ اور کبھی محاقلہ کہتے ہیں ۱۲ اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعی فیہ۔

مِنْ رِوَايَةِ عَطَاءٍ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ. وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ

عطا کی روایت سے اور اسکے راوی ثقہ ہیں اور صحیح کہا اسے ابن القطان نے اور روایت ہے ابی امامہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جس نے سفارش کی اپنے بھائی کی

شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ

پھر بھیجا مشفوع الیہ (سفارش کرانے والے) نے تحفہ اور اس نے قبول کر لیا تو داخل ہوا بڑے دروازے میں بیاج کے

الرِّبَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ، وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

دروازوں میں سے روایت کیا اسے احمد اور ابوداؤد نے اور اسکی سند میں کلام ہے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِي

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا لعنت فرمائی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے والے

وَالْمُرْتَشِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

اور لینے والے (دونوں) پر سلہ روایت کیا اسے ابوداؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسے (ترمذی نے) اور اسی کی روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ

علیہ وآلہ نے حکم دیا اسکو کہ اسباب تیار کرے لشکر کا تو اونٹ ختم ہو گئے پھر حکم فرمایا کہ لے

عَلَى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ. قَالَ: فَكُنْتُ آخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

اونٹ صدقے کے اونٹوں کی ضمانت پر یعنے جب صدقے کے اونٹ آوینگے تو انکو ادا کر دیے جاوینگے کہا پھر میں لیتا تھا ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

روایت کیا اسے حاکم اور بیہقی نے اور اسکے راوی معتبر ہیں۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ

عنہما سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزابنہ سے سلہ

أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ

یعنے بیچے اپنے باغ کا میوہ (اس طرح) یعنے کہ اگر باغ ہو کھجوروں کا تو پیمانہ کی ہوئی کھجور سے اور اگر انگور کا باغ ہو تو کشمش

بِزَبِيبٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ، نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ.

پیمانہ کی ہوئی سے اور اگر کھیت ہو تو پیمانہ کیے ہوئے غلے سے ان سب سے پیغمبر خدا صلعم نے منع فرمایا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں نے

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ،

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حال میں کہ آپ پوچھے گئے خریدنے سے تر کھجور کے خشک کھجور کے بدلے

فَقَالَ: أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ، وَصَحَّحَهُ

تو فرمایا آپ نے کیا کم ہو جاتی ہے تر کھجور جب سوکھ جائے عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ) تو منع کیا آپ نے اس سے روایت کیا اسے پانچوں نے اور صحیح کہا اسکو

سلے اس بیع کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کسی چیز کو ایک میعاد تک ادھار کے طور پر خرید کرتا ہے جب وہ میعاد پوری ہو جاتی ہے اور وہ شخص ادا نہیں کر سکتا تو وہ بائع سے کہتا ہے کہ وہ چیز ایک دوسری میعاد تک میرے ہاتھ بیچ دے اور بعض نے اسکی صورت اس طرح بیان کی ہے کہ

ابن المديني والترمذي وابن حبان والحاكم وعن ابن عمر رضي

علی بن المدینی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے اور روایت ہے ابن عمر رضی

الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن بيع الكالئ

اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے سے ادھار کے بدلے ادھار کے

بالكالئ يعني الدين بالدين رواه إسحق والبزار بإسناد ضعيف

یعنی قرض کو قرض پر بیچنے سے روایت کیا ہے اسحاق اور بزار نے ساتھ سند ضعیف کے

باب الرخصة في العرايا وبيع الأصول والثمار

باب ہے رخصت کا عرایا میں اور درختوں اور پھلوں کے بیچنے کے بیان میں

عن زيد بن ثابت رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه و

روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

آله وسلم رخص في العرايا أن تباع بخرصها كيلا متفق عليه ولمسلم رخص

آلہ وسلم نے عرایا کا میوہ اٹکل کرکے پیمانہ کی ہوئی کھجوروں سے بیچنے میں اجازت دی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت

في العرية يأخذها أهل البيت بخرصها تمرا يأكلونها رطبا وعن

میں یوں ہے کہ آپ نے عریہ میں رخصت دی کہ گھر والے عریہ (کا میوہ) لے لیویں خشک کھجوروں کے ساتھ اندازہ کرکے (اور خود) [illegible]

أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رخص في بيع العرايا بخرصها من التمر فيما دون خمسة أوسق أو في

اجازت دی عرایا کے بیچنے میں انکے پھل کو اندازہ کرکے خشک کھجوروں سے پانچ وسق سے کم میں یا پانچ

خمسة أوسق متفق عليه وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال نهى

وسق میں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا منع فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میوہ کے بیچنے سے پہلے میوہ کی خرید و فروخت سے منع فرمایا

نهى البائع والمبتاع متفق عليه وفي رواية وكان إذا سئل عن صلاحها

بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب پوچھے جاتے انکے پختے ہونے

قال حتى تذهب عاهته وعن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه

فرماتے یہاں تک کہ اسکی آفت جاتی رہے۔ اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن بيع الثمار حتى تزهو قيل و

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میووں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ خوبصورت ہو جاویں کسی نے پوچھا کہ

ما زهوها قال تحمار وتصفار متفق عليه واللفظ للبخاري وعن أنس

کیا ہے خوبصورتی انکی فرمایا وہ سرخ ہو جاتے ہیں اور زرد ہو جاتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے اور روایت ہے انس

مثلاً زید نے عمرو سے ایک خاص کپڑا لینا ہے اور بکر نے عمرو سے دس درہم لینے ہیں پس زید بکر سے کہتا ہے کہ جو کپڑا مجھے عمرو سے لینا ہے وہ مجھے ان دس درہموں کے بدلے جو تو نے عمرو سے لینے ہیں بیچ دے پس بکر کہتا ہے کہ میں نے اسکو قبول کیا۔ چونکہ ان دونوں صورتوں میں بیع قبل از قبض ہے اسلیے یہ ناجائز ہے ۱۲

سلے قولہ العرایا۔ عرایا جمع عریہ کی ہے اور عریہ اس کھجور کے درخت کو کہتے ہیں جو عاریۃً کسی محتاج آدمی کو میوہ کھانے کیلیے دیا ہوا ہو ۱۲

سلے اصول جمع ہے اصل کی اور اصل جڑ کو کہتے ہیں بیع اصول سے درختوں کا بیچنا مراد ہے ۱۲

سلے قولہ اوسق جمع وسق کی ہے اور وسق ایک سو ترسٹھ سیر دو چھٹانک کا ہوتا ہے اور پانچ وسق کے آٹھ سو پندرہ سیر دس چھٹانک ہوتے یعنی بیس من پندرہ سیر دس چھٹانک ۱۲

سلے قولہ عاھۃ آفت کو کہتے ہیں جو میووں کو پہنچتی ہے۔ سلے بیع کی اس صورت سے اسلیے منع فرمایا کہ میوہ جب تک خوب پختہ نہیں ہوتا [illegible]

انتظار اس میں آفت آنے کا نہیں ہو سکتا اور پختگی کا انتظار کرنے میں دھوکے کی صورت موجود ہے کہ نامعلوم پختگی کے وقت ان پر کوئی آفت آ جائے اور تباہ ہو جاوے

میوہ جات کے بیچنے کی کئی صورتیں ہیں۔ بعض ان میں سے جائز ہیں اور بعض ناجائز ۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

161

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کھیتی پک جائے تو غلے کو بالیوں کے اندر فروخت کرنا جائز ہے نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اہل کوفہ اور اکثر علماء کے اس قول کی دلیل ہے کہ غلے کو بالیوں کے اندر پختگی کے بعد فروخت کرنا درست ہے اور یہی مذہب ہے، لا شافعیہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر غلہ اس قسم کا ہو کہ اسکے دانے بالیوں میں صاف نظر آئیں جیسے جو، جوار، باجرہ وغیرہ تو پختگی کے بعد اسکا بیچنا درست ہے اور اگر بالیوں میں دانے چھپے ہوئے ہوں جیسے گیہوں کی، مونگ، ماش تو اسکی بیع درست نہیں ۱۲

ف: قولہ لو بعت من اخیک یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ درخت پر میوہ کو جب کوئی آفت پہنچ جائے تو جو کچھ نقصان ہو اور بائع کا نقصان ہوگا

ف: یعنے اگر بعد عقد کے کوئی آفت پھل کو مار جاوے تو بائع کو مشتری سے درگذر کرنا چاہیے ۱۲

ف: قولہ السلم سلم نام ہے اس بیع کا کہ بالفعل درہم یا اشرفی دے اور مبیع یعنے ایک جنس ٹھہرا لے کہ اتنی مدت میں دیگا ایک مہینہ یا دو مہینے تک مثلاً ایک شخص کو سو روپیہ دیا اور اس سے ٹھہرا لیا کہ دو مہینے میں گیہوں یا کسی قسم کی کچھ لے لینگے اسکو عربی میں بیع سلم کہتے ہیں اور کبھی سلف بھی اس کو کہتے ہیں ۱۲

ف: قولہ فی کیل معلوم اور جو کوئی بیع سلم کرے اس چیز میں کہ ناپی جاتی ہے تو کیل معین ٹھہرا لے یا تولی جاتی ہے جیسے زعفران تو تول کرے وزن معین میں مثلاً چار تولہ یا پانچ تولہ اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینہ یا دو مہینے یا اس سے زیادہ اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ مدت معلوم کا ہونا اس میں شرط ہے۔ اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک اور امام احمد کا اور امام شافعی رحمہ کے نزدیک مدت معلوم کا ہونا اس میں مشروط نہیں ہے۔

وعن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا

بيع العنب حتى يسود وعن بيع الحب حتى يشتد رواه الخمسة

بیچنے سے انگور کے یہاں تک کہ سیاہ ہو جاوے اور بیچنے سے غلے کے یہاں تک کہ سخت ہو جاوے روایت کیا اسے پانچوں نے

إلا النسائي وصححه ابن حبان والحاكم وعن جابر بن عبد الله رضي

سوائے نسائی کے اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لو بعت

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر بیچے تو

من أخيك ثمرا فأصابته جائحة فلا يحل لك أن تأخذ منه شيئا

اپنے بھائی کے پاس میوہ اور اسکو آفت مار جاوے تو تجھکو اس سے کچھ لینا حلال نہیں

بم تأخذ مال أخيك بغير حق رواه مسلم وفي رواية له أن النبي صلى

کیونکر لیگا تو اپنے بھائی کا مال ناحق روایت کیا اسے مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں (یوں) ہے کہ رسول خدا صلی

الله عليه وآله وسلم أمر بوضع الجوائح وعن ابن عمر رضي الله تعالى

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آفتوں کے رکھ دینے (اور درگذر کرنے) کا ارشاد فرمایا اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من ابتاع نخلا بعد أن

عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جس کسی نے درخت پیوند کرنے کے پیچھے خریدے

تؤبر فثمرتها للبائع الذي باعها إلا أن يشترط المبتاع متفق عليه

تو انکا پھل بیچنے والے کا ہے مگر جب خریدنے والا شرط کر لے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

أبواب السلم والقرض والرهن

باب ہیں سلم اور قرض اور گرو کے بیان میں

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قدم النبي صلى الله عليه و

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تشریف لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و

آله وسلم المدينة وهم يسلفون في الثمار السنة والسنتين فقال

آلہ وسلم مدینہ منورہ میں اور وہاں کے لوگ سلف کرتے تھے میووں میں ایک ایک برس دو دو برس تب فرمایا

من أسلف في تمر فليسلف في كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل

جو سلف کرے میووں میں تو سلف کرے ناپ معین میں اور وزن معین میں مدت

معلوم متفق عليه وللبخاري من أسلف في شيء وعن عبد الرحمن بن

معین تک یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری کی (روایت میں) ہے جو سلف کرے کسی چیز میں۔ اور روایت ہے عبد الرحمن بن

أبزى وعبد الله بن أبي أوفى رضي الله تعالى عنهما قالا كنا نصيب المغانم

ابزیٰ اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دونوں نے کہا ہم پاتے تھے غنیمت

له اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز عقد سلم کرنے کے وقت موجود نہ ہو اس میں عقد سلم جائز ہے۔ امام شافعی رح اور امام مالک رح کا یہی مذہب ہے

مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكان يأتينا أنباط من أنباط الشام

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارے پاس گروہ آتے تھے شام کے گروہوں سے

فنسلفهم في الحنطة والشعير والزبيب وفي رواية والزيت إلى أجل

تو ہم ان کو گیہوں اور جو اور انگور خریدنے کے لیے اول روپیہ دیتے اور ایک روایت میں ہے اور تیل

مسمى قيل أكان لهم زرع قال ما كنا نسألهم عن ذلك رواه البخاري وعن

وقت معین تک کسی نے کہا کیا ان کے پاس کھیتی ہوتی تھی ان دونوں نے کہا ہم نہیں پوچھتے تھے ان سے یہ بات روایت کیا اسے بخاری نے

أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا

من أخذ أموال الناس يريد أداءها أدى الله عنه ومن أخذها

جس نے لیا لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے ادا کرے گا اس سے اللہ اور جس نے لیا مال

يريد إتلافها أتلفه الله تعالى رواه البخاري وعن عائشة رضي الله

تلف کرنے کی نیت سے تلف کرے گا اسے اللہ تعالیٰ روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ

تعالى عنها قالت قلت يا رسول الله إن فلانا قدم له بز من الشام فلو

تعالیٰ عنہا سے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ فلانے کی آئی ہے بزازی شام سے اگر

بعثت إليه فأخذت منه ثوبين بنسيئة إلى ميسرة فأرسل إليه

آپ کسی کو اس کی طرف بھیجیں تو اس سے دو کپڑے [illegible] تو آپ نے اس کو بھیجا اس [illegible]

فامتنع أخرجه الحاكم والبيهقي ورجاله ثقات وعن أبي هريرة رضي

[illegible] روایت کیا اسے حاکم اور بیہقی نے اور راوی اس کے ثقہ ہیں۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الظهر يركب بنفقته

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]

إذا كان مرهونا ولبن الدر يشرب بنفقته إذا كان مرهونا وعلى الذي

[illegible]

يركب ويشرب النفقة رواه البخاري وعنه رضي الله تعالى عنه قال

[illegible]

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يغلق الرهن من صاحبه الذي

فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]

رهنه له غنمه وعليه غرمه رواه الدارقطني والحاكم ورجاله ثقات إلا أن

[illegible] روایت کیا اسے دارقطنی اور حاکم نے [illegible]

المحفوظ عند أبي داود وغيره إرساله وعن أبي رافع أن النبي صلى الله

[illegible] اور روایت ہے ابو رافع سے [illegible] پیغمبر خدا صلے اللہ

له ... انکے نزدیک عقد کی صحت کے لیے یہ شرط ہے کہ میعاد کے ختم ہونیکے وقت موجود ہو اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہ شرط ہے کہ وہ چیز عقد کے وقت سے لیکر میعاد کے ختم ہونے تک موجود رہے۔

عه قولہ قد بعث یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ کوئی چیز قرض لینا یا دینا اس شرط پر کہ جب ہو جائے ادا کی جائے گی درست ہے۔

سه قولہ الظہر یرکب یعنے دانہ اور چارہ کے بدلے جانور کی پیٹھ پر چڑھنا اور اسکا دودھ پینا گرو لینے والے کے لیے درست ہے گرو رکھنے والا خواہ اذن دے خواہ نہ دے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اس پر صریح یہ حدیث اور یہی مذہب ہے امام احمد رح اور اسحق اور حسن اور لیث رح وغیرہ کا موافق ظاہر حدیث کے —

[illegible]

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرض کے ادا کرنے کے وقت اچھی چیز دینا مستحب ہے اور جب عقد کے اندر یہ شرط نہ کی جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ موطا امام مالک میں ہے کہ ابن عمر رض کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن میں نے ایک آدمی کو قرض دیا ہے اور میں نے اسکے ساتھ یہ شرط کی ہے کہ میری چیز سے اچھی چیز مجھے دینا۔ انہوں نے فرمایا یہ تو سود ہے اس نے کہا پس آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ قرض کے تین قسم ہیں ایک یہ کہ تو کسی شخص کو قرض دے اور اس سے تجھے صرف اللہ کی رضامندی مقصود ہو پس اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی دوسرا یہ کہ جسکو تو قرض دیوے اسکی رضامندی مطلوب ہو پس اس سے اس شخص کی رضامندی حاصل ہوگی۔ تیسرا یہ کہ کسی کو قرض دیکر حلال کے عوض حرام کمائے پس یہ سود ہے۔ سائل نے کہا کہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تو اس تمسک کو پھاڑ دے اگر وہ ویسی ہی چیز تجھے دیوے جیسی کہ تیری چیز تھی تو اسکو قبول کر اور اگر اس سے ردی چیز دے تو اسکے قبول کر لینے میں تجھے ثواب ملیگا اور اگر وہ اپنی خوشی سے اس سے اچھی چیز دیوے تو یہ اسکا شکریہ ہے اور تجھے مہلت دیے کا اجر ملیگا۔

سلہ تو اس کا [illegible] مال جسے بیچنے کو [illegible] کسی نے مال خرید لیا پھر خریدنے والا مفلس ہوگیا اور [illegible] اس مال کے اسکے پاس [illegible] تو بائع کو پہنچتا ہے کہ فسخ کردے بیع اور لے اپنا مال اس سے واپس لے۔ اور یہی مذہب ہے جمہور کا۔ لیکن خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں حنفیہ نے کہتے ہیں کہ حق نہیں ہے بائع کو ساتھ عین مبیع کے لینے کا بلکہ [illegible] وہ [illegible] مثل دوسرے قرضخواہوں کا بھی اس مال میں حق ہے۔ کذا فی المسک

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ

علیہ وآلہ وسلم نے قرض لیا ایک شخص سے ایک جوان اونٹ پھر آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ

الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقَالَ لَا أَجِدُ إِلَّا خِيَارًا فَقَالَ

آئے تو آپ نے ابو رافع کو ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو اسکا اونٹ ادا کردو تو ابو رافع نے کہا میں نہیں پاتا ہوں مگر بہتر فرمایا اسکو

أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

عمدہ ہی دیدے کیونکہ وہ لوگ نیک ہیں جو اچھا ادا کرتے ہیں (اپنے حقوق کو) روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے علی رضی

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلُّ قَرْضٍ

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو قرض کہ حاصل کرے

جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا رَوَاهُ الْحَارِثُ ابْنُ أَبِي أُسَامَةَ وَإِسْنَادُهُ سَاقِطٌ وَلَهُ

نفع وہ بیاج ہے روایت کیا اسے حارث بن ابی اسامہ نے اور اسناد اسکی ساقط ہے اور اسکا ایک

شَاهِدٌ ضَعِيفٌ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ

ضعیف شاہد ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیہقی کے نزدیک

وَآخَرُ مَوْقُوفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ

اور دوسرا موقوف شاہد ہے عبد اللہ بن سلام رض سے بخاری کے نزدیک

بَابُ التَّفْلِيسِ وَالْحَجْرِ

کسی کے مفلس ہونے اور اسکو تصرفات سے روکنے کا بیان

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

روایت ہے ابو بکر بن عبد الرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ

سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس نے پالیا اپنا مال بعینہ

عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ

تو وہ دوسرے سے (یعنی دوسرے قرض لینے والوں سے) اس مال کا زیادہ حقدار ہے سلہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسکو ابو داؤد اور

مَالِكٌ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُرْسَلًا بِلَفْظِ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا

مالک نے ابو بکر بن عبد الرحمن کی روایت سے بیان کیا ہے مرسل کر کے ان لفظوں سے کہ جس شخص نے بیچا مال

فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَ مَتَاعَهُ

اور خریدنے والا مفلس ہو گیا اور نہ وصول کیا بیچنے والے نے اس مبیع کی قیمت سے کچھ اور اپنا مال بعینہ

بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ

اس نے پالیا تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہے اور اگر خریدنے والا مر گیا تو اسباب والا برابر ہے دوسرے قرضخواہوں کے ساتھ

وَوَصَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَضَعَّفَهُ تَبَعًا لِأَبِي دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

اور موصول کیا اسے بیہقی نے اور ضعیف کہا (بیہقی نے) اسے سبب اتباع ابو داؤد کے اور روایت کیا ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

ف اگر مشتری نے قرض کا کچھ حصہ ادا کر دیا ہے تو اس صورت کے متعلق جمہور علماء کہتے ہیں کہ بائع باقی مبیع کا بھی حقدار نہیں ہوگا بلکہ دوسرے قرضخواہوں کے ساتھ برابر ہوگا اور اس چیز کو یا اسکی قیمت کو سب قرضخواہ حصہ رسدی کے مطابق تقسیم کرینگے۔ اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ بائع اپنی چیز کا زیادہ حقدار ہے اور اگر مشتری مر جائے اور مبیع چیز موجود ہے تو اسکے متعلق امام مالک اور امام احمد فرماتے ہیں کہ بائع اپنی چیز کا زیادہ حقدار نہیں رہتا بلکہ سب قرضدار اسکے برابر حقدار ہیں۔ اور امام شافعی رحمہ فرماتے ہیں کہ بائع اپنی چیز کا زیادہ حقدار ہے ۱۲

من رواية عمر بن خلدة قال أتينا أبا هريرة رضي الله تعالى عنه في صاحب لنا

قد أفلس فقال لأقضين فيكم بقضاء رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم من أفلس أو مات فوجد رجل متاعه بعينه فهو أحق به وصححه الحاكم

وضعفه أبو داود وضعف أيضا هذه الزيادة في ذكر الموت وعن عمرو

ابن الشريد عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لي

الواجد يحل عرضه وعقوبته رواه أبو داود والنسائي وعلقه البخاري

وصححه ابن حبان وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال

أصيب رجل في عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في ثمار ابتاعها

فكثر دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تصدقوا عليه فتصدق

الناس عليه فلم يبلغ ذلك وفاء دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم لغرمائه خذوا ما وجدتم وليس لكم إلا ذلك رواه مسلم وعن ابن كعب

ابن مالك عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حجر على معاذ ماله و

باعه في دين كان عليه رواه الدارقطني وصححه الحاكم وأخرجه أبو داود

مرسلا ورجح وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال عرضت على النبي صلى الله

عليه وآله وسلم يوم أحد وأنا ابن أربع عشرة سنة فلم يجزني وعرضت

ف قولہ لی الواجد الخ یعنے غنی ہو کر جو قرضخواہ کا قرض نہ ادا کرے تو مباح ہوتی ہے آبروریزی اسکی اور سزا دینی اسکی کہ کلام سخت کہا جاوے اسکو اور قید کرے اسکو حاکم کے حکم سے اسلئے کہ دیر کرنا اسکا ظلم ہے ۱۲ ف قولہ ولیس لکم الا ذلک یعنے نہیں پہنچتا تم کو تنبیہ کرنا اور قید کرنا اسکو بسبب ظاہر ہونے افلاس اسکے کے پس واجب ہے مہلت دینی [illegible] ف قولہ حجر [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم [illegible] مفلس [illegible] منع کرے اور خرچ نہ کرنے دے [illegible]

۱۶۵	ع ۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موئے زہار پیدا ہو جانے سے آدمی بالغ ہو جاتا ہے۔ غالباً اس میں سب کا اتفاق ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ بلوغ سے پہلے احکام شرعیہ فرض نہیں ہوتے۔ تقریر مختصر ۱ ۵ تو ابن خمس عشرۃ الخ وجہ ذکر اس حدیث کی یہاں یہ ہے کہ جسکی عمر پندرہ برس

يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ

خندق کے دن (یعنے جنگ احزاب میں) اور میں پندرہ برس کا تھا تو اجازت دی مجھے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت میں بیہقی کے

فَلَمْ يُجِزْنِي وَلَمْ يَرَنِي بَلَغْتُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

(یوں) ہے پس نہ اجازت دی اور مجھے بالغ نہ سمجھا اور صحیح کیا اسے ابن خزیمہ نے۔ اور روایت ہے عطیہ قرظی

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ہم قریظہ کے دن حاضر کیے گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ مِمَّنْ

(حالت کفر میں) تو جس شخص کے موئے زہار تھے وہ قتل کیا گیا اور جسکے نہ تھے وہ چھوڑا گیا تو میں ان میں تھا جنکے

لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ

موئے زہار نہ تھے پس میں بھی چھوڑا گیا۔ روایت کیا اسے چاروں نے۔ اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے۔ اور روایت ہے

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

عمرو بن شعیب رضی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ اپنے دادا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَفِي لَفْظٍ لَا يَجُوزُ

وسلم نے فرمایا عورت کو کچھ چیز کسی کو بخشنا جائز نہیں سوا اذن خاوند کے اور ایک روایت میں (یوں) ہے نہیں جائز ہے

لِلْمَرْأَةِ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَصْحَابُ

عورت کو حکم اپنے مال میں جب اسکا خاوند اسکی عصمت کا مالک ہو۔ روایت کیا اسے احمد اور اصحاب

السُّنَنِ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ رَضِيَ اللهُ

سنن نے سوائے ترمذی کے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور روایت ہے قبیصہ بن مخارق رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ

تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگنا

لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ

حلال نہیں مگر ایک کو تین میں سے ایک آدمی کہ اٹھایا اس نے تاوان پس حلال ہے اسکو مانگنا یہانتک کہ پہنچ جاوے اسکو پھر بند رہے

وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ

اور ایک وہ آدمی کہ پہنچے اسے آفت اور تباہ کر دیا اس نے اسکا مال پس حلال ہے اسکو مانگنا یہانتک کہ پہنچ جاوے

قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى

گذران کے موافق کو اور ایک مرد کہ پہنچا اسکو فاقہ اور اسکی قوم سے تین شخص عقل والوں نے شہادت دی کہ

مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بیشک اسکو فاقہ ہو گیا ہے پس حلال ہے اسکے لیے مانگنا روایت کیا اسے مسلم نے

بَابُ الصُّلْحِ

صلح کا بیان

کی نہیں ہے اسکی بیع وغیرہ کا تصرف جائز نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حد بلوغ کی پندرہ برس ہے۔ ۲ ۵ اس حدیث کے ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں بھی تصرف نہیں کرسکتی۔ جمہور علماء کہتے ہیں کہ عورت اپنے مال میں شوہر کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کی مجاز ہے۔ چنانچہ جب آپ نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں پھینکنے لگیں اور حضرت بلال رضی ان کو چادر میں اکٹھا کرنے لگے۔ صرف طاؤس اس حدیث کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں بھی تصرف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مسک ۳ ۵ صلح کئی ایک قسم ہے صلح مسلم کی کافر کے ساتھ صلح مرد کی عورت کے ساتھ صلح حاکم و باغی اور جماعت اہل حق کے درمیان اور دو متخاصمین (جن آپس میں ایک دوسرے کیساتھ خصومت ہو) کے درمیان اور صلح دو مسلمانوں کے درمیان خصومت اور اسی کو خصوصاً صلح سے تعبیر کرتے ہیں جو مولف اور مخلوق میں واقع ہو اور یہی قسم یہاں مراد ہے

سلہ جسطرح کہ مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے اسیطرح اہل اسلام اور کفار کے درمیان بھی صلح جائز ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۶ھ میں کفار مکہ کے ساتھ بمقام حدیبیہ مصالحت کی تھی اور اس حدیث میں خاص مسلمانوں کا ذکر اسلیے ہے کہ احکام شرعیہ کے مخاطب اہل اسلام ہی ہیں اور انہی کو کتاب اور سنت کے احکام پر چلنے والے ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَأَنْكَرُوْا عَلَيْهِ لِأَنَّ رِوَايَةَ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ ضَعِيْفٌ وَكَأَنَّهُ اعْتَبَرَهُ بِكَثْرَةِ طُرُقِهِ وَقَدْ صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

روایت ہے عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں صلح جائز ہے سلہ مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان اپنی شرطوں پر ثابت رہیں مگر جو شرط حرام کرے حلال کو سلہ یا حلال کرے حرام کو روایت کیا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے (ترمذی نے) اور انکار کیا اس پر محدثین نے اسواسطے کہ کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف کی روایت ضعیف ہے اور گویا کہ ترمذی نے اس حدیث کو کثرت طرق کی وجہ سے اعتبار کر لیا اور بیشک صحیح کہا اسی ابن حبان نے

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا لِيْ أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حدیث سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع نہ کرے ہمسایہ ہمسایہ کو کہ گاڑے لکڑی اپنی دیوار میں پھر فرماتے ابو ہریرہ (جب یہ حدیث سنا لیتے) کیا ہوا کہ میں دیکھتا ہوں تمکو اس سے منہ پھیرنے والے۔ اللہ کی قسم البتہ میں ڈالونگا اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے درمیان

وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيْهِ بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ

ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلال نہیں کسی آدمی کو کہ لیوے لاٹھی اپنے بھائی کی بغیر اسکی رضامندی کے

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

روایت کیا اسے ابن حبان اور حاکم نے اپنی اپنی صحیحوں میں

بَابُ الْحَوَالَةِ وَالضَّمَانِ

حوالہ اور ضمانت کا بیان

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَمَنْ أُحِيْلَ فَلْيَحْتَلْ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹال مٹول کرنا مالدار کا ظلم ہے اور جب حوالہ کیا جائے ایک تمہارا کسی مالدار پر تو چاہیے کہ قبول کرے متفق علیہ اور احمد کی روایت میں ہے کہ جس کا حوالہ کیا جائے تو چاہیے کہ قبول کرے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ

اور جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا مر گیا ایک شخص

سلہ حلال کو حرام ٹھہرانے کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص نکاح کرنے کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ یہ شرط کرتا ہے کہ میں تیرے نکاح کے بعد تیری موجودگی میں کسی دوسری عورت سے نکاح نہ کرونگا یا بائع مشتری سے یہ شرط کرتا ہے کہ جو مال میں تیرے پاس فروخت کرتا ہوں تجکو اسے بیع کرنا حرام ہوگا یہ ایسی شرطیں باطل ہیں اور چونکہ مسلمان کو چار عورتوں تک نکاح میں رکھنے کی اجازت ہے اسلیے اس شرط کے بعد بھی وہ اور نکاح کرسکتا ہے اور اسی طرح خریدی ہوئی چیز جو مشتری کی ملک ہو چکی اسیطرح وہ بیچ سکتا ہے [illegible]

سلہ مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو ایسے ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنے کی ضرورت ہو تو سکو چاہیے کہ منع نہ کرے امام احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ ہمسایہ مجبور ہے [illegible]

[illegible]

۱۶۷ اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ میت کیطرف سے اسکے قرضہ کی ضمانت درست ہے دوسرا یہ کہ جو شخص میت کیطرف سے ضامن ہو تو وہ اداکرے اور قرضہ میت کے ترکہ سے وصول نہیں کرسکتا تیسرا یہ کہ اسکے قرضہ کی ضمانت سے اسکو نفع ہوتا ہے چوتھا یہ کہ قرض کے بارے میں نہایت

منا فغسلناه وحنطناه وكفناه ثم أتينا به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقلنا تصلي عليه فخطا خطا ثم قال أعليه دين قلنا ديناران فانصرف فتحملهما أبو قتادة فأتيناه فقال أبو قتادة الديناران علي فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حق الغريم وبرئ منهما الميت فقال نعم فصلى عليه رواه أحمد وأبو داود والنسائي وصححه ابن حبان والحاكم

وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يؤتى بالرجل المتوفى عليه الدين فيسأل هل ترك لدينه من قضاء فإن حدث أنه ترك وفاء صلى عليه وإلا قال صلوا على صاحبكم فلما فتح الله عليه الفتوح قال أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم فمن توفي وعليه دين فعلي قضاؤه متفق عليه وفي رواية للبخاري فمن مات ولم يترك وفاء

وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا كفالة في حد رواه البيهقي بإسناد ضعيف

باب الشركة والوكالة

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ مَا لَمْ یَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَإِذَا خَانَهٗ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں دو شریکوں میں تیسرا ہوں (یعنی انکا مددگار رہوں) جبتک نہ خیانت کی ایک نے ان میں سے دوسرے کی پس جب

خَرَجْتُ مِنْ بَیْنِهِمَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاکِمُ وَعَنِ السَّائِبِ

ایک نے دوسرے کی خیانت کی نکل جاتا ہوں میں دونوں کے درمیان سے (یعنی انکی مدد نہیں کرتا) [1] روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور روایت ہے سائب

الْمَخْزُوْمِیِّ أَنَّهٗ کَانَ شَرِیْکَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْبِعْثَةِ

مخزومی سے کہ سائب شریک تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کے مبعوث ہونے سے پہلے

فَجَاءَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأَخِیْ وَشَرِیْکِیْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ

پس آیا (سائب) فتح مکہ کے دن پس فرمایا آپ نے خوش آمدید میرا بھائی اور میرا شریک [2] روایت کیا اسے احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت ہے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اشْتَرَکْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا شریک ہوا میں اور عمار اور سعد

فِیْمَا نُصِیْبُ یَوْمَ بَدْرٍ الْحَدِیْثَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَغَیْرُهٗ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اس چیز میں جو پاویں ہم بدر کے دن آخر حدیث تک روایت کیا اسے نسائی وغیرہ نے اور روایت ہے جابر بن عبد

اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوْجَ إِلٰی خَیْبَرَ فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ارادہ کیا میں نے نکلنے کا خیبر کی طرف تو آیا میں پیغمبر خدا صلے اللہ

عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا أَتَیْتَ وَکِیْلِیْ بِخَیْبَرَ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا

علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس فرمایا آپ نے جب تو آوے میرے وکیل کے پاس خیبر میں تو لیجیو اس سے پندرہ وسق [3]

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهٗ وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ

روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسے۔ اور روایت ہے عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت رسول

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِیْنَارٍ یَشْتَرِیْ لَهٗ أُضْحِیَّةً الْحَدِیْثَ

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایک دینار دے کر بھیجا تاکہ خریدے آپ کے واسطے قربانی آخر حدیث تک

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ أَثْنَاءِ حَدِیْثٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ

روایت کیا اسے بخاری نے ایک حدیث کے درمیان میں اور وہ گذر چکی ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عُمَرَ

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر کو

عَلَی الصَّدَقَةِ الْحَدِیْثَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ

صدقہ پر آخر حدیث تک متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ پیغمبر

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّیْنَ وَأَمَرَ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کئے تریسٹھ اونٹ اور حکم کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ أَنْ یَذْبَحَ الْبَاقِیَ الْحَدِیْثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ

عنہ کو کہ ذبح کریں باقی کو آخر حدیث تک روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی

[1] اس حدیث میں شراکت (کاروبار کرنے) کی ترغیب ہے۔ بشرطیکہ اس میں خیانت نہ کیجائے اور خیانت کے ساتھ اس سے پرہیز کرنے کی تاکید ہے کیونکہ پہلی صورت میں حق تعالیٰ کی اعانت و امداد ہونے سے اس میں برکت ہوتی ہے اور دوسری صورت میں خیانت کی وجہ سے اس میں خسارہ اور نقصان ہوتا ہے [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سے پہلے بھی شرکت کا دستور تھا۔ اور اسلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز رکھا [3] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسب میں شرکت جائز ہے اور اسکو شرکت ابدان کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رح اسکی صحت اور جواز کے قائل ہیں اور امام شافعی رح اسکو ناجائز کہتے ہیں [4] اور آخر حدیث کا یوں ہے پھر اگر وہ وکیل تجھ سے نشانی طلب کرے تو تو اسکی ہنسلی پر ہاتھ رکھنا [5] اور آخر حدیث کا یوں ہے کہا گیا ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زکوٰۃ نہیں دی۔ آپ نے فرمایا ابن جمیل تو اسواسطے نہیں دیتا کہ فقیر تھا اور اللہ نے اسے غنی کر دیا (طرح طرح کا لطف اللہ کے)۔ ... کیونکہ تغیر ہو کے بعد جب ... تو ... اور ... نے زرہیں وقف کر دیں۔ اور عباس کی زکوٰۃ میرے پر ہے ... اور ابن جمیل منافق تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے توبہ کی تھی ۱۲

ـــه اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدود میں بھی وکالت درست ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو حد قائم کرنیکا حکم دیا تھا وہ انکا وکیل ہوا اور یہ حدیث مفصل طور پر کتاب الحدود میں آئیگی ۱۲ ـــه قولہ باب الاقرار۔ لغت میں اقرار کے معنے ثابت کرنے کے ہیں اور شرع میں خبر دینا انسان کا اُس حق کے جو اُس پر ہے اور غیر کے لئے ہو ۱۲

الله تعالى عنه في قصة العسيف قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اللہ تعالے عنہ سے عسیف کے قصہ میں فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

واغد يا أنيس على امرأة هذا فإن اعترفت فارجمها الحديث متفق عليه

تو صبح کو جا اے انیس اس مرد کی عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے (زنا کا) تو سنگسار کر اُسے آخر حدیث تک یہ حدیث متفق علیہ ہے

باب الإقرار

اقرار کا بیان

عن أبي ذر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وآله وسلم قل الحق ولو كان مرا صححه ابن حبان في حديث طويل

وآلہ وسلم نے کہہ سچ اگرچہ تلخ ہو (یعنی لوگوں کو برا معلوم ہو) صحیح کہا اسے ابن حبان نے بڑی حدیث میں ـــه

باب العارية

عاریت کا بیان

عن سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا

صلى الله عليه وآله وسلم على اليد ما أخذت حتى تؤديه رواه أحمد

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کے ذمہ ہے جو لیا اُس نے یہانتک کہ ادا کرے اسکو (یعنی عاریت کا پھیر دینا واجب ہے) روایت کیا اسے احمد

والأربعة وصححه الحاكم وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال

اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم أد الأمانة إلى من ائتمنك ولا تخن

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادا کر امانت اُس شخص کو جس نے امانت رکھی تیرے پاس اور خیانت نہ کر

من خانك رواه أبو داود والترمذي وحسنه وصححه الحاكم واستنكره

اُس شخص کی جس نے تیری خیانت کی روایت کیا اسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور حسن کہا اسے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور منکر کہا اسے

أبو حاتم الرازي وعن يعلى بن أمية رضي الله تعالى عنه قال قال لي

ابو حاتم رازی نے اور روایت ہے یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا مجھ کو

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا أتتك رسلي فأعطهم ثلاثين درعا

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تیرے پاس میرے بھیجے ہوئے آئیں تو دینا انہیں تیس زرہیں

قلت يا رسول الله أعارية مضمونة أو عارية مؤداة قال بل عارية مؤداة

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کسطور لیتے ہیں آیا عاریت ضمانی کیلئے کے طور پر یا عاریت ادا کیلئے کے طور پر فرمایا بلکہ عاریت ادا کیلئے کے طور پر

رواه أحمد وأبو داود والنسائي وصححه ابن حبان وعن صفوان بن

روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور روایت ہے صفوان بن

ـــه یہ حدیث متصل طور پر مسلسل ہے کہ ابو ذر کہتے ہیں کہ میرے خلیل حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یوں وصیت فرمائی کہ میں اُن لوگوں کی حالت پر نظر کروں جو مجھ سے ادنیٰ درجے کے ہیں اور جو لوگ مجھ سے اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں اُنکی حالت کیطرف نظر نہ کروں اور یہ کہ مسکینوں کے ساتھ محبت رکھوں اور ان سے میل ملاپ کیا کروں اور رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کروں اگرچہ وہ مجھ سے قطع کریں اور مجھ پر ظلم کریں۔ اور یہ کہ حق کہوں گو کہ وہ تلخ ہو اور خدا تعالیٰ کے حکم کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کا خوف نہ کروں اور کسی شخص سے کسی چیز کی نسبت سوال نہ کروں یعنی کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤں اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو کثرت سے پڑھا کروں یہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے ـــه سمرۃ بن جندب الفزاری صحابی مشہور ہیں حلیف انصار کا ہے انکی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کثرت کیساتھ روایت ہے ایک جماعت نے ان سے روایت کی ۵۸ سنہ ہجری تک بصرہ میں انتقال فرمایا ۱۲ ـــه عاریت مضمونہ سے قرض مراد ہے کہ کوئی چیز قرض لے کے خرچ کرے پیسے کی صورت میں ضمان لازم آتی ہے کہ قرض لی ہوئی چیز کا بدلہ مقروض کے ذمہ لازم ہے اور عاریت اداکی گئی ہے مستعار طور پر لینا مراد ہے کہ مستعار چیز اگر اتفاقاً تلف ہو جائے تو مستعیر کے ذمہ لازم نہیں امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے اور بعض کے نزدیک اسکا بدلہ دینا لازم ہے چنانچہ اس کی تفصیل آگے صفحہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گی ۱۲

سلہ یعنی اسکی ضمان ہوگی چیز قائم کی حالت میں اور تلف کی حالت میں اسکی قیمت۔ امام شافعی رح اور امام احمد رح کا یہی مذہب ہے کہ اگر مستعار چیز مستعیر کے پاس ہلاک ہوجائے تو اسکو اسکی قیمت ادا کرنا ضروری ہے اور امام ابو حنیفہ رح اور بعض دیگر علما کہتے ہیں کہ مستعیر پر عاریت کی ضمان لازم

۱۶۷

أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ

امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے (اپنے لیے) بطور عاریت زرہیں

دُرُوعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ رَوَاهُ

طلب کیں حنین کے دن تو کہا کیا غصب کے طور پر لیتے ہو اے محمد فرمایا بلکہ عاریت مضمونہ سلہ کے طور پر روایت کیا اسے

أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأَخْرَجَ لَهُ شَاهِدًا ضَعِيفًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور نکالا اسکا شاہد ضعیف ابن عباس رض سے

بَابُ الْغَصْبِ

غصب کا بیان

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

روایت ہے سعید بن زید سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و

آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

آلہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لے لی طوق بنا دیگا اسکے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت

مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

سات زمینوں کا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحقیق پیغمبر خدا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پاس بعض ازواج اپنے کے (زینب بنت جحش یا عائشہ رض کے) تو بھیجا مومنوں کی ماؤں میں سے ایک نے

الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ لَهَا بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا

(یعنی ایک بیوی) نے اپنے خادم کے ہاتھ پیالے میں کچھ کھانا پس توڑ دیا ام المؤمنین نے (جنکے پاس آپ تشریف رکھتے تھے) پیالہ (غیرت سے) پس جمع

وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ لِلرَّسُولِ وَحَبَسَ

اور رکھا اس میں کھانا اور فرمایا کھاؤ اور غلام کو سالم پیالہ دیا اور ٹوٹا ہوا

الْمَكْسُورَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَسَمَّى الضَّارِبَةَ عَائِشَةَ وَزَادَ فَقَالَ

رکھ لیا روایت کیا اسے بخاری نے اور ترمذی نے اور نام لیا ترمذی نے توڑنے والی کا عائشہ اور زیادہ کیا پس فرمایا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَإِنَاءٌ بِإِنَاءٍ وَصَحَّحَهُ وَعَنْ رَافِعِ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانے کے بدلے اور برتن برتن کے بدلے اور صحیح کہا اس نے (اس زیادتی کو) اور روایت ہے رافع

بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ

وسلم نے جس نے کھیتی کی زمین میں کسی قوم کے سوا انکے اذن کے تو نہیں ہے بونے والے کا کچھ حصہ کھیتی میں اور اسکا

نَفَقَتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَيُقَالُ

(یعنی) اسکو (بیج وغیرہ کا) خرچہ (ملیگا) روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے سوا نسائی کے اور حسن کہا اسے ترمذی نے اور کہا جاتا ہے کہ

نہیں جب تک کہ تعدی کے ساتھ اسکو ہلاک نہ کرے ۱۲ سلہ غصب کسی کا مال ظلم و تعدی کے طور سے لینا اور یہی ہے شرعی غصب [illegible] سلہ سعید بن زید بن عمرو [illegible] عشرہ مبشرہ میں سے ہیں [illegible] سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص دوسرے کی زمین میں بلا اجازت بوئے اسکو زراعت میں سے کچھ نہیں ملیگا بلکہ پیداوار مالک زمین کا حق ہے [illegible] اسکے بیج کی قیمت دیجاویگی امام احمد رح اور امام مالک رح اور اسحاق رح اور ابن [illegible] اور اکثر اہل مدینہ کا یہی قول ہے اور جمہور امت کا یہ قول ہے کہ تمام پیداوار کاشتکار کو ملیگی [illegible] کے دن سے کھیتی کٹنے کے روز تک زمین کی اجرت دیگا [illegible] حدیث الزرع للزارع [illegible] سے دلیل پکڑتے ہیں مگر اس حدیث کی سند [illegible] ثابت نہیں لہذا قابل حجت نہیں سلہ اور ناقل اس قول کا خطابی ہے اور ترمذی نے

اسکی بخاری سے تحسین نقل کی ہے [illegible] بیہقی نے بھی اس حدیث کو ضعیف کہا اور یہ حدیث عطا بن ابی رباح عن رافع کے طریق سے ہے ابو زرعہ نے کہا عطاء نے رافع سے نہیں سنا اور موسیٰ بن ہارون [illegible] اس حدیث کو ضعیف کہتا تھا ۱۲

ا؎ ظالم وہ شخص ہے جو کہ دوسرے کی زمین میں بغیر کسی حق یا شبہ حق کے مکان بنائے۔ کھیتی کرے۔ درخت لگائے یا کنواں کھودے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے کی زمین میں درخت لگانے والا اپنے درخت کا مالک ہے لیکن مالک زمین کی اجازت کے بغیر وہ اس کو اس کی زمین میں قائم نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر مالک زمین اجازت نہ دے تو وہ درخت اکھاڑ لے۔ علماء نے کہا ہے کہ اسکو اختیار ہے چاہے تو اپنا درخت اکھاڑ لے چاہے مالک زمین سے اسکی قیمت لے لے۔

ابن البخاري ضعّفه وعن عروة بن الزبير رضي الله تعالى عنه قال قال

مؤلف بخاری نے اسکو ضعیف کہا ہے۔ اور روایت ہے عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے کہ کہا فرمایا

رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن رجلين اختصما

ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کہ تحقیق دو شخص جھگڑا لائے

إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في أرض غرس أحدهما فيها نخلا و

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس زمین کے بارے میں لگائی تھی ایک نے دونوں سے اس میں کھجور اور

الأرض للآخر فقضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالأرض لصاحبها و

زمین دوسرے کی تھی تو فیصلہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ زمین مالک کی ہے اور

أمر صاحب النخل يخرج نخله وقال ليس لعرق ظالم حق رواه أبو داود و

کھجور والے کو ارشاد فرمایا نکال لے اپنی کھجور اور فرمایا نہیں ہے ظالم کی رگ کا حق کچھ روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور

إسناده حسن وآخره عند أصحاب السنن من رواية عروة عن سعيد

سند اس کی حسن ہے اور آخر اس حدیث کا اصحاب سنن کے نزدیک عروہ کی روایت سے سعید

ابن زيد واختلف في وصله وإرساله وفي تعيين صحابيه وعن أبي

بن زید کی حدیث سے ہے اور اختلاف ہے اس حدیث کے موصول و مرسل ہونے میں اور اسکے صحابی کی تعیین میں اور روایت ہے ابو

بكرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال في خطبته

بکرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نحر کے دن منے میں

يوم النحر بمنى إن دماءكم وأموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا

اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تمہارے خون اور مال تم پر حرام ہیں مانند حرام ہونے اس دن تمہارے کے

في بلدكم هذا في شهركم هذا متفق عليه

تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں یہ حدیث متفق علیہ ہے

باب الشفعة

شفعہ کا بیان

عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال قضى رسول الله صلى

روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلے

الله عليه وآله وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم فإذا وقعت الحدود و

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ شفعہ کے ہر اس چیز میں کہ تقسیم نہیں کی گئی پس جب واقع ہو گئیں حدیں اور

صرفت الطرق فلا شفعة متفق عليه واللفظ للبخاري وفي رواية مسلم

جدا کیے گئے رستے تو شفعہ نہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں

الشفعة في كل شرك في أرض أو ربع أو حائط لا يصلح أن يبيع حتى

(یوں) ہے شفعہ ہر چیز مشترک میں ہے زمین ہو یا گھر یا باغ کسی کو دونوں سے بیچنا لائق نہیں ہے جب تک

ا؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کی جان اور مال دوسرے پر حرام ہے اسی واسطے تمام مسلمانوں کو غصب کی حرمت پر اتفاق ہے

ا؎ نووی نے کہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا فی الارض یعنی زمین میں اس بات کی دلیل ہے کہ نہیں ہوتا ہے حق شفعہ کا سوائے شریک کے اور کسی کو یہی حکایت کیا گیا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اور عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ اور سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ اور سلیمان بن یسار اور عمر بن عبد العزیز اور ربیعہ اور امام مالک اور امام شافعی و اوزاعی اور احمد و اسحق اور عبید اللہ بن حسن رحمہم اللہ تعالٰی سے اور مذہب ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور انکے اصحاب اور ثوری اور ابن ابی لیلیٰ و دیگر بعض لوگوں کا یہ ہے کہ شریک کے بعد ہمسایہ کے لیے بھی شفعہ کا حق ہے کہ ثبوت شفعہ کا بہ ساتھ ہمسایہ ہونے کے اور شفعہ صرف غیر منقول چیز میں ہوتا ہے مثلاً زمین باغ کنواں یعنی ایسی اشیاء میں سے کسی مشترک چیز کا کوئی حصہ فروخت کیا جائے تو اس کا دوسرا حصہ دار اسی قیمت کے ساتھ شریک (خریدار) سے وہ حصہ لے سکتا ہے اور اسی طرح بعض علماء کے نزدیک ہمسایہ کو بھی یہ حق پہنچتا ہے چنانچہ اس کی تفصیل ان شاء اللہ تعالٰی آئندہ صفحہ میں آئے گی۔

۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص اپنی زمین یا مکان فروخت کرنے لگے تو اسکو چاہئے کہ پہلے وہ اپنے حصہ دار کو اطلاع دیدے کہ میں اسکو فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ جمہور شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ اطلاع دینا مستحب اور مندوب ہے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اطلاع دینا واجب اور ضروری ہے قرطبی نے اسکو بعض مشائخ سے نقل کیا ہے اور جب حصہ دار کو اطلاع دیدیجائے اور وہ فروخت کرنے کی اجازت دیدے اور اسکے بعد اطلاع دینے والا اسکو فروخت کردے اور شفیع اسکے بعد شفعہ کا دعویٰ کرے تو امام مالکؒ و امام شافعیؒ و امام ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ اور بتی اور جمہور اہل علم فرماتے ہیں کہ شفیع شفعہ کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ ورنہ حصہ دار اس کو حق شفعہ سے روکتا ہے اور سفیان ثوری و حکم اور ابو عبید اور اہل حدیث کی ایک جماعت کا مذہب ہے کہ شفیع اجازت دینے کے بعد پھر شفعہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور امام احمدؒ سے اسکے متعلق دو روایتیں ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شفعہ زمین میں بھی ہو سکتا ہے اور اس مسئلہ میں سب کا اتفاق ہے اور باقی منقولات میں بھی ثبوت شفعہ کے قائل ہیں کیونکہ طحاوی کی روایت بسند ... سے ... ہے ... کے ... ہے ... منقول ہے شفیع سے ... معنے ملانے اور جفت کے ہیں اسکا یہ ... ہے کہ اسمیں بھی خریدی ہوئی کا شفیع کی زمین سے ملانا ہے اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک شفعہ ثابت ہے اور ہمسایہ کے لئے نہیں لیکن امام ابو حنیفہ اور ... امام احمد کے ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے اور ہمسایہ کے شفعہ میں حدیثیں وارد ہیں جو صحیح ہیں قیاس میں کلام بیجا کلام ہے۔ ۱۶۲

يَعْرِضَ عَلَى شَرِيكِهِ وَفِي رِوَايَةِ الطَّحَاوِيِّ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
کہ پیش کرے اپنے شریک پر اور روایت میں طحاوی کے (یوں) ہے حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ

وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
وسلم نے شفعہ کا ہر چیز میں اور اسکے راوی یاد رکھنے والے ہیں۔ اور روایت ہے ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ أَخْرَجَهُ
عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمسایہ زیادہ حقدار ہے شفعہ کا نکالا اسے

الْبُخَارِيُّ وَفِيهِ قِصَّةٌ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
بخاری نے اور اس میں قصہ ہے۔ اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حقدار ہے گھر کا روایت کیا اسے نسائی نے اور

صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ عِلَّةٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور اس میں علت ہے۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمسایہ زیادہ حقدار ہے اپنے ہمسایہ کے شفعہ کا انتظار کیا جاویگا واسطے شفعہ کے

إِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَرِجَالُهُ
اگرچہ غائب ہو جب ان دونو کا راستہ ایک ہو روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور راوی اس کے

ثِقَاتٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
یاد رکھنے والے ہیں۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و

سَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ كَحَلِّ الْعِقَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَزَّارُ وَزَادَ وَلَا شُفْعَةَ
سلم سے فرمایا شفعہ مانند کھولنے پاؤں بندھے اونٹ کے ہے روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بزار نے اور زیادہ کیا (بزار نے) نہیں ہے شفعہ

لِغَائِبٍ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ
واسطے غائب کے اور سند اسکی ضعیف ہے

بَابُ الْقِرَاضِ
مضاربت کا بیان

عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
روایت ہے صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

ثَلَاثٌ فِيهِنَّ الْبَرَكَةُ الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَخَلْطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ لِلْبَيْتِ
تین چیزوں میں برکت ہے۔ بیچنے میں ایک مدت تک اور مضاربت میں اور ملانے میں گیہوں اور جو کے گھر کے لیے

لَا لِلْبَيْعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ
نہ واسطے بیچنے کے روایت کیا اسے ابن ماجہ نے ضعیف سند سے۔ اور روایت ہے حکیم بن حزام رضی

ف — مضاربت تمام اہل اسلام کے نزدیک جائز ہے اور اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں بھی اسکا دستور تھا اور اسلام میں اسکو جائز رکھا گیا اور یہ ایک قسم کا اجارہ ہے لیکن اس میں اجرت کی جہالت معاف ہے اور اسکے کئی ارکان اور شروط اور احکام ہیں منجملہ کے احکام کے یہ ہے کہ عامل کے پاس اگر اسکی تعدی کے بغیر مال ہلاک ہو جائے تو اس پر کوئی ضمان نہیں کیونکہ وہ اس مال میں امین ہوتا ہے اور امین پر کوئی ضمان نہیں جب تک وہ تعدی نہ کرے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر عامل مالک کی ہدایات کے خلاف کریگا تو بصورت تلف ہونے مال کے وہ اسکا ضامن ہوگا ۱۲

ع قوله المساقاة معنے مساقات کے یہ ہیں کہ اپنے درخت کسی کو دے اسلیے کہ ان میں پانی دینا اور انکی اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لیں گے آدھا آدھا یا تہائی یا چوتھائی یا مانند انکی ۱۲ ع قوله والإجارة اجارے کے معنے ہیں کرایہ پر دینا کسی چیز کو [illegible] کے معنے ہیں مالک کرنا منفعت کا ۱۲ ع اس حدیث سے مساقات اور مزارعت (پیداوار کے حصے پر زمین دینا جس کو مخابرہ بھی کہا جاتا ہے) جائز ہونا معلوم ہوتا ہے مزارعت [illegible] کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو حنیفہ اسکو ناجائز کہتے ہیں اور حنفیہ کے نزدیک [illegible] صاحبین [illegible] امام [illegible] کے سوا [illegible]

الله تعالى عنه أنه كان يشترط على الرجل إذا أعطاه مالا مقارضة أن

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق وہ شرط کر لیتے اوپر مرد کے جب مضاربت کے طور پر اسے کچھ مال دیتے کہ

لا تجعل مالي في كبد رطبة ولا تحمله في بحر ولا تنزل به في بطن مسيل

میرے مال سے حیوان نہ خریدنا اور اس کو دریا میں نہ لیجانا اور نہ اتارنا اسکو سیلگاہ زمین میں

فإن فعلت شيئا من ذلك فقد ضمنت مالي رواه الدارقطني ورجاله ثقات

اگر تو نے کوئی کام کیا ان میں سے تو تو میرے مال کا ضامن ہے روایت کیا اسے دار قطنی نے اور راوی اسکے باوثوق ہیں

وقال مالك في الموطأ عن العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب عن أبيه عن جده

اور کہا مالک نے موطا میں علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اسکے دادا سے

أنه عمل في مال لعثمان على أن الربح بينهما وهو موقوف صحيح

کہ اس نے معاملہ کیا حضرت عثمان رض کے مال میں اس شرط پر کہ نفع دونوں میں ہے اور یہ حدیث موقوف صحیح ہے۔

باب المساقاة والإجارة

مساقات اور اجارے کا بیان

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عامل أهل خيبر بشطر ما يخرج منها من ثمر أو زرع متفق عليه وفي رواية

معاملہ کیا خیبر والوں سے ساتھ نصف اس چیز کے کہ پیدا ہو میوہ یا کھیتی سے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری مسلم کی ایک

لهما فسألوا أن يقرهم بها على أن يكفوا عملها ولهم نصف الثمر فقال لهم

روایت میں (یوں) ہے کہ یہود نے درخواست کی کہ آپ انکو خیبر پر برقرار رکھیں [illegible]

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نقركم بها على ذلك ما شئنا فقروا بها حتى

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحال رکھیں گے ہم تمہیں اس شرط پر جب تک ہم چاہیں [illegible]

أجلاهم عمر ولمسلم أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم دفع إلى

جلاوطن کر دیا انکو حضرت عمر رض نے اور مسلم کی روایت میں (یوں ہے) کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی

يهود خيبر نخل خيبر وأرضها على أن يعتملوها من أموالهم ولهم شطر ثمرها

کھجوریں اور زمین خیبر کی یہود کو اس شرط پر دے دیں کہ اس میں آبادی کریں اور انکے لیے آدھا میوہ اسکا ہے

عن حنظلة بن قيس قال سألت رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه

روایت ہے حنظلہ بن قیس سے کہا میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا

عن كراء الأرض بالذهب والفضة فقال لا بأس به إنما كان الناس

زمین کے کرایہ دینے سے سونے اور چاندی کے بدلے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں سوائے اسکے نہیں کہ لوگ

يؤاجرون على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على الماذيانات

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اجارہ کرتے تھے ماذیانات [illegible]

نہیں کرتا اور بعض کہتے ہیں کہ امام زفر بھی اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ کے ساتھ موافق ہیں [illegible]
[illegible] مزارعت کرتے تھے [illegible]
[illegible] کے جواز کے قائل ہیں اور امام ابو حنیفہ [illegible]

سلہ قولہ فیہلک ہذا الخ یعنی جب سیلاب بہتا تو جو زمین کے نیچے ہوتی اور نہروں کے کنارے پر ہوتی ڈوب جاتی اور جو اونچی ہوتی بچتی اور جب خشکی ہوتی تو نیچی زمین بچتی اور اونچی خراب ہو جاتی ۱۲ سلہ عن المزارعة مزارعت یہ کہ کسیکو زمین دے کہ اس میں بوئے جو اس میں پیدا ہو آپس میں بانٹ لیں گے ۱۲

واقبال الجداول واشياء من الزرع فيهلك هذا ويسلم هذا ويسلم

اور نالوں کے سرے اور اور کھیتوں پر زراعت سے پس ہلاک ہو جاتا یہ اور بچ رہتا وہ اور بچ رہتا

هذا ويهلك هذا ولم يكن للناس كراء الا هذا فلذلك زجر عنه فاما

یہ اور ہلاک ہوتا وہ اور نہ تھا لوگوں کے واسطے کرایہ مگر یہی تو اسی واسطے (کرایہ پر زمین کو دینے سے) منع کیا آپ نے اس سے لیکن جو

شيء معلوم مضمون فلا باس به رواه مسلم وفيه بيان لما اجمل في

چیز معلوم ہو اور ضمانت دی جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے روایت کیا اسے مسلم نے اور اس مسلم کی روایت میں بیان ہے اس اجمالی تفسیر کا جو بخاری کی

المتفق عليه من اطلاق النهي عن كراء الارض وعن ثابت بن الضحاك

متفق علیہ میں مطلق منع کرنے سے زمین کے کرایہ دینے میں اور روایت ہے ثابت بن ضحاک

رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم نهى عن المزارعة

رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم نے منع فرمایا مزارعت سے

وامر بالمواجرة رواه مسلم ايضا وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما

اور اجارے کا حکم دیا روایت کیا اسے بھی مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ

قال احتجم رسول الله صلى الله عليه واله وسلم واعطى الذي حجمه اجره و

کہا سینگی لگوائی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور لگانیوالے کو اسکی مزدوری دی اور

لو كان حراما لم يعطه رواه البخاري وعن رافع بن خديج رضي الله تعالى

اگر مزدوری حرام ہوتی تو نہ دیتے آپ اسکو روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالے

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كسب الحجام خبيث رواه

عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کمائی سینگی لگانیوالے کی بد ہے روایت کیا اسے

مسلم وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

مسلم نے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ

عليه واله وسلم قال الله عز وجل ثلاثة انا خصمهم يوم القيامة رجل اعطى بي

علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے تین شخص ہیں جنکا میں دشمن ہوں گا دن قیامت کے ایک وہ جس نے مجھے

ثم غدر ورجل باع حرا فاكل ثمنه ورجل استاجر اجيرا فاستوفى منه ولم

درمیان دے کر عہد توڑا اور دوسرا جس نے آزاد کو بیچا اور اسکی قیمت کھائی اور تیسرا جس نے کام میں لگایا مزدور کو اور پورا کام لیا

يعطه اجره رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان

اور اسکو مزدوری اسکی نہ دی روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا

رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال ان احق ما اخذتم عليه اجرا

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تحقیق بہت لائق وہ چیز کہ لو تم اسپر مزدوری

كتاب الله اخرجه البخاري وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال

اللہ کی کتاب ہے روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا

سلہ مطلب یہ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا اور زمین کو اجارہ پر دینے کی اجازت فرمائی مزارعت کی ممانعت کے بارے میں کئی حدیثیں موجود ہیں اور علماء نے ان حدیثوں میں اور جو حدیثیں جواز میں ہیں اس طرح تطبیق دی ہے ... جیسا کہ آپ نے ابتدائے اسلام میں قربانیوں کے گوشت جمع رکھنے سے منع فرمایا تھا تاکہ محتاجوں کو بھی کھانے کو واسطے گوشت ملجاوے اور جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر وسعت فرمائی اور اسکی ضرورت نہ رہی تو مزارعت کی اجازت فرمائی اسکے علاوہ اس طرح بھی تطبیق ہو سکتی ہے کہ مزارعت کی خاص صورتیں منع فرمایا جیسا کہ حدیثوں میں مذکور ہے کہ مزارعت کی خاص خاص صورتوں سے آپ نے منع کیا مطلقاً تمام [illegible] جائز نہیں ٹھہرایا جیسا کہ کئی حدیثوں سے جو ثابت ہے سلہ قولہ کتاب اللہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اسکی اجرت لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک تعلیم [illegible] درست ہے ۱۲

۱۶۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مزدور کو مزدوری دینے میں دیر نہ کرنا چاہیے جب وہ کام کر چکے تو اسکی مزدوری اُسکے حوالے کر دینا ضروری ہے اور جو شخص مزدور سے کام لے کر اُسکی مزدوری اُسکو نہیں دیتا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسپر مدعی ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے کلام نہ کریگا اور اُس سے ناخوش ہوگا ۱۲

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیدو مزدور کو اُسکی مزدوری اس سے پہلے کہ خشک ہو جاوے

عَرَقُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عِنْدَ

پسینا اسکا۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نزدیک

أَبِي يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيِّ وَجَابِرٍ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ وَكُلُّهَا ضِعَافٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ

ابو یعلے اور بیہقی کے۔ اور جابر سے نزدیک طبرانی کے ہے اور سب ضعیف ہیں۔ اور روایت ہے ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے

اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَلْيُسَمِّ لَهُ أُجْرَتَهُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَفِيهِ انْقِطَاعٌ وَوَصَلَهُ

مقرر کیا مزدور تو اُسکی اُجرت مقرر کرے۔ روایت کیا اسے عبد الرزاق نے اور اس میں انقطاع ہے اور

الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقِ أَبِي حَنِيفَةَ

موصول کیا اسے بیہقی نے ابو حنیفہ کے طریق سے

بَابُ إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

ویران زمین کے آباد کرنے کا بیان

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ پیغمبر نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

قَالَ مَنْ عَمَّرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ عُرْوَةُ وَقَضَى بِهِ عُمَرُ

نے فرمایا جو آباد کرے زمین جو کسی کے ملک میں نہیں تو وہ اسکا زیادہ حقدار ہے کہا عروہ نے اور حضرت عمر نے اپنی خلافت

فِي خِلَافَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں یہی فیصلہ کیا۔ روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے سعید بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ

و آلہ وسلم سے کہ فرمایا جس نے آباد کی زمین ویران تو وہ اسی کی ہے۔ روایت کیا اسے تینوں نے اور حسن کہا اسے ترمذی نے

وَقَالَ رُوِيَ مُرْسَلًا وَهُوَ كَمَا قَالَ وَاخْتُلِفَ فِي صَحَابِيِّهِ فَقِيلَ جَابِرٌ وَقِيلَ

اور کہا روایت کی گئی یہ حدیث مرسل اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہا انہوں نے اور اس حدیث کے صحابی میں اختلاف ہے بعض نے کہا جابر ہے اور بعض نے کہا

عَائِشَةُ وَقِيلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَالرَّاجِحُ الْأَوَّلُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عائشہ ہیں اور بعض نے کہا عبد اللہ بن عمرو ہے اور پہلا قول راجح ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ

تعالیٰ عنہما سے کہ صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو خبر دی کہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے چراگاہ مگر اللہ اور اُسکے رسول کے لیے روایت کیا اسے بخاری نے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر اُجرت مقرر نہ کیا جاتا تو پیچھے مزدوری میں اختلاف اور جھگڑا پیدا ہوتا ۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اسکا مالک ہو جاتا ہے بشرطیکہ کوئی مسلمان یا ذمی اُس کا مالک نہ ہو اور ظاہر حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آباد کرنے کے لیے بادشاہ کی اجازت کی ضرورت نہیں جمہور علما کا یہی قول ہے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بادشاہ کی اجازت بغیر اسکا آباد کرنا جائز نہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بادشاہ کی اجازت کی اسوقت ضرورت ہے کہ جب زمین آبادی کے نزدیک ہو اور وہاں کے لوگوں کو اسکی ضرورت ہو ۱۲

قولہ الحمی۔ ایام جاہلیت میں عادت تھی کہ سردار ... اپنے ... کے لیے کوئی زمین گھاس اور پانی کی روک لیتا۔ پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور ... اجازت دی ... کہ ... اور ... صدقہ کے ... اور ... زکوٰۃ کے لیے معلوم ہو کہ امام لشکر یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد جائز ہے کسی حاکم کو کہ روکے وہ اپنے ذاتی فائدے کے لیے اور عامہ مسلمین کے مصالح کے لیے چراگاہ مقرر کرنا جائز ہے ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو ضرر اور نقصان پہنچانا حرام ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ ضرر سے وہ نقصان مراد ہے جس سے نقصان پہنچانے والے کو کچھ فائدہ حاصل ہو اور ضرار وہ نقصان ہے جو بلا فائدہ ہو اور بعض کہتے ہیں کہ دونو لفظوں کا معنے ایک ہے اور صرف تاکید کے واسطے مکرر ذکر کیے گئے ہیں

وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله

اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم لا ضرر ولا ضرار رواه أحمد وابن ماجة وله من

علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہے ضرر دینا اور نہ ضرر اٹھانا روایت کیا اسے احمد اور ابن ماجہ نے اور اسی میں

حديث أبي سعيد مثله وهو في الموطأ مرسل وعن سمرة

سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور یہ حدیث موطا میں مرسل ہے۔ اور روایت ہے سمرہ

بن جندب رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من

ابن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے

أحاط حائطا على أرض فهي له رواه أبو داود وصححه ابن الجارود

کھینچی دیوار زمین پر تو وہ زمین اسی کی ہے روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسے ابن الجارود نے

وعن عبد الله بن مغفل رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه

اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وآله وسلم قال من حفر بئرا فله أربعون ذراعا عطنا لماشيته رواه ابن

وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کھودا کنواں تو واسطے اسکے چالیس ہاتھ زمین ہے گرد کنوئیں کے واسطے اسکے مویشیوں کے روایت کیا

ماجة بإسناد ضعيف وعن علقمة بن وائل عن أبيه أن النبي صلى

ابن ماجہ نے ساتھ سند ضعیف کے۔ اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ مقرر نبی صلی

الله عليه وآله وسلم أقطعه أرضا بحضرموت رواه أبو داود والترمذي

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاگیر دی اسے ایک زمین حضرموت میں روایت کیا اسے ابوداؤد اور ترمذی نے

وصححه ابن حبان وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى

اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے

الله عليه وآله وسلم أقطع الزبير حضر فرسه فأجرى الفرس حتى قام

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاگیر دی زبیر کو مقدار دوڑنے گھوڑے اسکے کی پھر دوڑایا اس نے گھوڑا یہاں تک کہ کھڑا ہو گیا

ثم رمى بسوطه فقال أعطوه حيث بلغ السوط رواه أبو داود وفيه

پھر چلایا اپنا کوڑا پس فرمایا پیغمبر خدا نے دیدو اسے جہاں تک کہ پہنچا کوڑا روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور اس میں

ضعف وعن رجل من الصحابة رضي الله تعالى عنه قال غزوت مع

ضعف ہے۔ اور روایت ہے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جہاد کیا میں نے

النبي صلى الله عليه وآله وسلم فسمعته يقول الناس شركاء في ثلاث

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پھر میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے لوگ تین چیزوں میں شریک ہیں

في الكلاء والماء والنار رواه أحمد وأبو داود ورجاله ثقات

گھاس میں اور پانی اور آگ میں روایت کیا اسے احمد اور ابوداؤد نے اور راوی اسکے معتبر ہیں۔

اور بعض کہتے ہیں کہ ضرر ...

سلہ ... جب کوئی شخص زمین میں کنواں بنائے تو وہ اسکے مِلک میں مختار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے۔ اس میں کسی کا خلاف نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بادشاہ کو اختیار ہے کہ وہ کسی خاص شخص کو اسکی دینی خدمات کے صلے میں ایسی زمین میں سے جو عام مسلمانوں کا حق ہے کچھ حصہ جاگیر کر دے ... بلکہ اس عمل سے دین کی سرانجام دہی کی ترغیب ہے ۱۲ اللھم اغفر لکاتبہ

ل وقف لغت میں حبس اور روکنے کو کہتے ہیں اور شریعت میں کسی ایسی چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسطرح سے صدقہ کرنا کہ ذات موجود رہے اور اسکے منافع سے بندگان خدا فائدہ اٹھائیں۔ یہ ایک قسم کا صدقہ ہے۔ جاہلیت میں اسکا کوئی رواج نہ تھا

بَابُ الْوَقْفِ

وقف کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و

قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ

سلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکا عمل موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ

أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

دوسرے اس علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں تیسرے نیک بخت بچے کا جو دعا کرے اسکے لیے روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت ہے ابن عمر

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَصَابَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک زمین ملی خیبر میں

فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ

تو وہ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشورہ کرنے کے لیے اس زمین میں اور کہا یا رسول اللہ

إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ قَالَ

مجھے ملی ہے ایک زمین خیبر میں ایسا عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا تو آپ کیا حکم کرتے ہیں اسکے باب میں آپ نے فرمایا

إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ

اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکھے (یعنی اصل زمین کو) اور صدقہ کرے اسکو (یعنی اسکی منفعت کو) کہا راوی نے پس صدقہ کیا اسکو حضرت عمر

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ فَتَصَدَّقَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شرط پر کہ اصل زمین نہ بیچی جاوے اور نہ وہ کسی کی میراث میں آوے اور نہ ہبہ کیجاوے اور صدقہ

بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ

کیا جائے اسکو فقیروں میں اور ناتے والوں میں اور بردوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں میں

وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ

اور مہمان کی مہمانی میں اور نہیں گناہ اس شخص پر جو اسکا انتظام کرے کہ اس میں سے کھاوے دستور کے موافق اور کسی دوست کو

صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ

کھلاوے نہ کہ مال جمع کرنے والا ہو ... یہ حدیث متفق علیہ ہے اور لفظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی روایت میں ہے

تَصَدَّقْ بِأَصْلِهَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

صدقہ کر اسکے اصل کو اس شرط پر کہ نہ بیچا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے لیکن خیرات کیا جاوے میوہ اسکا۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ الْحَدِيثَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا بھیجا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عمر کو صدقہ کی تحصیل پر آخر حدیث تک

وَفِيهِ وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور اسمیں ہے لیکن خالد نے وقف کردیں اپنی زرہیں اور اسباب اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہ حدیث متفق علیہ ہے

ل ... صدقہ جاریہ ... وقف کی فضیلت ... ابو حنیفہ ... [illegible]

لے عمری اسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے اس طرح سے کہ یہ مکان تجھ کو جیتے جی دیا ... ۲ رقبے ... کوئی کسی کو کہ مکان
تجھ کو دیتا ہوں ... اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو پھر آوے طرف میری ... ۱۷۸

بَابُ الْهِبَةِ وَالْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى

ہبہ اور عمرے اور رقبے کا بیان

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انکو انکے باپ (بشیر) لے آئے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے اپنے اس لڑکے کو ہبہ کر دیا ہے اپنا ایک غلام تو پوچھا پیغمبر خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَارْجِعْهُ

علیہ وسلم نے کیا تو نے اپنے سب لڑکوں کو ایسا ہی (ایک ایک) غلام دیا ہے انہوں نے کہا نہیں تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے پھیر لے اور

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَيَسُرُّكَ ... فَانْطَلَقَ اَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهٗ عَلٰى صَدَقَتِيْ فَقَالَ اَفَعَلْتَ

ایک روایت میں (یوں) ہے پس گیا میرا باپ طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاکہ گواہ کرے آپ کو صدقہ پر تو پوچھا کیا تو نے کیا

هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ

ایسا ہی اپنی ساری اولاد کے ساتھ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا خدا سے ڈرو اور انصاف کرو اپنی اولاد میں پھر میرے باپ لوٹے

اَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا

اور پھیر لیا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں (یوں) ہے فرمایا تو اس پر کسی اور کو گواہ

غَيْرِيْ ثُمَّ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا

کر میرے سوا پھر فرمایا کیا تو خوش ہوتا ہے اس سے کہ ہوں تیرے واسطے نیکی کرنے میں برابر (بیٹے) بولا ہاں آپ نے فرمایا پھر تو

اِذًا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

ایسا مت کر اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وسلم نے پھیر لینے والا ہبہ کا مثل کتے کی ہے جو قے کرکے پھر اپنی قے کو کھا لیتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيْ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ هِبَتِهٖ

اور ایک روایت میں بخاری کی ہے کہ نہیں لائق ہمارے بری مثال کہ جو پھیر لیتا ہے اپنے ہبہ کو

كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

مثل کتے کے پھر کھا لیتا ہے اپنی قے کو اور روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ

عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مُسْلِمٍ

عنہم سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا نہیں حلال ہے مرد مسلمان کو

اَنْ يُّعْطِيَ الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ

کہ دے کوئی چیز پھر رجوع کرے اس میں مگر باپ اس چیز میں کہ دی اس نے اپنے بیٹے کو روایت کیا اسے احمد نے اور

وَالْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

چاروں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے اور ابن حبان اور حاکم نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ

اور بعض علماء نے جو صغیر اور کبیر میں فرق کیا ہے ظاہر حدیث کے خلاف ہے ... اکثر علماء کے نزدیک ... کا مال ... باپ اور ماں میں فرق کیا ہے ... جب باپ زندہ ہو ... رجوع جائز نہیں ... صورت میں رجوع کر سکتا ہے کہ جس بیٹے کو ہبہ کیا ہے ... امام شوکانی نے فرمایا حق یہ ہے کہ باپ کو مطلقاً رجوع جائز ہے ۔ واللہ اعلم

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جو شخص ہدیہ دیتا اس کو بدلہ دیتے۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ اس سے بہتر بدلہ دیتے۔ بعض علماء نے اس سے بدلہ دینے کا وجوب ثابت کیا لیکن یہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ بدلہ دینا آپ کے مکارم اخلاق سے تھا ...

تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقبل الھدیۃ

تعالیٰ عنہا سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے

ویثیب علیھا رواہ البخاری وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال

اور بدلہ دیتے اس پر روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا

وھب رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناقۃ فاثاب علیھا فقال

دی ایک مرد نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی تو بدلہ دیا اس پر اور فرمایا

رضیت قال لا فزادہ فقال رضیت قال لا فزادہ فقال رضیت قال

راضی ہوا تو بولا نہیں پھر اور دیا اور فرمایا راضی ہوا بولا نہیں پھر اور دیا اور فرمایا راضی ہوا بولا

نعم رواہ احمد وصححہ ابن حبان وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

ہاں روایت کیا اسے احمد نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العمری لمن وھبت لہ متفق علیہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری اسی کو ملے گا جس کو دیا جائے یہ حدیث متفق علیہ ہے

ولمسلم امسکوا علیکم اموالکم ولا تفسدوھا فانہ من اعمر عمری فھی

اور مسلم کی روایت میں اپنا مال اپنے پاس رکھو اور اس کو تباہ مت کرو کیونکہ جو کوئی عمری کرے ...

للذی اعمرھا حیا ومیتا ولعقبہ وفی لفظ انما العمری التی اجازھا رسول اللہ

... زندہ اور مردہ اور اس کی اولاد کو ... اور ایک روایت میں ہے ...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یقول ھی لک ولعقبک فاما اذا قال ھی

... یہ ہے کہ کہے یہ تیرے واسطے ہے اور تیری اولاد کے ...

لک ما عشت فانھا ترجع الی صاحبھا ولابی داود والنسائی لا ترقبوا ولا

... اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں ...

تعمروا فمن ارقب شیئا او اعمرہ فھو لورثتہ وعن عمر رضی اللہ تعالیٰ

[illegible]

عنہ قال حملت علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ صاحبہ فظننت انہ

... روایت ہے حضرت عمر ... میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں ...

بائعہ برخص فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال لا

[illegible]

تبتعہ وان اعطاکہ بدرھم الحدیث متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ

... یہ حدیث متفق علیہ ہے ... اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ...

تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال تھادوا تحابوا رواہ

... آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرو ...

[illegible]

لـــه ... حدیثوں کی اسناد گفتگو سے خالی نہیں لیکن ... ثابت ہے کہ ہدیہ کینہ کو دور کرنے اور محبت بڑھانے کا سبب ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا ۱۲ ... ص ۱۸۰

البخاري في الأدب المفرد وأبو يعلى بإسناد حسن وعن أنس رضي الله

بخاری نے ادب مفرد میں اور ابو یعلی نے حسن اسناد سے ۔ اور انس رضی اللہ

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تهادوا فإن الهدية

تعالی عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دوسرے کی طرف ہدیہ بھیجا کرو کیونکہ ہدیہ

تسل السخيمة رواه البزار بإسناد ضعيف وعن أبي هريرة رضي الله تعالى

دور کرتا ہے کینہ کو روایت کیا اسے بزار نے ضعیف سند سے ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا نساء المسلمات لا

روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے مسلمان عورتو نہ

تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة متفق عليه وعن ابن عمر رضي الله

تھوڑا سمجھے ہمسائی ہمسائی کے لیے ہدیہ کو اگرچہ بکری کا کھر ہو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عمر رضی اللہ

تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من وهب هبة فهو أحق

تعالی عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے ہبہ کیا وہ زیادہ حقدار ہے

بها ما لم يثب عليها رواه الحاكم وصححه والمحفوظ من رواية ابن عمر

اس کے ساتھ جب تک نہ بدلہ دیا جاوے اسپر روایت کیا اسے حاکم نے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور محفوظ ابن عمر کی

عن عمر قوله

روایت سے قول عمر ہے (یعنے یہ حدیث موقوف ہے)

باب اللقطة

لقطہ کا بیان

عن أنس رضي الله تعالى عنه قال مر النبي صلى الله عليه وآله وسلم بتمرة

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کھجور پر

في الطريق فقال لولا أني أخاف أن تكون من الصدقة لأكلتها متفق

راستے میں گذرے تو فرمایا اگر مجھے اسکے زکوۃ (میں سے) ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں اسکو کھا لیتا یہ حدیث

عليه وعن زيد بن خالد رضي الله تعالى عنه قال جاء رجل

متفق علیہ ہے ۔ اور روایت ہے زید بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا ایک مرد پیغمبر خدا

إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ سے پوچھا لقطہ کی بابت تو آپ نے فرمایا پہچان رکھ

عفاصها ووكاءها ثم قال عرفها سنة فإن جاء صاحبها وإلا فشأنك

اسکا کیسہ اور تسمہ اور مشہور کر اسکو ایک سال تک اگر اسکا مالک آجاوے تو بہتر (یعنے اسکو اسکا مال دیدے) ورنہ تیرا اختیار ہے تو

بها قال فضالة الغنم قال هي لك أو لأخيك أو للذئب قال فضالة

اسکے ساتھ کہا پس بکری گم ہوئی ہوئی ہو تو کیا کرے فرمایا وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے کہا پھر اونٹ

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گری پڑی چیز کا اٹھا لینا جس کا مالک معلوم نہ ہو جائز ہے اختلاف اس میں ہے کہ آیا اٹھا لینا افضل ہے یا چھوڑ دینا اور اٹھا لینا افضل ہو سو امام ابو حنیفہ رح اور امام شافعی رح کے نزدیک مالک کو پہنچا دینے کی نیت سے اسکا اٹھا لینا افضل ہے اسلیے کہ ہر مسلمان پر اپنے بھائی مسلمان کے مال کی حفاظت کرنا ضروری ہے اور امام مالک رح اور امام احمد رح کے نزدیک چھوڑ دینا افضل ہے اس لیے کہ ایک حدیث میں ہے کہ مومن کی گم شدہ چیز

حاشیہ: ... کے گھر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اور اس سے ہمسایوں کو ہدیہ بھیجنے اور قبول کرنے کی ترغیب ہے ... بھیجنے والا تھوڑی چیز کو حقیر سمجھ کر ہدیہ بھیجنے کو ... ہے کہ جس کی طرف ہدیہ بھیجا جاوے تھوڑی چیز کو حقیر سمجھ کر رد نہ کرے ۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں باتیں مراد ہوں اور عورت کی تخصیص اس لیے ہے کہ احسان ... ۱۲ ... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ... اور اس کی تعریف کی ضرورت نہیں ۱۲ حاشیہ شرح صفحہ ۱۸۰

[illegible]

آگ کی جلن ہے پہلے (ا) ابن [illegible] کہتے ہیں ابن عیینہ کا مصداق وہ شخص ہے جو [illegible] اس کی [illegible] کرے [illegible]

۱۸۱ اس سے تین مسائل ثابت ہوتے ہیں اول [illegible] جانور نہیں کا حکم اس [illegible]

الا بل قال مالك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر

گم ہوا ہوا (یعنے اس کا کیا حکم ہے) فرمایا تجھ کو اس سے کیا علاقہ ہے اس کے ساتھ تو اس کی مشک ہے اور اس کی جوتی [illegible] درخت کھاوے

حتى يلقاها ربها متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

یہاں تک کہ پاوے اس کو اس کا مالک یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وآله وسلم من آوى ضالة فهو ضال ما لم يعرفها رواه مسلم وعن

وآلہ وسلم نے جس نے جانور گم ہوئے ہوئے کو جگہ دی تو وہ گمراہ ہے جب تک اس کے مشہور نہ کرے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور

عياض بن حمار رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

عیاض بن حمار رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و

وآله وسلم من وجد لقطة فليشهد ذوي عدل وليحفظ عفاصها و

آلہ وسلم نے جو شخص لقطہ پاوے تو گواہ کرلے دو انصاف والے اور حفاظت سے رکھے اس کی تھیلی اور

وكاءها ثم لا يكتم ولا يغيب فإن جاء ربها فهو أحق بها وإلا فهو

اس کی ڈوری پھر نہ چھپائے (ساتھ ترک تعریف کے) اور نہ غائب کرے پس اگر آوے اس کا مالک تو وہ زیادہ حقدار ہے اس کا ورنہ وہ

مال الله يؤتيه من يشاء رواه أحمد والأربعة إلا الترمذي وصححه ابن

اللہ کا مال ہے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے سوا ترمذی کے اور صحیح کہا اسے ابن

خزيمة وابن الجارود وابن حبان وعن عبد الرحمن بن عثمان التيمي رضي

خزیمہ اور ابن الجارود اور ابن حبان نے۔ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی

الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن لقطة الحاج

اللہ تعالٰے عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا

رواه مسلم وعن المقدام بن معدي كرب رضي الله تعالى عنه

روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ألا لا يحل ذو ناب

کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبردار حلال نہیں ہے کچلی والا درندوں

من السباع ولا الحمار الأهلي ولا اللقطة من مال معاهد إلا أن يستغني

میں سے (مثل شیر وغیرہ کے) اور نہ بستی کا گدھا اور نہ لقطہ مال معاہد کا مگر یہ کہ وہ شخص جس کا ہے

عنها رواه أبو داود

روایت کیا اسے ابو داود نے

باب الفرائض

فرائض کا بیان

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله

ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ

محفوظ تھا ہے اور مالک کو اسی گرد و نواح میں جہاں وہ بھولا گیا ہے تلاش کرنا سہل ہے [illegible]

(۵) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لقطہ اٹھاتے وقت دو معتبر شخصوں کو شاہد کر لینا [illegible]

حدیث شریف میں ہے کہ لقطہ کو مالک [illegible]

[illegible]

لہ فرائض سے مراد وہ مخصوص حصے ہیں جو قرآن میں منصوص ہیں۔ اور وہ چھ ہیں (۱) نصف ½ (۲) اس کا نصف ¼ یعنی ربع (۳) اس کا نصف ⅛ یعنی ثمن آٹھواں حصہ، (۴) ثلثان ⅔ دو تہائی، (۵) اس کا نصف ⅓ یعنی تہائی (۶) اس کا نصف ⅙ اور ان کے اہل سے مراد وہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حصے میراث کے اللہ کی کتاب میں معین ہیں ان کے حقداروں کو پہنچا دو پھر جو کچھ بچے وہ اس قریب ترین مرد کے لیے ہے [illegible]

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بِنْتٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے [illegible] بیٹی اور پوتی اور بہن [illegible]

فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلِابْنَةِ النِّصْفَ وَلِابْنَةِ الِابْنِ

[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹی کے لیے نصف دیا اور پوتی کو [illegible]

السُّدُسَ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَبْدِ

[illegible] چھٹا حصہ [illegible] دو تہائی [illegible] باقی بہن کو دیا [illegible] یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے اور عبد

اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

[illegible] لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ [illegible]

[illegible]

وَالْحَاكِمُ [illegible] النَّسَائِيُّ حَدِيثَ أُسَامَةَ بِهَذَا اللَّفْظِ وَعَنْ

[illegible]

[illegible] حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ [illegible] النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حاشیہ: [illegible] معلوم ہوا کہ مخصوص حصے دینے کے بعد اگر کچھ مال بچ رہے تو مردوں سے جو شخص میت کے سب سے زیادہ قریب ہو وہ مال اس کو ملے گا۔ اگر ایک ہو تو ایک سب پائے [illegible] اگر ایک درجہ میں کئی ایک ہوں تو سب برابر کے شریک ہوں گے [illegible]

[illegible]

ف یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ جب میت کی ماں نہ ہو تو دادی اور نانی کو اس کا حصہ سدس یعنی چھٹا ملتا ہے۔ اگر اکیلی ہو تو سارا چھٹا حصہ

لے لیگی اور اگر نانی دادی دونوں ہوں تو آدھوں آدھ بانٹ لیں گی۔ اور اگر اوپر کی دادی نانی کئی ایک ایک درجہ میں ہوں تو سب برابر برابر

تکن دونها ام رواه ابو داؤد والنسائی وصححه ابن خزيمة وابن الجارود

نہ ہو اس کے آگے ماں۔ روایت کیا اسے ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ نے اور ابن جارود نے

وقواه ابن عدى وعن المقدام بن معدى كرب رضي الله تعالى عنه

اور قوت دی صحت اسکی کو ابن عدی نے۔ اور مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الخال وارث من لا وارث

کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماموں وارث ہے اسکا جسکا کوئی وارث نہیں

له اخرجه احمد والاربعة سوى الترمذى وحسنه ابو زرعة

ہے اسے نکالا اسکو احمد اور چاروں نے سوا ترمذی کے اور حسن کہا اسے ابو زرعہ

الرازى وصححه الحاكم وابن حبان وعن ابى امامة بن سهل قال

رازی نے اور صحیح کہا اسے حاکم اور ابن حبان نے۔ اور ابی امامہ بن سہل سے روایت ہے کہا

كتب عمر الى ابى عبيدة رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله

لکھا حضرت عمر نے طرف ابو عبیدہ رضی اللہ تعالے عنہ کی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم قال الله ورسوله مولى من لا مولى له والخال وارث من

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اسکا رسول والی ہے اسکا جسکا کوئی والی نہیں اور ماموں وارث

لا وارث له رواه احمد والاربعة سوى ابى داؤد وحسنه الترمذى و

ہے اسکا جسکا کوئی وارث نہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے سوا ابو داؤد کے اور حسن کہا اسے ترمذی نے اور

صححه ابن حبان وعن جابر رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله

صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے نبی [illegible]

عليه وآله وسلم قال اذا استهل المولود ورث رواه ابو داؤد وصححه ابن حبان

[illegible] جب چلایا بچہ [illegible] وارث [illegible] روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده [illegible] قال

[illegible] روایت ہے [illegible]

صلى الله عليه وآله وسلم ليس [illegible] النسائى

[illegible]

والدارقطنى وقواه ابن عبد [illegible]

[illegible] دار قطنی نے [illegible]

[illegible] عمرو وعن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه [illegible] رسول

[illegible] اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے [illegible]

الله صلى الله عليه وسلم يقول ما احرز الوالد او [illegible] فهو

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے جو جمع کرے باپ [illegible]

بانٹ لیں گی۔ اور دادا کے ہوتے سب دادیاں نانیاں محروم ہوتی ہیں اور باپ اگر زندہ ہو تو دادیاں محروم ہوتی ہیں نانی یا نانیاں چھٹا حصہ لے لیں گی ۱۲ ف یہ حدیث اس امر پہ دلیل ہے کہ ذوی الفروض اور عصبات کے نہ ہونے کی صورت میں میت کا ترکہ اس کے ماموں کو ملتا ہے۔ اور یہی مذہب ہے [illegible] اس حدیث [illegible] اس سے کہا جاوے کہ اگر زندہ پیدا ہوا تو [illegible] اس کو اور اس کے وارثوں کی طرف منتقل

کیا جاوے گا اگر زندہ پیدا نہ ہوا تو وارث نہیں گے ۱۲ ف یعنی جو شخص کہ اپنے مورث کو قتل کر ڈالے تو وہ اس کی میراث سے محروم رہے گا

لہ یعنی جو غلام آزاد کرنے والا ہے اس کو حق غلام کے ورثہ کا پہنچتا ہے اور اس حق کو بیچنا یا کسی کو بخش دینا جائز نہیں اور اسی طرح اس کا منتقل ہونا ۱۸۴

لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ ابْنُ

اسکے عصبہ کے لئے ہے جو ہو روایت کیا اسے ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے ابن

الْمَدِينِيِّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

المدینی اور ابن عبد البر نے۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ

عنہما سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولا ایک رشتہ ہے مثل رشتہ

النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيقِ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللهُ

نسب کی نہ بیچا جاوے اور نہ بخشا جاوے روایت کیا اسے حاکم نے شافعی رضی اللہ تعالے

تَعَالَى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَعَلَّهُ

عنہ کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن الحسن سے وہ روایت کرتے ہیں ابو یوسف سے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور معلول کہا اسے

الْبَيْهَقِيُّ وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

بیہقی نے۔ اور ابی قلابہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْرَضُكُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت فرائض جاننے والا تم میں زید بن ثابت ہے رضی اللہ تعالے عنہ

أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ سِوَى أَبِي دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ

نکالا اسے احمد اور چاروں نے سوا ابو داؤد کے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن حبان

بِالْإِرْسَالِ	بَابُ الْوَصَايَا	وَالْحَاكِمُ وَأُعِلَّ
ساتھ ارسال کے (یعنی حدیث مرسل ہے)	وصیتوں کا بیان لہ	اور حاکم نے اور معلول کیا گیا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ و

سَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا

سلم نے فرمایا مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ اسکے پاس کوئی چیز ہو جسکے لیے وہ وصیت کرنا چاہے اور دو راتیں گذریں بے

وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ

وصیت لکھے ہوئے کے پاس۔ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں صاحب مال آدمی ہوں اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں دو تہائی مال

بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ

خیرات کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھا مال خیرات کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا میں کیا خیرات کر دوں

بِثُلُثِهِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ

تہائی مال کی فرمایا ایک تہائی (خیرات کر) اور ایک تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاوے تو بہتر ہے

وصیت کے ذریعہ ملک سے منتقل کرنا جائز نہیں ہے۔ لہ وصیت شریعت میں اس عہد اور امر کا نام ہے جسکا تعلق موت کے بعد ہوتا ہے اور وصیت کبھی واجب ہوتی ہے جب اس کے ذمے کوئی حق ہو جو وصیت نہ کرنے کی صورت میں اسکے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو یا کسی آدمی کا قرض یا امانت اسکے ذمے ہو اور اگر وصیت نہ کرے تو اسکے تلف ہو جانے کا خوف ہو اور کبھی مستحب ہوتی ہے جہاں ثواب اور نیک کام کی وصیت ہو اور کبھی مکروہ ہوتی ہے اور کبھی مباح ہوتی ہے اور کبھی حرام جہاں وصیت میں کسی کا ضرر ہو۔ لہ بعض حدیثوں میں ایک رات آئی ہے اور بعض میں تین اور مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تھوڑا زمانہ مراد ہے مطلب یہ ہے کہ وصیت کرنی ہو تو زیادہ دیر تک تاخیر نہ کرے مبادا ناگہانی موت آجاوے اور وصیت نہ کرنے پاوے۔ لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کا کوئی وارث ہو اسکو تہائی حصہ سے زیادہ مال کی وصیت کرنی جائز نہیں۔ اسپر اجماع ہو چکا ہے۔ اختلاف ہے تو اس میں ہے کہ پورے ثلث کی وصیت کرنا مستحب ہے یا اس سے بھی کم وصیت کرے ابن عباس اور امام شافعی اور ایک جماعت کا قول ہے کہ تہائی سے کم کی وصیت کرنا مستحب ہے کیونکہ آپ نے فرمایا "والثلث کثیر" اور جس کا وارث کوئی نہ ہو اس کے حق میں امام مالک کا قول تو یہ ہے کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہ کرے اور حنفیہ اور اسحاق اور ایک روایت میں امام احمد فرماتے ہیں کہ ایسا شخص اگر سارے مال کی وصیت کرے تو بھی جائز ہے واللہ اعلم ۱۲

مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جاوے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عائشہ

اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي

رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری ماں

افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ

یکایک مرگئی اور اس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ بات کرتی تو ضرور صدقہ دیتی کیا اس کو ثواب ملیگا اگر میں اسکی طرف

عَنْهَا قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ

سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا ہاں ملے گا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ

ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ نے ہر حقدار کو اس کا حق

ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَ

دے دیا ہے پس وارث کے لیے وصیت نہیں ہے اس کو روایت کیا ہے احمد اور چاروں نے سوا نسائی کے اور

حَسَّنَهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَوَّاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَرَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

حسن کہا اسے احمد اور ترمذی نے اور قوی کہا اسے ابن خزیمہ اور ابن الجارود نے اور دارقطنی نے

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ فِي آخِرِهِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ وَإِسْنَادُهُ

ابن عباس کی روایت سے بھی اس کو روایت کیا لیکن اسکے آخر میں اتنا بڑھا دیا مگر یہ کہ چاہیں سب وارث اور اسناد اسکی

حَسَنٌ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

حسن ہے اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ و

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ زِيَادَةً

سلم نے فرمایا مقرر اللہ تعالی نے صدقہ کیا تم پر تہائی مال تمہارا تمہاری وفات کے قریب تمہاری نیکیوں کو

فِي حَسَنَاتِكُمْ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ مِنْ حَدِيثِ

بڑھانے کے لیے روایت کیا اسے دارقطنی نے اور نکالا اسے احمد اور بزار نے ابو درداء کی

أَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنُ مَاجَهْ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكُلُّهَا ضَعِيفَةٌ

حدیث سے اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ کی حدیث سے اور سب طرق ضعیف ہیں

لَكِنْ قَدْ تَقَوَّى بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَاللهُ أَعْلَمُ

لیکن بعض طریق بعض کے ساتھ قوت پاتا ہے واللہ اعلم

بَابُ الْوَدِيعَةِ

ودیعت کے بیان

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ اپنے دادا یعنی انکے دادا سے وہ روایت کرتے

ف قولہ فلا وصیۃ کہ یعنے وارثوں کے لیے اللہ تعالے نے حصہ مقرر کردیا ہے۔ صاحب فرض ہویا عصبہ یعنے وہ شخص جس کو حصہ نہیں پہنچتا پس وارث کو حاجت وصیت نہیں اور اگر میت وصیت کرجاوے کسی وارث کے لیے اور وارثوں سے حصہ زیادہ دلا جاوے تو تیسرے حصہ تک دیا جاتا ہے جیسے کہ حدیث آیندہ میں ہے ۱۲

قال من اودع وديعة فليس عليه ضمان أخرجه ابن ماجة وإسناده

آپنے فرمایا جس شخص پاس امانت رکھی جاوے تو اس پر کچھ تاوان نہیں نکالا اسے ابن ماجہ نے اور اس کی سند

ضعيف باب قسم الصدقات تقدم في آخر الزكوة وباب

ضعیف ہے باب زکوٰۃ کی تقسیم کا یہ پہلے کتاب الزکوٰۃ کے آخر میں بیان ہو چکا ہے اور باب غنیمت کی

قسم الفيء والغنيمة ياتي عقيب الجهاد ان شاء الله تعالى

تقسیم کا انشاء اللہ تعالیٰ جہاد کے پیچھے آوے گا

كتاب النكاح

نکاح کی کتاب [1]

عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال لنا رسول

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا ہم کو پیغمبر خدا صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے جو تم سے طاقت رکھتا ہے نکاح کے خرچ کی دینے نان نفقہ دے سکتا ہو تو چاہیے

فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم

اس لیے کہ وہ آنکھوں کو خوب بچا رکھتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو طاقت نہ رکھے خرچ کی وہ روزہ رکھے

فانه له وجاء متفق عليه وعن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه

کہ گویا اس کے لیے خصی کرنا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ان النبي صلى الله عليه وسلم حمد الله واثنى عليه وقال لكني انا اصلي

کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اور فرمایا لیکن میرا تو یہ حال ہے کہ میں نماز

وانام واصوم وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس

اور سوتا بھی ہوں اور روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں سو جو میری چال سے بیزار ہو وہ میری

مني متفق عليه وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

امت سے نہیں حدیث متفق علیہ ہے اور اسی سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

يامر بالباءة وينهى عن التبتل نهيا شديدا ويقول تزوجوا

نکاح کرنے کا حکم کیا کرتے اور عورتوں سے کنارہ پکڑنے سے بہت منع کرتے اور فرماتے بیاہ کرو

الودود الولود فاني مكاثر بكم الانبياء يوم القيمة رواه احمد و

محبت والی جننے والی عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ میں فخر کرنے والا ہوں بسبب کثرت تمہاری کے سب پیغمبروں پر قیامت کے دن روایت کیا

صححه ابن حبان وله شاهد عند ابي داود والنسائي وابن

صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور اس حدیث کا ابو داود اور نسائی کے اور ابن حبان کے

حبان ايضا من حديث معقل بن يسار وعن ابي هريرة

نزدیک معقل بن یسار کی حدیث سے شاہد بھی ہے اور ابو ہریرہ رضی

[1] کتاب النکاح الخ لغت میں نکاح کے معنے ملنے اور جمع ہونے اور ایک دوسرے میں داخل ہونے کے ہیں اور نکاح کا اطلاق اور استعمال وطی اور عقد میں بھی آیا ہے اور شرع میں عبارت ہے عقد بین الزوجین سے کیونکہ حلال ہو جاتی ہے ساتھ اس کے وطی پس نکاح عقد میں حقیقت ہے اور وطی میں مجاز۔ اور یہی صحیح ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے فانکحوھن باذن اھلھن اور وطی اذن کے ساتھ جائز نہیں ہے اور تفصیل اس کی شروح کتب حدیث میں ہے۔ من شاء فلیرجع الیہا

رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تنكح المرأة لاربع

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا عورت چار چیز کے سبب سے نکاح کی

لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك

سبب مال اس کے اور بسبب حسب اس کی کے اور بسبب جمال اس کے اور بسبب دین اس کے پس کامیاب ہو ساتھ دین والی کے خاک آلودہ ہوں دونوں

متفق عليه مع بقية السبعة وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان

روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے ساتھ باقی کے ساتوں کے اور اسی سے روایت ہے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب

اذا رفأ انسانا اذا تزوج قال بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما

دعا دیتے نئی شادی والے کو فرماتے برکت دے تجھے اللہ اور برکت کرے تجھ پر اور اتفاق دیوے تمہارے درمیان

في خير رواه احمد والاربعة وصححه الترمذي وابن خزيمة وابن حبان

نیکی میں روایت کیا اسے احمد نے اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے

وعن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال علمنا رسول الله

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا سکھایا ہم کو پیغمبر خدا

صلى الله عليه وسلم التشهد في الحاجة ان الحمد لله نحمده ونستعينه

صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد حاجت میں یہ کہ سب تعریف اسی کے لیے ہے ہم اس سے مدد چاہتے ہیں

ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له و

اور بخشش چاہتے ہیں اور اسی کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں اپنی نفسوں کی برائیوں سے جس کو اللہ ہدایت کرے کوئی اسکا گمراہ کرنے والا نہیں

من يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا

اور جس کو گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق پرستش کے نہیں اور محمد اسکے

عبده ورسوله ويقرأ ثلاث آيات رواه احمد والاربعة وحسنه

بندے اور اسکے رسول ہیں اور پڑھے تین آیات روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور حسن کہا اسکو

الترمذي والحاكم وعن جابر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

ترمذی اور حاکم نے اور جابر رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے

صلى الله عليه وسلم اذا خطب احدكم المرأة فان استطاع ان ينظر

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ایک تمہارا کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجنا چاہے پس اگر طاقت رکھتا ہے اس چیز کے دیکھنے کی

منها الى ما يدعوه الى نكاحها فليفعل رواه احمد وابو داود ورجاله

جو اس کو نکاح کی طرف داعی ہے تو کرے روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد نے اور راوی اسکے

ثقات وصححه الحاكم وله شاهد عند الترمذي والنسائي عن

معتبر ہیں اور صحیح کہا اس کو حاکم نے اور اسکے ایک شاہد ترمذی اور نسائی کے نزدیک مغیرہ سے

المغيرة وعند ابن ماجة وابن حبان من حديث محمد بن مسلمة و

اور ابن ماجہ اور ابن حبان کے نزدیک محمد بن مسلمہ کی حدیث سے اور

ل۔ نوٹ: دونوں ہاتھ۔ ایک بسبب مال کے کہ عورت مالدار ہے اپنا مال شوہر کو صرف کرے گی۔ دوسرا بسبب بزرگی اور شرافت ذات اور قوم کے کہ عورت اشراف قوم سے ہے جس کے سبب سے اولاد کی نسب میں شرف پیدا ہو گا اور بعض کے نزدیک حسب سے مراد نیک کرداری اور نیک نہادی ہے قاضی شوکانی نیل میں فرماتے ہیں حسب بفتحتین اصل میں آبار اور اقارب کا شرف ہے ماخوذ حساب سے کیونکہ عرب جب فخر کرتے اپنے آبار کے مناقب اور اپنی قوم کی عمدہ خصلتیں شمار کرتے ۱۲ منہ

لمسلم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم

مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

قال لرجل تزوج امرأة أنظرت إليها قال لا قال اذهب فانظر إليها و

اس مرد کو کہ جس نے ایک عورت کو نکاح کیا تھا کیا تو نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے اس نے کہا کہ نہیں فرمایا جا اس کو دیکھ لے اور

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لا يخطب أحدكم على خطبة أخيه حتى يترك الخاطب قبله أو يأذن

نہ دیوے پیغام نکاح کا کوئی تم میں کا کسی کے پیغام پر جب تک چھوڑ نہ دیوے پہلے پیغام والا یا نہ اذن دے

له متفق عليه واللفظ للبخاري وعن سهل بن سعد الساعدي رضي

اس کو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے اور سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ

الله تعالى عنه قال جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت

عنہ سے روایت ہے کہا کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا

يا رسول الله جئت أهب لك نفسي فنظر إليها رسول الله صلى الله

کہ یا رسول اللہ میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ کو ہبہ کر دوں پھر نظر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ و

عليه وسلم فصعد النظر إليها وصوبه ثم طأطأ رسول الله صلى الله

آلہ وسلم نے اسکی طرف اور خوب نیچے سے اوپر تک نگاہ کی اسکی طرف اور پھر سر مبارک جھکا

عليه وسلم رأسه فلما رأت المرأة أنه لم يقض فيها شيئا جلست فقام

لیا پھر جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کو کچھ حکم نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابی

رجل من أصحابه فقال يا رسول الله إن لم يكن لك بها حاجة

اٹھے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ

فزوجنيها قال فهل عندك من شيء فقال لا والله يا رسول الله فقال

سے اسکا عقد کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ تیرے پاس کچھ ہے عرض کیا کچھ نہیں اللہ کی قسم اے رسول اللہ آپ نے فرمایا

اذهب إلى أهلك فانظر هل تجد شيئا فذهب ثم رجع فقال لا والله

کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس جا اور دیکھ شاید کچھ پاوے پھر وہ گیا اور لوٹ آیا اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم

يا رسول الله ما وجدت شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

میں نے کچھ نہیں پایا یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

انظر ولو خاتما من حديد فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول

جا دیکھ اگرچہ ایک لوہے کا چھلا ہو پھر وہ گیا اور لوٹ آیا اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم یا رسول

الله ولا خاتما من حديد ولكن هذا إزاري قال سهل ما له رداء فلها

اللہ ایک لوہے کا چھلا بھی نہیں مگر یہ ایک میری تہ بند ہے ... اس غریب کے پاس چادر بھی نہ تھی)

لـه ورواه ابن خزيمة [illegible] اس حدیث والی ہے مخطوبہ کو دیکھنے کے جواز پر اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا اور امام مالک کے نزدیک عورت کے اذن کے ساتھ جائز ہے اور ایک روایت میں مطلقا ممنوع ہے اور حنفیہ کے نزدیک بھی ناجائز ہے لیکن یہ حدیث سب پر حجت ہے ۱۲

سـ۲ قوله ولو خاتما من حديد الخ اس میں دلیل ہے جمہور کی کہ مہر کے لیے کوئی مقدار معین نہیں ہے جو صلاحیت ثمن کی رکھتا ہے مہر ہو سکتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک محمول ہے معجل پر کیونکہ انکی عادت کچھ مہر دخول سے پیشتر دینے کی تھی لیکن ظاہر حدیث آبی ہے اسکی

اللهم اغفر لجميع المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات

نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ
سواس تہ بند سے آدھی اس عورت کی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری تہ بند سے کیا کام ہوگا اگر تو
لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ
تو اسپر اس میں سے کچھ نہ ہوگا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا پھر وہ شخص بیٹھ گیا (یعنی مایوس ہو کر)
حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا
یہاں تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھا پیٹھ موڑ کر چلا
فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ
تو آپ نے حکم دیا تو پھر وہ بلایا گیا جب آیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے قرآن کیا یاد ہے اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں
كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ
سورت یاد ہے اور کئی سورتوں کو گنا آپ نے فرمایا کہ تو ان کو اپنی یاد سے پڑھتا ہے اس نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ جا
فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ
میں نے اسے تیرا مملوک کر دیا (یعنے نکاح کر دیا) عوض میں اس قرآن کے جو تجھ یاد ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے
لَهُ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ
آپ نے فرمایا جا میں نے تیرا عقد اس سے کر دیا سو تو اس کو یہ قرآن سکھا دے اور بخاری کی روایت میں یوں ہے
أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَلِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
ہم نے تجھ کو اس پر اختیار دیدیا بسبب اس چیز کے جو تجھ یاد ہے قرآن سے اور ابوداؤد کی روایت میں ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا تَحْفَظُ قَالَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَ قُمْ فَعَلِّمْهَا
عنہ سے (یوں) ہے کہ آپ نے فرمایا تجھ کو کیا یاد ہے بولا سورہ بقر اور جو اسکے پیچھے ہے فرمایا اٹھ اور اس کو
عِشْرِينَ آيَةً وَعَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ
بیس آیتیں سکھا دے　　اور عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے مقرر پیغمبر خدا
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْلِنُوا النِّكَاحَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ظاہر کرو نکاح کو روایت کیا اسے احمد نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے
وَعَنْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اور بریدہ بن ابی موسے سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَرَوَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
علیہ وآلہ وسلم نے ولی کی اجازت کے سوا نکاح نہیں ہوتا اور روایت کیا امام احمد نے حسن سے وہ روایت
عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ مَرْفُوعًا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ رَوَاهُ
کرتے ہیں عمران بن حصین سے نہیں نکاح سوا ولی اور دو گواہوں کے روایت کیا اسے
أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْمَدِينِيِّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ
احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے علی بن المدینی اور ترمذی اور ابن حبان نے

ف زوجتکہا یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ اگر کسی کا مہر صرف سورتیں کلام اللہ کی عورت کو سکھلا دینی ہی مقرر کیا جاوے تو بھی نکاح جائز ہے کیونکہ حدیث دارقطنی وغیرہ کی جس میں ہے مہر کمتر دس درہم سے صحیح نہیں ہے جسکو دیکھنا منظور ہو مسک الختام میں سو دیکھ لے ۱۲ قولہ تلیہا مراد اس سے سورت آل عمران ہے ۱۲ قولہ لا نکاح الا بولی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا اور یہی مذہب ہے حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عباس اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابوہریرہ اور حضرت عائشہ اور ابن المسیب اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلی اور امام احمد اور اسحاق اور امام شافعی اور جمہور اہل علم کا اور کہا ابن منذر نے نہیں پایا جاتا اس باب میں خلاف کسی صحابی سے ۱۲ مسک الختام

وَأُعِلَّ بِالْإِرْسَالِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

اور معلول کیا اسے ساتھ ارسال کے (یعنے حدیث مرسل ہے) اور عائشہ رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہا کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے ولی کی اجازت کے سوا نکاح کر لیا تو اس کا

فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنِ

نکاح باطل ہے پھر اگر (زنا کر) اس عورت سے صحبت کر بیٹھا تو اس (عورت) کے لیے مہر ہے بسبب اس چیز کے کہ فائدہ اٹھا

اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ

اختلاف کریں تو جس کا کوئی ولی نہیں اسکا بادشاہ ولی ہے نکالا اسے چاروں نے سوا نسائی کے

وَصَحَّحَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور صحیح کہا اسے ابو عوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ

سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوہ کا نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جاے

وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ

اور باکرہ کا نکاح بھی نہ ہو جب تک اس سے اذن نہ لیا جائے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ باکرہ سے اذن کیونکر لیا جا

أَنْ تَسْكُتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ

اذن اسکا یہ ہے کہ چپ رہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے مقرر

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ

فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیوہ اپنی جان کی زیادہ حقدار ہے اپنے ولی سے (یعنے نکاح کی مختار ہے) اور کنوار

تُسْتَأْذَنُ وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي لَفْظٍ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ

اسکا باپ اسکی جان کے لیے اجازت لے اور اجازت اسکی چپ رہنا ہے روایت کیا اسے مسلم نے اور ایک روایت میں یوں ہے

الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ

میں ولی کو کچھ اختیار نہیں ہے اور باکرہ سے اجازت لی جاوے روایت کیا اسے ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن

حِبَّانَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حبان نے اور ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

وسلم نے نہ عورت عورت کا نکاح کرے اور نہ عورت اپنا نکاح خود کرے (یعنے ولی کی اجازت کے سوا) روایت کیا

وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

اور دارقطنی نے اور راوی اسکے معتبر ہیں اور نافع سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضے اللہ عنہما

قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ

سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی

سلہ قولہ لا تزوج المرأۃ الخ اس حدیث میں یہ لفظ بھی آیا ہے لا تزوج المرأۃ نفسہا فان الزانیۃ الحدیث یعنے نہ نکاح کرے عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنے والی وہی ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا آپ اور مراد اس سے یہ ہے کہ عورت اپنا نکاح بغیر ولی کے نہ کرے اسلیے کہ عقد کرنے والے کی ولایت عورتوں کو اپنے عقد کرنے کی یا غیر عقد کرنے کی نہیں یعنے عبارت عورتوں کی سے نکاح درست نہیں ہوتا ۱۲

سلہ ۲ قولہ عن الشغار صحیح مسلم کی ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے قال لا شغار فی الاسلام یعنے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں نکاح شغار اسلام میں اور مذہب امام شافعی کا یہ ہے کہ اس طرح کا نکاح درست نہیں ہے ۱۲—۱۲

ابنتہ علی ان یزوجہ الآخر ابنتہ ولیس بینہما صداق متفق علیہ

بیاہ دے اور دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ اپنی بیٹی اسے بیاہ دے اور مہر دونوں کا نہ ہو یہ حدیث متفق علیہ ہے

واتفقا من وجہ آخر علی ان تفسیر الشغار من کلام نافع وعن ابن

اور اتفاق کیا بخاری اور مسلم نے دوسرے طریق سے کہ شغار کی تفسیر نافع کی کلام سے ہے اور ابن عباس

عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ایک لڑکی باکرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی

فذکرت ان اباہا زوجہا وہی کارہۃ فخیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اور عرض کیا کہ میرے باپ نے میرا نکاح کر دیا ہے جہاں مجھے نا خوشی تھی پس اختیار دیا اسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ واعل بالارسال وعن

وسلم نے روایت کیا اسے احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور معلول کہا اسے ارسال کے ساتھ یعنی یہ حدیث مرسل ہے

الحسن عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امراۃ زوجہا

اور حسن کی روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں سمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جس عورت کا دو

ولیان فہی للاول منہما رواہ احمد والاربعۃ وحسنہ الترمذی

ولیوں نے مختلف جگہ میں نکاح کر دیا پس وہ عورت اس مرد کو ملے گی جس کو پہلے ولی نے نکاح کر دیا روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے

وعن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اور جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن موالیہ واہلہ فہو عاہر رواہ

جس غلام نے اپنے لوگوں اور مالک کی بے اجازت نکاح کر لیا تو وہ زانی ہے روایت کیا اسے

احمد وابو داود والترمذی وصححہ وکذلک ابن حبان وعن

احمد اور ابو داود اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے اور اسی طرح ابن حبان نے بھی صحیح کہا اور

ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

قال لا یجمع بین المراۃ وعمتہا ولا بین المراۃ وخالتہا متفق

نہ جمع کرے کوئی مرد عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں اور نہ کوئی مرد عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں

علیہ وعن عثمان رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول

ہے اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح رواہ مسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا روایت کی اسے مسلم نے

وفی روایۃ لہ ولا یخطب زاد ابن حبان ولا یخطب علیہ و

اور مسلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پیغام نکاح کا بھی نہ دے اور ابن حبان نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا اور نہ اس کو پیغام دیا جائے

ف حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے اہل حجاز کے صحابہ و تابعین و فقہاء کا مختار یہ ہے کہ نکاح کا نہ کرنا اور نہ کرانا محرم کے لیے سنت ہے اور اہل عراق کا مختار جواز ہے اور تیرے پر پوشیدہ نہ رہے کہ احتیاط پر عمل کرنا اولیٰ ہے

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال تزوج النبي صلى الله

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عليه وسلم ميمونة وهو محرم متفق عليه ولمسلم عن ميمونة نفسها أن

میمونہ سے نکاح کیا اور آپ محرم تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں میمونہ رضی سے اس طرح آیا ہے

النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها وهو حلال وعن عقبة بن

کہ آپ نے مجھ سے نکاح کیا اور وہ حلال تھے اور عقبہ بن عامر

عامر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

إن أحق الشروط أن يوفى به ما استحللتم به الفروج متفق عليه

کہ سب شرطوں سے زیادہ پورا کرنے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں کو حلال کیا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے

وعن سلمة بن الأكوع رضي الله تعالى عنه قال رخص رسول الله

اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم عام أوطاس في المتعة ثلاثة أيام ثم نهى عنها رواه

رخصت دی سال اوطاس میں متعہ کی تین دن اور پھر منع فرمایا روایت کیا اسے مسلم

مسلم وعن علي رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عليه وسلم عن المتعة عام خيبر متفق عليه وعنه أن رسول الله

وآلہ وسلم نے متعہ سے خیبر کے سال یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسی سے روایت ہے کہ مقرر رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء وعن أكل الحمر الأهلية يوم خيبر

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا متعہ عورتوں سے اور گھر کے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے خیبر کے دن

أخرجه السبعة إلا أبا داود وعن ربيع بن سبرة عن أبيه أن رسول الله صلى

نکالا اس کو ساتوں نے سوا ابوداؤد کے اور ربیع بن سبرہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ مقرر نبی صلے

عليه وسلم قال إني كنت أذنت لكم في الاستمتاع من النساء وإن

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو مدت معین تک عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی تھی اور اللہ نے مدت

الله قد حرم ذلك إلى يوم القيامة فمن كان عنده منهن شيء

معین تک نکاح کرنے کو حرام کر دیا قیامت تک تو جس کے پاس اس قسم کی عورت ہو

فليخل سبيلها ولا تأخذوا مما آتيتموهن شيئا أخرجه مسلم وأبو داود

وہ اس کو چھوڑ دے اور ان سے اپنے دیئے ہوئے سے کچھ نہ لو نکالا اس کو مسلم اور ابوداؤد اور

والنسائي وابن ماجه وابن حبان وعن ابن مسعود رضي الله تعالى

نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

له قوله عن المتعة الخ متعہ اسکو کہتے ہیں کہ عورت سے نکاح کریں اس طرح کہ فائدہ اٹھاؤں گا تجھ سے اتنے دنوں تک مثلاً مہینہ بھر تک عوض اتنے روپیوں کے یہ متعہ ابتداء اسلام میں درست تھا بعد ازاں حرام ہوا اور تحقیق یہ ہے کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دو بار واقع ہوا اور پہلے حلال تھا پیش از ان خیبر کے پھر حرام ہوا دن خیبر کے پھر مباح ہوا روز فتح کے بعد ازاں حرام ہوا ابد الآباد دیکھیا کہ مسلم میں روایت ہے سبرہ بن معبد سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو البتہ میں نے تم کو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جس کے پاس متعہ والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اس کو چھوڑ دیوے اور جو اس کو دیا ہو یعنے مہر یا خرچ سو اس سے کچھ بھی نہ پھیرے سو جاننا چاہیے کہ یہی سبب ہے کہ اجماع ہوا صحابہ کا کہ جب جو نکاح متعہ کا وہ باطل ہے اور نیز اجماع ہے اس پر علماء کا کہ متعہ حرام ہے اور نہیں خلاف کیا اس میں کسی نے [illegible] مگر رافضیوں نے اور ابن عباس رضی سے جو مشہور ہے کہ وہ اسکی اباحت کے قائل تھے ثابت ہوا ہے رجوع کرنا انکا اس سے [illegible] نسبت کرنی [illegible] کی غلط ہے اور موطا امام مالک میں متعہ حرمت میں حدیثیں ہیں۔

ف قولہ لعن رسول اللہ الخ یعنے حلال کرنیوالے اور حلال کرانیوالے دو نوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملعون فرمایا ہے محلل کو تیس مستعار کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور سلف اسکو آگ کی مسیح کہتے تھے اور حاکم نے صحیح بتایا ترمذی نے روایت کیا ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی حلال کرنے والے پر اور جسکے خاطر حلال کرے اسپر ترمذی نے اسکو حسن صحیح کہا ہے

عنه قال لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المحلل والمحلل له رواه أحمد والنسائي والترمذي وصححه وفي الباب عن علي أخرجه الأربعة إلا النسائي وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا ينكح الزاني المجلود إلا مثله رواه أحمد وأبو داود ورجاله ثقات وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت طلق رجل امرأته ثلاثا فتزوجها رجل ثم طلقها قبل أن يدخل بها فأراد زوجها الأول أن يتزوجها فسأل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن ذلك فقال لا حتى يذوق الآخر من عسيلتها ما ذاق الأول متفق عليه واللفظ لمسلم

باب الكفاءة والخيار

كفو اور خیار کا بیان

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم العرب بعضهم أكفاء بعض والموالي بعضهم أكفاء بعض إلا حائك أو حجام رواه الحاكم وفي إسناده راو لم يسم واستنكره أبو حاتم وله شاهد عند البزار عن معاذ بن جبل بسند منقطع وعن فاطمة بنت قيس رضي الله تعالى عنها أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال لها انكحي أسامة رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

[illegible] محلل لیہ پر امام احمد نے اسکو ایسے اسناد سے روایت کیا ہے [illegible] اسکو معتبر کہا ہے اور ترمذی نے کتاب العلل [illegible]

قال يا بني بياضة انكحوا ابا هند وانكحوا اليه وكان حجاما رواه ابو داود

والحاكم بسند جيد وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خيرت بريرة

على زوجها حين عتقت متفق عليه في حديث طويل ولمسلم عنها ان زوجها

كان عبدا وفي رواية عنها كان حرا والاول اثبت وصح عن ابن عباس

عند البخاري انه كان عبدا وعن الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيه

رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اني اسلمت

وتحتي اختان فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم طلق ايتهما

شئت رواه احمد والاربعة الا النسائي وصححه ابن حبان والدارقطني

والبيهقي واعله البخاري وعن سالم عن ابيه ان غيلان بن سلمة

اسلم وله عشر نسوة فاسلمن معه فامره النبي صلى الله عليه وآله وسلم

ان يتخير منهن اربعا رواه احمد والترمذي وصححه ابن حبان والحاكم

واعله البخاري وابو زرعة وابو حاتم وعن ابن عباس رضي الله عنهما

قال رد النبي صلى الله عليه وآله وسلم ابنته زينب على ابي العاص

بن الربيع بعد ست سنين بالنكاح الاول ولم يحدث نكاحا

رواه احمد والاربعة الا النسائي وصححه احمد والحاكم وعن عمرو بن

شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم رد ابنته

زينب على أبي العاص بنكاح جديد قال الترمذي حديث ابن عباس

أجود إسنادا والعمل على حديث عمرو بن شعيب وعن ابن عباس رضي

الله تعالى عنهما قال أسلمت امرأة فتزوجت فجاء زوجها فقال يا رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم إني كنت أسلمت وعلمت بإسلامي فانتزعها

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من زوجها الآخر وردها إلى زوجها

الأول رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه وصححه ابن حبان والحاكم و

عن زيد بن كعب بن عجرة عن أبيه قال تزوج رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم العالية من بني غفار فلما دخلت عليه ووضعت ثيابها

رأى بكشحها بياضا فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم البسي ثيابك

والحقي بأهلك وأمر لها بالصداق رواه الحاكم وفي إسناده جميل

ابن زيد وهو مجهول واختلف عليه في شيخه اختلافا كثيرا و

عن سعيد بن المسيب أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال أيما رجل

تزوج امرأة فدخل بها فوجدها برصاء أو مجنونة أو مجذومة فلها

الصداق بمسيسه إياها وهو له على من غره منها أخرجه سعيد بن

سلام بھی قائم رہتا ہے لہذا اگر ان میں سے ایک مسلمان ہو جائے اور دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے تو ان کا نکاح قائم نہیں رہتا ہے

سلہ عنین وہ شخص ہے کہ بسبب عدم انتشار ذکر کے عورتوں کے پاس آنے سے عاجز ہے اور ان کے پاس آ نہیں سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ دلیل ہے اس بات پر کہ اس عیب کے ثابت ہو چکنے کے بعد نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور فسخ میں علماء کا اختلاف ہے تفصیل کتب میں ہے ۱۹۶

منصور ومالك وابن أبي شيبة ورجاله ثقات وروى سعيد أيضا

منصور اور مالک نے اور ابن ابی شیبہ نے اور راوی اس کے معتبر ہیں اور روایت کیا ہے سعید نے بھی

عن علي رضي الله عنه نحوه وزاد وبها قرن فزوجها بالخيار فإن مسها

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسا ہی جیسا اوپر گذرا اور زیادہ کیا کہ اگر عورت کو قرن ہو (ایک بیماری ہے) تو اس کا خاوند اختیار رکھتا ہے

فلها المهر بما استحل من فرجها وعن طريق سعيد بن المسيب

تو اس کے لیے مہر ہے عوض اس چیز کے کہ حلال کیا اس نے اپنے فرج سے اور سعید بن مسیب کے طریق سے

أيضا قال قضى عمر في العنين أن يؤجل سنة ورجاله ثقات

یہ بھی ثابت ہوا کہ فیصلہ کیا حضرت عمر نے نامرد کے حق میں یہ کہ ایک برس تک انتظار کرایا جاوے اور راوی اس کے معتبر ہیں

باب عشرة النساء

عورتوں کے ساتھ گذران کرنے کے بیان میں

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى

ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے

الله عليه وآله وسلم ملعون من أتى امرأة في دبرها رواه أبو داود والنسائي

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص آئے عورت کے دبر میں دخول کرے وہ ملعون ہے روایت کیا اسے ابو داؤد اور نسائی نے

واللفظ له ورجاله ثقات لكن أعل بالإرسال وعن ابن عباس رضي

اور عبارت نسائی کی ہے اور راوی اس کے معتبر ہیں لیکن مرسل ہے اور ابن عباس رضی

الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا ينظر

اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ

الله إلى رجل أتى رجلا أو امرأة في دبرها رواه الترمذي والنسائي

اس مرد کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں کرتا جو دخول کرے کسی مرد یا عورت سے اس کی دبر میں روایت کیا اسے ترمذی اور نسائی

وابن حبان وأعل بالوقف وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله

ابن حبان نے لیکن وقف کے ساتھ معلول ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے

عليه وآله وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره

علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو نہ ستاوے ہمسائے کو

واستوصوا بالنساء خيرا فإنهن خلقن من ضلع وإن أعوج شيء

اور عورتوں سے خیر خواہی کرو اسلئے کہ وہ پسلی سے بنی ہیں اور زیادہ ٹیڑھی چیز

في الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل

پسلیوں میں سب سے اوپر والی ہے پس اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا تو توڑ دیگا اور اگر چھوڑ دیا تو ہمیشہ

أعوج فاستوصوا بالنساء خيرا متفق عليه واللفظ للبخاري ولمسلم

ٹیڑھی رہیگی پس خیر خواہی کرو عورتوں سے روایت کیا ہے ساتھ اسکے بخاری و مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہے اور مسلم کی روایت میں (یوں) ہے

امام محمد فرماتے ہیں کہ نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ اور جو علماء نکاح کے قائل ہیں وہ باہم یہ اختلاف ہے کہ عنین کو علاج کیلئے کتنی مہلت دی جائے بعض ایک سال کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی مروی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے لئے کوئی خاص مدت مقرر نہیں اور حارث بن عبداللہ کہتے ہیں کہ دس ماہ تک اسکو مہلت دی جائے اگر شوہر ایک دفعہ وطی کر چکا ہے تو اس پر عنین کا حکم نہیں ۱۲

سلہ قولہ فانہن خلقن الخ یعنی حضرت حوا کو اصل یہ دا را سب عورتوں کی ہیں حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں کی پسلی میں سے پیدا ہوئی ہیں اور اکثر بہت ٹیڑھی پسلی ہے پس انکی اصل میں ٹیڑھا پن ہے کہ کسی کو تکلیف کو ہضم کر سکتا اور ٹیڑھی پسلی کا یہ حال ہے کہ اگر تو سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جاوے گی اور اگر اس کو چھوڑ دے بحال خود ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی اسی طرح چال عورت کا ہے کہ انکی اصل خلقت میں ہی اعمال و اخلاق میں ہے اگر چاہیں مرد کہ راست اور درست کریں انکو تو ہو نہیں سکتا۔ کہ ایسے ہی کیونکہ حدیث کے اخیر ٹکڑے سے معلوم ہوا پس ممکن نہیں ہے فائدہ اٹھانا ساتھ عورتوں کے مگر ساتھ چھوڑنے انکے ٹیڑھا پن پر جب تک کہ اس چھوڑنے میں گناہ لازم آوے نہیں تو تغافل مناسب نہیں حاصل یہ کہ معاملہ ان سے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو انکے ٹیڑھا پن پر اور توقع نہ رکھو کہ سب معاملات میں تمہاری مرضی کے موافق ہی کام کریں ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی آدمی سفر سے آئے تو اسکے لیے مناسب ہے کہ وہ بلا اطلاع اچانک رات کے وقت گھر میں نہ گھسے بلکہ کچھ دیر باہر ٹھہر جائے تاکہ اسکے آنے کی اطلاع گھر والوں کو پہنچ جائے اور وہ اپنے آپ کو آراستہ اور درست حالت میں کر لیں ورنہ اندیشہ ہے کہ بیوی کی پریشان حالت دیکھ کر مرد کو اس سے کہیں نفرت نہ ہو جائے اور سفر سے وہ سفر مراد ہے جس میں [illegible] کہ [illegible] باہر رہے۔ اور استحداد کا لغوی معنے استرے سے بال مونڈنا ہے۔ یعنی عورت اپنے اندام مخصوص کے بال صاف کرے اور مراد یہ ہے کہ اندام خاص سے بال صاف کرے خواہ کسی طریق سے ہو۔ اور استرے کا استعمال ضروری نہیں نیز اس زمانہ میں اس ملک میں عورتیں استرے کو استعمال کرتی تھیں اس لیے یہ لفظ استعمال کیا ۱۲

فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا

پس اگر تو اس سے کام لے تو کام لے گا اس سے حالانکہ وہ ٹیڑھی ہے اور اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا تو توڑ ڈالے گا

وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ

اور توڑنا اس کا طلاق دینا ہے - اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا تھے ہم ساتھ نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جہاد میں پھر جب ہم مدینہ میں آئے چلے ہم کہ داخل ہوویں

فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا يَعْنِي عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ

آپ نے فرمایا ٹھیر جاؤ یہاں تک کہ رات آجاوے یعنی عشاء کا وقت تاکہ کنگھی کرے پریشان بالوں والی

وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ

اور استرہ لیوے جس کا شوہر باہر گیا ہوا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں واسطے بخاری کے یوں ہے کہ جب کوئی تم میں سے بہت دن

الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ

باہر سفر میں رہے تو وہ اپنے گھر والوں میں رات کو نہ جاوے سلہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَرَّ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق سب لوگوں سے برا

النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي

مرتبہ میں اللہ کے نزدیک دن قیامت کے وہ شخص ہے جو صحبت کرے اپنی بی بی سے اور وہ اس سے صحبت کرے

إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ

پھر اس کے بھید کو ظاہر کیا سلہ روایت کیا اسے مسلم نے اور حکیم بن معاویہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ زَوْجِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ تُطْعِمُهَا إِذَا أَكَلْتَ

کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ عورت کا مرد پر کیا حق ہے فرمایا کھلاوے تو اسے جیسے آپ کھاوے

وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي

اور پہناوے تو اسے جب پہنے تو اور نہ مارے تو اس کے منہ کو اور نہ برا کہے اور جدا ہووے تو اس سے مگر

الْبَيْتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَعَلَّقَ الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ

گھر میں روایت کیا اسے احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور تعلیق کیا بخاری نے اسکے بعض کو

وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا

کہا کہ یہود کہا کرتے کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے پیچھے کی طرف سے ہو کر فرج میں تو

كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ الْآيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ

لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے اس پر یہ آیت اتری کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں آخر آیت تک یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت اپنی بیوی کا اس کے ساتھ مباشرت کرنے کے حالات کو لوگوں میں بالتفصیل بیان کرنا مرد کیلئے ناجائز اور حرام ہے کیونکہ یہ بے حیائی کی بات اور مروت کے خلاف ہے البتہ ضرورت کے وقت جب کوئی شرعی فائدہ ملحوظ ہو تو صرف مباشرت کو بیان کرنا جائز ہے اور اسی طرح عورت اپنے مرد کے متعلق اس قسم کے حالات کا اظہار نہ کرے ۱۲

سلہ قولہ ولا تضرب الوجہ یہ دلیل ہے مارنے کے جائز ہونے پر ادب سکھلانے کے لیے لیکن منہ پر مارنا جائز نہیں عورت ہو یا مرد۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عورت سے اگر کسی قسم کی بے حیائی یا ترک فرائض ہو تو سوا منہ کے اور اعضاء پر مار ناجائز ہے اور اگر تہدید پر اکتفا کرے تو افضل ہے ۱۲

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بیوی کے ساتھ ہم بستری کے وقت بسم اللہ اور یہ دعا پڑھ جاتا ہے اگر اللہ تعالے اسکو اولاد نصیب کرے تو اس کی اولاد کو شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا کیونکہ اسکی اولاد اللہ تعالے کے ان نیک بندوں میں سے ہوگی جن کی نسبت ارشاد ہے إن عبادي ليس لك عليهم سلطان (تحقیق میرے بندوں پر تیرا کوئی تسلط نہیں) اور بعض علماء نے کہا ہے مطلب یہ ہے کہ اسکی اولاد کفر و شرک میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہتی ہے الغرض جماع کے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب اور نیز اس دعا کو پڑھ لینا باعث برکت ہے اس دعا کے معنے یہ ہیں اے اللہ ہم سے اور ہماری اولاد سے شیطان کو دور رکھ۔

بِسَنَدٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ ذَلِكَ أَوْلَادَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ

ف۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مرد بیوی کو جماع کیلیے بلائے تو اسکے حکم کو ماننا بیوی پر واجب اور ضروری ہے جبکہ اسے کوئی عذر مانع نہ ہو۔

ف۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالوں کے ساتھ پیوند لگانا اور بدن پر نیل وغیرہ کے نقش بنوانا حرام ہے۔ پیوند لگانے اور لگوانے والی اور گودنے اور گودوانے والی چار قسم کی عورتوں پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔

ف۴ [illegible] دیکھنے میں جیتا بچہ گاڑ دینے کو عرب کے لوگ جیتے بچے کو گاڑ دیتے تھے بخوف تنگدستی یا دلاحق ہونے عار کے پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عزل کرنا [illegible] پوشیدہ [illegible] ساتھ [illegible] تطبیق [illegible]
[illegible] ہے۔

۱۹۹

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عزل (یا ہر انزال کرنا) جائز ہے لیکن کراہت سے خالی نہیں حنفیہ اور اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ عورہ کے ساتھ عزل کرنا اسکی اجازت کے بغیر جائز نہیں اور لونڈی کے ساتھ جائز ہے خواہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور بعض علما فرماتے ہیں کہ منکوحہ لونڈی کے ساتھ عزل کرنے میں اسکے مالک کی اجازت کا ہونا ضروری ہے اگر وہ اجازت دے تو جائز ہے ورنہ نہیں

عنه ان رجلا قال یا رسول الله ان لی جاریة وانا اعزل عنها وانا

اسی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں اور میں

اكره ان تحمل وانا ارید ما یرید الرجال وان الیهود تحدث ان

اسکے حاملہ ہونے کو برا جانتا ہوں اور میں چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں اور یہود کہتے ہیں کہ

العزل الموءودة الصغرٰی قال كذبت الیهود لو اراد الله ان یخلقه ما

عزل زندہ دفن کرنا ہے چھوٹا سا فرمایا جھوٹے ہیں یہود اگر چاہے اللہ تعالیٰ اسکو پیدا کرے تو تو

استطعت ان تصرفه رواه احمد وابوداود واللفظ له والنسائی و

پھیر نہیں سکتا اسے روایت کیا اسے احمد اور ابو داود نے اور یہ لفظ ابو داود کے ہیں اور روایت کیا اسے نسائی اور

الطحاوی ورجاله ثقات وعن جابر رضی الله عنه قال كنا نعزل علی

طحاوی نے اور اس کے راوی معتبر ہیں اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ہم عزل کیا کرتے تھے بیچ

عهد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم والقرآن ینزل لو كان شیء

زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قرآن اترتا تھا اگر عزل برا ہوتا

ینهی عنه لنهانا عنه القرآن متفق علیه ولمسلم فبلغ ذلك نبی الله صلی الله

تو البتہ منع کرتا ہم کو قرآن یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ

علیه وآله وسلم فلم ینهنا وعن انس بن مالك رضی الله عنه ان النبی صلی

وآلہ وسلم کو پہنچی پس آپ نے ہم کو منع نہیں کیا اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی

الله علیه وآله وسلم كان یطوف علی نسائه بغسل واحد اخرجاه واللفظ لمسلم

اللہ علیہ وآلہ وسلم دورہ کرتے تھے اپنی سب عورتوں پر ایک غسل سے روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہیں

باب الصداق

بیان مہر کا

عن انس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه اعتق

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے آزاد کیا (ام المؤمنین)

صفیة وجعل عتقها صداقها متفق علیه وعن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن

صفیہ کو اور ٹھہرایا اسکے آزاد کرنے کو مہر اسکا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے

انه قال سألت عائشة رضی الله تعالٰی عنها زوج النبی صلی الله علیه وآله

کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم كم كان صداق رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قالت

وسلم کی کہ کس قدر تھا مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انہوں نے فرمایا کہ

كان صداقه لازواجه ثنتی عشرة اوقیة ونشا قالت اتدری ما

تھا مہر آپ کا اپنی بیبیوں کے لئے بارہ اوقیہ چاندی اور ایک نش فرمایا (عائشہ رضی) تو جانتا ہے

علہ علمانے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ازواج کے پاس یکساں باری سے جانا فرض نہ تھا ورنہ ایک بیوی کی باری میں دوسرے عورتوں میں تشریف نہ لیجاتے حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور آپ نے جو باری مقرر فرمائی تھی وہ صرف آپکی مروت اور احسان تھا۔ اور اس وقت آپکی نو بیویاں تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ گیارہ تھیں ان دونوں روایتوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ جس روایت میں نو کا ذکر ہے اس میں صرف منکوحہ ازواج مطہرات کا بیان ہے اور جس روایت میں گیارہ مذکور ہیں ان میں دو دوسری (لونڈیاں) ماریہ قبطیہ اور ریحانہ بھی شامل کی گئی ہیں ۱۲۔

سلہ قولہ باب الصداق الخ صداق صاد کی زبر اور زیر سے مشتق ہے صدق سے کیونکہ صداق مشعر ہوتا ہے صدق رغبت، قدر و استبازی زوج کا۔ مجمع البحار میں ہے کہ اسکے سات لغت ہیں اور آٹھ نام اور وہ آٹھ نام یہ ہیں۔ صداق۔ مہر۔ نحلہ۔ فریضہ۔ حباء۔ اجر۔ عقر۔ علائق ۱۲

لے قولہ اوقیہ ۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے ۱۲ ۔ ؎ قولہ درعک الحطمیۃ الحدیث حطمیہ چار مہملہ کی پیش اور طاء مہملہ کی زیر کے ساتھ حطمہ بن محارب کی طرف نسبت ہے کہ وہ عبد القیس قبیلہ میں سے تھا زرہیں بنایا کرتا تھا کذا فی النہایہ ۱۲

النش قال قلت لا قالت نصف أوقية فتلك خمسمائة درهم فهذا

نش کسے کہتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں فرمایا نصف اوقیہ یعنی سب پانسو درہم ہوتے ہیں یعنی ایک سو پچیس روپیہ چار آنہ کلدار ہوتے ہیں ۔ یہ

صداق رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لأزواجه رواه مسلم

مہر ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی بیبیوں کے لئے روایت کیا اسے مسلم نے

وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما تزوج علي فاطمة قال له

اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو پیغمبر خدا

رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطها شيئا قال ما عندي شيء قال

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا فاطمہ کو کچھ دے (بیشتر مہر میں) عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں فرمایا

فأين درعك الحطمية رواه أبو داود والنسائي وصححه الحاكم و

پس کہاں ہے تیری زرہ حطمیہ ؎ روایت کیا اسے ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى

عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا

الله عليه وآله وسلم أيما امرأة نكحت على صداق أو حباء أو

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس عورت نے نکاح کیا مہر پر یا بخشش پر یا

عدة قبل عصمة النكاح فهو لها وما كان بعد عصمة النكاح فهو

وعدہ پر عصمت نکاح سے پیشتر تو وہ مہر وعطیہ اور وعدہ اسی عورت کا ہے اور جو چیز عصمت نکاح کے بعد دی جاوے تو وہ

لمن أعطاه وأحق ما أكرم الرجل عليه ابنته أو أخته رواه أحمد و

جسکو دی گئی ہے اسکی ہے جسکو عطا دی ہو اور بہت لائق چیز جس پر مرد کی بزرگی کیجاوے اسکی بیٹی اور بہن ہے روایت کیا اسے احمد اور

الأربعة إلا الترمذي وعن علقمة عن ابن مسعود أنه سئل عن

چاروں نے سوا ترمذی کے اور علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھے گئے

رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقا ولم يدخل بها حتى مات

(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ایسے شخص کے حال سے جسنے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اور مہر مقرر کیے بغیر اور دخول کیے بغیر مر گیا

فقال ابن مسعود لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط وعليها

تو کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے لیے ویسا ہی مہر ہے جیسا اسکے کنبہ کی عورتوں کا ہے کم نہ زیادہ اور اس پر

العدة ولها الميراث فقام معقل بن سنان الأشجعي فقال قضى رسول

عدت ہے (یعنی وفات کی) اور اسکو میراث ملے گی پس کھڑے ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا حکم کیا تھا پیغمبر

الله صلى الله عليه وسلم في بروع بنت واشق امرأة منا مثل ما قضيت

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروع بنت واشق کے حق میں جو ہمارے قبیلہ میں ایک عورت تھی جیسا آپ نے فیصلہ کیا

ففرح بها ابن مسعود رواه أحمد والأربعة وصححه الترمذي

پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات پر خوش ہوئے روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زوجہ کی دلجوئی اور خوشنودی کیلئے مہر کا کچھ حصہ دخول سے پہلے دیدینا مستحب ہے۔ حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح سنہ ۲ ماہ رمضان میں ہوا۔ اور ماہ ذی الحجہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں گئیں۔ اور انکے بطن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے حضرت امام حسن حضرت امام حسین اور امام محسن اور تین بیٹیاں حضرت زینب حضرت رقیہ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین ماہ بعد مدینہ منورہ میں آپنے وفات پائی ۱۲ ؎ مطلب یہ کہ عقد نکاح سے پہلے جو کچھ زوج دیوے یا اسکے دینے کا وعدہ کرے تو وہ منکوحہ کا حق ہے اگرچہ اسکے باپ بھائی وغیرہ کے نام سے دیا جائے اور اسیطرح عقد نکاح کے وقت جو کچھ دیتا ہے وہ بھی زوجہ کا مال ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے امام محمد بن عبد العزیز اور سفیان ثوری اور امام مالک وغیرہ کا مذہب حدیث کے موافق ہے اور امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عقد نکاح سے پہلے اگر منکوحہ کے کسی رشتہ دار کے نام سے کوئی چیز دی جائے یا اسکے دینے کا وعدہ کیا جائے تو عورت اسکے مستحق نہیں بلکہ اس چیز کا مستحق وہی شخص ہوگا جس کا نام ذکر کیا گیا ہے اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس صورت میں عورت کو مہر مثل ملیگا اور وہ شخص کسی چیز کا مستحق نہیں ہے ۱۲ ۔

سلسلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر [illegible] سے پہلے فوت ہو جائے تو بھی پورا مہر

۲۰۱ مہر مثل اور میراث کی مستحق ہے حضرت ابن مسعودؓ [illegible] امام ابو حنیفہؒ و [illegible] اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے اور حضرت علیؓ

وحسّنه وجماعة وعن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه و

اور حسن کہا اسے ترمذی اور ایک جماعت نے سلسلہ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و

آله وسلم قال من أعطى في صداق امرأة سويقا أو تمرا فقد استحل

آلہ وسلم نے فرمایا جسنے اپنی عورت کے مہر میں دیدو تو ستو یا کھجوروں سے بھر کر دیدیے تو اسنے عورت کو اپنے پر حلال کیا

أخرجه أبو داود وأشار إلى ترجيح وقفه وعن عبد الله بن عامر

روایت کیا اسے ابو داود نے اور اشارہ کیا اسکے وقف کی ترجیح کی طرف اور عبد اللہ بن عامر

ابن ربيعة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم أجاز نكاح امرأة

بن ربیعہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جائز رکھا نکاح ایک عورت کا

على نعلين أخرجه الترمذي وصححه وخولف في ذلك وعن سهل

دو جوتیوں پر نکالا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے اور اختلاف کیا گیا ترمذی کا اس تصحیح میں ۔ اور سہل

ابن سعد رضي الله تعالى عنه قال زوج النبي صلى الله عليه وآله وسلم

بن سعد رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا نکاح کر دیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رجلا امرأة بخاتم من حديد أخرجه الحاكم وهو طرف من الحديث

ایک مرد کا ایک عورت سے لوہے کی انگوٹھی پر روایت کیا اسے حاکم نے اور یہ حدیث اسی حدیث کا

الطويل المتقدم في أوائل النكاح وعن علي رضي الله تعالى عنه قال

ایک ٹکڑا ہے جو شروع باب نکاح میں گزر چکی ۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا

لا يكون المهر أقل من عشرة دراهم أخرجه الدارقطني موقوفا وفي

کہ نہیں کم ہوتا مہر دس درہموں سے روایت کیا اسے دارقطنی نے موقوف اور اسکی

سنده مقال وعن عقبة بن عامر أنه قال قال رسول الله صلى

سند میں کلام ہے ۔ اور روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے

الله عليه وآله وسلم خير الصداق أيسره أخرجه أبو داود وصححه

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر مہر وہ ہے جو آسان ہو (دینے میں) روایت کیا ابو داود نے اور صحیح کہا اسے

الحاكم وعن عائشة رضي الله تعالى عنها أن عمرة بنت الجون

حاکم نے ۔ اور عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ عمرہ بنت الجون نے

تعوذت من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حين أدخلت عليه يعني

پناہ مانگی اللہ تعالے کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب داخل کی گئی آپ پر یعنے

لما تزوجها فقال لقد عذت بمعاذ فطلقها وأمر أسامة فمتعها

جب آپ نے اس سے نکاح کیا تو فرمایا رسول اللہ نے پناہ پکڑی ہے تو نے ساتھ پناہ لئے گئے کے پس طلاق دی آپنے اور حکم کیا اسامہ کو کہ دے اسکو

بثلاثة أثواب أخرجه ابن ماجة وفي إسناده راو متروك وأصل

تین کپڑے روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اور اسکی سند میں ایک راوی متروک ہے اور اصل

ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور امام مالکؒ، اوزاعیؒ اور لیث [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں ۱۲ سلسلہ حضرت علیؓ کے اس قول سے حنفیہ استدلال کرتے ہیں کہ عورت کا مہر کم سے کم دس درہم ہونا ضروری ہے مگر یہ اثر موقوف اور ضعیف ہے۔ اور اکثر علما فرماتے ہیں کہ مہر کی کوئی مقدار شرعاً معین نہیں بلکہ جو چیز بیع میں ثمن ہو سکتی ہے وہ مہر بن سکتی ہے چنانچہ لوہے کی انگوٹھی اور جوتیوں کا جوڑا وغیرہ مہر ہو سکتے ہیں حنفیہ ان حدیثوں کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ مہر معجل پر محمول ہیں سلسلہ واصل قصہ الخ اور وہ یہ ہے کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جون کی بیٹی پر داخل ہوئے اور اسکے قریب لے گئے تو اسنے کہا میں اللہ تعالے کے ساتھ پناہ مانگتی ہوں آپ سے آپنے فرمایا تو نے بڑے کی پناہ مانگی تو اپنے میکے چلی جا ۱۲ یہ حدیث ابن ماجہ و نسائی میں بھی ہے

۱۲ ۱۲

[illegible]

كِتَابُ النِّكَاحِ – بَابُ الْوَلِيمَةِ

وليمہ کا بیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُولَ

دیکھا اثر زردی کا عبدالرحمن بن عوف پر فرمایا یہ کیا ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ

اللّٰهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ

میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تم کو برکت دے ولیمہ کرو

وَلَوْ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ

اگرچہ ایک بکری کا ہو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جاوے تو ضرور آوے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں (یوں) ہے کہ جب بلاوے کوئی اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ قبول کرے شادی ہو یا اور کوئی

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدتر طعام

طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ

طعام اس ولیمہ کا ہے کہ جو اس میں آتا ہے روکا جاتا ہے اور جو نہیں آتا اسکو بلاتے پھرتے ہیں اور جو دعوت میں

الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

نہ آیا اس نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دعوت کی جاوے تم میں سے کسی کی تو قبول کرے اگر روزہ سے ہو

فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ

تو دعا کرے اور نہیں تو کھا دے اسے مسلم نے روایت کیا اور مسلم نے جابر سے ایسا ہی روایت

نَحْوُهُ وَقَالَ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

کیا ہے (لیکن اسمیں یوں) کہا ہے پھر چاہے کھانا کھا دے چاہے نہ کھا دے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ أَوَّلَ

روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعوت ولیمہ کی پہلے

[illegible] کیا یہ اشارہ ہے کہ ولیمہ ضرور کرو اگرچہ اسمیں زیادہ خرچ ہو [illegible] حضرت عبدالرحمن اس وقت تک کچھ زیادہ مالدار بھی نہ ہوئے تھے۔ اور بعض علماء کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اگر زیادہ نہ کر سکو تو ایک بکری کے ساتھ ہی ولیمہ کر دو مگر یہ معنے اس وقت کے عام حالت اور خود عبدالرحمن کی مالی حالت کے لحاظ سے بعید معلوم ہوتے ہیں جو تحا یہ کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کرنا واجب ہے چنانچہ ظاہریہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی نے بھی ام میں ایسا ہی کہا ہے۔ اور امام احمد فرماتے ہیں کہ ولیمہ کرنا سنت ہے اور جمہور علماء فرماتے ہیں کہ ولیمہ کرنا مستحب ہے ۱۲۔

سلہ ابوہریرہ رض کی روایت میں اسطرح ہے کہ سب کھانوں سے وہ برا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جسکے لئے مالداروں کو بلایا جائے اور فقیروں کو چھوڑ دیا جاوے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کی دعوت میں محتاجوں کو بھی بلانا چاہیے نہ یہ کہ صرف برادری کے مالدار کے پیٹ بھر کر انکو خوش کیا جائے ۱۲ سلہ قاضی عیاض نے [illegible] اس بات پر کہ ولیمہ میں بہت کھانا پکانے کے لئے کوئی حد معین نہیں ہے اور کم سے کم ایک بکری چاہیے اور جو کچھ میسر ہو موافق حال کے کافی اور مستحب ہے ۔۔ دن سے پیچھے ولیمہ میں [illegible] ہے ۱۲

ل یعنی جو دکھلاوا کریگا اسکو اللہ تعالے فضیحت آخرت کے روبرو ذلیل کریگا ۱۲ ۵ اگر دو دعوت دینے والے ایک ہی وقت میں دعوت دیں تو علما نے لکھا ہے کہ ان میں سے جو شخص زیادہ قریب ہو یا اہل علم یا اہل ورع یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل قرابت سے ہو تو اسکی دعوت کو قبول کرنا چاہئے ۱۲ ۵ اس حدیث سے [illegible] کھانے کے وقت تکیہ لگا کر بیٹھنا مذموم اور برا ہے۔ تکیہ لگا کر بیٹھنے کی ہیئت کے بیان میں مختلف اقوال ہیں اور مقصود یہ ہے کہ جس ہیئت کے ساتھ متکبر لوگ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہئے علامہ سیوطی رحمہ نے عمل الیوم واللیلہ میں لکھا ہے کہ تکیہ لگا کر اور منہ کے بل لیٹ کر نہ کھائے بلکہ دونو زانو کے سہارے یا اقعا کی ہیئت میں یا دونو پاؤں کے سہارے بیٹھ کر کھانا کھائے یا داہنا زانو کھڑا کرے اور بایاں [illegible] بیٹھ کر [illegible] کرے ۱۲ ۵ قولہ یا غلام سم اللہ الحدیث وغیرہ سے کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنے کی وجوب پر اور اصحاب احمد سے بھی ایک روایت میں وجوب معلوم ہوتا ہے اور محقق اہل حدیث اسپر ہیں ابن القیم رحمہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں وجوب تسمیہ میں صحیح صریح احادیث وارد ہیں کوئی حدیث انکے معارض نہیں ہے اور اجماع ان احادیث کی مخالفت کا مجوز نہیں ہے اور انکو ظاہر سے نہیں نکالتا اور بے شک تارک تسمیہ کے ساتھ شیطان اکل شرب میں شریک ہو جاتا ہے ۱۲

يومٍ حقٌّ وطعامُ يومِ الثاني سنةٌ وطعامُ يومِ الثالثِ سُمعةٌ ومن

دن واجب ہے اور دوسرے دن کی دعوت سنت ہے اور تیسرے دن کی دعوت شہرت ہے اور جنے

سمّع سمّع الله به رواه الترمذي واستغربه ورجاله رجال الصحيح

شہرت کی شہرت کریگا اللہ سبحانہ وتعالے اسکی روایت کیا اسے ترمذی نے اور غریب کہا اسے اور اسکے راوی صحیح بخاری کے ہیں

وله شاهدٌ عن أنسٍ عند ابن ماجه وعن صفية بنت شيبة قالت

اس حدیث کا شاہد ہے انس سے ابن ماجہ کے نزدیک۔ اور صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہا

أولم النبي صلى الله عليه وآله وسلم على بعض نسائه بمُدَّين من شعير

ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بیبیوں پر دو مد جو سے

أخرجه البخاري وعن أنس رضي الله تعالى عنه قال أقام النبي صلى

روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا ٹھیرے پیغمبر خدا صلے

الله عليه وآله وسلم بين خيبر والمدينة ثلاث ليالٍ يُبنى عليه بصفية

اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر اور مدینہ کے درمیان تین راتیں بنایا جاتا آپ پر (نیا خیمہ) بسبب صفیہ کے

فدعوتُ المسلمين إلى وليمته فما كان فيها من خبزٍ ولا لحمٍ وما كان

تو بلایا مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی طرف بلایا تو نہ تھی اس ولیمہ میں روٹی اور نہ گوشت اور نہ تھا

فيها إلا أن أمر بالأنطاع فبُسطت فأُلقي عليها التمر والأقط والسمن

اسمیں مگر یہ کہ حکم دیا چمڑے کے دسترخوان بچھانے کا پس بچھائے گئے پھر ڈالی گئی ان پر کھجور اور پنیر اور گھی

متفق عليه واللفظ للبخاري وعن رجلٍ من أصحاب النبي صلى الله

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے۔ اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے

عليه وآله وسلم قال إذا اجتمع داعيان فأجب أقربهما بابًا فإن سبق

ایک سے روایت ہے کہا انہوں نے جب دو دعوت کرنے والے جمع ہو جاویں تو جسکا دروازہ قریب ہو اسکی دعوت قبول کرو اور اگر سبقت کی ہو ایک نے

أحدهما فأجب الذي سبق رواه أبو داود وسنده ضعيف وعن

دونوں سے تو سبقت کرنے والے کی قبول کر روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور اسکی سند ضعیف ہے۔ اور

أبي جحيفة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله

ابی جحیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم لا آكل متكئًا رواه البخاري وعن عمر بن أبي سلمة رضي الله عنه

وسلم نے میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت ہے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے

قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا غلام سمّ الله وكل

کہا فرمایا میرے لئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے لڑکے بسم اللہ کہہ اور کھا

بيمينك وكل مما يليك متفق عليه وعن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي

داہنے ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وآله وسلم أتي بقصعة من ثريد فقال كلوا من جوانبها و

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک ثرید کا پیالہ لایا گیا ف فرمایا اسکے کناروں سے کھاؤ اور

لا تأكلوا من وسطها فإن البركة تنزل من وسطها رواه الأربعة و

اسکے درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ اسکے بیچ میں برکت اترتی ہے ف روایت کیا اسے چاروں نے اور

هذا لفظ النسائي وسنده صحيح وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه

یہ عبارت نسائی کی ہے اور اسکی سند صحیح ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے

قال ما عاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم طعاما قط كان إذا اشتهاه

کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیب نہیں لگایا کسی کھانے کو کبھی اگر چاہتے کسی چیز کا

شيئا أكله وإن كرهه تركه متفق عليه وعن جابر رضي الله تعالى عنه عن

کھانا تو نوش فرماتے اور اگر برا لگتا چھوڑ دیتے ف یہ حدیث متفق علیہ ہے اور جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے وہ

النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال لا تأكلوا بالشمال فإن الشيطان

روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا بائیں ہاتھ سے مت کھایا کرو کیونکہ شیطان

يأكل بالشمال رواه مسلم وعن أبي قتادة رضي الله تعالى عنه

بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے روایت کیا اسے مسلم نے اور ابوقتادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے

أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال إذا شرب أحدكم فلا يتنفس

کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں کا پانی پیئے ف تو برتن میں

في الإناء متفق عليه ولأبي داود عن ابن عباس نحوه وزاد أو ينفخ

سانس نہ لے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابوداؤد میں ابن عباس رض سے ایسا ہی مروی ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے اور نہ

فيه وصححه الترمذي

پھونک مارے اس میں اور صحیح کہا اسے ترمذی نے

باب القسم

عورتوں کی نوبت کا بیان

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم يقسم لنسائه فيعدل ويقول اللهم هذا قسمي فيما

علیہ وآلہ وسلم تقسیم کرتے درمیان اپنی بی بیوں کے اور عدل کرتے اور فرماتے الٰہی یہ تقسیم ہے میرا بیچ اس چیز کے ہے

أملك فلا تلمني فيما تملك ولا أملك رواه الأربعة وصححه ابن حبان

کہ مالک ہوں میں سو مت ملامت کر مجھے بیچ اس کے کہ تو اسکا مالک ہے اور میں اسکا مالک نہیں روایت کیا اسے چاروں نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان

والحاكم لكن رجح الترمذي إرساله وعن أبي هريرة رضي الله

اور حاکم نے لیکن ترمذی نے اسکے مرسل ہونے کو ترجیح دی ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ

ف ثرید شوربا روٹی شوربے میں ملی ہوئی روٹی کو کہتے ہیں ۱۲ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برتن کے درمیان سے کھانا نہیں کھانا چاہیئے کہ وہ رحمت اور برکت کے نزول کا مقام ہے ۱۲ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی کھانے کی مذمت نہ کرتے اور یوں فرماتے کہ اس میں نمک زیادہ ہے یا کم ۱۲ ف اذا شرب احدکم الخ اور من جملہ آداب شرب کے یہ بھی ہے کہ اگر شارب کے پاس اور لوگ بیٹھے ہوں اور شارب انکو پلانے میں شریک کرنا چاہے تو اول داہنی طرف سے شروع کرے جیسا کہ صحیحین میں انس رض سے مروی ہے اور مکروہات شرب میں سے یہ امر بھی مکروہ ہے کہ پیالہ کے شگاف سے پیئے یعنے جہاں سے پیالہ ٹوٹا ہو وہاں سے پینا شروع کرے جیسا کہ ابوداؤد میں ابوسعید رضے اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زوج پر لازم ہے کہ وہ اپنی سب بیویوں میں خوراک۔ پوشاک اور شب باشی وغیرہ ان امور میں جو اسکے اختیار میں ہیں مساوات اور برابری کرتا ہے اور کسی ایک کیطرف زیادہ میلان نہ کرے اور کچھ قلبی اسکے اختیار سے باہر ہیں جیسے دلی الفت و محبت ان میں مساوات ضروری نہیں۔ اور اسیطرح جماع میں مساوات ضروری نہیں مگر یہ درست نہیں کہ ایک کی باری میں دوسری کے پاس رات گذارے یا دونو کے پاس شب باشی کرے ہاں اگر وہ اجازت دیدیں تو درست ہے ۱۲

سلہ قولہ تقسم لعائشہ یومہا ویوم سودۃ الخ اس حدیث میں دلیل ہے اس بات پر ...... کہ عورت اپنی باری دوسری عورت کو ہبہ کر سکتی ہے لیکن اس میں معتبر زوج کی رضا ہے اور عورت مرد کا حق اسکی رضا کے سوا ساقط نہیں کر سکتی اور فقہاء کو اس مسئلہ میں اختلاف ہے اکثر علماء فرماتے ہیں کہ اپنی نوبت دوسری کو ہبہ کرنا درست ہے اور زوج کو اختیار ہے کہ اسکی باری جسکو چاہے دے۔ اور بعض کہتے ہیں وہ اسکی باری کسی ایک کو خاص نہیں دے سکتا بلکہ اپنی باری ہبہ کرنے والی عورت کو چھوڑ کر باقی سب میں مساوات قائم کرے ۱۲ سلہ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ امْرَأَتَانِ

اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جس شخص کے نکاح میں دو عورتیں

فَمَالَ اِلٰی اِحْدٰھُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَشِقُّہٗ مَائِلٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَسَنَدُہٗ

ہوں اور وہ ایک کی طرف جھکے قیامت کے دن آویگا درحالیکہ اسکا ایک جانب جھکا ہوگا اسے روایت کیا ہے احمد نے اور سند اسکی

صَحِیْحٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اِذَا تَزَوَّجَ

صحیح ہے۔ اور انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا سنت سے ہے کہ جب باکرہ سے

الرَّجُلُ الْبِکْرَ عَلَی الثَّیِّبِ اَقَامَ عِنْدَھَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ

نکاح کرے اور پہلے اس سے اسکے نکاح میں ثیب ہو تو رہے اس باکرہ کے پاس سات دن پھر باری مقرر کرے اور جب ثیب سے نکاح

اَقَامَ عِنْدَھَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَسَمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ

کرے تو رہے اسکے پاس تین راتیں پھر باری مقرر کرے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے۔ اور روایت ہے ام سلمہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَھَا اَقَامَ

رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے رہے

عِنْدَھَا ثَلٰثًا وَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ بِکِ عَلٰی اَھْلِکِ ھَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ

انکے پاس تین رات اور فرمایا تم اپنے گھر والے پاس ذلیل نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ

لَکِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَکِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَۃَ

تمہارے پاس رہوں اور اگر سات دن تمہارے پاس رہونگا تو اپنی اور بیبیوں کے پاس سات دن رہونگا روایت کیا اسے مسلم نے اور عائشہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ سَوْدَۃَ بِنْتَ زَمْعَۃَ وَھَبَتْ یَوْمَھَا لِعَائِشَۃَ

رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک سودہ بنت زمعہ نے اپنا دن عائشہ کو بخش دیا

وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لِعَائِشَۃَ یَوْمَھَا وَیَوْمَ سَوْدَۃَ

اور تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حصے میں دیتے عائشہ کو دو دن ایک دن اسکا اپنا اور ایک دن سودہ کا

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ عُرْوَۃَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور عروہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے

یَا ابْنَ اُخْتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یُفَضِّلُ

اے میرے بھانجے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ فضیلت دیتے

بَعْضَنَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْقَسْمِ مِنْ مُکْثِہٖ عِنْدَنَا وَکَانَ قَلَّ یَوْمٌ اِلَّا

ہم میں سے کسی کو کسی پر تقسیم میں اپنے رہنے سے ہمارے پاس اور نہ تھا کوئی دن مگر

وَھُوَ یَطُوْفُ عَلَیْنَا جَمِیْعًا فَیَدْنُوْ مِنْ کُلِّ امْرَأَۃٍ مِنْ غَیْرِ مَسِیْسٍ حَتّٰی

آپ ہم سب کے پاس تشریف لاتے اور ہر بی بی کے نزدیک جاتے بغیر جماع کے اور

یَبْلُغَ الَّتِیْ ھُوَ یَوْمُھَا فَیَبِیْتَ عِنْدَھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ

جس بی بی کی نوبت ہوتی اسی کے پاس رات بسر کرتے سلہ روایت کیا اسے احمد اور ابو داود نے اور عبارت

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زوج کے لیئے جائز ہے کہ وہ ایک عورت کی باری میں دوسری بیوی کے پاس کچھ دیر کے لیے جائے اور بوس وکنار سے اسکو مانوس کرے۔ اور اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کا نمونہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ عیال کے ساتھ حسن سلوک کے لحاظ سے بھی خیر الناس تھے ۱۲

۱؎ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں ازواج مطہرات سے فرمایا کہ اب میں تم سب کے گھروں میں نہیں پھر سکتا ہوں اگر تمہاری مرضی ہو تو مجھے اجازت دیدو کہ میں بیماری کے دن عائشہ کے گھر میں کروں ازواج مطہرات نے آپکو اجازت دیدی کہ آپ جہاں چاہیں ٹھیریں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہ نے ازواج مطہرات سے اس قسم کی گفتگو فرمائی تو ان دونوں روایتوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ دونوں نے ازواج سے اجازت طلب کی ہو ۱۲۔

لہ وصححہ الحاکم وارسلہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان

ابو داود نے روایت کی ہے اور صحیح کہا ہے حاکم نے اور مرسل کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا صلی العصر دار علی نسائہ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عصر پڑھکر فارغ ہوتے آپ پھرتے سب بی بیوں کے پاس

ثم یدنو منہن الحدیث وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ

اور ہر ایک کے نزدیک ہوتے آخر حدیث تک اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یسأل فی مرضہ الذی مات فیہ این انا غدا یرید

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھتے تھے اپنی اس مرض میں جسمیں فوت ہوئے کل میں کس کے گھر جاؤں گا چاہتے تھے

یوم عائشۃ رضی اللہ عنہا فاذن لہ ازواجہ یکون حیث شاء فکان فی

باری عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پس اذن دیا آپکو آپ کی سب بی بیوں نے جہاں آپ چاہیں رہیں پس تھے (آپ) بیچ

بیت عائشۃ رضی اللہ عنہا متفق علیہ وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی

گھر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ۱؎ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسی سے روایت ہے کہا تھے پیغمبر خدا صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فایتہن خرج سہمہا

اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بی بیوں میں قرعہ ڈالتے جس کا حصہ نکلتا

خرج بہا معہ متفق علیہ وعن عبد اللہ بن زمعۃ رضی اللہ عنہ قال قال

اسکو ساتھ لیجاتے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یجلد احدکم امرأتہ جلد العبد رواہ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ مارے ایک تمہارا اپنی بی بی کو مثل کے مارنے غلام کی روایت کیا ہے

البخاری

باب الخلع ۲؎

بخاری نے

خلع کا بیان

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان امرأۃ ثابت بن قیس اتت النبی

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی عورت آئی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ثابت بن قیس ما اعیب

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے رسول اللہ ثابت بن قیس کے خلق اور دین پر

علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ

میں کچھ عیب نہیں رکھتی لیکن برا جانتی ہوں میں کفر کو اسلام میں تو فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتردین علیہ حدیقتہ فقالت نعم فقال رسول

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تو پھیر سکتی ہے باغ اسکا (جو تجھے اسنے مہر میں دیا تھا) بولی ہاں آنحضرت صلے

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقہا تطلیقۃ رواہ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت کو فرمایا قبول کر تو وہ باغ اور اسکو ایک طلاق دیدے روایت کیا اسے

۲؎ قولہ باب الخلع الخ خلع خ کی پیش کے ساتھ اسم ہے خلع سے جو خ کی زبر سے ہے .... اور اسکے معنے کسی چیز کے نکالنے کے ہیں لیکن اکثر اسکا استعمال بدن سے پہنی ہوئی چیز کے اتارنے میں ہے اور شرع میں خلع کہتے ہیں عورت سے ملک نکاح کے مقابلہ میں مال لینے کو اب اس میں اختلاف ہے کہ خلع طلاق ہے یا فسخ۔ ابو حنیفہ اور مالک اور ایک قول میں شافعی کے نزدیک طلاق ہے۔ اور امام احمد اور ایک قول میں شافعی کے نزدیک فسخ ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر خلع میں بیوی سے اسقدر مال واپس لے سکتا ہے جسقدر آنحضرت نے مہر کے عوض میں اسکو ۲۰۷ دیا تھا۔ اور اس سے زیادہ مال لینے میں علما کا اختلاف ہے۔ امام شافعی رح اور امام مالک رح اور جمہور علما فرماتے ہیں اگر مخالفت عورت کیطرف سے ہو تو زیادہ مال لے لینا بھی درست ہے لیکن امام مالک فرماتے ہیں کہ زیادہ مال لینا مکارم اخلاق سے بعید ہے۔ اور عطاؤس رح امام احمد رح۔ اسحاق رح اور ابن مسیب کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ مہر سے زیادہ مال لینا درست نہیں ۱۲

البخاري وفي رواية له وأمره بطلاقها ولأبي داود والترمذي

بخاری نے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ حکم کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو طلاق دینے کا اسکے اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں ہے

وحسنه أن امرأة ثابت بن قيس اختلعت منه فجعل النبي صلى

اور حسن کہا اسے ترمذی نے کہ ثابت بن قیس کی عورت نے اس سے خلع کر لیا تو مقرر کی پیغمبر خدا صلے اللہ

الله عليه وآله وسلم عدتها حيضة وفي رواية عمرو بن شعيب عن

علیہ وآلہ وسلم نے اسکی عدت ایک حیض اور عمرو بن شعیب کی روایت میں وہ روایت کرتے ہیں

أبيه عن جده عند ابن ماجة وأن ثابت بن قيس كان دميمًا وأن

اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے ابن ماجہ کے نزدیک یوں ہے کہ ثابت بن قیس صورت کے اچھے نہ تھے اور انکی

امرأته قالت لولا مخافة الله إذا دخل علي لبسقت في وجهه ولأحمد

عورت نے کہا اگر مجھے اللہ سبحانہ وتعالے کا خوف نہ ہوتا تو جب ثابت بن قیس مجھ پر داخل ہوا تو میں اسکے منہ پر تھوک دیتی اور احمد کی

من حديث سهل بن أبي حثمة وكان ذلك أول خلع في الإسلام

روایت میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث سے یوں ہے کہ ابتداء اسلام میں یہی پہلا خلع ہوا۔

باب الطلاق

طلاق ف کا بیان

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله

ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم أبغض الحلال إلى الله الطلاق رواه أبو داود وابن

علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے کے نزدیک بغض حلال طلاق ہے روایت کیا اسے ابوداؤد اور ابن

ماجة وصححه الحاكم ورجح أبو حاتم إرساله وعن ابن عمر رضي الله

ماجہ نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور ترجیح دی ابوحاتم نے اسکے مرسل ہونے کو۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ

عنهما أنه طلق امرأته وهي حائض في عهد رسول الله صلى الله

عنہما سے کہ اسنے اپنی بی بی کو طلاق دی اور وہ حائض تھی زمانہ میں رسول اللہ صلے اللہ

عليه وآله وسلم فسأل عمر رضي الله تعالى عنه رسول الله صلى الله عليه

علیہ وآلہ وسلم کے اور سوال کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وآله وسلم عن ذلك فقال مره فليراجعها ثم ليتركها حتى تطهر ثم

وآلہ وسلم سے اس بارے میں تو آپ نے فرمایا اسے حکم دو کہ رجوع کرے اور اسکو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو پھر

تحيض ثم تطهر ثم إن شاء أمسك بعد وإن شاء طلق قبل أن

حیض آوے اور پھر پاک ہو۔ پھر اگر چاہے روک رکھے اور اگر چاہے طلاق دے قبل اسکے کہ اس کو

يمس فتلك العدة التي أمر الله أن تطلق لها النساء متفق عليه وفي رواية

ہاتھ لگا دے اور یہی وہ عدت ہے کہ حکم دیا اللہ تعالے نے کہ طلاق دی جاوے اسکے حساب سے عورتوں کو یہ حدیث متفق علیہ ہے

ف قوله باب الطلاق طلاق کے معنے لغت میں کھولنے اور چھوڑنے کے ہیں شرع میں مرد کا عورت کو قید نکاح سے چھوڑنا ہے اور یہ تین قسم ہے احسن حسن بدعی۔ احسن اسے کہتے ہیں کہ ایک طلاق اس طہر میں دیوے جس میں جماع نہ کیا ہو پھر اسکو چھوڑ دے یہاں تک کہ اسکی عدت گذر جائے اور حسن یہ ہے کہ عورت مدخول بہا کو تین طلاق ان تین طہروں میں دیوے جن میں اسنے اس سے جماع نہیں کیا اور بدعی یہ ہے کہ مدخول بہا کو ایک دفعہ تین طلاق یا دو اس طہر میں دیوے جس میں جماع کیا ہے یا طلاق دیوے حیض کے ایام میں تفصیل کتب میں ہے ۱۲ ف قوله فليراجعها الحديث بعض روایات میں ہے فتغيظ فيه رسول الله صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال ليراجعها الحديث غصہ ہونا دلیل ہے طلاق کے حالت حیض میں حرام ہونے پر کیونکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر شک محارم خدا ہی پر غصہ ہوتے تھے اور حکم رجوع کا اس واسطے ہے کہ مبادا اطلاق بسبب کراہت جمع کے نہ ہو۔ اب تو اس طلاق میں اختلاف ہے حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ واقع ہو جاتی ہے اور دلیل انکی لفظ فليراجعها ہے تفصیل کتب میں ہے

عــہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت حیض میں طلاق دینی حرام ہے جمہور علما کا یہی قول ہے اور امام احمد سے منقول ہے کہ یہ طلاق سنی نہیں ہے بدعی اور حرام طلاق کے وقوع میں علما کا اختلاف ہے جمہور علما اسکے وقوع کے قائل ہیں ۱۲ **ـــہ** اس مسئلہ

فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ حکم دو اسکو کہ رجوع کرے پھر طلاق دے اسکو حالت طہر میں یا حالت حمل میں روایت کیا اسکو بخاری نے

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَحُسِبَتْ تَطْلِيقَةً وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَّا أَنْتَ

اور ایک روایت میں بخاری کی ہے کہ شمار کی گئی یہ طلاق ایک طلاق اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہا ابن عمر نے تو نے اسکو

طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ایک طلاق دی ہے یا دو بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

أَمَرَنِي أَنْ أُرَاجِعَهَا ثُمَّ أُمْسِكَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى وَأَمَّا أَنْتَ

حکم دیا مجھکو کہ میں رجوع کردں ساتھ اپنی بی بی کے پھر روکے رکھوں اسکو یہانتک کہ اسکو دوسرا حیض آجاوے اور تو نے تو

طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ

اسکو تین طلاقیں دی ہیں پس تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اس چیز میں کہ حکم دیا اسنے تجھکو ساتھ اسکے بیوی کے طلاق دینے سے

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا وَقَالَ

اور دوسری روایت میں اسطرح آیا ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا تو پھیر دیا بی بی میری کو اسکو مجھ پر اور نہ دیکھا میری طلاق کو کچھ بھی اور فرمایا

إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

جب پاک ہو جاوے چاہے طلاق دے چاہے روک چھوڑے۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت

عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہے کہا کہ تھی طلاق زمانہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ

اور ابو بکر کے اور دو سال خلافت سے عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے تین طلاقیں ایک پھر حضرت عمر رض

عُمَرُ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ

نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کیا جس میں انکو مہلت ملی تھی ہم اسکو اگر جاری کر دیں (تو مناسب ہے)

عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ

پھر انھوں نے جاری کر دیا انپر روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے محمود بن لبید رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ

تعالے عنہ سے کہا خبر دیے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرد کے حال سے

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ

جس نے اپنی بی بی کو تین طلاقیں اکٹھی دی تھیں تو آپ غصہ میں آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا اللہ کی

بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا

کتاب کھیل بنائی گئی اور میں تمہارے درمیان ہوں یہانتک کہ ایک شخص اٹھا اور عرض کی کیا یا رسول اللہ میں اسکے

أَقْتُلُهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرُوَاتُهُ مُوَثَّقُونَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

قتل نہ کر ڈالوں **ـــہ** روایت کیا اسے نسائی نے اور راوی اسکے معتبر ہیں اور ابن عباس رضی

کا حکم جاننا چاہیے چار قول ہیں پہلا قول یہ ہے کہ کچھ بھی نہیں طلاقیں جمع یا الگ الگ واقع نہیں ہوتی اس سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوتی بعض اہل علم نے منع کیا ہے کہ اسکا نام بھی طلاق نہیں اور یہی مذہب ہے بعض اہل ظاہر کا بھی مذہب ہے دوسرا قول یہ ہے کہ تینوں طلاقیں کہنے سے تین ہی واقع ہوتی ہیں حضرت عمر و ابن عباس رض اور عائشہ رض کا مذہب یہی ہے اور حضرت علی رض سے بھی ایک روایت میں یہی نقل کی گئی ہے اور چاروں اماموں اور جمہور سلف اور خلف کا اسی پر اتفاق ہے تیسرا قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور حضرت علی رض سے مروی ہے۔ امام قاسم صادق باقر اور ابو العباس اور ابن تیمیہ رح اور اس کے شاگرد ابن قیم کا مذہب یہی ہے اور چوتھا قول یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہوگی تو ایسی صورت میں تین واقع ہونگی اور غیر مدخولہ ہوگی تو ایک طلاق واقع ہوگی ابن عباس رض کے بعض اصحاب سے ایسا ہی نقل کیا گیا ہے اور اسحاق بن راہویہ کا مذہب یہی ہے ۱۲۔

ـــہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اکٹھی تین طلاقیں دینا بدعت اور حرام ہے امام ابو حنیفہ رح اور امام مالک رح کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی رح اور امام احمد رح فرماتے ہیں کہ بدعت اور مکروہ نہیں بلکہ خلاف اولی ہے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی منکر اور خلاف شرع کام سے مطلع ہونے پر ایماندار کو رنج و غصہ میں ہونا چاہیے ۱۲۔

۲۰۹ **ك‍ ١** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طلاق کے بعد ابو رکانہ رضی اللہ عنہ کو رجوع کرنے کا حکم دیا۔ اس مسئلہ میں کہ جب اکٹھی تین طلاقیں دی جائیں تو واقع ہوتی ہیں یا نہ اور بصورت اول ایک واقع ہوتی ہے یا تین علماء کا اختلاف پہلے بیان ہو چکا ہے اور

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقَ أَبُو رُكَانَةَ أُمَّ رُكَانَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ طلاق دی ابو رکانہ نے اپنی (بی بی) ام رکانہ کو تو حکم کیا اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رَاجِعْ امْرَأَتَكَ فَقَالَ إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

کہ رجوع کر اپنی عورت سے ف بولا میں نے تو اسے تین طلاقیں دی ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے تو رجوع کر لے روایت کیا اسے ابو داؤد نے

وَفِي لَفْظٍ لِأَحْمَدَ طَلَّقَ أَبُو رُكَانَةَ امْرَأَتَهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ ثَلَاثًا فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ

اور روایت میں احمد کے لفظ یوں ہے کہ ابو رکانہ نے اپنی بی بی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں اور اس پر بہت غم کیا تو ارشاد فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا وَاحِدَةٌ وَفِي سَنَدِهَا ابْنُ إِسْحَاقَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ ایک ہی ہے اور اس کی سند میں ابن اسحاق

وَفِيهِ مَقَالٌ وَقَدْ رَوَى أَبُو دَاوُدَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ أَحْسَنَ مِنْهُ أَنَّ أَبَا رُكَانَةَ

متکلم فیہ ہے اور البتہ ابو داؤد نے ایک اور طریق سے روایت کیا ہے جو اس طریق سے اچھا ہے کہ ابو رکانہ نے

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا وَاحِدَةً

اپنی بی بی (سہیمہ) کو البتہ طلاق دی اور کہا اللہ کی قسم میں نے اس سے ایک ہی طلاق کا ارادہ

فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

کیا تھا تو پھیر دی وہ عورت اسکی طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزوں میں قصد

جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا

اور کھیل دونوں مساوی ہیں نکاح اور طلاق اور رجعت روایت کیا اسے چاروں نے سوا

النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ عَدِيٍّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ ضَعِيفٍ

نسائی کے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور ابن عدی کی روایت میں دوسری سند ضعیف سے یوں ہے

الطَّلَاقُ وَالْعَتَاقُ وَالنِّكَاحُ وَلِلْحَارِثِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ حَدِيثِ عُبَادَةَ

طلاق اور آزاد کرنا اور نکاح کرنا اور حارث بن ابی اسامہ کی روایت عبادہ بن صامت کی حدیث سے

ابْنِ الصَّامِتِ رَفَعَهُ لَا يَجُوزُ اللَّعِبُ فِي ثَلَاثٍ الطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالْعَتَاقِ

مرفوعا (یوں) مروی ہے تین چیزوں میں کھیل جائز نہیں ہے طلاق اور نکاح اور عتاق میں

فَمَنْ قَالَهُنَّ فَقَدْ وَجَبْنَ وَسَنَدُهُ ضَعِيفٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

جو کہے ان تینوں میں سے کوئی کام کیا تو ثابت ہو گیا وہ کام اور اسکی سند ضعیف ہے اور ابی ہریرہ رضی اللہ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا

عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اللہ نے درگذر کیا میری امت سے ان

حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

خیالوں سے جب تک عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے ف یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ

یہ حدیث بظاہر امام شافعی کے قول کی مؤید ہے جو کہتے ہیں کہ اس صورت میں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے اور امام مالک کے نزدیک تین واقع ہوتی ہیں بعض علماء اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ رجوع کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس عورت سے دوبارہ نکاح کر لو لیکن مطلقہ ثلاثہ سے دوبارہ نکاح اسوقت جائز ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ اسکے ساتھ ہم بستری کرنے کے بعد اسکو طلاق دیدے یا فوت ہو جائے اور اسکی عدت بھی گذر جائے ۱۲

ك‍ ٢ تو د سند ضعیف اور وجہ ضعف یہ ہے کہ اسمیں راوی ابن لہیعہ ہے جو اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اور یہ حدیث منقطع بھی ہے ان حدیثوں سے معلوم ہوا ہے کہ صریح طلاق میں نیت ضروری نہیں ہے حنفیہ اور شافعیہ کا مذہب یہی ہے امام احمد وغیرہ کہتے ہیں نیت ضروری ہے ۱۲

ك‍ ٣ اس امت مرحومہ کے خواص میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ دل کی خیالات پر جب تک کہ انکے مطابق عمل نہ کیا جائے اس پر مواخذہ نہیں کرے گا

اور اس مسئلہ کی تحقیق یہ ہے کہ معصیت کا ارادہ اور خیال دو قسم ہے ایک وارادہ اور خیال سے کہ بے اختیار دل میں پیدا ہو اور پھر انسان اسکو دل سے دور کر دے تو اس قسم کے خیال پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا یہ معاف ہے اور دوسری یہ کہ گناہ کا ارادہ پختہ اور عزم بالجزم ہو جائے اور صرف اسباب کے مہیا نہ ہونے سے گناہ کا صدور نہ ہو سکے تو ایسے ارادہ پر ضرور مواخذہ ہوگا ۱۲

ا اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے اُن کے اقوال کی تعداد اٹھارہ تک پہنچتی ہے اور وجہ اختلاف کی یہ کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں ایسی کوئی نص صریح صحیح جس پر اعتماد کیا جاوے وارد نہیں ہوئی پس علما نے اپنے اپنے اجتہاد کے موافق ایسی صورت کے واسطے ایک حکم مقرر کیا ہے اور تفصیل کتب میں ہے ۱۲

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي

عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا میری امت کا

الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ أَبُو

چوکنا اور بھولنا اور وہ کام جس میں اُن پر زبردستی کی جاوے روایت کیا اسے ابن ماجہ اور حاکم نے اور کہا ابو

حَاتِمٍ لَا يَثْبُتُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ إِذَا حَرَّمَ

حاتم نے یہ حدیث ثابت نہیں ہوتی۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا کہ جب حرام کرے کوئی

امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَوَاهُ

بی بی اپنی کو ۲ تو وہ کچھ چیز نہیں ہے اور فرمایا لقد کان الآیۃ یعنے تم کو ہے پیغمبر خدا میں پیروی نیک روایت کیا ہے اسے

الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهُوَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَعَنْ عَائِشَةَ

بخاری نے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے جب مرد اپنے اوپر اپنی بیوی حرام کر لیوے تو وہ قسم ہے کفارہ دے اسکا عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ جون کی بیٹی جب داخل کی گئی رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَقَدْ

اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ اُس پاس گئے بولی پناہ لیتی ہوں میں ساتھ اللہ کے تجھ سے تب فرمایا آپنے

عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

پناہ لی تونے بڑی سے اپنے لوگوں سے مل جا روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ وَ

تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں طلاق مگر بعد نکاح کے اور

لَا عِتْقَ إِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَهُوَ مَعْلُولٌ وَأَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ

نہیں آزاد کرنا مگر بعد ملک کے روایت کیا اسے ابو یعلے نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور یہ معلول ہے اور نقل کیا ابن

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ مِثْلَهُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ لٰكِنَّهُ مَعْلُولٌ أَيْضًا وَعَنْ

ماجہ نے مسور بن مخرمہ سے اسکی مثل اور اسناد اسکی حسن ہے لیکن وہ بھی معلول ہے۔ ۳ اور

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَ

وآلہ وسلم نے بیٹا آدم کا جس چیز کا مالک نہیں ہے اس میں نذر نہیں مان سکتا اور جس غلام کا مالک نہیں ہے اسکو آزاد نہیں کر سکتا

لَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَنُقِلَ عَنِ الْبُخَارِيِّ

جس عورت کا مالک نہیں ہے طلاق نہیں دے سکتا روایت کیا اسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے اور بخاری سے نقل کیا

أَنَّهُ أَصَحُّ مَا وَرَدَ فِيهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

یہ حدیث ان احادیث سے صحیح ہے جو اس مسئلہ میں وارد ہیں اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ روایت کرتی ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ

۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مرد اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرے تو یہ اس پر حرام نہیں ہوتی بلکہ اسکو قسم کا کفارہ لازم آتا ہے ابن عباس رض اور حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی رح کے نزدیک کفارہ لازم نہیں آتا حافظ ابن القیم رح نے اس مسئلہ کے متعلق ہدی اور اعلام الموقعین میں مفصل بحث کی ہے اور علما کے بینل اقوال بیان کیے ہیں۔ صاحب نیل الاوطار نے ان تمام اقوال اور ان کے ادلہ کو بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ پہلے مذہب کو متاخرین کی ایک جماعت نے راجح کہا ہے اور میرے نزدیک بھی یہی مذہب راجح ہے کہ اگر عورت اپنے اوپر حرام کرنے سے شوہر کا یہ مطلب ہے کہ وہ اسکی ذات کو اپنے اوپر حرام کرتا ہے تو وہ حرام نہیں ہوتی اور اگر اس سے طلاق دینے کا ارادہ ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی ۱۲

۳ قولہ وھو معلول یعنی اسکی سند میں مبشر بن عبید ہے اور وہ متروک ہے ۱۲ اسک لختام —

۲۱۱ ۵۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجنون صبی (لڑکے) اور نائم (سونیوالے) پر جب تک وہ اپنی ان حالتوں میں رہیں احکام شرعیہ فرض نہیں مجنون وہ شخص ہے کہ جسکی عقل بالکل جاتی رہے۔ صبی کی تعریف میں اختلاف ہے امام احمد رح کے نزدیک صبی وہ ہے جو ہوشیار اور صاحب تمیز نہو بعض علما کے نزدیک صبی وہ ہے جسکی عمر بارہ سال کو نہ پہونچی ہو۔ اور بعض کے نزدیک صبی وہ ہے جسکو احتلام نہ آتا ہو۔ اور بعض کے نزدیک صبی وہ ہے جو بالغ نہ ہوا ہو۔ حدیث ھذا حیبانکہ الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمدؒ کا قول زیادہ صحیح ہے۔ پھر بالغ کی علامات میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک بالغ وہ ہے جس کو احتلام آتا ہو بعض کے نزدیک پندرہ سال۔ بعض کے نزدیک جسکے زیر ناف سیاہ بال اگ آئیں۔ بعض کے نزدیک عورت کی وطی پر قادر ہونیوالا پس نائم۔ صبی اور مجنون اگر اپنی عورت کو طلاق دیں تو بالاتفاق طلاق واقع نہیں ہوتی اور مست آدمی اگر اپنی عورت کو طلاق دے تو اسمیں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک واقع ہوجاتی ہے

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَۃٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ

علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور

الصَّغِیْرِ حَتّٰی یَکْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی یَعْقِلَ اَوْ یُفِیْقَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَۃُ

لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور دیوانہ سے یہانتک کہ اچھا ہو یا افاقہ پاوے ۵۱ روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے

اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ

سوا ترمذی کے اور صحیح کہا اسے حاکم نے

بَابُ الرَّجْعَۃِ

بعد طلاق کے اپنی عورت سے رجوع کرنے کا بیان

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ ثُمَّ یُرَاجِعُ وَلَا

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ وہ پوچھے گئے ایسے شخص کے حال کو کہ طلاق دیتا ہے پھر رجوع کرتا ہے اور

یُشْہِدُ فَقَالَ اَشْہِدْ عَلٰی طَلَاقِہَا وَعَلٰی رَجْعَتِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ ہٰکَذَا

گواہ نہیں کرتا سو کہا گواہ کر اسکی طلاق پر اور اسکی رجعت پر ۵۲ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اسی طرح

مَوْقُوْفًا وَسَنَدُہٗ صَحِیْحٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ لَمَّا طَلَّقَ

موقوف اور سند اسکی صحیح ہے۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی عورت کو

امْرَاَتَہٗ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

طلاق دی تو فرمایا نبی خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے حکم کر اسکو کہ رجوع کرے اس سے یہ حدیث متفق علیہ ہے

بَابُ الْاِیْلَاءِ وَالظِّہَارِ وَالْکَفَّارَۃِ

بی بی پر قسم کھانے اور اسکو ماں بہن کہنے اور کفارہ کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے فرمایا قسم کھائی پیغمبر خدا صلے اللہ

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِہٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَلَالَ حَرَامًا وَجَعَلَ لِلْیَمِیْنِ

علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بی بیوں سے اور حرام کیا اپنے نفس پر حلال اپنے شہد یا ماریہ قبطیہ کو اور دیا قسم کا

کَفَّارَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرُوَاتُہٗ ثِقَاتٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اِذَا مَضَتْ

کفارہ روایت کیا اسے ترمذی نے اور راوی اسکے معتبر ہیں اور ابن عمرؓ سے روایت ہے جب گذر جاویں

اَرْبَعَۃُ اَشْہُرٍ یُوْقَفُ الْمُوْلِیْ حَتّٰی یُطَلِّقَ وَلَا یَقَعُ عَلَیْہِ الطَّلَاقُ حَتّٰی یُطَلِّقَ

چار مہینے بند کیا جاوے ایلا کنندہ یہانتک کہ طلاق دیوے اور جبتک طلاق نہ دیوے طلاق واقع نہیں ہوتی

اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَدْرَکْتُ بِضْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا

نقل کیا اسکو بخاری نے۔ اور سلیمان بن یسارؓ سے روایت ہے کہا کہ پایا میں نے دس سے کچھ اوپر مردوں کو

مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّہُمْ یُوْقِفُوْنَ الْمُوْلِیْ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ

اصحاب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جو سب کے سب ایلا کنندہ کو بند کرتے تھے روایت کیا اسے شافعی

اور بعض کے نزدیک واقع نہیں ہوتی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث رجعت کے مشروع ہونے پر دلیل ہے اور طلاق رجعی میں عدت کے اندر اندر خاوند اپنی زن سے رجعت کا مالک ہے اس باب میں علماء کا اجماع ہے کہ جب تک عورت عدت میں ہو اور طلاق بھی بعد خول ہو تو اس وقت خاوند عورت اور اُسکے والی کی رضا کے سوا رجعت کرسکتا ہے ۱۲ ۵۳ ایلا لغت میں قسم کھانیکو کہتے ہیں اور شرع میں مرد کا قسم کھانا کہ عورت کے نزدیک نہ جاؤنگا ۱۲ اسکے

ك یہ حدیث ظہار کے باب سے ہے اور ظہار مشتق ہے ظہر سے اور ظہر کے معنے پیٹھ کے ہیں اور پیٹھ اس چیز سے کنایہ ہے جسکا ذکر مکروہ ہو اور ظہار کے حرام ہونے اور اسکے فاعل کے گناہگار ہونے پر علما کا اجماع ہے اور عورت کو ماں کی پیٹھ کے ساتھ تشبیہ دینے سے ظہار کے واقع ہو جانے میں بھی اتفاق ہے اختلاف صرف چند مسائل میں ہے تفصیل انکی مسک الختام سے دیکھنی چاہیے

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ إِيلَاءُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے - اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا کہ اہل جاہلیت کا

الْجَاهِلِيَّةِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَوَقَّتَ اللهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ كَانَ أَقَلَّ

ایلا ایک ایک برس و دو دو برس تک ہوتا تھا پس مقرر کیے اللہ تعالیٰ نے چار مہینے پھر اگر (قسم) چار مہینے سے کم کی

مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَلَيْسَ بِإِيلَاءٍ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَعَنِ ابْنِ

ہو تو ایلا نہیں ہے روایت کیا اسے بیہقی نے اور ابن

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ وَقَعَ عَلَيْهَا

عباس سے روایت ہے ك کہ ایک مرد نے اپنی بی بی سے ظہار کیا پھر اسکے ساتھ جماع کیا

فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي وَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ

تو آیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے جماع کیا اپنی بی بی سے کفارہ دینے سے پہلے

قَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللهُ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ

فرمایا نہ جماع کر اسکے ساتھ یہانتک کہ بجا لاوے تو جو حکم کیا تجھے اللہ نے روایت کیا اسے چاروں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے

وَرَجَّحَ النَّسَائِيُّ إِرْسَالَهُ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اور ترجیح دی نسائی نے اسکے مرسل ہونے کو اور روایت کیا اسے بزار نے دوسرے طریق سے ابن عباس سے

وَزَادَ فِيهِ كَفِّرْ وَلَا تَعُدْ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ

اور زیادہ کیا اس میں کفارہ دے اور پھر نہ جماع کر (کفارہ سے پہلے) - اور سلمہ بن صخر سے روایت ہے کہا آیا رمضان

فَخِفْتُ أَنْ أُصِيبَ امْرَأَتِي فَظَاهَرْتُ مِنْهَا فَانْكَشَفَ لِي شَيْءٌ مِنْهَا لَيْلَةً

تو ڈرا میں اس سے کہ ہو جاؤں میں اپنی بی بی کو (یعنے جماع کر دوں) تو میں نے اس سے ظہار کر لیا پھر ایک رات مجھ کو کچھ اسکا بدن

فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرِّرْ رَقَبَةً

نظر آ گیا تو میں نے اس سے جماع کر لیا سو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کر ایک غلام

فَقُلْتُ مَا أَمْلِكُ إِلَّا رَقَبَتِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قُلْتُ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں مالک ہوں مگر اپنی گردن کا فرمایا تو دو مہینے کے پے در پے روزے رکھ میں نے کہا

وَهَلْ أَصَبْتُ الَّذِي أَصَبْتُ إِلَّا مِنَ الصِّيَامِ قَالَ أَطْعِمْ فَرَقًا مِنْ

اور نہیں پہنچا میں جس حالت کو پہنچا ہوں مگر روزوں سے فرمایا تو کھلا ایک پیمانہ

تَمْرٍ سِتِّينَ مِسْكِينًا أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ

کھجور کا ساٹھ مسکینوں کو روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے سوائے نسائی کے اور صحیح کہا اسے

ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ

ابن خزیمہ اور ابن الجارود نے

بَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

ك اس حدیث کے متعلق کئی مسائل ہیں (١) یہ کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ ظہار میں ترتیب ضروری ہے کہ اول غلام آزاد کرے اگر نہ کر سکے تو دو ماہ متواتر روزے رکھے اور روزے بھی نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس مسئلہ میں تمام علما کا اتفاق ہے (٢) یہ کہ غلام عام ہے مسلمان ہو یا کافر حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ مسلمان غلام آزاد کرے (٣) یہ کہ بیع شدہ غلام کفارہ میں بعض علماء کے نزدیک جائز ہے (٤) یہ کہ روزے متواتر اور لگاتار رکھنے ضروری ہیں (٥) یہ کہ اگر روزوں کے درمیان کوئی عذر مانع پیش آ جائے تو بعض کے نزدیک پھر شروع سے روزے رکھے اور بعض کے نزدیک باقی روزے پورے کرے (٦) یہ کہ ایک مسکین کو ساٹھ روز کھانا دینا جائز ہے یا نہ - اسمیں علما کا اختلاف ہے (٧) یہ کہ مسکین کو اس قدر کھانا دیا جائے اسمیں بھی علما کا اختلاف ہے (٨) یہ کہ کفارہ ادائیگی بغیر ساقط نہیں ہوتا (٩) یہ کہ ظہار مقید اور مطلق دونوں کا ایک حکم ہے ١٢

ك لعان لعن سے ہے اور کبھی اسکو التعان بھی کہتے ہیں اور یہ اسم حسن ہے اسواسطے لیا گیا ہے کہ زوج ملاعن (?) ... اسکے ذریعہ شوہر و عورت میں جدائی کیجاتی ہے اس تفریق ... مسک الختام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ فُلَانٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا فلانے نے پوچھا کہا یا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ

اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں اگر دیکھے کوئی ہم میں عورت کو برا کام کرتے دیکھے

يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ

تو کیا کرے اگر منہ سے نکالے تو بڑی بات نکالے گا اور اگر چپ رہے تو چپ رہے (ویسے ہی بیٹھے رہے برے کام پر)

فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ

رسول اللہ صلعم یہ سنکر چپ رہے اور جواب نہ دیا پھر وہ شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ جو بات میں نے آپ سے پوچھی تھی

قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ

میں خود اس میں پڑ گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں سورۂ نور میں والذین یرمون ازواجہم سے اخیر تک آپ نے اس مرد کو

وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ

پڑھ کر سنائیں اور اسکو نصیحت کی اور سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے وہ بولا

لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا كَذٰلِكَ

قسم ہے اسکی جسنے سچائی کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے عورت پر طوفان نہیں جوڑا پھر آپنے عورت کو بلایا اور اسکو نصیحت کی اسی طرح

قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ

وہ بولی قسم ہے اسکی جسنے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا (میرا خاوند) جھوٹ بولتا ہے تب آپنے شروع کیا مرد سے اور اسنے چار گواہیاں

أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

دیں اللہ کے نام کی پھر عورت کو بلایا اسنے چار گواہیاں دیں اللہ کے نام کی بعد اسکے آپنے جدائی کر دی ان دونوں میں روایت کیا اسے مسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و

سَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ

سلم نے فرمایا لعان کرنے والوں کو تم دونو کا حساب اللہ پر ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے (آپنے فرمایا خاوند سے) اب تیرا کوئی

عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي فَقَالَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ

بس عورت پر نہیں مرد بولا یا رسول اللہ میرا مال جو اسکو دیا ہے آپنے فرمایا مال تجھے نہیں ملے گا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال اسکا

بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ

بدلا ہے جو اسکی فرج تجھ پر حلال ہوگئی اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہو گیا بلکہ تیرے واسطے اور وبال ہوا

مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

جھوٹ کا) یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا فَهُوَ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اسکا بچہ سفید رنگ سیدھے بال والا پیدا ہو تو وہ

لہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سائل کو کوئی جواب اسلئے نہ دیا کہ اس نے بلا ضرورت سوال کیا تھا۔ ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بلا ضرورت مسائل پوچھنے کو ناپسند اور معیوب سمجھتے تھے۔ خطابی کہتے ہیں کہ مسائل پوچھنے کے متعلق کتاب اللہ نے دو صورتیں بتلائی ہیں اول یہ کہ ضروریات دین کے متعلق ایسے امور کی نسبت سوال کیا جائے جنکی تبیین و تعلیم کی ضرورت ہو دوم یہ کہ تکلف کے طور پر امتحان و آزمائش کے لیے سوال کیا جائے پھر پہلی صورت میں سوال کرنا جائز ہے اور ایسے امور کے متعلق سوال کرنیکا شرعاً حکم دیا گیا ہے اور ان کا جواب بھی بتلا دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے فاسئلوا اہل الذکر ویسئلونک عن المحیض۔ اور دوسری صورت میں سوال کرنا ناجائز ہے چنانچہ اسی قسم کے سوال کی نسبت فرمایا ہے ویسئلونک عن الروح ۱۲

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لعان کے بعد جبتک حاکم تفریق کا حکم نہ دیگا میاں بیوی کر دو میں فرقت واقع نہ ہوگی بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور وہ اس حدیث کے اس جملہ ثم فرق بینہما سے استدلال کرتے ہیں اور جمہور علما فرماتے ہیں کہ صرف لعان سے فرقت ہو جاتی ہے۔ واضح ہو کہ لعان زوجین کے درمیان ہوتا ہے اگر کوئی شخص اجنبی عورت کو زانیہ کہے اور اسکا زنا ثابت نہ ہو تو اس آدمی پر حد قذف قائم ہوگی ۱۲ – ۱۲ –

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت حاملہ کے ساتھ لعان ہو سکتا ہے اور وضع حمل تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رح - ابو یوسف رح - محمد رح اور امام احمد رح فرماتے ہیں کہ حمل کی حالت میں لعان درست نہیں ممکن ہے

لِزَوْجِهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا فَهُوَ لِلَّذِي رَمَاهَا بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

بلال بن امیہ کا ہے　اور جو سرمئی آنکھوں والا　گھونگریالے بالوں والا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے سلہ　یہ حدیث متفق علیہ ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے　کہ　مقرر　نبی　صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

سلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ پانچویں گواہی　کے وقت اسکے منہ پر ہاتھ رکھدینا سلہ　اور فرمایا کہ وہ واجب کردینے والی ہے

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي

روایت کیا اسے ابو داؤد و نسائی نے　اور اسکے راوی معتبر ہیں　اور سہل بن سعد رض سے روایت ہے

قِصَّةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا

متلاعنین کے قصہ میں　کہا سہل نے جب دونو　فارغ ہوئے ایک دوسرے کے لعان سے تو (عویمر نے) کہا　یا

رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

رسول اللہ اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو میں جھوٹا ہوں پھر (عویمر نے) اسکو تین طلاقیں دیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا

اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کرتے　یہ حدیث متفق علیہ ہے　اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص

جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَرُدُّ يَدَ

آیا　رسول کے　صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس　اور عرض کیا کہ میری عورت نہیں پھیرتی　ہاتھ

لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا قَالَ أَخَافُ أَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

چھونے والے کا فرمایا دور کر اسکو یعنے طلاق دے　عرض کیا کہ میں ڈرتا ہوں کہ پیچھے جاوے اسکے جان میری فرمایا تو فائدہ اٹھا اس سے

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ مِنْ وَجْهٍ

روایت کیا اسے ابو داؤد و بزار نے　اور راوی اسکے معتبر ہیں　اور روایت کیا اسے نسائی نے　دوسری　سند

آخَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِلَفْظِ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ فَأَمْسِكْهَا

سے ابن عباس رض سے ساتھ ان الفاظ کے کہ فرمایا طلاق دے اسکو عرض کیا کہ میں صبر نہیں کرسکوں گا اس سے فرمایا تو روک رکھ اسکو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے　عنہ سے　روایت ہے کہ مقرر اسنے سنا　پیغمبر خدا　صلے　اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ

علیہ وآلہ وسلم سے　فرماتے تھے جس وقت اتری آیت دو لعان کرنے والوں کی　جو عورت　داخل کرے

عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللهُ

قوم میں　اس شخص کو جو نہیں ہے ان سے　پس نہیں وہ اللہ کے دین سے کسی چیز میں اور ہرگز نہ داخل کریگا اس عورت کو اللہ

جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللهُ

اپنی جنت میں　اور جس مرد نے انکار کیا اولاد اپنی کا　اور وہ دیکھتا ہے اسکو　پردہ　کرے گا اللہ

کہ عورت کے پیٹ میں ہوا ہو یا اسکو کوئی اور ایسی بیماری ہو جس سے شوہر کو وہم پیدا ہو گیا کہ اسکا پیٹ بڑھا ہے اور اسکو حمل ہے ۱۲ سلہ اور قسم دلانے کی کیفیت حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رض کی حدیث سے بلال بن امیہ کی قسم دلانے میں اس طرح بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو کہا کہ چار دفعہ اس طرح کہہ احلف باللہ الذی لا الٰہ الا ہو انی صادق الحدیث یعنے میں قسم کھاتا ہوں ساتھ اس اللہ کے جس کے سوا کوئی برحق معبود نہیں کہ میں اپنے دعوی میں سچا ہوں حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے ۱۲ سلہ لمس کے معنے چھونے و جماع کرنے کے ہیں اور ملامست مجامعت کو کہتے ہیں بلکہ اس عبارت کی فقہ یہ ہیں خلاف ہیں پہلا معنے بدکاری ہے یعنے جو شخص اس سے بدکاری کا ارادہ کرے اسے روکتی نہیں دوسرے یہ کہ وہ اسراف کرتی ہے اور جو کچھ خاوند کے مال سے کوئی اس سے مانگے دیدیتی ہے اور سوا اسکے اور بھی لوگوں نے معنے کئے ہیں تفصیل سبل السلام میں ہے ۱۲ سلہ مصنف رح نے تلخیص میں کہا ہے کہ متاخرین میں سے بعض داناؤں نے اس مسئلہ کے یہ معنے کئے ہیں کہ اس کو زنا سے نگاہ رکھ یا اسکا حبس کر اس کی اسراف سے یا مال کی حفاظت کر یا کثرت جماع کے ساتھ اسکو زنا سے روک اور قاضی ابو الطیب نے پہلے معنے کو ترجیح دی ہے ۱۲

۲۱۵ ۱۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص دیدہ دانستہ اپنی عورت کو تہمت لگائے اور اپنے بچے کی نسبت کہے کہ یہ میرا بچہ نہیں تو اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے رسوا اور ذلیل کریگا جیسا کہ اُس نے بے گناہ عورت کو ذلیل کیا

عَنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اس سے اور خوار کرے گا اللہ اسکو اگلی پچھلی مخلوقات کے روبرو ۱۵ روایت کیا اسے ابو داؤد اور نسائی نے

وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ اَقَرَّ

اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا جسنے اقرار کیا

بِوَلَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّنْفِيَهُ اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ حَسَنٌ

اولاد کا ایک پلک تو اسکو انکار کرنا جائز نہیں ہے روایت کیا اسے بیہقی نے اور یہ حدیث حسن

مَوْقُوْفٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا

موقوف ہے اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ

رسول اللہ میری جورو نے ایک بچہ کالا جنا ہے رسول اللہ نے فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اُسنے کہا

نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰى

ہاں تو آپ نے فرمایا اُن کا رنگ کیا ہے وہ بولا سرخ ہیں آپنے فرمایا اُن میں کوئی خاکی بھی ہے اُسنے کہا ہاں آپنے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں

ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ مُتَّفَقٌ

سے آیا اُسنے کہا شاید گھسیٹ لیا ہے کسی رگ نے آپنے فرمایا شاید تیرے اس بیٹے کو کھینچ لیا اُسکو کسی رگ نے یہ حدیث متفق

عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ وَهُوَ يُعَرِّضُ بِاَنْ يَّنْفِيَهُ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ وَلَمْ

علیہ ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں (یوں) ہے کہ وہ کنایہ کرتا تھا انکار نسب اسکی کا اور کہا راوی نے اسکے آخر میں ۲ اور نہ

يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ

اجازت دی آپنے اسکو اس بچہ سے انکار کرنے میں ۳۵

بَابُ الْعِدَّةِ وَالْاِحْدَادِ

عدت اور سوگ کا ۴۵ بیان

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نُفِسَتْ

مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زوج کی

بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

وفات سے کئی راتوں بعد جنی تو آئی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاَصْلُهُ فِي

اور نکاح کی اجازت چاہی تو اجازت دی آپنے اُسکو پھر اُسنے نکاح کر لیا روایت کیا اسے بخاری نے اور اصل اسکی

الصَّحِيْحَيْنِ وَفِيْ لَفْظٍ اَنَّهَا وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

صحیحین میں ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اسنے وضع حمل کیا اپنے خاوند کی وفات سے چالیس راتیں پیچھے

وَفِيْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَا اَرٰى بَاْسًا اَنْ تَتَزَوَّجَ وَهِيَ فِيْ دَمِهَا

اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہا زہری نے میں کچھ مضایقہ نہیں جانتا کہ عورت اپنے نفاس میں نکاح کر لیوے

اور جیسا کہ اُس نے دیدہ دانستہ اپنے فرزند کو دیکھنا ناپسند کیا اسیطرح اللہ تعالیٰ اُسکو اپنا دیدار نہ دکھلائیگا ۱۲ ۲۵ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ قذف کا کنایۃً و تعریضاً کرنے سے آدمی قاذف نہیں ہوتا جمہور کا یہی مذہب ہے مالکیہ کے نزدیک اگر اسی سے لوگ قذف سمجھ لیں تو حد قذف واجب ہو جاتی ہے مگر شرط ہے کہ وہ قذف کے ارادے کا اقرار کرے ۱۲ مسک ۳۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف رنگ کی مخالفت کیوجہ سے باپ کیلیے اپنے بیٹے کی نسبت انکار کرنا جائز نہیں قرطبی و ابن رشد نے اس مسئلہ کے متعلق علما کا اجماع بیان کیا ہے لیکن انکا یہ کہنا درست نہیں کیونکہ اس مسئلہ میں شافعیہ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں اگر رنگ کی مخالفت کے ساتھ زنا کا کوئی قرینہ نہ ہو تو لڑکے کا انکار کرنا درست نہیں اور اگر قرینہ موجود ہو تو پھر انکار کرنا درست ہے ۱۲ ۴۵ عدت عدد سے مشتق ہے جسکے معنے گننے کے ہیں اور عدت اس مدت کا نام ہے کہ عورت جسمیں انتظار کرے زوج کی وفات یا اس سے جدا ہونے کے بعد اور حداد سیاہ اور ماتمی کپڑے پہننے کو کہتے ہیں اور استبرا لونڈی کے رحم کی حمل سے براءت طلب کرنا اور غیر ذلک کے مفقود کی عدت کا حکم اور اجنبیہ عورت سے خلوت کے حکم دیکھے ۱۲ مسک ختام

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حاملہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اسکی عدت وضع حمل ہے یعنے جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسکی عدت ختم ہو جاتی ہے کیونکہ آیت واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن مطلقہ و متوفی عنہا زوج دونوں کو شامل ہے۔ جمہور اہل علم اور ائمہ فتوی کا یہی مذہب ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی رض فرماتے تھے کہ حاملہ عورت جسکا شوہر فوت ہو جائے وہ ابعد الاجلین عدت گذارے یعنے جس صورت میں اس کی عدت لمبی ہو سکتی ہے اس صورت کے ساتھ اسکو عدت گذارنا چاہیے اگر چار ماہ دس دن زیادہ ہوں تو اسکے لیے یہی عدت ہوگی اور اگر وضع حمل میں دیر ہو تو اسکے لیے وضع حمل عدت ہوگی لیکن شعبی رح نے کہا ہے کہ حضرت علی نسبت یہ روایت صحیح نہیں ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لونڈی کی عدت حرہ کے موافق ہے اور حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لونڈی کی طلاق دو طلاق ہیں اور اسکی عدت دو حیض ہیں۔ پس اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ لونڈی کی عدت دو حیض ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حرہ کے موافق تین حیض ۱۲

غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا

مگر اتنی بات ہے کہ نزدیک ہووے خاوند اسکا یہاں تک کہ پاک ہو جاوے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے

قَالَتْ أُمِرَتْ بَرِيرَةُ أَنْ تَعْتَدَّ بِثَلَاثِ حِيَضٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرُوَاتُهُ

کہا بریرہ کو تین حیض عدت بیٹھنے کا حکم دیا گیا روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اور راوی اسکے

ثِقَاتٌ لٰكِنَّهُ مَعْلُولٌ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

معتبر ہیں لیکن یہ معلول ہے اور شعبی سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں فاطمہ بنت قیس سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

علیہ وآلہ وسلم سے حق میں مطلقہ ثلاثہ کے کہ فرمایا پیغمبر نے نہ اسکے لیے مکان ہے اور نہ نفقہ روایت کیا اسے مسلم نے

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

اور ام عطیہ رض سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ

تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا

سوگ کیوے عورت کسی مردہ پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک اور نہ

تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا إِذَا

پہنے کپڑے رنگین مگر رنگے سوت کا کپڑا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جب

طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَ

پاک ہو حیض سے تو تھوڑی قسط یا اظفر لگا لیا کرے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور

لِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ مِنَ الزِّيَادَةِ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَلَا

ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور نہ خضاب کیوے اور صرف نسائی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور نہ

تَمْتَشِطُ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا

کنگھی کرے اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے فرمایا میں نے اپنی آنکھوں پر صبر لگایا تھا ابو سلمہ کی

بَعْدَ أَنْ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ

وفات کے پیچھے تو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک یہ

يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَانْزِعِيهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي

روشن کرتا ہے چہرے کو تو نہ لگایا کر اسے مگر رات میں اور اتار اسکو دن میں اور خوشبو اور مہندی سے

بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ قَالَ بِالسِّدْرِ

کنگھی نہ کر کیونکہ وہ خضاب ہے میں نے عرض کیا تو پھر کس سے کنگھی کروں فرمایا بیری کے پتوں سے

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَعَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا

روایت کیا اسے ابو داؤد اور نسائی نے اور اسناد اسکی حسن ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یا

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا

رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا اور میری بیٹی کی آنکھیں دکھنے آ گئی ہیں کیا ہم اسے سرمہ لگا دیں

سلہ عصب یمن کی ایک چادر ہے اسکا سوت کپڑا بننے سے پہلے رنگا جاتا ہے ... اسکو زینت میں داخل نہیں کرتے ۱۲ سلہ قسط ایک خوشبودار لکڑی ہے جو ہند میں ہوتی ہے ... اسکو دوا میں استعمال کرتے ہیں ۱۲ سلہ اظفار جمع ظفر ایک خوشبو کا نام ہے جو دھو کا دی جاتی ہے ناخن سے مشابہ ... خوشبو میں استعمال کرتے ہیں ۱۲

۲۱۷ ؎ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ معتدہ عورت کو عدت کے اندر آنکھوں میں سرمہ بھی نہ لگانا چاہیے اور جمہور علماء اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور انکے اصحاب فرماتے ہیں کہ دوا کیلئے سرمہ لگانا جائز ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے ایک عورت نے جسکا شوہر فوت ہو گیا تھا اور اسکی آنکھیں بیمار ہو گئیں تھیں یہ پوچھا کہ میں آنکھوں میں سرمہ لگاؤں یا نہ تو انھوں نے فرمایا کہ ضرورت کے وقت رات کو لگا لو اور دن کو دھو ڈالو ۱۲

قَالَ: لَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِي

فرمایا نہ ؎ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طلاق دی گئی میری خالہ

فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى

اور اسنے اپنی کھجوروں کے پھل چننے کا ارادہ کیا تو اسے ایک شخص نے باہر جانے سے روک دیا تو وہ آئی پیغمبر خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَلْ جُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (اور اپنا حال بیان کیا) تو فرمایا آپنے بلکہ تو بیل کھجور اپنی کا کیونکہ نزدیک ہے کہ تو خیرات کرے یا

تَفْعَلِي مَعْرُوفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَعَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ

اور کوئی احسان کرے ؎ روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور فریعہ بنت مالک سے روایت ہے کہ اسکا خاوند نکلا

فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

تلاش میں اپنے غلاموں کی تو انہوں نے اسے قتل کر دیا کہا فریعہ نے پھر پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا

وسلم سے کہ میں اپنے لوگوں میں چلی جاؤں کیونکہ میرے خاوند نے میرے لیے نہیں چھوڑا گھر جسکا وہ مالک ہوتا اور نہ

نَفَقَةً فَقَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ نَادَانِي فَقَالَ: امْكُثِي فِي بَيْتِكِ

نفقہ فرمایا اچھا پھر میں جب گھر کے صحن میں آئی بلایا مجھے اور فرمایا ٹھیر تو اپنے گھر میں

حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ. قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

یہانتک کہ پہونچے کتاب اپنی مدت کو کہا فریعہ نے پھر عدت پوری کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن ؎

قَالَتْ: فَقَضَى بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ عُثْمَانُ. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ

کہا اسنے پھر حکم کیا ساتھ اسکے بعد اسکے عثمان رض نے۔ روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے

التِّرْمِذِيُّ وَالذُّهْلِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَغَيْرُهُمْ. وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ

ترمذی اور ذہلی اور ابن حبان اور حاکم اور غیرہم نے۔ اور فاطمہ بنت

قَيْسٍ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي

قیس رض سے روایت ہے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں

ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَعَنْ عَمْرِو

دی ہیں اور مجھے خوف ہے کہ کوئی میرے ساتھ سختی یا بدمزاجی کرے تو حضرت نے اسے حکم دیا تو وہ دوسرے گھر میں چلی گئی روایت کیا اسے مسلم نے اور عمرو

ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا عِدَّةُ

ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا نہ چھپاؤ ہم پر سنت ہمارے پیغمبر ص کی

أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو

ام الولد ؎ کی عدت جب اسکا مالک مر جاوے چار مہینے دس دن ہے روایت کیا اسے احمد اور ابو

دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأَعَلَّهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِالِانْقِطَاعِ. وَعَنْ

داؤد اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور علت بیان کی اسمیں دارقطنی نے انقطاع کی۔ اور روایت ہے

؎ یہ حدیث عدت نشین عورت کے حاجت کے واسطے نکلنے کے جواز پر دلیل ہے علی اور امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہی ہے وہ کہتے ہیں کہ عدت والی عورت معتدہ کو رات اور دن میں نکلنا جائز ہے اور ثوری اور لیث اور مالک اور شافعی اور احمد وغیرہ کا مذہب ہے کہ دن میں مطلقاً عورت معتدہ کو نکلنا جائز ہے کوئی حاجت ہو یا نہ ہو۔ تفصیل مسئلہ کی الخ میں ہے ۱۲

؎ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اسکو عدت کے دنوں میں اسی گھر میں رہنا چاہیے جہاں اسکو اسکی وفات کی خبر پہنچی ہے۔ اور دوسرے گھر میں جانے کی اسکو اجازت نہیں۔ صحابہ اور تابعین اور انکے بعد کے علماء کی ایک جماعت کا یہی مذہب ہے اور ائمہ اربعہ میں سے امام مالکؒ۔ امام شافعی اور امام ابوحنیفہؒ اور انکے مقلدین اور اوزاعی اور اسحاق اور ابو عبیدہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور عذر کی صورت میں ایک جماعت علماء اسکو نکلنے کی اجازت دیتی ہے ۱۲

؎ اس مسئلہ میں اختلاف ہے اوزاعی اور ظاہریہ وغیرہ کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ اس کی عدت صرف ایک حیض ہے اور علی رض اور ابن مسعود رض کا قول یہ ہے کہ اسکی عدت تین حیض ہے یہی مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے تفصیل مسئلہ کی الخ

عائشة رضي الله تعالى عنها قالت إنما الأقراء الأطهار أخرجه مالك

عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا (قرآن میں) قروء سے مراد طہر ہے ۔ روایت کیا اسے مالک نے

في قصة بسند صحيح وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال طلاق الأمة

ایک قصہ میں سند صحیح سے اور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا لونڈی منکوحہ کی

تطليقتان وعدتها حيضتان رواه الدارقطني وأخرجه مرفوعا

طلاق دو طلاقیں ہیں اور عدت اسکی دو حیض ہیں روایت کیا اسے دارقطنی نے اور نقل کیا اسے دارقطنی نے مرفوعا بھی

وضعفه وأخرجه أبو داود والترمذي وابن ماجه من حديث

اور ضعیف کہا اسے اور روایت کیا اسے ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے عائشہ رضہ کی

عائشة وصححه الحاكم وخالفوه فاتفقوا على ضعفه وعن رويفع

حدیث سے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور اوروں نے اسکا خلاف کیا اور اس حدیث کے ضعف پر اتفاق کیا اور رویفع

ابن ثابت عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يحل لامرء يؤمن بالله

بن ثابت سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں حلال ہے مرد کو جو ایمان رکھتا ہے

واليوم الآخر أن يسقي ماءه زرع غيره أخرجه أبو داود والترمذي

اور پچھلے دن پر کہ پانی دیوے غیر کی کھیتی کو روایت کیا اسے ابوداؤد اور ترمذی نے

وصححه ابن حبان وحسنه البزار وعن عمر رض في امرأة المفقود تربص

اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور حسن کہا اسے بزار نے۔ اور حضرت عمر رضہ سے روایت ہے اس عورت کے حق میں جسکا شوہر گم ہو جاوے انتظار

أربع سنين ثم تعتد أربعة أشهر وعشرا أخرجه مالك والشافعي و

چار برس پھر عدت گذارے چار مہینے اور دس دن روایت کیا اسے مالک اور شافعی نے اور

عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

امرأة المفقود امرأته حتى يأتيها البيان أخرجه الدارقطني بإسناد

عورت مفقود کی اسی کی عورت ہے یہانتک کہ آوے عورت کو خبر نقل کیا اسے دارقطنی نے ضعیف

ضعيف وعن جابر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى

سند سے۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے

الله عليه وآله وسلم لا يبيتن رجل عند امرأة إلا أن يكون ناكحا أو

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ رات رہے مرد کسی عورت کے پاس مگر کہ اسکا خاوند ہو یا محرم

ذا محرم رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله

روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے وہ پیغمبر خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم لا يخلون رجل بامرأة إلا مع ذي محرم أخرجه البخاري

علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مرد کسی عورت سے خلوت نہ کرے مگر محرم کے ساتھ نقل کیا اسے بخاری نے

ف ۵

مطلب یہ ہے کہ مطلقہ عورتوں کی نسبت اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے و المطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء اور لفظ قروء اور اقراء جمع قرء بمعنے طہر ہے پس مطلقہ کی عدت تین طہر ہوگی۔ ابن عمر و زید بن ثابت رضہ اور حضرت عائشہ رضہ اور ابن شہاب زہری اور ربیعہ اور امام مالک اور امام شافعی اور فقہائے مدینہ کا یہی مذہب ہے اور امام احمد سے ایک روایت اُن کے موافق ہے۔ اور خلفائے اربعہ و ابن مسعود رضہ و ابوموسی و حسن بصری و [illegible] سفیان ثوری و حسن بن صالح اور امام ابوحنیفہ اور انکے اصحاب اور صحابہ کرام رضہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت کا یہ مذہب ہے کہ لفظ قروء اور اقراء بمعنے حیض ہے اور مطلقہ کی عدت تین حیض ہے اور یہ حدیث بھی اسی کے [illegible] ہے اور امام احمد نے بھی اپنے پہلے قول سے رجوع کیا اور فرمایا کہ میں پہلے کہتا تھا کہ لفظ قروء سے طہر مراد ہے اور اب میرا مذہب یہ ہے کہ اس سے حیض مراد ہے

ف ۵۲ یہ حدیث بظاہر مذہب حنفیہ کے دلیل بن سکتی ہے تفصیل مسک الختام میں ہے

۲۱۹ | ۱؎ مطلب یہ کہ کفار کی جو عورتیں جنگ میں قید ہو کر مسلمانوں کے ہاتھ آجائیں انمیں سے جو عورت حاملہ ہو جب تک اسکا بچہ پیدا نہ ہو اُسکے ساتھ وطی کرنا جائز نہیں اور جو حاملہ نہو اسکو اگر حیض آتا ہے تو ایک حیض تک اور اگر نابالغی یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہیں آتا

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَبَايَا

اور ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اوطاس کے

أَوْطَاسٍ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً

قیدیوں کے حق میں نہ وطی کی جاوے حمل والی سے جننے تک اور غیر حاملہ سے ایک حیض گذرنے تک ۱؎

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَلَهُ شَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الدَّارَقُطْنِيِّ

روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور اسکا ایک شاہد ہے ابن عباس رضہ کی روایت سے دارقطنی میں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

سَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ وَمِنْ

وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زانی کو محرومی (یا سنگساری) ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے ابوہریرہ کی حدیث

حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قِصَّةٍ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کی روایت سے ایک قصہ میں اور ابن مسعود رضہ کی روایت سے

عِنْدَ النَّسَائِيِّ وَعَنْ عُثْمَانَ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ

نزدیک نسائی کے اور حضرت عثمان رضہ کی روایت ہے ابو داؤد کے نزدیک

بَابُ الرَّضَاعِ

رضاع کا بیان ۲؎

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ

وآلہ وسلم نے نہیں حرام کرتا ایک دفعہ ۳؎ دو دفعہ چوسنا نقل کیا اسے مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذرا غور کیا کرو کون ہیں دودھ بھائی تمہارے اسلیے کہ دودھ پینا

مِنَ الْمَجَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ فَقَالَتْ

وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا سہلہ سہیل کی بیٹی پیغمبر کے پاس آئی

يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا

یا رسول اللہ سالم ابی حذیفہ کے غلام ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہتا اور البتہ بالغ ہو گئے ہیں

يَبْلُغُ الرِّجَالُ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا أَنَّ

اس حد کو جہاں تک پہنچتے ہیں مرد فرمایا تو سالم کو دودھ پلا تو اسپر حرام ہو جائیگی روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور انہی سے روایت ہے کہ

أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ الْحِجَابِ قَالَتْ فَأَبَيْتُ

افلح ابی قعیس کا بھائی آیا اس حال میں کہ اجازت مانگتا تھا اسکے پاس آنے کی بعد اسکے کہ پردہ کا حکم اتر چکا تھا عائشہ کہتی ہیں تو انکار کیا

تو ایک ماہ تک اسکے ہم بستری نکریگا کہ معلوم ہو جائے کہ پہلے خاوند سے یہ حاملہ ہے یا نہیں ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم عام ہے خواہ اسکا شوہر بھی اُسکے ساتھ قید ہو یا نہ امام مالک اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور حنیفہ کے نزدیک اگر دونوں اکٹھے قید ہو جائیں تو انکا نکاح قائم رہتا ہے اور لونڈی کا مالک اس سے وطی نہیں کر سکتا ۱۲۔

۲؎ رضاع اور رضاعت را کی زبر اور زیر کے ساتھ لغت میں انسان یا حیوان کے پستان سے بچے کے دودھ چوسنے کو کہتے ہیں اور شرع میں عورت کے پستان سے شیر خوار بچے کا مدت معین میں دودھ پینا [illegible] ہوتا ہے [illegible] سے مختار۔

۳؎ اس مسئلہ میں کے تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے کہ تین دفعہ چوس لینا حرام کر دیتا ہے داؤد اور اُس کے اتباع کا یہی مذہب ہے دوسرا قول یہ ہے کہ رضاعت تھوڑا ہو یا بہت ہو حرام کر دیتا ہے سلف اور خلف کی ایک جماعت اسی کیطرف گئی ہے [illegible] حضرت علی [illegible] اور ابن عباس [illegible] سے بھی مروی ہے اور امام ابو حنیفہ رہ کا مذہب بھی ہے تیسرا قول یہ ہے کہ پانچ دفعہ سے کم چوسنا حرام نہیں کرتا [illegible] اور عائشہ رضہ اور ابن زبیر رضہ اور طاؤس رہ وغیرہ کا یہی مذہب ہے تفصیل مسک ختام میں ہے ۱۲-۲-۲-۱۲

لہ یعنے حکم پانچ رضعات کا حضرت ﷺ کے آخر زمانہ تک باقی تھا بعد ازاں اُسکی تلاوت منسوخ ہو گئی اور حکم باقی رہا۔ سبل السلام میں لکھا ہے مراد یہ ہے کہ پانچ رضعہ کا نزول نہایت ہی متاخر ہے یہاں تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور بعض لوگ اسکو قرآن متلو جانکر اسکی قرات کرتے تھے زمانے کے نہایت قریب ہونے کی وجہ سے انکو اسکی تلاوت منسوخ ہونے کی خبر نہ پہونچی بعد ازاں جب نسخ کی خبر پہونچی تو انہوں نے اُس کی عدم تلاوت پر اجماع کر لیا نسخ کے تین قسموں میں سے ایک یہ ہے کہ تلاوت منسوخ ہو اور حکم باقی ہو تفصیل مسک الختام میں ہے ۱۲

أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ

اجازت دینے سے اُسکو پھر جب آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آپ کو خبر دی

بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

اُسکی جو کیا تھا میں نے آپ نے مجھکو فرمایا کہ میں اجازت دوں اسکو اپنے پاس آنے کی اور فرمایا وہ تیرا چچا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ

انہی سے روایت ہے کہا تھا اُس میں کہ اتارا گیا قرآن سے کہ دس بار چوسنا جو معلوم ہو

يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حرام کرتا ہے پھر منسوخ ہو گیا ساتھ پانچ بار چوسنے کے پس وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

وآلہ وسلم نے حالانکہ یہ موجود تھا اُس چیز میں جو پڑھا جاتا قرآن سے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور ابن عباس رضی اللہ

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا لَا

تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ نکاح کریں حمزہ کی صاحبزادی سے آپنے فرمایا وہ

تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ

مجھے حلال نہیں کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے اور رضاعت سے حرام ہوتی ہے جو چیز

النَّسَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

نسب سے حرام ہوتی ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رضاعت سے حرام نہیں کرتا مگر وہ کہ آنتوں کو

الْأَمْعَاءَ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ هُوَ وَالْحَاكِمُ وَ

چیرے اور دودھ چھوڑانے سے پہلے ہو روایت کیا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے انہے اور حاکم نے اور

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَا رَضَاعَ إِلَّا فِي الْحَوْلَيْنِ رَوَاهُ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا رضاعت حرمت کا سبب نہیں ہوتی مگر جو دو برس کے اندر ہو روایت کیا اسے

الدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَرَجَّحَا الْمَوْقُوفَ وَعَنِ

دارقطنی نے اور ابن عدی نے مرفوع اور موقوف اور ترجیح دی موقوف کو۔ اور روایت ہے

ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

آلِهِ وَسَلَّمَ لَا رَضَاعَ إِلَّا مَا أَنْشَزَ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ

وسلم نے نہیں رضاع مگر وہ جو بڑھا دے ہڈی اور پیدا کرے گوشت نقل کیا اسے ابوداؤد نے۔ اور عقبہ

عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ

بن حارث رضہ سے روایت ہے کہ اُسنے ام یحییٰ ابی اہاب کی بیٹی سے نکاح کیا تو ایک عورت آئی اور بولی بیشک میں

لہ جمہور صحابہ رضہ اور تابعین اور فقہاء رہ کا یہ مذہب ہے کہ حرمت اُس رضاع سے ثابت ہوتی ہے جو دو سال کے اندر ہو اور دو سال کے بعد رضاع کا کوئی اعتبار نہیں وہ اُسے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیسا کہ اس حدیث اور یہ حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ سے معلوم ہوتا ہے اور علماء کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ حرمت اُس رضاع سے ثابت ہوتی ہے جو دودھ چھوڑانے سے پہلے ہو۔ اور دودھ چھوڑانے کے بعد اسکا کوئی اعتبار نہیں گو دو سال کے اندر ہی ہو اور بعض کے نزدیک بڑے کو دودھ پلانے سے بھی حرمت رضاع ثابت ہو جاتی ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضہ حضرت علی رضہ عروہ لیث بن سعد ابو محمد بن حزم رح کا یہی مذہب ہے اور بحر میں لکھا ہے کہ داؤد ظاہری کا بھی یہی مذہب ہے اور انکی دلیل سہلہ بنت سہیل رضہ کی حدیث ہے جو اسی باب میں گذر چکی ہے اس مسئلہ کے متعلق اور بھی کئی اقوال ہیں ۱۲

أرضعتكما فسأل النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال كيف وقد قيل

تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تو پوچھا عقبہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے ارشاد فرمایا تو کس طرح (نکاح کر سکتا ہے) اور کہا

ففارقها عقبة ونكحت زوجا غيره أخرجه البخاري وعن زياد

پھر جدا کر دیا اس عورت کو عقبہ نے اور نکاح کر لیا اس عورت نے ایک خاوند سے سوا اسکے نقل کیا اسکو بخاری نے۔ اور زیاد

السهمي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أن تسترضع

سہمی سے روایت ہے کہا منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہ دودھ پلایا جاوے بیوقوف عورتوں کا

الحمقى أخرجه أبو داود وهو مرسل وليست لزياد صحبة

۵۲ نقل کیا اسے ابو داؤد نے اور یہ مرسل ہے کیونکہ زیاد کی صحبت ثابت نہیں

باب النفقات

خرچ دینے کا بیان

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخلت هند بنت عتبة امرأة

عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہا آئی ہند بیٹی عتبہ کی

أبي سفيان على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقالت يا رسول

ابوسفیان کی بیوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور بولی یا رسول

الله إن أبا سفيان رجل شحيح لا يعطيني من النفقة ما يكفيني ويكفي

اللہ ابوسفیان مرد بخیل ہے مجھے نہیں دیتا خرچ بقدر کہ مجھے اور میری اولاد کو کفایت

بني إلا ما أخذت من ماله بغير علمه فهل علي في ذلك من جناح

کرے۔ مگر جو لے لوں میں اسکے مال سے اسکی بے خبری میں کیا مجھے بے خبر لینے میں پوچھہ گناہ ہے

فقال خذي من ماله بالمعروف ما يكفيك ويكفي بنيك متفق عليه و

فرمایا لے اُسکے مال سے دستور کے موافق جو تجھے اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور

عن طارق المحاربي قال قدمنا المدينة فإذا رسول الله صلى الله

روایت ہے طارق محاربی سے کہا ہم مدینہ میں آئے دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ

عليه وآله وسلم قائم على المنبر يخطب الناس ويقول يد المعطي العليا وابدأ

علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اور فرماتے تھے دینے والے کا ہاتھ اونچا ہے اور اپنے عیال

بمن تعول أمك وأباك وأختك وأخاك ثم أدناك فأدناك رواه النسائي

سے شروع کر ماں سے اور باپ سے اور بہن سے اور بھائی سے اور انکے پیچھے اور نزدیکی والوں سے روایت کیا اسکو نسائی نے

وصححه ابن حبان والدارقطني وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه

اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور دار قطنی نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم للمملوك طعامه وكسوته

کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مالک پر) اپنے غلام کا کھانا اور لباس واجب ہے

یہ حدیث صرف مرضعہ کے شہادت قبول کرنے اور اُس پر عمل کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اس مسئلہ میں مذاہب کی تفصیل مسک الختام سے دیکھنی چاہیئے ۱۲ ۵۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احمق اور کم عقل عورتوں کا دودھ بچوں کو نہ پلایا چاہیئے کہ دودھ انکی طبیعت میں اثر کرتا ہے پس جس قسم کی عورت بچے کو دودھ پلائیگی بچہ کی طبیعت میں وہی آثار ظاہر ہونگے۔ شریعت اسلام کے احکام و قوانین فطرت اور اصول حکمت کے موافق ہیں شیخ رئیس نے قانون میں لکھا ہے کہ مرضعہ کے لیے عمر کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ اسکی عمر ۲۵ اور ۳۵ کے درمیان ہو کہ یہ عمر جوانی صحت اور کمال کا زمانہ ہے اور شکل و ترکیب اعضا کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ اسکا رنگ خوب صورت۔ گردن موٹی سینہ پر گوشت۔ لاغری اور فربہی کے لحاظ سے متوسط ہو اور بہت چربی والی نہ ہو اور اخلاق کے لحاظ سے نیک خلق ہو اور غضب و غم وغیرہ برے اخلاق کے اثرات کو جلدی قبول نہ کرے یہ چیزیں بچے کے مزاج کو بگاڑنے والی ہیں ۱۲ ۵۳ نفقات جمع ہے نفقہ کی اور نفقہ اس چیز کا نام ہے جو چیز آدمی اپنی یا اپنے غیر کی حاجت میں خرچ کرے ۱۲ اسکا [illegible]

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام خواہ مرد ہو یا عورت اسکی خوراک اور پوشاک اسکے مالک کے ذمہ ہے اور مالک کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اسکی طاقت سے زیادہ اسکو کام نہ بتلائے۔ اس مسئلہ میں علما کا اتفاق ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ غلاموں کو انکی طاقت سے زیادہ کام نہ بتلاؤ اور اگر تم انکو کوئی ایسا کام بتلاؤ جو انکی طاقت سے زیادہ ہو تو انکی مدد کرو۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کا غلام کھانا پکا کر لائے تو چاہیے کہ اسکو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے اور اگر اپنے ساتھ کھانا نہ کھلائے تو اس کھانے میں سے تھوڑا سا کھانا اسکو دیدے کیونکہ اسنے تکلیف اٹھا کر اسکو تیار کیا ہے یہ امر استحباب کیلئے ہے کہ غلاموں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا مکارم اخلاق میں سے ہے ۱۲۔

وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ

اور ایسے کام کی تکلیف نہ دیا جائے جو اس سے نہ ہو سکے سلہ روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور حکیم بن معاویہ قشیری

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ

اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری بی بیوں کا ہم پر کیا حق ہے فرمایا جب

تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ الْحَدِيثَ تَقَدَّمَ فِي

خود کھاؤ سلہ تو انکو بھی کھلاؤ اور جب پہنو تو انکو بھی پہناؤ اور یہ حدیث باب عشرۃ النسا

عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

میں گذر چکی ہے۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ و

آلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ الْحَجِّ بِطُولِهِ قَالَ فِي ذِكْرِ النِّسَاءِ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ

آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حج کی حدیث میں جو بہت لمبی ہے فرمایا آپ نے عورتوں کے ذکر میں اور انکا حق تمہارے ذمہ یہ ہے کہ تم انکو کھلاؤ

وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

اور پہناؤ موافق دستور کے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ

عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ ضائع کردیوے

مَنْ يَقُوتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ بِلَفْظِ أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ

اس شخص کو جسکا نفقہ اسکے ذمہ میں ہے روایت کیا اسے نسائی نے اور مسلم میں یوں ہے کہ بند کر دیوے کھانا اس شخص سے

قُوتَهُ وَعَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ لَا نَفَقَةَ لَهَا

جسکی قوت کا مالک ہے۔ اور جابر سے مرفوعاً روایت ہے اس حاملہ کے حق میں کہ مر جاوے اسکا خاوند اسکو فرمایا اسکے لیے نفقہ نہیں ہے

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ لَكِنْ قَالَ الْمَحْفُوظُ وَقْفُهُ وَثَبَتَ نَفْيُ

روایت کیا اسے بیہقی نے اور راوی اسکے معتبر ہیں لیکن بیہقی نے کہا اس حدیث کا موقوف ہونا صحیح ہے اور ثابت ہے نفی

النَّفَقَةِ فِي حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ كَمَا تَقَدَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

نفقہ کی بیچ حدیث فاطمہ بنت قیس کے جیسا گذر چکا ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَيَبْدَأُ أَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُولُ تَقُولُ الْمَرْأَةُ

اوپر کا ہاتھ بہت اچھا ہے نیچے کے ہاتھ سے اور تم اپنے عیال سے شروع کیا کرو عورت کہتی ہے

أَطْعِمْنِي أَوْ طَلِّقْنِي رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

روٹی دے مجھے یا طلاق دے مجھے روایت کیا اسے دارقطنی نے اور اسناد اسکی حسن ہے۔ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے

فِي الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا أَخْرَجَهُ سَعِيدُ بْنُ

بیچ مرد کے حق میں جسکو بی بی پر خرچ کرنے کی طاقت نہیں ہے کہا جدائی کیجاوے ان دونو میں روایت کیا اسے سعید بن

سلہ خاوند پر زوجہ کے نفقہ کے واجب ہونے کی دلیل اس حدیث میں موجود، جب زوجہ کا نفقہ اور پوشاک خاوند پر واجب ہوئے تو اسکا مسکن بھی واجب ہوا جیسا کہ قرآن اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲

سلہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جاوے اسکے واسطے نفقہ نہیں ہے شافعیہ اور حنفیہ کا مذہب یہی ہے اور دوسرے کہتے ہیں کہ نفقہ واجب ہے فریقین کے دلائل مسک الختام سے دیکھنے چاہیئے ۱۲۔

مَنْصُوْرٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدٍ سُنَّةٌ فَقَالَ

منصور نے سفیان سے انہوں نے ابو الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں سعید سے کہا (ابو الزناد نے) میں نے کہا سعید کو یہ سنت ہے پس کہا سعید

سُنَّةٌ وَهٰذَا مُرْسَلٌ قَوِىٌّ وَعَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ

نے سنت ہے اور یہ حدیث مرسل قوی ہے۔ اور عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لکھا امرار لشکر کی طرف

فِىْ رِجَالٍ غَابُوْا عَنْ نِسَائِهِمْ اَنْ يَّاْخُذُوْهُمْ بِاَنْ يُّنْفِقُوْا اَوْ يُطَلِّقُوْا فَاِنْ طَلَّقُوْا

ان مردوں کے حق میں جو غائب تھے اپنی بی بیوں سے کہ گرفتار کریں ان مردوں کو اس بات پر کہ خرچ کریں اپنی بی بیوں پر یا طلاق دیدیں پھر اگر

بَعَثُوْا بِنَفَقَةِ مَا حَبَسُوْا اَخْرَجَهُ الشَّافِعِىُّ ثُمَّ الْبَيْهَقِىُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ

تو بھیجیں خرچ اتنی مدت کا کہ غائب رہے ہیں انسے روایت کیا اسے شافعی اور بیہقی نے ساتھ اسناد حسن کے اور

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا آیا ایک مرد طرف نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِىْ دِيْنَارٌ فَقَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ

علیہ وآلہ وسلم کی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ کر

قَالَ عِنْدِىْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِىْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى

اسنے عرض کیا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا اسے اپنی اولاد پر خرچ کر اسنے عرض کیا میرے پاس ایک درہم اور ہے فرمایا اسے اپنی بی بی

اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِىْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِىْ اٰخَرُ

پر خرچ کر بولا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا اسے اپنے غلام پر خرچ کر بولا میرے پاس ایک اور ہے

قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ اَخْرَجَهُ الشَّافِعِىُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاَخْرَجَهُ

فرمایا تو خوب جاننے والا ہے روایت کیا اسے شافعی نے اور عبارت اسی کی ہے اور روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور روایت کیا

النَّسَائِىُّ وَالْحَاكِمُ بِتَقْدِيْمِ الزَّوْجَةِ عَلَى الْوَلَدِ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ

نسائی اور حاکم نے اور انکی روایت میں بی بی اولاد پر مقدم ہے۔ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں

اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ

اپنے باپ سے وہ اسکے دادا سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں کس سے احسان کروں فرمایا ماں سے عرض کیا میں نے پھر

مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ

کس سے فرمایا ماں سے بیٹے عرض کیا پھر کس سے فرمایا ماں سے بیٹے عرض کیا پھر کس سے فرمایا باپ سے پھر

الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَحَسَّنَهٗ

جو زیادہ نزدیک ہو پھر جو زیادہ نزدیک ہو روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور حسن کہا اسے ترمذی نے

بَابُ الْحَضَانَةِ

پرورش کا بیان۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے مقرر ایک عورت نے عرض کیا یا رسول

سلہ ایک رات حضرت عمر فاروق رض رعایا کی خبرگیری کیلیے مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت لگا رہے تھے کہ ایک مکان سے ایک عورت کی آواز کان میں پڑی کہ وہ اپنے شوہر کی جدائی سے بیتاب ہو کر یوں کہہ رہی تھی کہ یہ رات کسقدر دراز ہو گئی ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتی اور میری آنکھوں سے نیند اسلیے دور ہو گئی ہے کہ میرا پیارا میرے پاس نہیں جسکے ساتھ میں اپنا دل بہلاتی اسپر خلیفۃ المسلمین نے عورتوں سے دریافت کیا عورت اپنے شوہر سے کتنا عرصہ صبر کر سکتی ہے اور اسکے بعد لشکروں کے سرداروں کے نام احکام جاری فرمائے کہ وہ عیالدار ملازموں کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورتوں کی خبر گیری کریں اور انکو نان ونفقہ دیتے رہیں ورنہ انکو طلاق دیدیں ۱۲ منہ

سلہ اس روایت میں اولاد کو بیوی پر مقدم کیا گیا ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں بیوی کو اولاد پر مقدم کیا ہے پس بعض علماء کہتے ہیں کہ بیوی کا حق ولد سے مقدم ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ولد کا حق بیوی سے مقدم ہے اور لائق یہ ہے کہ دونو کا حق برابر ہے ۱۲ منہ

سلہ حضانت (ح) کی زیر کے ساتھ لغت میں ماں کا بچے کو اپنی بغل میں اور مرغی کا اپنے بچے یا انڈے کو پروں کے نیچے لے لینے کو کہتے ہیں اور شریعت میں اس کا استعمال اس شخص کی نگہبانی میں ہے جو خود اپنی حفاظت نہ کر سکے ۱۲ مسک الختام۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي لَهُ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میرا بیٹا میرا پیٹ اسکے لیے برتن اور میری پستان اسکے لیے

سِقَاءً وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ

مشک تھی اور میری گود اسکے لیے مکان تھا اور اسکے باپ نے مجھے طلاق دیدی ہے اور اب مجھ سے چھین لینے کا ارادہ کرتا ہے تو فرمایا

لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي رَوَاهُ

اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اسکی زیادہ حقدار ہے جبتک تو نکاح نہ کرے روایت کیا اسے

أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

احمد اور ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے

أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ

کہ ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا خاوند لیجانا چاہتا ہے

أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا

میرے بیٹے کو اور وہ مجھے نفع پہنچاتا ہے اور ابوعنبہ کے کوئیں سے پانی پلاتا ہے پھر اسکا خاوند آیا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ هٰذَا أَبُوكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ

پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے لڑکے یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے سو

فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ

توجسکا چاہے ہاتھ پکڑلے اسنے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا وہ اسکو لے گئی ۲ روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے

وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُهُ

اور صحیح کہا اسے ترمذی نے۔ اور روایت ہے نافع بن سنان سے کہ وہ مسلمان ہوگیا اور اسکی بی بی نے

أَنْ تُسْلِمَ فَأَقْعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْأُمَّ نَاحِيَةً وَالْأَبَ

اسلام سے انکار کیا (اور انکا ایک لڑکا تھا) تو بٹھایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف ماں کو اور دوسری طرف

نَاحِيَةً وَأَقْعَدَ الصَّبِيَّ بَيْنَهُمَا فَمَالَ إِلَى أُمِّهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهِ فَمَالَ

باپ کو اور بٹھایا لڑکے کو انکے درمیان پھر لڑکا جھکا ماں کی طرف آپ نے فرمایا یا اللہ اسے ہدایت کر ۳ پھر جھک گیا

إِلَى أَبِيهِ فَأَخَذَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنِ

باپ کیطرف پس لے لیا اسنے اسے روایت کیا اسے ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور روایت ہے

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى

برا بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فِي ابْنَةِ حَمْزَةَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَ

حضرت حمزہ رض کی بیٹی کا فیصلہ کیا واسطے خالہ اسکی کے اور فرمایا خالہ قائم مقام ماں کے ہے نقل کیا اسے بخاری نے اور

أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ فَقَالَ وَالْجَارِيَةُ عِنْدَ خَالَتِهَا فَإِنَّ

نقل کیا اسے احمد نے حضرت علی رض کی روایت سے اور فرمایا لڑکی اپنی خالہ کے پاس رہے کیونکہ

---

۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طلاق ملنے کے بعد بھی چھوٹے بچے کی پرورش کا حق اسکی ماں کیلئے ہے اور باپ اسکو اس سے جدا نہیں کرسکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر طلاق کے بعد وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے تو پھر اسکا یہ حق ساقط ہوجاتا ہے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور شافعیہ اسی کے قائل ہیں۔ اور حضرت عثمان رض سے مروی ہے کہ پرورش کا حق نکاح کرنے سے ساقط نہیں ہوتا۔ حسن بصری اور ابن حزم کا بھی مذہب ہے۔ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر مطلقہ عورت اپنے بچے کے کسی ذی رحم محرم (قریبی رشتہ دار) سے نکاح کرے تو حضانت (پرورش) کا حق ساقط نہیں ہوتا اور اگر کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلے تو اسکا حق ساقط ہوجاتا ہے ۱۲

۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بچہ کچھ سمجھدار ہوجائے اور خود بخود کھانے پینے اور چلنے پھرنے لگے تو اسکو اختیار ہے کہ ماں باپ میں سے جسکے پاس وہ چاہے رہے۔ بعض علما اس حدیث کے موافق عمل کرتے ہیں بچے کو اختیار دیتے ہیں چنانچہ اسحاق رح بن راہویہ اور امام شافعی اور انکے اصحاب کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ رح اور انکے اصحاب اور امام مالک کا یہ مذہب ہے کہ اسکی پرورش کا حق ماں کے لیے ہے جبتک کہ وہ اس سے بالکل مستغنی نہ ہوجائے اور جب مستغنی ہوجائے تو حنفیہ کے نزدیک لڑکے کا باپ کے پاس اور لڑکی کا ماں کے پاس رہنا مناسب ہے اور امام مالک فرماتے ہیں کہ ماں سب سے زیادہ حقدار ہے ۱۲

۳ اس بچے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مذکر تھا اور بعض کہتے ہیں مؤنث۔ اور ظاہر یہ ہے کہ وہ اختیار دینے کی عمر کو نہ پہونچا تھا اور انہوں نے جو باپ کو اختیار کیا تھا تو محض حضرت صلعم کی دعا کی برکت سے اختیار کیا پس یہ حدیث اختیار دینے کی دلیلوں میں سے نہیں۔

له اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خادم کو بٹھا کر کھانا واجب نہیں البتہ افضل ہے ۱۲ مسک الختام ۲ اس حدیث سے دلالت ہے۔ اس امر پر کہ بلی یا اور
قسم کے جانور کو بند کر کے رکھنا اور کھانے پینے کو کچھ نہ دینا حرام ہے۔ اگر بند کر کے رکھے تو کھانا پانی حسب ضرورت دے یا اسے چھوڑ دے

الخالة والدة وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

خالہ قائم مقام ماں کے ہے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم خادمه بطعامه فان لم

صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لاوے پھر اگر اس کو

يجلسه معه فليناوله لقمة او لقمتين متفق عليه واللفظ للبخاري وعن

ساتھ نہ بٹھاوے تو ایک لقمہ یا دو لقمے دیدے تو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے۔ اور

ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عذبت امرأة في

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے لئے

هرة سجنتها حتى ماتت فدخلت النار فيها لا هي اطعمتها وسقتها اذ

عذاب ہوا اس نے بلی کو بند کر کے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پھر وہ اسی بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی اس نے بلی کو نہ کھانا دیا اور

هي حبستها ولا هي تركتها تأكل من خشاش الارض متفق عليه

نہ پانی جب اسکو بند میں رکھا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی ۲ یہ حدیث متفق علیہ

كتاب الجنايات

قصاص وغیرہ کا بیان

عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله الا باحدى

کسی ایسے مسلمان کا خون حلال نہیں۔ جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں

ثلث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة

مگر تین میں سے کسی ایک بات پر یا شادی شدہ زانی ہو یا جان بدلے جان کے یا اپنے دین سے پھر جانے والا مسلمانوں کی

متفق عليه وعن عائشة رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه

جماعت سے جدا ہو نیوالا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے وہ روایت کرتی ہیں پیغمبر

وسلم قال لا يحل قتل مسلم الا في احدى ثلاث خصال زان محصن

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مسلمان کا خون کرنا درست نہیں مگر تین میں سے کسی ایک بات پر زانی جس کی شادی

فيرجم ورجل يقتل مسلما متعمدا فيقتل ورجل يخرج من

ہو چکی ہو تو وہ پس رجم کیا جاوے اور وہ مرد جو قصداً قتل کرے مسلمان کو جان کر پس قتل کیا جاوے گا اور تیسرا وہ جو نکل

الاسلام فيحارب الله ورسوله فيقتل او يصلب او ينفى من الارض

جاوے اسلام سے اور لڑائی کرے اللہ اور اس کے رسول سے پس قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا جلاوطن کیا جاوے

رواه ابو داود والنسائي وصححه الحاكم وعن عبد الله

۵ روایت کیا اسے ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور عبداللہ بن مسعود رضی

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب دینا ہے وجہ جائز نہیں سبل السلام میں ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بلی کا پالنا جائز ہے پس اگر باندھ کے رکھے تو اس کے کھانے پینے کی خبرگیری کرے یا کھلا چھوڑ رکھے کہ خود شکار کر کے کھا لیا کرے میری نے کہا بلی اگر نقصان اور تعدی کرے تو اس کا قتل کرنا جائز ہے۔ ۱۲ مسک الختام

۳ محصن وہ ہے جو عاقل بالغ مسلمان صحیح نکاح سے اپنی منکوحہ کے ساتھ وطی کر چکا ہو۔ اب اگر وہ زنا کرے تو اس کی سزا شرعاً یہ ہے کہ رجم یعنی سنگسار کیا جاوے ۱۲ مسک الختام

۴ یعنی جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے تو اس کی سزا یہ ہے کہ قصاص میں قتل کیا جاوے ۱۲ مسک الختام

۵ یہ قطاع الطریق کی سزا ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔ خواہ حربی ہو خواہ کافر اور دین اسلام سے مرتد ہو تو اسے اسلام پیش کیا جاوے اگر مسلمان ہو جاوے تو بہتر ورنہ اس کی سزا قتل ہے۔ ۱۲ خلاصہ مسک الختام

ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

أول ما يقضى بين الناس يوم القيامة في الدماء متفق عليه وعن

قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خونوں کا فیصلہ کیا جاوے گا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور سمرہ رضی

سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل عبده قتلناه

اللہ عنہ سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غلام کو قتل کرے ہم اسے قتل کریں گے

ومن جدع عبده جدعناه رواه أحمد والأربعة وحسنه الترمذي

اور جو اپنے غلام کا کان کاٹے ہم اس کا کان کاٹ دالیں گے اسے روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور حسن کہا اس کو ترمذی نے

وهو من رواية الحسن البصري عن سمرة وقد اختلف في سماعه منه

اور یہ حسن بصری کی روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں سمرہ سے اور حسن کی سمرہ سے سماع میں اختلاف ہے

وفي رواية أبي داود والنسائي ومن خصى عبده خصيناه وصحح

اور ابو داؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے جو خصی کرے اپنے غلام کو خصی کریں گے ہم اس کو اور حاکم نے صحیح

الحاكم هذه الزيادة وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال سمعت رسول

زیادتی کو صحیح کہا اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے پیغمبر خدا

الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يقاد الوالد بالولد رواه أحمد والترمذي

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نہ قصاص لیا جاوے باپ سے بیٹے کا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی

وابن ماجه وصححه ابن الجارود والبيهقي وقال الترمذي إنه

اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے ابن الجارود اور بیہقی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث

مضطرب وعن أبي جحيفة قال قلت لعلي هل عندكم شيء من

مضطرب ہے اور ابی جحیفہ رضہ سے روایت ہے کہا میں نے حضرت علی سے کہا آپ کے پاس سوائے قرآن

الوحي غير القرآن قال لا والذي فلق الحبة وبرأ النسمة إلا فهم

کے کچھ وحی ہے جواب دیا نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے اگایا دانہ اور پیدا کی جان کو مگر فہم

يعطيه الله تعالى رجلا في القرآن وما في هذه الصحيفة قلت

جو دیوے اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو قرآن میں اور جو اس صحیفے میں ہے کہا میں نے

وما في هذه الصحيفة قال العقل وفكاك الأسير ولا يقتل

اس صحیفے میں کیا ہے فرمایا بیان دیت کا اور چھوڑانا قیدی کا اور کافر کے بدلے

مسلم بكافر رواه البخاري وأخرجه أحمد وأبو داود والنسائي

مسلمان نہ مارا جاوے گا روایت کیا اسے بخاری نے اور نکالا اسے احمد اور ابو داود اور نسائی نے

من وجه آخر عن علي وقال فيه المؤمنون تتكافأ دماؤهم

دوسری طرف سے حضرت علی رضہ سے اور کہا اس میں مسلمانوں کے خون آپس میں ایک دوسرے کے برابر ہیں

ف ۱ یعنی حقوق العباد میں اول خونریزی کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔ اور حقوق اللہ میں پہلے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ ف ۲ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک غلام کے بدلے آزاد سے مطلقاً قصاص لیا جاویگا حنفیہ کے نزدیک غیر کے غلام کا قصاص لیا جاویگا نہ اپنے غلام کا اور بعض کے نزدیک مطلقاً غلام کے بدلے آزاد سے قصاص نہیں۔ ف ۳ یعنی اگر باپ اپنے بیٹے کو قتل کردے تو باپ کو اس کے قصاص میں قتل نہ کیا جاوے یہی مذہب ہے جمہور صحابہ کا اور حنفیہ شافعیہ حنبلیہ کا یہی قول ہے چونکہ باپ بیٹے کے وجود کا سبب ہے ...

ف ۴ یعنی اگر مسلمان کسی کافر کو مار دے تو مسلمان اس کے بدلے قتل نہ کیا جاوے ... یہی قول ہے اکثر اہل علم کا ...

وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ
اور سعی کرتا ہے مسلمانوں کے عہد و پیمان پر کمتر ان کا اور مسلمانوں کو اپنے غیر پر مددگار ہونا چاہیے اور کافر کے بدلے مسلمان قتل نہ کیا جاوے

وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ
اور نہ قتل کیا جاوے صاحب عہد اپنے عہد میں اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جَارِيَةً وُجِدَ رَأْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ بِكِ هَذَا
ایک لڑکی کا سر دو پتھروں میں کچلا ہوا پایا گیا لوگوں نے پوچھا تیرے ساتھ یہ کام کس نے کیا

فُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ
کیا فلانے یا فلانے نے تو کہ نام لیا انہوں نے ایک یہودی کا تب اشارہ کیا اس نے اپنے سر سے پھر پکڑا گیا یہودی

فَأَقَرَّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ
اور اس نے اقرار کیا تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کہ کچلیں سر اس کا دو پتھروں میں

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ محتاجوں کے ایک لڑکے نے

فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دولتمندوں کے لڑکے کا کان کاٹ دیا پھر وہ آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ عَمْرِو
تو آپ نے ان کو کچھ نہ دلایا روایت کیا اسے احمد اور تینوں نے ساتھ صحیح سند کے اور عمرو بن شعیب کے

ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي رُكْبَتِهِ
روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ اپنے دادا (یا عمرو کے دادا) سے کہ ایک مرد نے ایک مرد کے گھٹنے میں سینگ گھسا دیا

فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِدْنِي فَقَالَ حَتَّى تَبْرَأَ ثُمَّ
پھر وہ آیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور بولا قصاص دلوائیے مجھے آپ نے فرمایا تیرے اچھے ہونے کے بعد پھر وہ

جَاءَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَقِدْنِي فَأَقَادَهُ ثُمَّ جَاءَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
دوبارہ آیا اور بولا قصاص دلوائیے مجھے تو قصاص دلوایا آپ نے اسے پھر تیسری بار آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میں

عَرِجْتُ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُكَ فَعَصَيْتَنِي فَأَبْعَدَكَ اللَّهُ وَبَطَلَ
لنگڑا ہو گیا آپ نے فرمایا ہم نے تجھے منع کیا تھا تو نے ہمارا کہنا نہ مانا اب تجھے اللہ دور رکھے اور تجھے دیر تک

عَرَجُكَ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَصَّ مِنْ جُرْحٍ
لنگڑا رکھے اور منع کر دیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ کسی زخم کا قصاص دیا جاوے

حَتَّى يَبْرَأَ صَاحِبُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَأُعِلَّ بِالْإِرْسَالِ وَ
یہاں تک کہ صاحب زخم اچھا ہو جاوے روایت کیا اسے احمد اور دارقطنی نے اور علت بیان کی ارسال کی اور

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو عورتیں ہذیل (ایک قبیلہ ہے) کی لڑیں

ف: اس حدیث میں دلالت ہے اس امر پر کہ زخم کا قصاص اس وقت لینا چاہیے جب مجروح کا زخم اچھا ہو جاوے پہلے قصاص لینا جائز نہیں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا اور امام مالک کا اور امام شافعی کے نزدیک مستحب ہے کہ زخم کے اچھا ہونے تک انتظار کیا جاوے واجب نہیں لیکن آخر حدیث سے پہلے مذہب کی تائید ہوتی ہے واللہ اعلم

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم أجمعين برحمتك يا أرحم الراحمين

فرمت احداهما الاخرى بحجر فقتلتها وما فى بطنها فاختصموا الى

ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا۔ جس سے وہ بھی مرگئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا پس پیغمبر خدا صلے

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جھگڑا لائے تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا

ان دية جنينها غرة عبد او وليدة وقضى بدية المرأة على

کہ اس کے بچہ کی دیت ایک غلام ہے یا ایک لونڈی [1] اور عورت کی دیت مارنے والی کے کنبے والے

عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم فقال حمل ابن النابغة الهذلي

دیں۔ اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہوگا۔ اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں حمل بن نابغہ ہذلی نے کہا

يا رسول الله كيف نغرم من لا شرب ولا اكل ولا نطق ولا استهل

یا رسول اللہ ہم کیونکر تاوان دیں اسکا جس نے نہ پیا اور نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا

فمثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا

یہ تو گیا آیا (یعنی لغو ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کاہنوں کا

من اخوان الكهان من اجل سجعه الذى سجع متفق عليه واخرجه

بھائی ہے۔ ایسی کافیہ دار عبارت بولنے کی وجہ سے [2] یہ حدیث متفق علیہ ہے اور نکالا اسے

ابو داود والنسائى من حديث ابن عباس ان عمر سأل من شهد قضاء

ابو داؤد اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ کی روایت سے کہ حضرت عمر نے پوچھا کس نے دیکھا فیصلہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الجنين قال فقام حمل ابن النابغة فقال

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پیٹ کے بچہ کے حق میں کہا راوی نے پھر کھڑا ہوا حمل بن نابغہ اور بولا میں

كنت بين امرأتين فضربت احداهما الاخرى فذكره مختصرا وصححه

دو عورتوں کے درمیان تھا۔ تو ایک نے دوسری کو مارا پھر ذکر کیا راوی نے حدیث کو مختصر اور صحیح کہا اسے

ابن حبان والحاكم وعن انس ان الربيع بنت النضر عمته كسرت ثنية

ابن حبان اور حاکم نے اور انس رضی اللہ سے روایت ہے کہ میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کا دانت

جارية فطلبوا اليها العفو فابوا فعرضوا الارش فابوا فاتوا رسول الله

توڑ ڈالا اور معافی طلب کی لوگوں نے تو انہوں نے انکار کیا۔ پھر لوگوں نے تاوان پیش کیا تو انہوں نے نہ مانا پھر آئے

صلى الله عليه وسلم فابوا الا القصاص فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو لڑکی والوں نے سوائے قصاص کے کوئی بات نہ مانی تو حکم دیا آپ نے

بالقصاص فقال انس ابن النضر يا رسول الله اتكسر ثنية الربيع لا و

بدلہ لینے کا تو انس بن نضر بولا یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑا جاویگا اس ذات کی قسم ہے۔

الذى بعثك بالحق لا تكسر ثنيتها فقال رسول الله صلى الله عليه و

جس نے آپ کو حق پر بھیجا اس کا دانت نہ توڑا جاویگا [3] تو آپ نے فرمایا

[1] جنین پیٹ کے بچے کو کہتے ہیں پس اگر بچہ پیٹ ہی میں مرجاوے یا مرکر پیٹ سے گر پڑے تب تو اس میں غرہ یعنی غلام یا لونڈی اسکے مارنے والے کو دینی پڑیگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر بعد میں مرجاوے تو اس میں دیت کامل لازم ہوگی ۱۲ مسک الختام

[2] اس میں دلالت ہو سجع کی کراہت پر لیکن مطلقا سجع (قافیہ دار کلام) مذموم نہیں بلکہ وہ کلام جو حق کے مقابلہ میں باطل کی ترویج کیلئے ادا ہو یا باطل کے دعوں کو ہاتھ میں لینے کے لئے استعمال کیا جاوے وہ مذموم ہے ۱۲ مسک الختام

[3] یہ جو انس بن نضر نے قسم کھا کر کہا کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاویگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے انکار کے طور پر یہ نہیں کہا۔ بلکہ اللہ تعالے کے فضل پر بھروسہ کرکے کہا اور اللہ تعالے نے اس کے دل میں یہ امید ڈالدی تھی ورنہ آپ اس کی تعریف نہ کرتے کہ بعض بندے اللہ کے ایسے مقبول ہوتے ہیں کہ اللہ تعالی ان کی قسم سچی کر دیتا ہے ۱۲ مسک الختام

سلم: يا أنس! كتاب الله القصاص، فرضي القوم فعفوا، فقال رسول

اے انس بدلہ لینا اللہ کا حکم ہے۔ پھر راضی ہو گئی قوم اور معاف کر دیا تو آپ نے

الله صلى الله عليه وسلم: إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره.

ارشاد فرمایا بعض بندے اللہ کے ایسے ہیں کہ اگر اسکے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ انکی سچا

متفق عليه، واللفظ للبخاري. وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول

کر دیتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور عبارت بخاری کی ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ پیغمبر خدا

الله صلى الله عليه وسلم: من قتل في عمياً أو رمياً بحجر أو سوط أو عصى

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو قتل کیا جاوے جہالت میں ۱ یا آپس میں پتھر چلانے کی حالت میں یا مارا جاوے

فعليه عقل الخطأ، ومن قتل عمداً فهو قود، ومن حال دونه فعليه

تازیانہ اور لاٹھی سے تو قاتل پر خطا کی دیت ہے۔ ۲ اور جو مارا جاوے دیدہ دانستہ تو یہ قتل موجب قصاص ہے اور جو کوئی قصاص

لعنة الله. أخرجه أبو داود والنسائي وابن ماجه بإسناد قوي. وعن

سے روکے تو اس پر لعنت ہے اسکی ۳ نکالا اسے ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ساتھ قوی سند کے اور

ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: إذا أمسك

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب ایک شخص پکڑے

الرجل الرجل وقتله الآخر يقتل الذي قتل ويحبس الذي أمسك.

کو پکڑ رکھے اور تیسرا قتل کرے قتل کیا جاوے جس نے قتل کیا اور قید کیا جاوے جس نے پکڑ رکھا ۴

رواه الدارقطني موصولاً ومرسلاً، وصححه ابن القطان، ورجاله ثقات،

روایت کیا اسے دارقطنی نے موصول اور مرسل (دونوں طرح) اور صحیح کہا اسے ابن قطان نے اور راوی اس کے معتبر ہیں۔

إلا أن البيهقي رجح المرسل. وعن عبد الرحمن ابن البيلماني أن النبي

لیکن بیہقی نے اس کے مرسل ہونے کو ترجیح دی ہے اور عبد الرحمٰن بن بیلمانی سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم قتل مسلماً بمعاهد، وقال: أنا أولى من وفى بذمته.

علیہ وآلہ وسلم نے معاہد کے قصاص میں مسلمان کو قتل کیا اور فرمایا میں بہتر ہوں ان سے جو اپنا ذمہ پورا کریں۔

أخرجه عبد الرزاق هكذا مرسلاً، ووصله الدارقطني بذكر ابن عمر

نکالا اسے عبد الرزاق نے اسی طرح مرسل اور موصول کیا اسے دارقطنی نے ابن عمر رضؓ کو ذکر کر کے

فيه، وإسناد الموصول واه. وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما

اور موصول کی اسناد ضعیف ہے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

قال: قتل غلام غيلة، فقال عمر: لو اشترك فيه أهل صنعاء لقتلتهم

کہ ایک غلام فریب سے مارا گیا حضرت عمر رضؓ نے ارشاد فرمایا اگر اس میں صنعا والے بھی شریک ہوتے تو میں انکو قتل

به. أخرجه البخاري. وعن أبي شريح الخزاعي رضي الله عنه قال: قال رسول

کر ڈالتا نکالا اسے بخاری نے اور ابی شریح خزاعی سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ

---

۱ مسک الختام میں لفظ تن کا عِمِّيَّا ہے اور عین کی زیر سے اور رمیا بھی صحیح ہے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ اندھا دھند کوئی شخص قتل ہو گیا معلوم نہیں ہو سکا کہ کس نے اس کو مارا ہے۔ اور کس وجہ سے قتل ہوا ۱۲

۲ فقہائے اسلام ان اس قسم کے قتل کو شبہ عمد کہتے ہیں غرض جس مقتول کا قاتل معلوم نہ ہو سکا تو اس میں قصاص نہیں۔ بلکہ دیت ہے اور دیت بھی اس کے "عاقلہ" متعلقین پر واجب ہے ۱۲

۳ یعنی جو شخص حکم شریعت کے جاری کرنے میں مانع آوے۔ وہ ملعون ہے۔ اللہ کی رحمت سے راندہ ہوا اس پر اللہ کا غضب ہے نہ اس کی توبہ قبول ہوگی۔ فدیہ نہ نفل نہ فرض ۱۲

۴ یعنی پکڑ رکھنے والا قصاص میں قتل نہ کیا جاویگا۔ بلکہ اس کی سزا یہ ہے کہ قید کر دیا جاوے۔ اور قید کی حد کا حدیث میں ذکر نہیں۔ گویا یہ حاکم کی رائے پر منحصر ہے اور غرض اس سے تادیب ہے اور دیت اور قصاص قاتل پر ہے ۱۲ مسک الختام

۵ اس حدیث سے دلیل ہے اس پر کہ ایک شخص کے عوض کئی آدمی قتل کیے جا سکتے ہیں اگرچہ اس مسئلہ کا اختلاف ہے۔ لیکن یہ امیر المؤمنین عمر رضؓ کی رائے ہے اور اسی کو ترجیح ہے۔ ۱۲ خلاصہ مسک الختام۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن قتل لہ قتیل بعد مقالتی ھذہ فاھلہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکا کوئی میرے اس قول کے بعد مارا جاوے تو لوگ

بین خیرتین اما ان یاخذوا العقل او یقتلوا اخرجہ ابوداود
بیچ دو باتوں میں مختار ہیں یا دیت لیویں یا قتل کریں گے نکالا اسے ابوداؤد

والنسائی واصلہ فی الصحیحین من حدیث ابی ھریرۃ بمعناہ
اور نسائی نے اور اصل اسکی صحیحین میں ابوہریرہ رضی کی روایت سے انہیں معنے کے ساتھ ہے

باب الدیات
دیتوں کا بیان

عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ ان النبی
ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے

صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی اھل الیمن فذکر الحدیث وفیہ
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن والوں کو لکھا پھر راوی نے سب حدیث ذکر کی اور اس

ان من اعتبط مؤمنا قتلا عن بینۃ فانہ قود الا ان یرضی
میں یہ بھی ہے کہ جو کوئی بے قصور کسی ایمان والے کو مار ڈالے اور قتل گواہوں سے ثابت ہو بدلے کو موجب ہے مگر

اولیاء المقتول وان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل وفی
مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جاویں اور جان میں دیت سو اونٹ ہیں اور ناک

الانف اذا اوعب جدعہ الدیۃ وفی العینین الدیۃ و
میں جب جڑ سے کاٹا جاوے پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں میں پوری دیت ہے اور

فی اللسان الدیۃ وفی الشفتین الدیۃ وفی الذکر الدیۃ
زبان میں پوری دیت ہے جب جڑ سے کاٹی جاوے اور لبوں میں دیت ہے جب جڑ سے کاٹے جاویں اور آلہ تناسل میں بھی جب جڑ سے کاٹی جاوے

وفی البیضتین الدیۃ وفی الصلب الدیۃ وفی الرجل الواحدۃ
اور خایوں میں دیت ہے جب جڑ سے کاٹے جاویں اور پیٹھ میں دیت ہے اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے یعنے

نصف الدیۃ وفی المامومۃ ثلث الدیۃ وفی الجائفۃ
پچاس اونٹ اور دماغ کی چوٹ میں تہائی دیت ہے یعنے تینتیس اونٹ اور تیسرا حصہ اونٹ کا اور پیٹ اور سر کے

ثلث الدیۃ وفی المنقلۃ خمس عشرۃ من الابل وفی کل
اندر کے زخم میں تہائی دیت کی ہے یعنے تینتیس اونٹ اور تیسرا حصہ اونٹ کا اور ہڈی توڑنے کی دیت پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور

اصبع من اصابع الید والرجل عشر من الابل وفی السن
پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں اور دانت میں

خمس من الابل وفی الموضحۃ خمس من الابل وان الرجل یقتل
پانچ اونٹ ہیں اور اس زخم میں جو ہڈی کو کھول دے پانچ اونٹ ہیں اور مرد

ف۱ وارث لوگوں مقتول کے وارث خواہ وارث نسب سے ہوں یا وارث بہ نسبت ولاء یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کا ۱۲
ف۲ یعنے وارثوں کو اختیار ہے کہ دو باتوں میں سے جونسی بات چاہیں پسند کریں خواہ قصاص لیں خواہ قصاص معاف کر کے دیت قبول کریں ۱۲
ف۳ اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مستولی کو دو باتوں میں سے جونسی چاہیں حسب پسند کریں ۱۲

بالمرأة وعلى أهل الذهب ألف دينار أخرجه أبو داود في المراسيل

بدلے قتل کیا جاوے اور سونے والوں پر پوری دیت ہزار دینار ہے نکالا اسے ابوداؤد نے مراسیل میں

والنسائي وابن خزيمة وابن الجارود وابن حبان وأحمد واختلفوا في

اور نسائی اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود اور ابن حبان اور احمد نے اور اس کی صحت میں

صحته وعن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

اختلاف ہے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

قال دية الخطأ أخماسا عشرون حقة وعشرون جذعة وعشرون

فرمایا قتل خطا کی دیت پانچ قسم کے اونٹ ہیں بیس تین تین سال کے جن کا چوتھا سال ہو اور بیس چار چار سال کی

بنات مخاض وعشرون بنات لبون وعشرون بني لبون أخرجه

ایک ایک سال کی اونٹنیاں جن کا دوسرا سال شروع اور بیس دو دو سال کی اونٹنیاں جن کا تیسرا سال شروع اور بیس دو دو سال کے بوتے جن کا تیسرا سال شروع

الدارقطني وأخرجه الأربعة بلفظ وعشرون بني مخاض بدل

دارقطنی نے اور نکالا اسے چاروں نے لیکن انکے نزدیک بیس ایک ایک سال کے بوتے ہیں بدل دو دو سال کے

بني لبون وإسناد الأول أقوى وأخرجه ابن أبي شيبة من وجه

بوتوں کے اور پہلی حدیث کی سند قوی ہے اور نکالا اسے ابن ابی شیبہ نے کسی دوسرے طریق سے

آخر موقوفا وهو أصح من المرفوع وأخرجه أبو داود والترمذي

موقوف کر کے اور یہ مرفوع سے صحیح ہے نکالا اسے ابوداؤد اور ترمذی نے

من طريق عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رفعه الدية ثلاثون

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت سے اور مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو دیت تیس

حقة وثلاثون جذعة وأربعون خلفة في بطونها أولادها

تین تین سال کی اونٹنیاں جن کا چوتھا سال ہو اور تیس چار چار سال کی جن کا پانچواں سال ہو اور چالیس حاملہ جن کے پیٹ میں بچے ہوں

وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

قال إن أعتى الناس على الله ثلاثة من قتل في حرم الله أو قتل غير

فرمایا سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک بہت ظالم تین شخص ہیں ایک وہ جو حرم میں کسی کو قتل کرے دوسرا جو

قاتله أو قتل لذحل الجاهلية أخرجه ابن حبان في حديث صححه

قاتل کے سوا کسی کو قتل کرے تیسرا وہ جو کفر کی حالت کا بدلہ لینے کے لیے قتل کرے نکالا اسے ابن حبان نے ایک حدیث کے ضمن میں اور صحیح کہا

وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنه أن

اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا إن دية الخطأ شبه العمد

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یاد رکھو قتل خطا کی دیت جب کوڑے یا لاٹھی سے ہو

---

۱ یعنی ایسا شخص بڑا دلیر اور بے ادب ہے کہ اللہ تعالی کے حرم جیسی محترم جگہ میں قتل جیسے گناہ کا مرتکب ہوا اور یہ نہایت سرکشی اور تمرد کی علامت ہے ۱۲

۲ یعنی قاتل کے سوا کسی دوسرے کو اپنے قریبی کے قتل کے عوض قتل کرنا نہایت درجہ ظلم ہے ۱۲

۳ ذحل بال ... اور سکون ... ہے معنے کینہ ... مطلب یہ ہے کہ ... اسلام کے ... جاہلیت کا بدلہ لینے کے لیے قاتلوں کے قبیلہ سے کسی کو مار ڈالے تو یہ بڑا ظلم ہے ۱۲

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم أجمعين برحمتك يا أرحم الراحمين ۱۲

مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا
شاہ ہے ... سو اونٹنی جن سے چالیس ان کے پیٹ میں بچے والی ہوں

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ
نکالا اسے ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور ابن عباس

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ
رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے

وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ
چھنگلیا اور انگوٹھے کیطرف اشارہ کرکے فرمایا یہ اور یہ دیت میں برابر ہیں روایت کیا اسکو بخاری نے اور ابوداود

الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ وَلِابْنِ
کے سب انگلیاں (دیت میں) برابر ہیں اور سب دانت برابر ہیں اگلے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں اور ابن حبان کی روایت

حِبَّانَ دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ
میں یوں ہے۔ ہاتھ پاؤں دونوں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں

إِصْبَعٍ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ
اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور مرفوع کیا راوی نے

وَلَمْ يَكُنْ بِالطِّبِّ مَعْرُوفًا فَأَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُونَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ
جس شخص نے طبیب کا اور لوگوں کے نزدیک وہ طبیب نہیں ہے پس ایک جان یا کم از جان کو ضرر پہنچایا تو وہ طبیب ضامن ہے۔

أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ
نکالا اسے دارقطنی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور یہ حدیث ابوداود اور نسائی

وَغَيْرِهِمَا إِلَّا أَنَّ مَنْ أَرْسَلَهُ أَقْوَى مِمَّنْ وَصَلَهُ وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
وغیرہما کے نزدیک بھی ہے۔ لیکن مرسل ہونا حدیث کا موصول ہونے سے قوی ہے اور انہی سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی ظاہر کرنے والے زخموں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے

وَزَادَ أَحْمَدُ وَالْأَصَابِعُ سَوَاءٌ كُلُّهُنَّ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ
اور زیادہ کیا احمد نے اور انگلیاں سب برابر ہیں ہر ایک کی دیت دس دس اونٹ ہیں۔ اور صحیح کہا اسے

خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
خزیمہ اور ابن الجارود نے اور انہی سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ أَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ
ارشاد فرمایا ذمی کی دیت مسلمانوں کی نصف دیت ہے روایت کیا اسے

أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَلَفْظُ أَبِي دَاوُدَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ
احمد نے اور چاروں نے اور ابوداود کی عبارت کے یہ معنے ہیں ذمی کی دیت آزاد کی نصف دیت ہے۔ اور

---

۱ یعنے انگلی کے چھوٹے بڑے ہونے کا لحاظ نہ کیا جاویگا بلکہ چونکہ اصل منفعت میں سب برابر ہیں اس لئے سب کی دیت یکساں ہے یہ نہ کہا جاوے کہ چھنگلیا چھوٹی ہے اس کی دیت ابہام انگوٹھے سے کم ہو۔ یا انگوٹھا بڑا ہے۔ اس کی دیت اور انگلیوں سے زیادہ ہو کیونکہ شارع نے سب کا حکم یکساں رکھا ہے۔ ۱۲

۲ تطبب وہ ہے۔ جو طب پڑھتا ہے۔ اور عمل طب کرتا ہے۔ لیکن پورا ماہر نہیں اور استاد ماہر نے اسے سند نہیں دی۔ اور طبیب سے مراد ...... وہ حاذق ہے جو کسی استاد ماہر طبیب کا شاگرد ہو اور استاد نے اجازت دے رکھی ہو۔ کہ لوگوں کا علاج معالجہ کرے پس جو ماہر طبیب سند یافتہ نہ ہو۔ اس کے علاج سے اگر کسی کی جان کا نقصان ہو تو وہ ضامن ہوگا۔ ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے زخموں کی دیت جبتک آدمی کی تہائی دیت سے زیادہ نہ ہو مرد کے زخموں کی دیت کے موافق ہے اور جب تہائی دیت سے زیادہ ہو جاتے تو پھر جو کچھ مرد کے زخموں کی دیت میں لازم آتا ہے اسکا نصف عورت کے زخموں کی دیت میں لازم آئیگا کیونکہ عورت کی دیت بالاتفاق مرد کی دیت سے نصف ہے یہ حضرت عمرؓ اور صحابہؓ کی ایک جماعت اور جمہور فقہاء کا یہی مذہب ہے اور حضرت علیؓ اور حنفیہ و شافعیہ کہتے ہیں کہ عورت کی جان کی دیت مرد کی جان کی دیت کا نصف اور اسکے زخموں کی دیت مرد کے زخموں کی دیت کا نصف ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بلا قصد اور ہتھیاروں کے بغیر پتھر۔ لاٹھی وغیرہ سے زخم ہو جائیں اور کوئی شخص مر جائے تو اسمیں قصاص جاری نہ ہوگا بلکہ یہ شبہ عمد کی صورت ہے اور اسمیں دیت مغلظہ لازم آئیگی ۱۲ سلہ اس کے اسکی سند میں محمد بن راشد دمشقی مکحولی ہے اسکے بارے میں بہت سے لوگوں نے کلام کیا ہے اور بعضوں نے اسکو ثقہ بھی ٹھہرایا ہے اور بیہقی نے اس کی سند سے روایت کی ہے اور اس کی تضعیف نہیں کی۔ مسک سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کی جان کی دیت بارہ ہزار درہم ہے۔ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ کے نزدیک دس ہزار درہم ہے وہ حضرت عمرؓ کے قول سے استدلال کرتے ہیں ۱۲ سلہ اس حدیث میں دلیل ہے اس بات پر کہ کوئی شخص اگرچہ قریبی رشتہ دار ہو دوسرے شخص کی جنایت میں ماخوذ نہیں ہوتا۔ قال اللہ تعالے ولا تزر وازرۃ وزر اخری ۱۲ مسک۔

النسائي: عَقْلُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتَّى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا

نسائی نے اور روایت ہے کہ عورت کی دیت مرد کی سی ہے یہاں تک کہ پہنچے تہائی کو اسکی دیت سے سلہ

وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

اور اسکو صحیح کہا ابن خزیمہ نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ وَذٰلِكَ

وسلم نے قتل شبہ عمد کی دیت عمد کی دیت کی مثل سخت ہے اور اسکا صاحب نہ مارا جاوے اور یہ

أَنْ يَنْزُوَ الشَّيْطَانُ فَيَكُونُ دِمَاءٌ بَيْنَ النَّاسِ فِي غَيْرِ ضَغِينَةٍ وَلَا حَمْلِ

(قتل شبہ عمد اسواسطے ہوتا ہے) کہ شیطان کودتا ہے پس ہو جاتے ہیں خون لوگوں میں بلا دشمنی کے اور بلا اٹھانے

سِلَاحٍ أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَضَعَّفَهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

ہتھیار کے سلہ روایت کیا اسے دارقطنی نے اور ضعیف کہا اسے سلہ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما

قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کہا مار ڈالا ایک مرد نے ایک مرد کو زمانے میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ

تو کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی دیت بارہ ہزار سلہ روایت کیا اسے

الْأَرْبَعَةُ وَرَجَّحَ النَّسَائِيُّ وَأَبُو حَاتِمٍ إِرْسَالَهُ وَعَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ

چاروں نے اور ترجیح دی نسائی اور ابوحاتم نے اسکے مرسل ہونے کو۔ اور روایت ہے ابی رمثہ سے کہا

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي ابْنِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ ابْنِي

میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں حاضر ہوا اور میرا بیٹا میرے ساتھ تھا فرمایا یہ کون ہے میں نے عرض کیا میرا بیٹا ہے

أَشْهَدُ بِهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور آپ اسکے ساتھ گواہ رہیے فرمایا تو آگاہ ہو کہ یہ گناہ نہیں سلہ کریگا واسطے تیرے اور تو گناہ نہیں کریگا واسطے اسکے۔ روایت کیا

وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ

اور ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ اور ابن الجارود نے

بَابُ دَعْوَى الدَّمِ وَالْقَسَامَةِ

خون کا دعوے اور قسم کھانے کا بیان

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ

روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے بڑے لوگوں سے اسکی قوم کے کہ اسکو خبر دی کہ عبداللہ

ابْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ

بن سہل اور محیصہ بن مسعود دو خیبر کی طرف گئے تکلیف کی وجہ سے جو انپر آئی

فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ

تو محیصہ نے کسی سے کہا عبداللہ بن سہل مارے گئے اور پھینکے گئے چشمہ یا کنوئیں میں

سلہ یہ حدیث قسامت میں جمہور علماء کے نزدیک اصل ہے جسے قسامت اور اسکے احکام کا ثبوت ہوتا ہے ... قسامت میں سے ایک یہ مسئلہ ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک صرف مدعا علیہم پر قتل کا دعویٰ کرنے سے قسامت ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ قتل کا شبہ موجود نہ ہو اور اوزاعی اور داؤد سے منقول ہے کہ بلا شبہ بھی قسامت ثابت ہو جاتی ہے مگر انکے پاس کوئی دلیل نہیں پھر اس شبہ میں علما کا اختلاف ہے بعض علما فرماتے ہیں کہ مدعا علیہم کا اس جرم کے ساتھ ملوث ہونا شرط ہے مثلاً مقتول نے مرنے سے پہلے ایک آدمی کے سامنے انکا نام لیا ہو یا دو گواہوں کی شہادت سے انکی عداوت معلوم ہو جائے یا انکی طرف سے مار ڈالنے کی دھمکی کا ثبوت ہو جائے۔ حنفیہ کے نزدیک اس قسم کا ملوث شرط نہیں بلکہ مدعا علیہم کے محلہ میں قتل کا نشان پایا جائے تو بھی قسامت ثابت ہو جاتی ہے۔ اور ایک مسئلہ یہ ہے کہ امام شافعی رح کے نزدیک مقتول کے وارث قسم اٹھائیں گے کہ مدعا علیہم نے اس کو قتل کیا ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک مدعا علیہم پر قسم ہے یعنی کہ ہم نے اسے قتل کیا ہے اور نہ ہمکو اسکا قاتل معلوم ہے ۱۲

قَالَ يَهُوْدُ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَاَقْبَلَ هُوَ

وہ یہود کے پاس آیا اور کہا تم نے خدا کی قسم اسکو مار ڈالا ہے یہود بولے قسم خدا کی ہم نے اسکو نہیں مارا پھر وہ

وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ

اور اسکا بھائی حویصہ جو اس سے بڑا تھا اور عبد الرحمن بن سہل تینوں آئے رسول اللہ صلعم کے پاس محیصہ نے بات کرنی چاہی

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی کر بڑے کو کہنے دے پھر بولے

حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

حویصہ بات کی بعد اسکے محیصہ نے کہا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ

یا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کریں پھر رسول اللہ صلعم نے یہود کو لکھا اس بارے میں یہود نے جواب میں لکھا

فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ

قسم خدا کی ہم نے نہیں مارا اسکو تب فرمایا رسول صلعم نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن بن سہل سے

اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ

تم قسم کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو قسم کھا دینگے تمہارے لئے یہود

قَالُوْا لَيْسُوْا مُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ

انہوں نے کہا وہ مسلمان نہیں پھر دیت دی اسکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے پاس

عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مِائَةَ نَاقَةٍ قَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

سے اور سو اونٹ انکے پاس بھیجے سہل نے کہا پس البتہ لات ماری ان میں سے مجھے ایک سرخ اونٹنی نے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ایک صحابی انصاری سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے باقی رکھا قسامت کو اسی طور پر جیسے جاہلیت کے زمانہ میں تھی اور

قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ

حکم دیا ساتھ اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے درمیان لوگوں کے انصار میں سے ایک

قَتِيْلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مقتول میں جسکے قتل کا انہوں نے دعویٰ کیا تھا یہود پر روایت کیا اسکو مسلم نے

بَابُ قِتَالِ اَهْلِ الْبَغْيِ

باغیوں سے لڑائی کرنے کا بیان۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و

سلہ نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ قسامت کے احکام نہایت مضطرب ہیں اور اسمیں دلائل مختلف طریقوں پر وارد ہوئے ہیں اور اسکی تفصیل میں علما کے مذہبوں کی کئی سمتیں ہو گئی ہیں پس جو شخص انپر احاطہ کرنے کا ارادہ کرے تو اسے حدیث کی بڑی شروح وغیرہ کتب کو مطالعہ کرنا چاہیے ۱۲ ۔

ﻟﮧ مطلب یہ کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے مقابلہ میں ہتھیار اٹھانیوالا
طریقہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ مسلمانوں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور انکی حفاظت کیلیے

آلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
آلہ وسلم نے جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے ﻟﮧ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جو (امام کی) تابعداری سے

عَنِ الطَّاعَۃِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَۃَ وَمَاتَ فَمِیْتَتُہٗ جَاھِلِیَّۃٌ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ
نکلا اور جماعت (مومنین) سے جدا ہوا اور مر گیا تو اسکا مرنا کفر کی موت ہے روایت کیا اسے مسلم نے

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
وآلہ وسلم نے عمار کو ﻟﮧ باغیوں کی جماعت مارے گی روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ

تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ھَلْ تَدْرِیْ یَا ابْنَ
تعالےٰ عنہما سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو جانتا ہے اے ابن

اُمِّ عَبْدٍ کَیْفَ حُکْمُ اللّٰہِ فِیْمَنْ بَغٰی مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
ام عبد کیا حکم ہے اللہ کا اس شخص کے حق میں جو اس امت میں سے بغاوت کرے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب

اَعْلَمُ قَالَ لَا یُجْھَزُ عَلٰی جَرِیْحِھَا وَلَا یُقْتَلُ اَسِیْرُھَا وَلَا یُطْلَبُ ھَارِبُھَا وَلَا
جانتے ہیں فرمایا اسکے زخمی کا کام پورا نہ کیا جاوے اور اسکا قیدی قتل نہ کیا جاوے اور اسکا بھاگا ہوا تعاقب نہ کیا جاوے اور اسکی

یُقْسَمُ فَیْئُھَا رَوَاہُ الْبَزَّارُ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ فَوَھِمَ لِاَنَّ فِیْ اِسْنَادِہٖ کَوْثَرَ بْنَ
غنیمت تقسیم نہ کی جاوے روایت کیا اسے بزار اور حاکم نے اور صحیح کہا اسے لیکن وہم کیا کیونکہ اسکی سند میں کوثر بن

حَکِیْمٍ وَھُوَ مَتْرُوْکٌ وَصَحَّ عَنْ عَلِیٍّ مِنْ طُرُقٍ نَحْوُہٗ مَوْقُوْفًا اَخْرَجَہُ ابْنُ
حکیم متروک ہے اور ثابت ہوا ہے حضرت علی رضی سے کئی طریق سے مانند اسکی موقوفاً روایت کیا اسے ابن

اَبِیْ شَیْبَۃَ وَالْحَاکِمُ وَعَنْ عَرْفَجَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
ابی شیبہ اور حاکم نے۔ اور روایت ہے عرفجہ بن شریح رضی سے کہا میں نے سنا پیغمبر خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَتَاکُمْ وَاَمْرُکُمْ جَمِیْعٌ یُرِیْدُ اَنْ یُّفَرِّقَ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص آوے تمہارے پاس حالانکہ تمہارا کام جمع ہو (اور) وہ چاہے کہ

جَمَاعَتَکُمْ فَاقْتُلُوْہُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ
الگ الگ کرے تمہاری جماعت کو تو اسے مار ڈالو روایت کیا اسے مسلم نے

بَابُ قِتَالِ الْجَانِیْ وَقَتْلِ الْمُرْتَدِّ

جانی اور مرتد کے مارنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا

مخالفان دین سے لڑیں پس وہ لوگ کیسے مسلمان ہیں۔ جو الٹے مسلمانوں سے لڑیں اور انکے مقابلہ میں ہتھیار اٹھائیں اور دشمنانِ دین کی حمایت کریں اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ہدایت اور توفیق عطا فرمائے کہ وہ دنیا کے دون کے لالچ میں اپنے دین کو برباد نہ کریں ورنہ مرنے کے بعد ابدی عذاب میں گرفتار ہونگے ۱۲

ﻟﮧ مصنف نے فتح الباری میں کہا ہے کہ اہل سنت کا اسبات پر اتفاق ہے کہ صحابہ رضی میں کسی پر بھی طعن کرنا درست نہیں اور جو لڑائی جھگڑا آپس میں انکا ہوا ہے وہ سب اجتہاد کی وجہ سے ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ نے مخطی مجتہد کو معاف کر دیا ہے بلکہ اس کے لیے ایک اجر ثابت ہوتا ہے پھر اسکے بعد یہ کہا کہ جمل اور صفین کی لڑائی سے توقف کرنے والے لڑائی کرنے والوں سے تعداد میں بہت کم تھے اور انشاء اللہ تعالےٰ سب کو اجر ملے گا برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے انکے ساتھ دنیا کی طلب میں لڑائی کی ۱۲ مسک۔

سلہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جو شخص ناحق دوسرے کا مال لینا چاہے تو اُس سے لڑائی کرنا جائز ہے اگرچہ قتل تک نوبت پہنچے جمہور کا مذہب یہی ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو جنایت خود مجنی علیہ کے سبب اور دفع ضرر کیلئے واقع ہو وہ ہدر ہے یعنی اس میں جنایت کرنیوالے پر کوئی قصاص اور دیت نہیں جیسا کہ اس قصہ میں کاٹنے والے شخص کا دانت گر گیا اور اسکے بدلے کوئی دیت اور قصاص نہ لیا گیا کیونکہ دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ بچانے اور اسکا ضرر دفع کرنے کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس سے کاٹنے والے کا دانت گر گیا ۱۲۔ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے گھر میں اسکی اجازت کے بغیر جھانکنا حرام و ناجائز ہے اور جو شخص قصداً ایسا کرے تو گھر والے کو جائز ہے کہ وہ اُس کو پتھر مار کر پھوڑ دے اگرچہ اس سے اسکی آنکھوں کو صدمہ پہنچے اور اسکی بینائی زائل ہو جائے ۱۲ سلہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ مرتد کو قتل کرنا واجب ہے اور یہ اجماع ہے اور توبہ کرانے میں اختلاف ہے۔ جمہور تو اس حدیث سے توبہ کرانے پر استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قتل سے پہلے اُس سے توبہ کی درخواست کرنی چاہیے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسے فی الحال مار ڈالنا چاہیے اسکی تفصیل مسک الختام میں ہے ۱۲۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اپنے مال سلہ کے پاس مارا جاوے وہ شہید ہے روایت کیا ابو داود

وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

اور نسائی اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسے اور روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالے

عَنْهُ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ

عنہ سے کہا یعلے بن امیہ ایک مرد سے لڑا تو کاٹا دانت سے ایک نے دوسرے کو اس نے اپنا ہاتھ جو کھینچا

يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

تو اسکا اگلا دانت نکل آیا پھر لائے جھگڑا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپنے فرمایا

أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَ

کیا ایک تمہارا اپنے بھائی کو اونٹ کیطرح کاٹتا ہے نہیں دیت اسکے واسطے سلہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا ابو القاسم صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ

علیہ وآلہ وسلم نے اگر کوئی مرد تجھے بلا اجازت جھانکے اور تو اُسکی کنکر مار کر آنکھ

فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي لَفْظٍ لِأَحْمَدَ

پھوڑ ڈالے تو تجھپر کوئی گناہ نہیں ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور امام احمد

وَالنَّسَائِيِّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ وَعَنِ الْبَرَاءِ

اور نسائی کی ایک روایت میں جسکو ابن حبان نے صحیح کہا ہے یہ بھی ہے اسکے لیے نہ دیت ہے نہ قصاص ہے اور روایت ہے براء

ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فیصلہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و

وَسَلَّمَ أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ

سلم نے کہ باغوں کی حفاظت دن میں انکے مالکوں پر ہے اور مویشی کی حفاظت رات میں

عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ

انکے مالکوں پر ہے اور جو انکے مویشی رات کو کچھ نقصان کریں تو مویشی والوں پر انکی ضمانت ہے روایت کیا اسے احمد

أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَفِي إِسْنَادِهِ اخْتِلَافٌ

اور چاروں نے سوائے ترمذی کے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور اسکی سند میں اختلاف ہے۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ

اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ سے ایسے شخص کے حق میں جو مسلمان ہو کر پھر یہودی ہو گیا تھا

لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

جب تک یہ مارا نہ جاوے تب تک میں نہیں بیٹھوں گا یہ اللہ اور اسکے رسول کا فیصلہ ہے پھر آپنے اسکے قتل کا ارشاد فرمایا اور مارا گیا یہ حدیث متفق

رواه لابی داؤد وکان قد استتیب قبل ذلک وعن ابن عباس رضی اللہ

ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس شخص پر پہلے اس سے توبہ پیش کی گئی تھی۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم من بدل

تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو اپنے

دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان

دین (اسلام) کو بدل ڈالے اسکو مار ڈالو روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

اعمی کانت لہ ام ولد تشتم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وتقع فیہ

ایک نابینے کی ایک لونڈی ام ولد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دشنام دیا کرتی اور بے ادبی کرتی تھی آپ کی

فینھاھا فلا تنتھی فلما کان ذات لیلۃ اخذ المعول فجعلہ فی

وہ اسے روکتا تھا وہ نہ رکتی تھی ایک رات اسنے ایک ورمہ لیکر اس ام ولد کے پیٹ میں دھسا دیا اور بیٹھ

بطنھا واتکا علیھا فقتلھا فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

گیا اسپر اور اسے مار ڈالا تو پہونچی یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو

فقال الا اشھدوا ان دمھا ھدر رواہ ابوداؤد ورواتہ ثقات

پس فرمایا گواہ رہو اس عورت کا خون رائگان ہے[1] روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور اسکے راوی معتبر ہیں

کتاب الحدود باب حد الزانی

حدوں کی کتاب[2] زانی کی حد کا بیان

عن ابی ھریرۃ وزید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہما ان رجلا

روایت ہے ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے کہ ایک گنوار

من الاعراب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقال یا رسول

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا یا رسول

اللہ انشدک باللہ الا قضیت لی بکتاب اللہ فقال الاخر وھو افقہ

اللہ آپ کو اللہ کی قسم ہے آپ میرا اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کریں اور دوسرا جو اس سے دانا تھا

منہ نعم فاقض بیننا بکتاب اللہ وائذن لی فقال قل قال ان ابنی

وہ بولا ہاں ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کر دو اور مجھے اجازت دیجئے (توکہ کلام کروں) آپ نے فرمایا کہہ بولا میرا

کان عسیفا علی ھذا فزنی بامرأتہ وانی اخبرت ان علی ابنی الرجم

اسکے پاس مزدور تھا اس نے زنا کیا اسکی بیوی سے اور لوگوں نے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے

فافتدیت منہ بمائۃ شاۃ وولیدۃ فسالت اھل العلم فاخبرونی

بیٹے اسکی طرف سے سو بکری اور ایک لونڈی فدیہ دی پھر میں نے عالموں سے پوچھا انہوں نے خبر دی کہ

ان علی ابنی جلد مائۃ وتغریب عام وان علی امرأۃ ھذا الرجم

تیرے بیٹے کی سزا سو درے اور ایک برس تک جلا وطنی ہے اور اسکی عورت کی سزا رجم ہے

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا قتل کیا جائے اُسکے واسطے حد شرعی یہی ہے اور اسکا خون رائگان ہے۔ اگر پہلے مسلمان تھا تو گالی دینے سے مرتد ہو گیا پس اسکی سزا یہ ہے کہ توبہ کرانے کے بغیر اسکو مار ڈالا جائے اور ...... اگر کافر ذمی تھا تو گالی دینے سے اس نے عہد کو توڑ دیا پس اسکو مار ڈالنا ضروری ہے ہاں اگر مسلمان ہو جائے تو پھر اسے قتل نہ کیا جائے۔ ابوبکر فارسی نے کتاب الاجماع میں لکھا ہے کہ جو شخص جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قذف صریح کے ساتھ گالی دے تو وہ بالاتفاق سب علمائے نزدیک کافر ہے اور توبہ کرنے سے اس سے مرتد قتل معاف نہ ہوگی اور علما کوفہ کہتے ہیں کہ اگر ذمی ہو تو اسکو تعزیر دی جائے قتل نہ کیا جائے ۱۲۔

[2] تورپشتی کہتے ہیں حد لغت میں اصل میں بمعنے منع کے ہے اور بمعنے حائل کے درمیان دو چیزوں کے بھی آتا ہے حدود شرعی کو حد اسلئے کہتے ہیں کہ منع کرتی ہیں آدمی کو واقع ہونے سے گناہوں میں اور حدود اللہ بمعنے محارم کے بھی آیا ہے جیسے کہ اللہ تعالےٰ کے قول میں تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور بمعنے مقدرات شرعی کے بھی آیا ہے جیسے تین طلاقوں کا مقرر ہونا اور انندا اسکی جیسے کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور محارم اور مقدارات میں بھی منع ہے نزدیک ہونے اُنکے سے اور ان سے تجاوز کرنے سے ۱۲۔

۱؎ قوله البکر الخ مراد بکر سے نزدیک فقیہوں کے کنوارا ہے۔ نووی نے کہا کہ جب زنا کرے بکر سے بکر یا ثیب سے تو مرد حال میں بکر کو سو کوڑے ماریں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہوگا۔ اور ثیبہ کو رجم کرینگے اور باکرہ کو سو کوڑے لگا دینگے اور ایک برس کے لیے جلا وطن کرینگے اور بکر سے مراد وہ مرد یا عورت ہے جس نے نکاح صحیح سے جماع نہ کیا ہو اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو علما نے اجماع کیا ہے کہ بکر زانی کو سو کوڑے لگا دینگے اور ثیب کو رجم کرینگے اور یہیں کسی کا اختلاف نہیں البتہ خوارج اور بعض معتزلہ سے مذکور ہے کہ انہوں نے اجماع کا انکار کیا ہے انکی دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم میں رجم کا ذکر نہیں انکا یہ استدلال باطل ہے کیونکہ رجم حدیث متواتر سے ثابت ہے اور نیز حضرت عمرؓ کی حدیث میں آیت رجم کا بیان ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم آیت رجم کو قرآن کریم میں پڑھا کرتے تھے اور ہم نے اسکو حفظ کیا [illegible] اسکے مطابق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپکے بعد ہم نے رجم کیا [illegible] آیت کی تلاوت منسوخ ہو گئی اور اسکا حکم باقی رہا محصن کو رجم سے پہلے بعض علما کے نزدیک سو درے بھی لگائے جائینگے چنانچہ امام احمد۔ اسحاق۔ داؤد ظاہری اور ابن منذر کا یہی مذہب ہے اور امام مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء فرماتے ہیں کہ محصن کو صرف رجم کیا جائیگا اور ایک روایت میں امام احمدرح سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ

فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اسکی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ حکم کرونگا تم دونوں میں

بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَلْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ

موافق اللہ کی کتاب کے فیصلہ کرونگا لونڈی اور بکریاں تجھے واپس کی جاویں اور تیرے بیٹے کی سزا سو درے ہے

وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور ایک برس تک جلا وطنی ہے اور اے انیس صبح کے وقت جا اس شخص کی عورت کے پاس اگر زنا کا اقرار کرے تو سنگسار کر اسکو

وَهٰذَا اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

اور عبارت مسلم کی ہے۔ اور روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ

فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے سیکھ لو سیکھ لو (شرع کی باتیں) تحقیق

جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ اَوْ تَغْرِيْبُ عَامٍ

نکالی ہے اللہ تعالے نے عورتوں کیلئے ایک صورت یا راہ جب بکر زنا کرے بکر سے ۱؎ تو سو درے لگاؤ اور ایک سال کیلئے ملک کے باہر کردو

وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اور اگر ثیب ثیب سے زنا کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھروں سے مار ڈالو روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اللہ تعالے عنہ سے کہا ایک شخص مسلمانوں میں سے آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ

وسلم کے پاس اور آپ مسجد میں تھے اور آپ کو پکارا کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا آپ نے اس سے منہ

عَنْهُ فَتَنَحّٰى تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ

پھیر لیا وہ دوسری طرف آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا آپ نے اس طرف سے بھی منہ پھیر لیا

حَتّٰى ثَنّٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ

یہاں تک کہ چار بار اس نے اقرار کیا جب چار بار اقرار کر چکا تو

دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا

بلایا اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں وہ بولا نہیں

قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

آپنے پوچھا تو بیاہا ہوا ہے وہ بولا ہاں تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا

اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

اسکو لے جاؤ اور سنگسار کرو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے

قَالَ لَمَّا اَتٰى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ

کہا جب ماعز بن مالک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپنے اس سے فرمایا

سلہ قولہ الرجم رجم کے معنے ہیں سنگسار کرنا اور آیت رجم کی اول قرآن میں تھی بعد ازاں تلاوت اسکی منسوخ ہوگئی اور حکم باقی رہا وہ آیت یہ ہے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم ۱۲ سلہ نووی رح نے کہا یحضرت عمرہ کا مذہب ہے کہ عورت کا جب خاوند اور مولیٰ نہ ہو پھر حمل نمود ار ہو تو اس کو زنا کی حد لگا دیجئے اور مالک کا بھی یہی قول ہے بشرطیکہ جبراً زنا کرنا ثابت نہ ہو اور وہ عورت مسافر نہ ہو جو یہ کہے کہ حمل خاوند سے ہے یا مولے سے ہے اور شافعی رح اور ابو حنیفہ رح اور جمہور علماء کے نزدیک صرف حمل کے نمود ار ہونے سے حد نہ پڑیگی جب تک زنا کے گواہ قائم نہ ہوں یا زنا کا اقرار نہ کرے ۱۲ سلہ اس حدیث سے حضرت عمر فاروق رض کی ایک کرامت ثابت ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ بعد کے زمانے میں لوگ کہینگے کہ رجم کا حکم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عنقریب ایسے لوگ پیدا ہونگے جو رجم سے انکار کرینگے اور ایک روایت میں ہے کہ کچھ لوگ کہینگے کہ یہ رجم کا حکم کیسا ہے کتاب اللہ میں تو درّے لگانے کا حکم ہے پس جسطرح آپ نے پہلے سے خبر دیدی تھی ویسا ہی وقوع میں آیا کہ خوارج اور بعض معتزلہ یہی کہتے ہیں ۱۲

لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا بھینچا ہوگا یا دیکھا ہوگا بولا نہیں یا رسول اللہ روایت کیا اسے بخاری نے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ بَعَثَ

اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ خطبہ سنایا انہوں نے اور کہا اللہ جل شانہ نے بھیجا ہے

مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ

حضرت محمد کو حق کے ساتھ اور اتارا ان پر کتاب اور تھی اس کتاب میں رجم کی آیت سلہ

قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ

اور ہم نے بھی آپکے بعد رجم کیا میں ڈرتا ہوں کہ لمبا ہو جاوے ساتھ لوگوں کے زمانہ تو کہنے والا کہے ہم نہیں پاتے رجم کو

فِي كِتَابِ اللهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ فِي كِتَابِ

کتاب اللہ میں پھر گمراہ ہو جاویں اس فرض کو چھوڑ کر جسکو اللہ تعالیٰ نے اتارا بے شک رجم حق ہے اللہ تعالیٰ

اللهِ تَعَالَى عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ

کی کتاب میں اس شخص پر جو محصن ہو کر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں

الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

زنا پر یا حمل نمود ہو سلہ یا خود اقرار کرے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ

تعالیٰ عنہ سے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے

أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا

کسی کی لونڈی زنا کراوے اور اسکا زنا ثابت ہو جاوے تو اسکو حد کے کوڑے لگا دے اور نہ جھڑکے اسکو پھر اگر زنا کراوے تو پھر حد کے

الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ

کوڑے لگا دے اور نہ جھڑکے اسکو پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اسکا زنا ثابت ہو جاوے تو اسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی

مِنْ شَعَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

ہی اسکی قیمت آوے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لونڈی اور غلاموں پر حد قائم کیا کرو

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ فِي مُسْلِمٍ مَوْقُوفٌ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ

روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور یہ حدیث مسلم میں موقوف ہے اور روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى

تعالیٰ عنہ سے کہ ایک عورت جہینہ کی آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور وہ حاملہ تھی

سلہ سبحان اللہ ایسی عورت کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ اسے بخشے اور اسکے درجے بلند کرے اور اسکی طفیل سے ہم گنہگاروں سیاہ رویوں کی بھی مغفرت کرے جو کام اس عورت نے کیا ہے دنیا سو دنیا اچھے اچھے بزرگوار عالموں اور درویشوں سے بھی دشوار ہے جان دینا تو بہت بڑا کام ہے دین کا سبب عزت یا دنیا کی تکلیف اور سختی بھی دین کے کام کے لیے گوارا نہیں کرتے اور دنیاداروں کی خوشامد اور چاپلوسی میں ایسے غرق ہیں کہ دین کو بالائے طاق رکھدیا ہے ۱۲ سلہ دوسری ... کہا اس سے یہ نکلا کہ کافر پر زنا کی حد واجب ہے اور اس کا نکاح صحیح ہے ورنہ محصن کیسے ہوگا۔ اور کافروں پر فروع دین کا بھی حکم ہے اور کفار کی مقدمہ جب مسلمان قاضی پاس آوے ہمارے شرع کے موافق حکم دینا چاہئے اور آپ نے یہودیوں کو ... توریت کی ... لازم دینے ... اس وجہ سے کہ ... منظور تھی اور حنفیہ کہتے ہیں کہ کفار فروع دین کے ساتھ مکلف نہیں بلکہ وہ ایمان لانے کے ساتھ مکلف ہیں۔ ایمان لانے کے بعد احکام عائد ہونگے۔ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کیلئے ضروری ہے کہ وہ مجبور جسکو حد لگائی جاوے اسکی ... کی حد ... سے ... ایسے طور پر حد قائم کرے کہ اسکی جان ضائع نہ ہو۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کمزور اور بیمار کو حد لگانے کیلئے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ... اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ... تو ... انتظار کیا جائے جبتک اسکے اچھا اور توانا ہونے کی امید ہو۔ جس ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ... انتظار ... کسی ... بیماری میں مبتلا ہوگا جس سے اسکے اچھا ہونے کی امید نہ ہوگی ... کوئی ... نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ... حد ... واقعہ قرآن کریم میں ... ہے۔ وخذ بیدک ضغثا الایۃ ۱۲

مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

زنا سے اسنے کہا اے نبی اللہ کے پہنچی حد کا کام کیا ہے تو مجھکو حد لگائیے رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي

علیہ وسلم نے اسکے ولی کو بلایا اور فرمایا اسکو اچھی طرح رکھو جب وہ جنے تو میرے پاس لے کر آ

بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا

اسنے ایسا ہی کیا پھر حکم دیا رسول اللہ نے تو اسپر کپڑے اسکے باندھے گئے پھر حکم دیا اور وہ سنگسار کی گئی پھر اسپر نماز پڑھی

فَقَالَ عُمَرُ أَتُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ

حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ اسپر نماز پڑھتے ہیں اسنے تو زنا کیا تھا آپ نے فرمایا اسنے توبہ بھی کی اور ایسی توبہ کی کہ اگر

بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ

مدینے کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جاوے تو سب کو کافی ہو جاوے سلہ اور تونے اس سے بہتر توبہ کونسی دیکھی کہ

مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ

اسنے اپنی جان خدا کے واسطے دیدی روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو اسلم میں سے اور یہود میں سے

مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقِصَّةُ الْيَهُودِيَّيْنِ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ

ایک مرد اور ایک عورت کو روایت کیا اسے مسلم نے اور یہودیوں کا قصہ سلہ ابن عمرؓ کی حدیث سے بخاری اور مسلم

ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ أَبْيَاتِنَا

میں ہے۔ اور روایت ہے سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہمارے محلے میں ایک آدمی

رُوَيْجِلٌ ضَعِيفٌ فَخَبُثَ بِأَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ

تھا ضعیف اور اسنے بیبی کی ایک لونڈی سے زنا کیا ان لونڈیوں سے تو ذکر کیا یہ سعد نے پیغمبر خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ حَدَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آپ نے فرمایا اسکو حد دو تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ

أَضْعَفُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ خُذُوا عِثْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ ثُمَّ اضْرِبُوهُ بِهِ

ضعیف ہے اس سے آپ نے فرمایا ایک ایسی شاخ لو جس میں سو شاخیں ہوں پھر مارو اسکو ساتھ اسکے

ضَرْبَةً وَاحِدَةً فَفَعَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ

ایک دفعہ انہوں نے ایسا ہی کیا سلہ روایت کیا اسے احمد نسائی اور ابن ماجہ نے اور اسناد اسکی حسن ہے

لٰكِنِ اخْتُلِفَ فِي وَصْلِهِ وَإِرْسَالِهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

لیکن اسکے موصول اور مرسل ہونے میں اختلاف ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ وَمَنْ وَجَدْتُمُوهُ

فرمایا جسکو قوم لوط کا کام کرتے ہوئے دیکھو تو ... کرنیوالے اور کرانیوالے کو اور جسکو چوپائے سے بد کام

سلہ لوطی کی حد میں علما کا اختلاف ہے اور اسمیں کئی اقوال ہیں (۱) یہ کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کیا جائے خواہ محصن ہوں یا غیر محصن امام شافعی رح اور سلف کی ایک جماعت کا یہی مذہب ہے (۲) یہ کہ آگ میں جلائے جائیں ۔ صحابہ کرام رض کی ایک جماعت کا یہی قول ہے (۳) یہ کہ آبادی کی سب سے اونچی عمارت پر چڑھا کر اوندھے گرایا جائے اور اوپر سے پتھروں کے ساتھ اسقدر مارا جائے کہ جان تلف ہو جائے (۴) یہ کہ ان پر دیوار گرا کر انکی جان تلف کی جائے (۵) یہ کہ ان کے لیے وہی سزا ہے جو زنا کے واسطے ہے یعنے محصن کے لیے رجم اور غیر محصن کے لیے سو درے اور ایکسال کے لیے جلا وطن کرنا (۶) یہ کہ انکو سخت سے سخت تعزیر دیا جائے

علی بهیمة فاقتلوه واقتلوا البهیمة رواه احمد والاربعة ورجاله
ساتھ برے کام کرتے دیکھو تو مار ڈالو اسکو اور چوپائے کو (بھی) سلہ روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور راوی اسکے

موثوقون الا ان فیه اختلافا وعن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما
ثقہ ہیں لیکن اسمیں اختلاف ہے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے

ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم ضرب وغرب وان ابا بکر ضرب و
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حد ماری اور جلا وطن کیا اور حضرت ابوبکر نے حد ماری اور

غرب رواه الترمذی ورجاله ثقات الا انه اختلف فی وقفه ورفعه و
جلا وطن کیا روایت کیا اسے ترمذی نے اور راوی اسکے ثقہ ہیں مگر اختلاف کیا گیا ہے اسکے موقوف اور مرفوع ہونے میں اور

عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال لعن رسول الله صلی الله
روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا لعنت فرمائی پیغمبر خدا صلے اللہ

علیه وآله وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم
علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کی صورت بنانے والے مردوں اور مردوں کی صورت بنانے والی عورتوں پر اور فرمایا

من بیوتکم رواه البخاری وعن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال
انکو گھروں سے نکالدو روایت کیا اسے بخاری نے ۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا

رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ادفعوا الحدود ما وجدتم لها
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدوں کو دور کرو جب تک دور رکھنے کا سبب

مدفعا اخرجه ابن ماجة وسنده ضعیف واخرجه الترمذی والحاکم من
پاؤ روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اور سند اسکی ضعیف ہے اور نقل کیا اسے ترمذی اور حاکم نے

حدیث عائشة رضی الله عنها بلفظ ادرؤا الحدود عن المسلمین ما
روایت سے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے ان الفاظ سے حدوں کو مسلمانوں سے دور رکھو جہانتک

استطعتم وهو ضعیف ایضا ورواه البیهقی عن علی من قوله بلفظ
ہو سکے اور یہ بھی ضعیف ہے اور روایت کیا اسے بیہقی نے حضرت علی رض کی روایت سے موقوف ان الفاظ سے

ادرؤا الحدود بالشبهات وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال
حدوں کو دور کرو شبہوں سے ۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا فرمایا

رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اجتنبوا هذه القاذورات التی نهی
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ان نجاستوں سے کہ منع کیا اللہ نے

الله عنها فمن الم فلیستتر بستر الله ولیتب الی الله تعالی فانه من
ان سے پھر جو شخص مرتکب ہو چاہئے کہ چھپا رہے اللہ کے چھپانے سے اور توبہ کرے اللہ کے آگے کیونکہ جس نے ہمارے سامنے

یبد لنا صفحته نقم علیه کتاب الله عز وجل رواه الحاکم وهو فی
ظاہر کیا اپنے گناہ کو تو ہم قائم کرینگے اسپر حکم اللہ عزوجل کا روایت کیا اسے حاکم نے اور یہ حدیث

۲۴ سلہ قولہ واقتلوا البہیمۃ الخ حکمت چوپائے کے قتل کرنے میں یہ ہے کہ پیدا نہ ہو اس سے بچہ انسان کی صورت پر یا نہ حیوان کی صورت پر اور لاحق نہ ہو عار مالک کو اسکے رکھنے میں اسکے علاوہ اسمیں یہ بھی مصلحت ہے کہ اس جانور کے مرنے اور نظروں سے غائب ہو جانے سے لوگوں کے درمیان اس کا چرچا اور ذکر باقی نہ ہوگا ۔ اور اس برے فعل کا نام کوئی شخص زبان پر نہ لائیگا ۔ اور اگر جانور زندہ رہے تو جب کبھی جس شخص کی نظر اسپر پڑیگی فورا اسکو یہ ماجرا یاد آ جائیگا اور لوگوں میں اسکا ذکر اور چرچا کرنے لگے گا اور شریعت میں ایسی باتوں کے ذکر اور چرچا سے منع کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کے طبائع ان کی طرف مائل نہ ہوں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

له قذف قاف کی فتح کے ساتھ کہتے ہیں پتھر پھینکنے اور گالی گلوچ دینے کو اور زنا اور برائی کی طرف نسبت کرنے اور تہمت کرنے کو بھی کہتے ہیں اور قاف اور دال دونوں کی فتح کے ساتھ بیابان فراخ کو کہتے ہیں منتخب لطائف و شرح نصاب ۱۲ سه جب میری براءت نازل ہوئی یعنے وہ آیات اتریں جن میں میری پاکی مذکور ہے اور مراد دو مردوں سے حسان ابن ثابت اور مسطح بن اثاثہ ہیں اور عورت سے حمنہ بنت جحش ہے ۱۲ سه اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا اور اسی کے بارے میں لعان کا حکم قرآن کریم میں نازل ہوا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ لعان کی آیات عویمر عجلانی کے بارے میں نازل ہوئیں [illegible]

الموطأ من مراسيل زيد بن اسلم

موطا میں زید بن اسلم کی مرسل حدیث سے ہے

باب حد القذف

بیان له کی حد کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضُرِبُوا الْحَدَّ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَأَشَارَ إِلَيْهِ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا جب میری براءت نازل ہوئی سه تو کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر اور میری براءت کا ذکر کیا اور قرآن پڑھا جب اترے تو دو مردوں اور ایک عورت کو حد لگانے کا حکم دیا تو وہ حد لگائے گئے روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور اشارہ کیا اسکی طرف بخاری نے

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ لِعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ شَرِيكَ بْنَ سَحْمَاءَ قَذَفَهُ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ بِامْرَأَتِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ الْحَدِيثَ أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ نَحْوُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض

اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا اسلام میں پہلا لعان جو ہوا تو اس طرح ہوا کہ شریک بن سحما کو تہمت لگائی ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کے ساتھ زنا کی تو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہلال کو گواہ لاؤ نہیں تو تہمت کی حد لگاؤ سه آخر حدیث تک روایت کیا اسے ابو یعلے نے اور راوی اسکے معتبر ہیں اور بخاری میں اسی طرح ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فَلَمْ أَرَهُمْ يَضْرِبُونَ الْمَمْلُوكَ فِي الْقَذْفِ إِلَّا أَرْبَعِينَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالثَّوْرِيُّ فِي جَامِعِهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہا میں نے ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور انکے پیچھے ہوئے سب کو دیکھا تو نہیں دیکھا میں نے کسی کو ان میں سے کہ مارتے ہوں غلام کو تہمت کی حد میں چالیس درے سے زیادہ سه روایت کیا اسے مالک نے اور ثوری نے جامع میں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اپنے غلام کو تہمت لگاوے قائم کی جاوے گی اس پر حد قیامت کے دن مگر یہ کہ ہو جیسا کہا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

باب حد السرقة

بیان چوری کی حد کا بیان

سه [illegible]

۲۴۳ سلہ نووی نے کہا چور کا ہاتھ بالاجماع کاٹا جاوے گا لیکن چوری کے نصاب میں علما کا اختلاف ہے اہل ظاہر اور خوارج کے نزدیک کچھ نصاب کی شرط نہیں بلکہ قلیل کثیر ہر چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جاوے گا۔ اور جمہور علما کے نزدیک نصاب شرط ہے اب اختلاف ہوا اسکے مقدار میں تو شافعی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ

وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ

وسلم نے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر چوتھائی دینار یا زیادہ چوری میں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت

لِمُسْلِمٍ وَلَفْظُ الْبُخَارِيِّ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا وَفِي رِوَايَةٍ

مسلم کی ہے اور بخاری میں یوں ہے۔ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جاوے اور امام احمد کی

لِأَحْمَدَ اقْطَعُوا فِي رُبُعِ دِينَارٍ وَلَا تَقْطَعُوا فِيمَا هُوَ أَدْنَى مِنْ ذٰلِكَ وَعَنِ

روایت میں ہے کاٹو چوتھائی دینار کی چوری میں اور نہ کاٹو اس سے کم میں اور روایت ہے

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سلہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا

مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

ڈھال کی چوری میں جس کی قیمت تین درہم تھی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ

کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لعنت کرے اللہ چور پر چوری کرتا ہے

الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ أَيْضًا وَ

خود کی پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا اور چراتا ہے رسی پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا

(اسامہ سے) تو اللہ کی حد میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو

هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ

تم سے پہلے لوگ اسی واسطے تباہ ہو گئے کہ وہ تھے جب چوری کرتا ان میں شریف تو اسکو چھوڑ دیتے اور جب چوری کرتا

فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَلَهُ مِنْ وَجْهٍ

کرتا ان میں عاجز تو اسپر سلہ حد قائم کرتے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور مسلم کی دوسری

آخَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ

میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ ایک عورت مانگتی اسباب

وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَعَنْ جَابِرٍ

پھر مکر جاتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اور روایت ہے جابر

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرمایا خیانت کرنے والے

کے نزدیک نصاب ربع دینار ہے سونے کا یا اس قدر مالیت کی کوئی اور چیز اور مالک اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ربع دینار یا تین درہم اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلی کے نزدیک پانچ درہم اور ابو حنیفہ کے نزدیک دس درہم ہیں ۱۲ سلہ کیونکہ جو قاعدہ اور قانون بنایا جاوے سب پر بلا لحاظ چلنا چاہیے ورنہ ملک برباد ہوگا حکومت تباہ ہو جاویگی افسوس ہے کہ مسلمان جو سب سے زیادہ ایک ماننے میں قانون کے خصوصاً قانون الٰہی کے پابند تھے اب سب قوموں سے بڑھکر بے قانون اور بے قاعدہ ہو گئے ہیں ان لوگوں میں عموماً قانون مذہبی باقی نہیں رہا [illegible] مذہب کی پابندی [illegible] کی وجہ سے نہیں [illegible] لازم ہے کہ [illegible] مذہب کے قانون کے پابند ہو کر [illegible] منافع کے حاصل کرنے میں [illegible] مشغول رہیں۔ اور [illegible] درست [illegible] [illegible] عقلمند [illegible]

حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کی کھلی دلیل ہے اتنا عدل اور انصاف اور ایسی خالص خدا پرستی [illegible] تاریک یا فتنہ قوم میں جیسے اُس زمانہ میں عرب تھے بغیر خداوند تعالیٰ کی تعلیم و ارشاد کے سمجھ میں نہیں آتی ۔۲۔۳۔۲۔۱

سلہ امام نووی نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے شراب کی حرمت پر اور اسکے پینے والے پر حد لگانے پر خواہ تھوڑا پیے خواہ بہت اور اجماع کیا ہے کہ شراب پینے والے کو قتل نہ کریں اگرچہ بار بار پیتا جاوے اور قاضی عیاض نے علماء کے ایک گروہ سے نقل کیا ہے کہ چار بار کے بعد قتل کیا ...

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ

ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پیا تھا تو آپ نے مارا اسکو دو چھڑیوں سے قریب چالیس کے کہا راوی نے اور ایسا ہی

أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

ابو بکر نے کیا پھر جب عمر کا زمانہ ہوا انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبد الرحمن بن عوف نے کہا

أَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانُونَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ

سب حدوں میں ہلکی اسی کوڑے ہیں پھر حکم کیا ساتھ اسکے عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے (شرابی کے لئے) یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم

عَنْ عَلِيٍّ فِي قِصَّةِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ أَنَّهُ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کی ایک روایت میں ہے حضرت علی سے ولید بن عقبہ کے قصہ میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

أَرْبَعِينَ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا أَحَبُّ

چالیس کوڑے لگائے اور ابو بکر رضی نے بھی چالیس لگائے اور حضرت عمر نے اسی لگائے اور سب سنت ہیں اور میرے

إِلَيَّ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ الْخَمْرَ فَقَالَ

نزدیک یہ اچھا ہے ... اور اسی حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے یہ گواہی دی کہ میرے سامنے قے کر رہا تھا شراب کی حضرت

عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْهَا حَتَّى شَرِبَهَا وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عثمان نے کہا ... شراب جب ہی قے کرے گا کہ اس کو پیا ہو اور روایت ہے معاویہ رضی اللہ تعالے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ

عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے شرابخوار کے حق میں فرمایا جب پیے تو کوڑے مارو اسکو

ثُمَّ إِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ الثَّالِثَةَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ

پھر جب پیے پھر مارو ... پھر اگر تیسری بار پیے پھر مارو پھر اگر چوتھی بار پیے

الرَّابِعَةَ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالْأَرْبَعَةُ وَذَكَرَ

... یہ عبارت انہی کی ہے اور چاروں نے اور ترمذی نے

التِّرْمِذِيُّ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ مَنْسُوخٌ وَأَخْرَجَ ذٰلِكَ أَبُو دَاوُدَ صَرِيحًا عَنِ

... یہ حدیث منسوخ ہے ... روایت کیا ہے ابو داؤد نے زہری

الزُّهْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

سے ... اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ... یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابن

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے ... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ابو داؤد ... سلہ ... چوتھی یا پانچویں دفعہ قتل کیا ... بعض علماء ... ظاہریہ اور ابن حزم اسکے قائل ہیں اور ... منسوخ ہے ١٢

۱۵۰ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدود جیسے حدِ زنا۔ حد سرقہ۔ حد قذف اور شراب پینے کی حد اور قصاص مساجد میں قائم نہ کیے جائیں کیونکہ مساجد نماز۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور علوم دین کی تدریس کے واسطے ہیں۔ یہ حکم تمام مساجد کے واسطے ہے

لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
نہ قائم کی جاویں حدیں مسجدوں میں ۱۵۰ روایت کیا اسے ترمذی اور حاکم نے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ
تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرمائی اور نہیں تھی مدینہ میں کھجوروں کی شراب

يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ
کے سوا کوئی شراب ۱۵۱ روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ شراب

تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ
کی حرمت اتری اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے

وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ
اور شراب وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈالے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ روایت کرتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ
ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے روایت کیا اسے مسلم نے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ
فرمایا جس چیز کا بہت کھانا نشہ لاوے اسکا تھوڑا بھی حرام ہے۔ روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے ابن

حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
حبان نے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا ہے پیغمبر خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ
اللہ علیہ وآلہ وسلم منقےٰ مشک میں ڈالا جاتا آپکے لیے سو اسکو اس دن پیتے اور دوسرے دن

وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ
اور تیسرے دن پس جب تیسرے دن کی شام ہوتی تو آپ بھی پیتے اور دوسروں کو بھی پلاتے پھر اگر کچھ بچ رہتا

أَهْرَاقَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
تو گرا دیتے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ أَخْرَجَهُ
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں کی شفا تمہاری ان چیزوں میں کہ حرام کیا انکو ۱۵۳ تم پر روایت کیا ہے

الْبَيْهَقِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ
بیہقی نے اور صحیح کہا ہے ابن حبان نے اور روایت ہے وائل حضرمی رض سے کہ طارق بن

سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ يَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ
سوید نے سوال کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کے بارے میں کہ بناوے اسکو واسطے دوا کے

اور اگر کوئی شخص مسجد حرام میں کسی کا نڈا لے اور حرم کی پناہ میں آ جائے تو حنفیہ کے نزدیک اسکا کھانا اور پانی بند کیا جائے تاکہ وہ مجبور ہو کر وہاں سے نکل آئے اور اسکو سزا دیجائے ۱۲

۱۵۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کی حرمت کے وقت مدینہ منورہ میں کھجور کی شراب استعمال کی جاتی تھی پس قرآن کریم میں اسکی حرمت نازل ہوئی۔ اور ابن عمر رض کی روایت میں ہے کہ ہر ایک مسکر خمر ہے اور ہر ایک مسکر حرام ہے ائمہ ثلاثہ کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ خمر صرف انگور کے عصیر (نچوڑ) کو کہتے ہیں جبکہ وہ کچا ہو اور مستی پیدا کرے ۱۲

۱۵۳ نجم وہاج میں لکھا ہے شیخ تقی الدین سبکی نے فرمایا جو کچھ فوائد اطباء نے شراب کے پینے میں بیان کیے ہیں یہ سب کے سب ذکر حرمت کی شہادت [illegible] تھے یعنی منافع منافی کے وقت موجود تھے پھر جب مائدہ کی آیت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ پہنے کے خالق نے اسکے تمام منافع دور کر دیے اب اس میں کوئی فائدہ نہیں اور یہی منقول ہے ربیع رض اور ضحاک رح سے ۱۲۔

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام چیز دوا کے طور پر استعمال کرنا بھی جائز نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حرام چیز میں شفا نہیں۔ امام شافعی رہ کا یہی مذہب ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر طبیب حاذق یہ کہدے کہ اس بیمار کے لیے شراب کے سوا اور کوئی دوا مفید نہیں تو اس وقت شراب کا استعمال کرنا جائز ہے اور اسی طرح اگر گلے میں لقمہ اٹک جائے اور اس سے گلا بند ہو جائے اور لقمے کو اتارنے کے لیے پانی وغیرہ کوئی چیز نہ ملے تو شراب کے گھونٹ سے لقمہ اتارنا جائز ہے اور امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ بصورت ضرورت شراب کے ساتھ علاج کرنا درست ہے جیسا کہ پیشاب خون وغیرہ نجاست کا دوا کیلئے پینا جائز ہے اور جب حدیث میں آ چکا ہے کہ شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے تو پھر اس کے ساتھ علاج کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ ۱۲

فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُمَا

فرمایا وہ دوا نہیں ہے لیکن بیماری ہے۔ سلہ روایت کیا اسے مسلم اور ابو داود وغیرہما نے

بَابُ التَّعْزِيرِ وَحُكْمِ الصَّائِلِ

تعزیر اور حملہ کرنے والے کے حکم کا بیان

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ

روایت ہے ابو بردہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ سنا انہوں نے رسول خدا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جاویں مگر کسی

حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ تَعَالَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

حد میں اللہ تعالی کی حدوں میں سے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی

عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ

عنہا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا درگذر کرو عزت والوں سے

عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ

انکی لغزشیں مگر حدیں روایت کیا اسے ابو داود اور نسائی اور بیہقی نے۔ اور روایت ہے علی

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتُ فَأَجِدُ فِي

رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا میں ایسا نہیں ہوں کہ کسی پر حد قائم کروں اور وہ مر جاوے پھر مجھے

نَفْسِي إِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

افسوس ہو مگر شراب کے پینے والا اگر وہ مر جاوے اسکی دیت سلہ دونگا روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے

سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سعید بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ

وآلہ وسلم نے جو اپنے مال کے سامنے مارا جاوے تو وہ شہید ہے روایت کیا اسے چاروں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اور روایت ہے عبد اللہ بن خباب سلہ سے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے سن فرماتے تھے سنا میں نے پیغمبر خدا صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَكُونُ فِتَنٌ فَكُنْ فِيهَا عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ وَلَا تَكُنِ

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے فتنے ظاہر ہونگے تو ہوئیں لے عبد اللہ مقتول بننا قاتل نہ

الْقَاتِلَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ نَحْوَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ

بننا روایت کیا اسے ابن ابی خیثمہ نے اور دارقطنی نے اور نقل کیا احمد نے مثل اسکی خالد بن عرفطہ کی روایت سے

كِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد کا بیان

سلہ یعنی قتل کی دیت اس مال کو کہتے ہیں جو دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا نقص کرنے کسی کے عضو کے ۱۲

سلہ خباب بن الارت ساتھ فتح خے معجمہ کے صحابی ہے کنیت ان کی ابو عبد اللہ التمیمی ہے جاہلیت کے زمانہ میں یہ شخص قیدیوں میں آیا تھا تو اسکو خزاعہ کی ایک عورت نے خرید کر آزاد کر دیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارقم کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لایا اور یہ بھی ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ تعالے کی راہ میں معذب ہوئے اور پھر صبر کیا آخر کوفے میں جا بسا اور وہاں ہی ۳۷ سینتیس ہجری میں انتقال فرمایا اور انکی عمر ۷۳ سال کی تھی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ۱۲

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَہٗ بِہٖ مَاتَ عَلٰی

واٰلہ وسلم نے جو شخص مرگیا اور اسنے لڑائی نہیں کی (خدا کی راہ میں) اور نہ اسنے اپنے نفس کے ساتھ اسکی بات کی تو

شُعْبَۃٍ مِّنْ نِّفَاقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ

وہ شخص نفاق کی ایک شاخ پر مرگیا اسکو روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ جَاہِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَ

نبی صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا جہاد کرو مشرکوں سے اپنے مالوں اور

اَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ وَعَنْ عَائِشَۃَ

جانوں اور زبانوں کے ساتھ روایت کیا اسے احمد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور روایت ہے عائشہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَی النِّسَاءِ جِہَادٌ فَقَالَ

رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ میں نے کہا یارسول اللہ عورتوں پر بھی جہاد ہے آپ نے فرمایا

نَعَمْ جِہَادٌ لَّا قِتَالَ فِیْہِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَاَصْلُہٗ فِی الْبُخَارِیِّ

ہاں ایسا جہاد ہے کہ اسمیں لڑائی نہیں ہے حج اور عمرہ روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اور اصل اسکی بخاری میں ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی

اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آیا ایک مرد طرف نبی صلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَسْتَاْذِنُہٗ فِی الْجِہَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ

اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی آپ سے جہاد کے لیے اذن مانگتا تھا تو آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ بولا ہاں

قَالَ فَفِیْہِمَا فَجَاہِدْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاؤُدَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ

آپنے فرمایا ان دونوں کی خدمت میں کوشش کر یہ حدیث متفق علیہ ہے اور احمد اور ابوداؤد کے نزدیک ابوسعید کی روایت سے

نَحْوُہٗ وَزَادَ ارْجِعْ فَاسْتَاْذِنْہُمَا فَاِنْ اَذِنَا لَکَ وَاِلَّا فَبِرَّہُمَا وَعَنْ جَرِیْرٍ

اسی کی مثل ہے اور ابوداؤد نے (اتنا) زیادہ کیا ہے کہ لوٹ جا اور انسے جاکر اذن مانگ پھر اگر تجھکو اذن دیں تو فبہا ورنہ انہی کے ساتھ نیکی کر

الْبَجَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَا بَرِیْءٌ

بجلی سے رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے میں بیزار ہوں

مِّنْ کُلِّ مُسْلِمٍ یُّقِیْمُ بَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَوَاہُ الثَّلٰثَۃُ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ وَرَجَّحَ

ہر ایسے مسلمان سے جو مشرکوں کے درمیان ٹھیرے روایت کیا اسے تینوں نے اور اسکی اسناد صحیح ہے۔ اور ترجیح دی

الْبُخَارِیُّ اِرْسَالَہٗ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

بخاری نے اسکے مرسل ہونے کو۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا ہِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِہَادٌ وَّنِیَّۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فتح مکہ کے پیچھے (مکہ سے) ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت (باقی) ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص تمام عمر جہاد کا ارادہ نہ کرے اور اسکا خیال دل میں نہ لائے تو اسمیں نفاق کا ایک حصہ موجود ہے۔ علماء نے تمام واجبات کے متعلق فرمایا ہے کہ مسلمان کو انکے متعلق یہ ارادہ کرنا ضروری ہے کہ جب انکے ادا کرنیکا وقت آئیگا تو میں انکو ضرور ادا کرونگا اور پھر جب موقع اور وقت آجائے تو انکو بجالائے اور اگر ایسا ارادہ نہ کریگا تو گنہگار ہوگا ۱۲

ٹہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دشمنان دین سے مال جان اور زبان کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے جہاد بالمال یہ ہے کہ جہاد کے لیے اوزار حرب اور دیگر سامان تیار کرے اور جن مجاہدین کو سامان کی ضرورت ہو اُن کی مدد کرے۔ جہاد بالنفس یہ ہے کہ دشمن کے مقابلے کے لیے اپنی جان پیش کرے اور اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور دین کی حمایت میں اپنی جان فدا کرنے پر کمربستہ ہوجائے۔ اور زبان سے جہاد یہ ہے کہ تصنیف و تالیف اور تقریر و تحریر سے مذاہب باطلہ کی تردید اور مخالفین کے بیہودہ اعتراضات کے جواب شائع کرے ۱۲

سہ جریر بن عبداللہ کی کنیت ابوعمرو ہے جس سال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے وفات پائی اسی سال اسلام لائے جریر کہتے ہیں میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لایا اور کوفے میں بھی کچھ مدت رہے آخر قرقیسیا میں بسے اور وہاں ہی ۵۴ھ ہجری میں انتقال فرمایا انسے بہت لوگوں نے روایت کی ۱۲

سلہ اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ اسلام میں جہاد کا مقصد کیا ہے۔ اور مسلمانوں کو کس چیز کے واسطے جہاد کرنا چاہیے پس اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ نہ تو سلطنت حکومت اور ملک گیری کے واسطے جہاد

وعن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی
اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے

اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم من قاتل لتکون کلمۃ اللّٰہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللّٰہ
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے لڑائی کی تاکہ اللہ کا بول بالا ہو پس وہ اللہ کی راہ میں ہے سلہ

متفق علیہ وعن عبد اللّٰہ بن السعدی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لا تنقطع الھجرۃ ما قوتل العدو رواہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت منقطع نہ ہوگی جب تک دشمن سے جہاد کیا جاوے سلہ روایت کیا اسے

النسائی وصححہ ابن حبان وعن نافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال اغار
نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور روایت ہے نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حملہ کیا

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم علی بنی المصطلق وھم غارون فقتل
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی المصطلق پر اور وہ بے خبر تھے تو آپ نے

مقاتلتھم وسبی ذراریھم حدثنی بذلک عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ
انکے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور انکی اولاد کو قید کر لیا (نافع نے کہا) مجھ سے یہ حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنھما متفق علیہ وعن سلیمان بن بریدۃ رضی اللّٰہ عنہ عن ابیہ
تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے

قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اذا امر امیرا علی جیش او
کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کو بڑے لشکر یا چھوٹی فوج پر امیر بناتے تو

سریۃ اوصاہ بتقوی اللّٰہ ومن معہ من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا
اسکو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتے اور جو لوگ اسکے ساتھ ہوتے انکو بھلائی کی وصیت فرماتے پھر کہتے جہاد کرو

بسم اللّٰہ فی سبیل اللّٰہ قاتلوا من کفر باللّٰہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا
اللہ کا نام لیکر اللہ کی راہ میں لڑو اس سے جس نے کفر کیا ساتھ اللہ کے لڑائی کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور عہد نہ توڑو

ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوک من المشرکین فادعھم الی
اور مثلہ نہ کرو اور چھوٹے بچوں کو نہ مارو اور جب تو اپنے دشمن سے ملے مشرکوں میں سے تو بلا انکو تین

ثلث خصال فایتھن ما اجابوک الیھا فاقبل منھم وکف عنھم ادعھم الی
باتوں کی طرف پھر جونسی تین باتوں سے مان لیں تو ان سے قبول کر اور بند رہ ان سے بلا انکو طرف

الاسلام فان اجابوک فاقبل منھم ثم ادعھم الی التحول من دارھم
اسلام کی سلہ پھر اگر وہ مان لیں تو قبول کر ان سے پھر بلا انکو اپنے ملک سے

الی دار المھاجرین فان ابوا فاخبرھم انھم یکونون کاعراب المسلمین و
مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کے لیے [illegible] انکار کریں تو خبر دے انکو وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو جاویں گے

[illegible] تعداد کم تھی اور انکو ایک جگہ مجتمع ہونے کی ضرورت تھی پھر جب اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کر دیا اور لوگ جوق جوق مسلمان ہونے [illegible] ہجرت کرنا فرض نہ رہا اور جہاد اور نیت کا حکم باقی رہا اور جو شخص دار الکفر میں مسلمان ہو اور وہاں ہجرت کر سکتا ہے تو اسکے [illegible] حکم باقی ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جہاد سے اصل مقصد توحید اور اسلام کی اشاعت ہے کہ کفار [illegible] وہ اسلام قبول کریں یا جزیہ دیکر مسلمانوں کیطرح سے آزادی اور پابندی احکام اسلام کو سوا اسکے کوئی چیز مطلوب نہیں

کریں ملک اور دولت جمع کرنے کی خاطر جہاد [illegible] اور عزت وجاہ کی بدولت مشہور سپاہی ہوں اور نہ اپنی شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھلانے کے لیے میدان حرب میں اتریں بلکہ جہاد سے انکا واحد مقصد صرف یہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ یعنی اسکی توحید اور اسکا دین دنیا میں غالب اور بلند ہو۔ جبتک مسلمانوں نے اس پاک مقصد کو مدنظر رکھا تو دنیا کی کوئی قوم انکا مقابلہ نہ کر سکی اور جسطرف انہوں نے رخ کیا اسیطرف اسلام کا پھریرا بلند ہو گیا ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہجرت کا حکم قیامت تک باقی ہے کہ دشمنان دین کے ساتھ جہاد قیامت تک جاری رہیگا۔ ہجرت کے ثبوت اور نفی میں حدیثیں وارد ہیں۔ علماء نے کئی طرح سے ان میں تطبیق دی ہے خطابی نے کہا کہ شروع اسلام میں تمام مسلمانوں پر ہجرت فرض تھی جو مدینہ نہ ہو کے سوا کسی دوسری جگہ [illegible] بادتھی کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی

ﻠﻪ قولہ والفئ بعض کے نزدیک فئے اس مال کو کہتے ہیں کہ کفار سے ہاتھ لگے بغیر لڑائی کے اور حکم یہ ہے کہ وہ سب مسلمانوں کے لیے ہے کہ اسمیں خمس اور قسمت نہیں اور اختیار اسکا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا جسکو چاہیں دیں جسکو چاہیں نہ دیں جسکو چاہیں کم جسکو چاہیں

لَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

اور نہ ہوگا انکے لیے　کچھ لوٹ اور فئے کے کچھ حصہ ﻠﻪ　مگر جب مسلمانوں کے ساتھ　مل کر　جہاد کریں

فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْأَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ

پھر اگر اس سے　انکار کریں تو انسے　جزیہ مانگ اگر مان لیں تو　ان سے قبول کر　اور　بند رہ انسے

فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ

اور اگر وہ نہ مانیں تو اللہ سے مدد مانگ　اور ان سے لڑائی کر اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے کو پس وہ تجھ سے

أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَفْعَلْ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَ

اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کی پناہ مانگیں تو تو خدا اور اسکے رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی　پناہ　اور　اپنے

ذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَ

یاروں کی پناہ دے کس لیے کہ اگر تم　اپنی پناہ توڑ دو　تو بہتر ہے　اس بات سے کہ اللہ تعالےٰ کی پناہ توڑو

إِنْ أَرَادُوْكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تَفْعَلْ بَلْ عَلٰى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ

اور جب وہ چاہیں　کہ خدا کے حکم پر تو انکو باہر نکالے　تو ایسا نہ کر بلکہ نکال انکو اپنے حکم پر　اس لیے　کہ تجھکو

لَا تَدْرِيْ أَتُصِيْبُ فِيْهِمْ حُكْمَ اللّٰهِ أَمْ لَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ

معلوم نہیں کہ اللہ کا حکم تجھ سے ادا　ہوتا ہے یا نہیں　روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے کعب ﷺ بن

مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

مالک رضی اللہ　تعالےٰ عنہ سے　کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم　جب　کبھی لڑائی کا

أَرَادَ غَزْوَةً وَرّٰى بِغَيْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ارادہ کرتے تو توریہ کرتے ساتھ غیر اسکے کے ﷺ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے معقل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے

أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

کہ نعمان بن　مقرن نے　کہا میں حاضر　ہوا ساتھ　رسول اللہ　صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ

کے (لڑائی میں) پھر جب آپ شروع دن میں لڑائی نہ کرتے تو لڑائی کو پیچھے کر دیتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا اور ہوا چلتی

وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ

اور مدد اترتی روایت کیا اسے احمد اور　تینوں نے اور　صحیح کہا اسے حاکم نے اور اسکی اصل بخاری میں ہے

وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور روایت ہے صعب بن　جثامہ رضی اللہ عنہ سے　کہا پوچھے　گئے　رسول　اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصِيْبُوْنَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دار حرب والے مشرکین کی بابت جب باہر رات کے وقت چھاپہ مارا جاوے تو مسلمانوں کو پہنچے

مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ

مصیبت یعنی مارے جائیں انکی عورتوں کو اور انکے بال بچوں کو پس آپ نے فرمایا وہ ان ہی میں سے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے

زیادہ اور جو مال غلبہ سے ہاتھ لگے اسکو غنیمت کہتے ہیں اسکا حکم یہ ہے کہ پانچواں حصہ نکالکر باقی مجاہدین میں تقسیم کر دیں پیادہ کو ایک کو سوار کو تین اور مسک الختام میں ہے کہ بعضے فئے اور غنیمت کو ایک ہی ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے سو یہ بات بے دلیل ہے ۱۲ ﷺ کعب بن مالک انصاری خزرجی ہیں عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے انکے بدر میں حاضر ہونے میں اختلاف ہے اور اسکے پیچھے تبوک کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے اور یہی ایک ان تینوں سے ہیں جو پچاس دن تک توبہ کی قبولیت سے پیچھے چھوڑے گئے تھے اور پچاس دن کے بعد ان کی توبہ قبول ہوئی تھی ۱۲ ﷺ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں چالبازی کرنا اور دشمن کو اپنے ارادے سے واقف نہ کرانا جائز ہے چنانچہ توریہ کی روایت میں [illegible] جب [illegible] تو توریہ اس طرح ہوتا ہے کہ ایک جگہ جانے کے لیے [illegible] اور دوسری جگہ کے حالات دریافت کرتے

کی کیفیت لوگوں سے دریافت فرماتے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ آپ اس طرف جانیکا قصد رکھتے ہیں اور یہ جو [illegible] فلاں جگہ جانیکا ارادہ کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے جو آپ کی شان سے بعید ہے ۱۲

سلہ عبداللہ بن عمر بن الخطاب قرشی عدوی ہیں لڑکپن ہی میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ معظمہ میں مشرف باسلام ہوئے اور بدر میں بسبب لڑکپن کے حاضر نہیں ہو سکے اور انکے احد میں حاضر ہونے میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ آپ کا پہلا مشہد خندق ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بدر میں لڑکپن کی وجہ سے آپ کو اجازت نہیں دی گئی اور احد میں اجازت ملی اور یہ بھی مروی ہے کہ احد کے دن بسبب لڑکپن کے آپکو اجازت نہیں ملی اور خندق میں دی گئی آپ اہل ورع اور اہل علم اور اہل زہد میں سے تھے جابر ابن عبداللہ رضہ نے کہا ہم سب کے سب دنیا میں راغب ہوئے دنیا کی طرف مائل ہوئے عمر رضہ اور انکے بیٹے کے سوا میمون بن مہران نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے زیادہ پرہیزگار اور ابن عباس رضہ سے زیادہ عالم کوئی نہیں دیکھا نافع نے کہا ابن عمر رضہ نے اپنی حیات میں ہزار سے زیادہ غلام آزاد کئے آپ شروع وحی سے ایک برس پہلے پیدا ہوئے اور ۷۳ھ ہجری میں عبداللہ بن زبیر کے مقتول ہونے سے تین یا چھ مہینے پیچھے فوت ہوئے تھے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں کفار کی عورتوں اور بچوں کو قتل نہیں کرنا چاہئے شوکانی نے فرمایا ہے کہ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام ہے ۔

رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل تبعه في يوم بدر

رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک مرد کے جو اپنے پیچھے لگا بدر کے دن

ارجع فلن أستعين بمشرك رواه مسلم وعن ابن عمر رضي الله تعالى

لوٹ جا اور فرمایا میں ہرگز مدد نہیں چاہتا مشرک سے روایت کیا اسے مسلم نے ۔ اور روایت ہے ابن عمر سلہ رضی اللہ

عنهما أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم رأى امرأة مقتولة في بعض

عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت قتل کی ہوئی کو اپنی بعض لڑائیوں میں

مغازيه فأنكر قتل النساء والصبيان متفق عليه وعن سمرة رضي

دیکھا تو آپنے برا جانا قتل کرنا عورتوں اور لڑکوں کا سلہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے سمرہ رضی

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اقتلوا

اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مشرکوں کے

شيوخ المشركين واستبقوا شرخهم رواه أبو داود وصححه الترمذي

بوڑھوں کو قتل کرو اور انکے بچوں کو باقی رہنے دو روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے

وعن علي رضي الله تعالى عنه أنهم تبارزوا يوم بدر رواه البخاري

اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ وہ سامنے ہوئے (دشمن کے) بدر کے دن روایت کیا اسے بخاری نے

وأخرجه أبو داود مطولا وعن أبي أيوب رضي الله تعالى عنه قال إنما

اور نقل کیا اسے ابوداؤد نے ساتھ طول کے ۔ اور روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا یہ آیت

أنزلت هذه الآية فينا معشر الأنصار يعني ولا تلقوا بأيديكم

ہمارے انصاریوں کی جماعت کے حق میں اتری ہے مراد رکھتے ہیں ولا تلقوا یعنی نہ ڈالو اپنے ہاتھوں کو

إلى التهلكة قاله ردا على من أنكر على من حمل على صف الروم حتى

طرف ہلاکت کی کہا ابو ایوب نے اسکو واسطے رد کرنے کے اس شخص پر جو برا جانتا اس شخص کو جسنے روم کی صف پر حملہ کیا تھا یہانتک

دخل فيهم رواه الثلاثة وصححه الترمذي وابن حبان والحاكم

کہ وہ داخل ہو گیا ان میں روایت کیا اسے تینوں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے

وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال حرق رسول الله صلى الله عليه و

اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلا دیا

آله وسلم نخل بني النضير وقطع متفق عليه وعن عبادة بن الصامت

بنی نضیر کی کھجوروں کو اور کاٹ ڈالا یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔ اور روایت ہے عبادہ بن صامت

رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا

رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوٹ کے

تغلوا فإن الغلول نار وعار على أصحابه في الدنيا والآخرة رواه

مال میں چوری نہ کرو کیونکہ غنیمت میں چوری کرنی آگ ہے اور عار ہے اسکے چرانے والے پر دنیا اور آخرت میں روایت کیا اسے ۔

در ہدایہ میں ہے کہ عورت بچے ۔ نابینا ۔ اپاہج اور اندھے کو قتل نہ کیا جائے ۔ ان لوگوں کو جنگ میں کوئی حصہ نہیں ۔ ہاں اگر یہ بھی جنگ میں حصہ لیتے ہوں بچے کے سوا جنگ میں مشورہ اور رائے دیتے ہوں یا عورت ملکہ ہو تو پھر انکو قتل کرنا چاہئے تاکہ انکا شر دفع ہو سلہ اور آیت ما قطعتم من لینة او ترکتموها الخ بھی اسمیں اتری ۱۲ ۔

۲۵۳ — سلہ قولہ وعن عبد الرحمن یہ پوری حدیث بخاری اور مسلم میں یوں ہے کہا عبد الرحمن نے تحقیق البتہ میں کھڑا تھا صف جنگ میں دن جنگ بدر کے پس دیکھا میں نے دائیں اپنے اور بائیں اپنے پس ناگہان تھا میں درمیان دو لڑکوں انصار کے کہ نوعمر تھے پس آرزو کی میں نے یہ کہ ہوتا میں درمیان دو شخصوں قوی تر کے اور زیادہ عمر والوں کے ان دو نوجوانوں سے یعنے حقیر جانا انکو شجاعت میں کہ یہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہیں مبادا کہ بھاگ جاویں اور مجھکو بھی معیوب کریں پس چوکا مجھکو ایک نے ان دو نوں میں سے اور کہا اے چچا میرے آیا پہچانتا ہے تو ابوجہل کو کہ وہ کونسا ہے اور کہاں ہے کہا میں نے کہ ہاں جانتا ہوں میں کیا ہے غرض تجکو طرف اُس کی اے بھتیجے میرے کہا خبر دیا گیا ہوں میں یہ کہ تحقیق وہ برا کہتا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سلم کو قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ اگر دیکھوں میں اسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اُسکے سے یہانتک کہ مرے بہت جلد باز ہم میں سے یعنے جسکی موت پہلے آئی ہو گی وہ پہلے مرےگا میں یاد کہا عبد الرحمن نے تعجب کیا میں نے بسبب اس کہنے کے کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رکھتے ہیں کہا

أحمد والنسائي وصححه ابن حبان وعن عوف بن مالك رضي الله

احمد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ

تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قضى بالسلب للقاتل

تعالے عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا مقتول کا سامان دینے کا اسکے قاتل کے لیے

رواه أبو داود وأصله عند مسلم وعن عبد الرحمن بن عوف رضي

روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور اسکی اصل صحیح مسلم میں ہے اور روایت ہے عبد الرحمن سلہ بن عوف رضی

الله تعالى عنه في قصة قتل أبي جهل قال فابتدراه بسيفيهما حتى

اللہ تعالے عنہ سے ابوجہل کے قتل ہونے کے قصہ میں (راوی نے کہا) پھر دونو نے اپنی تلواروں سے جلدی کی یہانتک

قتلاه ثم انصرفا إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فأخبراه فقال

کہ اسکو قتل کر دیا پھر دونوں لوٹ آئے طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا

أيكما قتله هل مسحتما سيفيكما قالا لا قال فنظر فيهما فقال كلاكما

تم میں سے کس نے اسکو قتل کیا ہے کیا تم نے اپنی تلواروں کو ابھی صاف کیا ہے یا نہیں دونو نے کہا نہیں (راوی نے) کہا تو آپ نے انکی طرف

قتله فقضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بسلبه لمعاذ بن عمرو بن

دونوں نے اسکو قتل کیا ہے پس حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکے سامان کا معاذ بن عمرو بن

الجموح متفق عليه وعن مكحول رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله

الجموح کے لیے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے مکحول رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی صلے اللہ

عليه وآله وسلم نصب المنجنيق على أهل الطائف أخرجه أبو داود

علیہ و آلہ وسلم نے کھڑا کیا منجنیق عہ طائف والوں پر روایت کیا اسے ابو داؤد نے

في المراسيل ورجاله ثقات ووصله العقيلي بإسناد ضعيف عن علي

مرسل حدیثوں میں اور اسکے راوی ثقہ ہیں اور اسکو وصل کیا عقیلی نے ضعیف اسناد سے علی رضی اللہ

رضي الله تعالى عنه وعن أنس رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى

تعالے عنہ کی روایت سے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی صلے

الله عليه وآله وسلم دخل مكة وعلى رأسه المغفر فلما نزعه جاءه رجل

اللہ علیہ و آلہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں اور آپکے سر پر خود تھا پھر جب آپنے اسکو اتارا ایک مرد آپ کے پاس آیا

فقال ابن خطل متعلق بأستار الكعبة فقال اقتلوه متفق عليه وعن

اور کہا ابن خطل کعبہ شریف کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے آپنے فرمایا اسکو قتل کر دو یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے

سعيد بن جبير رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

سعید بن جبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

قتل يوم بدر ثلاثة صبرا أخرجه أبو داود في المراسيل ورجاله ثقات

قتل کیا بدر کے دن تین قیدیوں کو بند کرکے روایت کیا اسے ابو داؤد نے مرسل حدیثوں میں اور اسکے راوی ثقہ ہیں۔

عبد الرحمن نے اور چوکا مجھکو دوسرے نے اور کہا واسطے میرے مانند بات پہلے کی پس نہ دیر کی میں نے کہ دیکھا میں نے طرف ابوجہل کی کہ پھرتا ہے لوگوں میں پس کہا میں نے ان دو نو لڑکوں کو کیا نہیں دیکھتے تم اُس شخص کو کہ پھرتا ہے یہ وہ ہے یار تمہارا کہ پوچھتے تھے تم مجھسے حال اُسکا یعنے دیکھو ابوجہل یہ ہے کہا عبد الرحمن نے پس جلدی کی دونوں نے ابوجہل کیطرف ساتھ تلواروں اپنی کے پس مارا اُسکو یہانتک کہ باقی حاشیہ بصفحہ ۲۵۴

عہ قولہ منجنیق نام اُس آلہ کا ہے کہ ساتھ اُسکے پتھر پھینکے جاتے ہیں درمیان جنگ کے واقع میں

تتمہ حاشیہ صفحہ ۲۵۳ قتل کیا اسکو پھر پھرے دونوں طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خبر دی آپ کو اس معاملہ سے پس فرمایا کس نے تم دونوں میں سے قتل کیا اسکو پس فرمایا کیا پونچھ ڈالی ہیں تم نے اپنی تلواریں پس کہا نہیں پس دیکھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرف دونوں کی تلواروں کی پس فرمایا تم دونوں نے قتل کیا اسکو اور حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اسباب ابوجہل کے واسطے معاذ بن عمرو بن جموح کے اور وہ دونوں شخص یعنی قتل کرنے والے ابوجہل کے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے ۱۲

وعن عمران بن حصين رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله
اور روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وآله وسلم فدى رجلين من المسلمين برجل مشرك من المشركين أخرجه
علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑا لیا دو مسلمانوں کو ایک مشرک دیکر مشرکوں سے روایت کیا اسے

الترمذي وصححه وأصله عند مسلم وعن صخر بن العيلة رضي الله
ترمذی نے اور صحیح کہا اسے اور اسکی اصل مسلم میں ہے اور روایت ہے صخر بن عیلہ رضی اللہ

تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال إن القوم إذا أسلموا
تعالے عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قوم اسلام لے آئی

أحرزوا دماءهم وأموالهم أخرجه أبو داود ورجاله موثقون وعن
تو انہوں نے بچا لیا اپنی جانوں اور مالوں کو روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور راوی اسکے ثقہ ہیں۔ اور روایت ہے

جبير بن مطعم رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قال في أسارى بدر لو كان المطعم بن عدي حيا ثم كلمني في هؤلاء
فرمایا حق میں قیدیوں بدر کے اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور کلام کرتا میرے ساتھ حق میں

النتنى لتركتهم له رواه البخاري وعن أبي سعيد الخدري رضي
ان پلیدوں کے تو میں انکو چھوڑ دیتا اسکی خاطر روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی

الله عنه قال أصبنا سبايا أوطاس لهن أزواج فتحرجوا فأنزل الله
اللہ تعالے عنہ سے انہوں نے کہا ہمکو اوطاس کے دن لونڈیاں ہاتھ لگیں جنکے خاوند زندہ تھے تو صحابہ ڈرے انکے ساتھ جماع کرنے کو

والمحصنت من النساء إلا ما ملكت أيمانكم الآية أخرجه مسلم وعن
اور حرام ہیں تم پر شوہر والی عورتیں مگر جنکے تمہارے ہاتھ مالک ہوئے آخر آیت تک روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے

ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال بعث رسول الله صلى الله عليه وآله و
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا بھیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و

سلم سرية وأنا فيهم قبل نجد فغنموا إبلا كثيرة فكانت سهمانهم
سلم نے ایک لشکر کو نجد کی طرف اور میں بھی تھا انہیں میں انہوں نے بہت سے اونٹ لوٹے تو ہر ایک کے حصہ

اثني عشر بعيرا ونفلوا بعيرا بعيرا متفق عليه وعنه قال قسم
میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام دیے گئے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور انہی سے روایت ہے کہ بانٹ دیے

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم خيبر للفرس سهمين وللراجل
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک

سهما متفق عليه واللفظ للبخاري ولأبي داود أسهم لرجل ولفرسه
حصہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے اور ابو داؤد میں (یوں) ہے کہ حصے دیے آپ نے آدمی اور اسکے گھوڑے کو

سلہ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں سے سوار کو تین حصے ملینگے دو حصے اسکے گھوڑے کیلیے اور ایک حصہ اسکیلیے اور پیادے کو ایک حصہ ملیگا اور حضرت عمر اور علی اور ابو موسی اشعری اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ سوار کو دو حصے دئے جائینگے ایک حصہ اسکا اور ایک اس کے گھوڑے کا اور پیادے کو ایک حصہ دیا جائیگا۔ حجت جمہور کی ابوداؤد کی روایت ہے [illegible] صاف طور پر بیان ہے کہ آپ نے سوار آدمی کو تین حصے [illegible] اسے دو حصے اسکے گھوڑے کے [illegible] دیتا ہے پس اسکے لیے اگر دو حصے دیے [illegible] خدمت [illegible] کے عوض میں مناسب ہیں ۱۲

۲۵۵ سلہ قولہ نفل الربع یعنے اگر اٹھتی ایک جماعت لشکر میں سے بیچ ابتداء غزوہ کے اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنوں کے پہلے پہنچے لشکر کے دیتے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو چوتھائی مال غنیمت سے اور شریک کرتے انکو ساتھ تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت نکل کے بیچ جنگ دشمنوں کے مشغول ہوتی تو دیتے انکو تہائی غنیمت میں سے اور باقی میں انکو ساتھ تمام لشکر کے شریک کرتے اسلیے کہ قیام انکا جنگ میں اور مشقت و خطرہ وقت پھرنے کے زیادہ ہے کیونکہ ابتدا میں لشکر آتا ہے اور مدد کرتا ہی بخلاف پھرنے کے کہ سب پھرتے ہیں اس وقت میں جنگ کرنی مشکل تر اور سخت ہے اور حصہ سے زیادہ دینا بسبب مشقت و سعی کے ہے قتال ہیز ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غازیوں کے لیے جائز ہے کہ جب تک وہ دار الحرب میں ہوں تو مال غنیمت میں سے بقدر ضرورت کھانا کھا سکتے ہیں۔ اور اس مسئلہ میں تمام علما کا اتفاق ہے اور اسیطرح مال غنیمت مشترکہ میں سے جانوروں کو چارہ ڈالنا بھی جائز ہے بادشاہ کی اجازت ملے یا نہ بہر صورت بقدر ضرورت کھانا کھانا اور جانوروں کو چارہ کھلانا جائز ہے ۱۲

ثَلٰثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ وَسَهْمًا لَهٗ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

تین حصے دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا۔ اور روایت ہے معن بن یزید سے کہا بیشک سنا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ نہیں ہے انعام مگر خمس کے

الْخُمُسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الطَّحَاوِيُّ وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ

بعد روایت کیا اسے احمد اور ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسے طحاوی نے اور روایت ہے حبیب بن

مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

مسلمہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا میں حاضر ہوا ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

اٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَ

آلہ وسلم کے آپ نے سلہ انعام دی چوتھائی لڑائی کے شروع میں اور تہائی لوٹنے کے وقت میں روایت کیا اسے ابوداؤد نے

صَحَّحَهُ ابْنُ الْجَارُوْدِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور صحیح کہا اسے ابن الجارود اور ابن حبان اور حاکم نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے

عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ

عنہما سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انعام دیتے بعض آدمیوں کو لشکر سے جنکو دشمن

مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ

کے مقابلہ میں بھیجتے خاص انہیں کو عام لشکر کے حصہ کے سوا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور انہی سے روایت ہے

قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہا کہ ہمکو لڑائیوں میں شہد اور انگور ملتا تو ہم کھالیتے سلہ اور نہ اٹھاتے اسکو روایت کیا اسے بخاری نے

وَلِأَبِيْ دَاوُدَ فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ عَبْدِ

اور ابوداؤد میں ہے کہ ان سے خمس بھی نہ لیا جاتا اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور روایت ہے عبد اللہ

اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ

بن ابی اوفے رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا ہم کو خیبر کے دن طعام ملا تو آدمی

الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ

آتا تھا اور لیتا اس (طعام) سے اسقدر کہ کفایت کرتا اسکو در لوٹ جاتا تھا روایت کیا اسے ابوداؤد نے

وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْجَارُوْدِ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور صحیح کہا اسے ابن الجارود اور حاکم نے اور روایت ہے رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص ایمان رکھتا ہے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا أَعْجَفَهَا

اللہ تعالے اور آخرت پر وہ نہ سوار ہووے اس چارپائے پر جو مسلمانوں کی لوٹ سے ہے یہاں تک کہ جب دبلا ہو جاوے

سلہ اس حدیث سے بھی بقدر ضرورت کھانا لے لینے کی اجازت معلوم ہوتی ہے اور ضرورت کے وقت مال غنیمت کے اوزار اور جانور بھی تقسیم کرنے سے پہلے استعمال کرنے جائز ہیں اور اس مسئلہ میں کسی اہل علم کا اختلاف معلوم نہیں سبھی سب متفق معلوم ہوتے ہیں لیکن ضرورت پوری ہو جانے یعنے لڑائی کے ختم ہونے کے بعد انکو مال غنیمت میں واپس کر دینا واجب اور ضروری ہے۔ اور کپڑوں اور اس قسم کے دوسرے سامان کو استعمال کرنا جائز نہیں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ شدت ضرورت کے وقت ان کو استعمال کرنا بھی جائز ہے ۱۲

رَدَّهَا فِيهِ وَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ

تو اسکو پھیر دیوے اسی میں اور نہ پہنے کپڑا مسلمانوں کی غنیمت سے یہانتک کہ جب پرانا ہو جاوے تو اسکو اسی میں رکھدے

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرِجَالُهُ لَا بَأْسَ بِهِمْ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ

روایت کیا اسکو ابوداؤد اور دارمی نے اور اسکے راویوں سے کوئی ضعف نہیں سب اچھے ہیں اور | روایت ہے ابی عبیدہ سلہ

ابْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

ابن الجراح رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَ

آلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پناہ دے سکتا ہے مسلمانوں پر بعض انکا روایت کیا اسے ابن ابی شیبہ اور احمد نے اور

فِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ وَلِلطَّيَالِسِيِّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُجِيرُ عَلَى

اسکی اسناد میں ضعف ہے اور طیالسی کے نزدیک عمرو بن العاص کی روایت سے زیادہ ہے کہ سلہ پناہ دے سکتا ہے

الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ وَفِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں پر انکا ادنے | اور صحیحین میں علی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک

وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ زَادَ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ

ہے انکا ادنے ساتھ اسکے کوشش کر سکتا ہے | ابن ماجہ نے دوسرے طریق سے زیادہ کیا اور ان پر ادنے ان کا | پناہ دے

وَفِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ هَانِئٍ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ

سکتا ہے اور صحیحین میں ام ہانی کی روایت سے ہے | ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی۔ اور روایت ہے عمر رضی

اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ

اللہ تعالے عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ ضرور نکالدونگا میں

الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ إِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

یہود اور نصارے کو عرب کے جزیرہ سے یہانتک کہ نہ چھوڑوں گا کوئی سوا مسلمان کے | روایت کیا اسے مسلم نے - اور

عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ

اسی سے روایت ہے کہا بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالے نے دیئے اپنے رسول کو اور مسلمانوں نے

عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ان پر چڑھائی نہیں کی | گھوڑوں اور اونٹوں کیساتھ ایسے مال خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ

تھے آپ خرچ کرتے تھے اور اہل اپنے کے خرچ ایک سال کا اور جو بچ رہتا کرتے اسکو چوپاؤں اور ہتھیار کی (خرید) میں

عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

واسطے سامان بنانے کے بیچ راہ خدا غالب و بزرگ کے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے معاذ رضی اللہ تعالے عنہ سے

قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا

انہوں نے کہا ہمنے خیبر کی لڑائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو کر کی تو ہم کو اس لڑائی میں بکریاں ملیں

سلہ ابو عبیدہ بن الجراح یہ عامر بن عبداللہ بن جراح فہری قرشی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یہی اوس امت کے امین ہیں عثمان بن مظعون کے ساتھ مشرف باسلام ہوئے اور دو دفعہ ہجرت کی ایک دفعہ حبشہ کیطرف اور وہاں سے مدینہ کیطرف اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب مشاہد میں حاضر ہوئے احد کے دن بھی ثابت رہے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک سے دو کنڈے بیر جو آپکے چہرے مبارک میں دھنس گئی تھیں نکالے تو آپ کے دو دانت مبارک نکل آئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ طویل معرق الوجہ خفیف اللحیہ تھے طاعون عمواس میں شہر اردن میں سلہ ہجری میں انتقال فرمایا اور وہیں دفن کئے گئے اور معاذ بن جبل نے جنازہ پڑھا اور آپکی عمر ۵۸ برس کی تھی ۱۲ سلہ یجیر الخ یعنے اگر ایک مسلمان کسی کو امان دے تو سب مسلمانوں کو امان دینا چاہیے بیہوشی نہ ڈالیں ایک کچھ کہے اور دوسرا کچھ ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیرہ عرب سے یہودیوں اور عیسائیوں اور مجوسیوں کو نکالدینا ضروری ہے۔ ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت تین امور کے متعلق وصیت فرمائی انہیں ایک یہ حکم تھا اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب یعنے اہل شرک کو جزیرہ عرب سے نکالدو خواہ وہ یہودی ہوں یا عیسائی۔ مجوسی ہوں یا بت پرست۔ الغرض ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کا اہم اور ضروری فرض ہے کہ وہ اس ارض مقدس کو ناپاک لوگوں کے وجود سے پاک رکھیں اور انکے تسلط اور قبضے سے اسکو بچائیں ۱۲۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عہد اگرچہ کافر کے ساتھ ہو اُس کی حفاظت اور پورا کرنا ضروری ہے اور قاصدوں کو قید کرنا جائز نہیں بلکہ انکو امان کے ساتھ واپس کر دینا ضروری ہے۔ اس حدیث کے راوی ابو رافع صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کیطرف سے قاصد ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے وہ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی حق تعالے نے دین حق کیطرف مجھے ہدایت فرمائی پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اب کفار کے پاس ہرگز واپس نہیں جاؤنگا اسپر آپ نے فرمایا کہ میں قاصدوں کو نہیں روکتا تم ایک دفعہ چلے جاؤ۔ اور اگر تمہارے دل میں دین اسلام کی سچی محبت ہے تو کافروں کے پاس سے واپس آ کر مسلمان ہو جانا پس وہ واپس چلے گئے اور دوبارہ آ کر مسلمان ہوئے ۱۲ منہ

فقسم فينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم طائفة وجعل بقيتها في

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں بانٹ دیا کچھ اور باقی کو غنیمت میں شامل

المغنم رواه ابو داود ورجاله لا بأس بهم وعن ابي رافع رضي الله عنه

کیا روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور اسکے راویوں میں کچھ ضعف نہیں۔ اور روایت ہے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اني لا اخيس بالعهد ولا

کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں عہد نہیں توڑتا اور

احبس الرسل رواه ابو داود والنسائي وصححه ابن حبان وعن ابي

قید نہیں کرتا قاصدوں کو روایت کیا اسے ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے ابو

هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال

ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ايما قرية اتيتموها فاقمتم فيها فسهمكم فيها وايما قرية عصت الله و

جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھیرے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے نافرمانی کی اللہ اور

رسوله فان خمسها لله ولرسوله ثم هي لكم رواه مسلم

اُسکے رسول کی یعنے لڑائی کی تو پانچواں حصہ اُسکا اللہ اور اسکے رسول کا ہے اور باقی چار حصے تمہارے ہیں روایت کیا اسے مسلم نے

باب الجزية والهدنة

جزیہ اور صلح ف۲ کا بیان۔

عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه

روایت ہے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ

وآله وسلم اخذها يعني الجزية من مجوس هجر رواه البخاري وله طريق

وآلہ وسلم نے ہجر (ایک شہر کا نام ہے) کے مجوس سے جزیہ لیا روایت کیا اسے بخاری نے اور

في الموطأ فيها انقطاع وعن عاصم بن عمر عن انس وعن عثمان

موطا میں ایک طریق سے ہے (لیکن) اسمیں انقطاع ہے اور روایت ہے عاصم بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں انس رض اور عثمان

ابن ابي سليمان ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم بعث خالد بن الوليد

ابن ابی سلیمان رض سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا خالد بن ولید کو

الى اكيدر دومة الجندل فاخذوه فاتوا به فحقن له دمه وصالحه

طرف اکیدر دومۃ الجندل کی اور وہ اُسکو پکڑ لائے تو آپ نے خون معاف کر دیا اور اس سے

على الجزية رواه ابو داود وعن معاذ بن جبل رضي الله تعالى

جزیہ پر صلح کی روایت کیا اسے ابوداؤد نے۔ اور روایت ہے ف۳ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے

عنه قال بعثني النبي صلى الله عليه وآله وسلم الى اليمن

عنہ سے کہا مجھکو بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف

ف۲ قولہ الہدنۃ یعنے ہدنہ کے معنے ترک اہل حرب کا مدت معلومہ تک واسطے مصلحت کے ہے ۱۲ مسک

ف۳ معاذ بن جبل کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے انصاری خزرجی ہیں اور یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے اور بدر کے پیچھے سب [illegible] آپ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجا آپ سے عمر اور ابن عباس رض اور ابن عمر رض اور انکے سوا اور بہت لوگ روایت کرتے ہیں [illegible] بعض کے نزدیک مسلمان ہوئے حضرت عمر رض نے انکو ابو عبیدہ بن الجراح کے بعد شام پر تحصیلدار کیا تو اسی سال طاعون عمواس میں سنہ ۱۸ ہجری میں انتقال فرمایا [illegible] برس کی تھی واللہ اعلم ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار سے جزیہ ہر سال ہر جوان آدمی سے ایک دینار لیا جائیگا خواہ غنی ہو یا فقیر امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ کا بھی مذہب ہے اور بعض علما فرماتے ہیں کہ جزیہ کی کوئی مقدار نہیں بلکہ امام وقت کی رائے پر موقوف ہے حنفیہ ۲۵۸

وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرِيًّا أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ

اور مجھکو حکم دیا کہ لوں میں ہر بالغ سے ایک دینار یا برابر اسکے معافری کپڑا سلہ روایت کیا اسے تینوں نے

وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے اور روایت ہے عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى أَخْرَجَهُ الدَّارَ

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اسلام غالب رہے گا اور مغلوب نہ ہوگا روایت کیا اسے دار

قُطْنِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

قطنی نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہود اور نصارے کو پہلے سلام مت کہو اور جب تم کسی کو اُن میں سے راستے میں ملو

فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

تو اسکو تنگ کرو تنگ راستہ کی طرف روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے مسور بن مخرمہ رض

وَمَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ

اور مروان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ کے سال نکلے پھر پوری

الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَفِيهِ هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سُهَيْلَ

حدیث بیان کی اور اسمیں یہ بھی ہے کہ یہ وہ چیز ہے جسپر محمد بن عبد اللہ نے سہیل

ابْنَ عَمْرٍو عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِ النَّاسُ وَيَكُفُّ بَعْضُهُمْ

بن عمرو سے صلح کی اوپر دس سال لڑائی موقوف رہنے کے تاکہ لوگ اسمیں امن پاویں اور باز رہے گا بعض انکا

عَنْ بَعْضٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ وَأَخْرَجَ مُسْلِمٌ بَعْضَهُ مِنْ

بعض سے روایت کیا اسے ابو داود نے اور اصل اسکی بخاری میں ہے اور روایت کیا مسلم نے اسکے بعض کو انس کی

حَدِيثِ أَنَسٍ وَفِيهِ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا

حدیث سے اور اسمیں یہ بھی ہے کہ جو شخص تم میں سے ہماری طرف آئیگا ہم اسکو واپس نہ دینگے اور جو ہماری طرف سے تمہاری

رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا أَتَكْتُبُ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ

طرف آئیگا تم اسکو واپس کر دوگے ہماری طرف تو لوگوں نے کہا کیا آپ یہ لکھتے ہیں یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا ہاں بیشک جو شخص ہماری

مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ فَسَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا

طرف سے ان کی طرف گیا تو اسکو اللہ تعالے نے دور کیا اور جو ہماری طرف ان میں سے آیا تو اللہ تعالے اسکے لیے کشادگی اور راستہ کر دیگا۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

[illegible]

قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ

[illegible]

سلہ انس بن مالک بن النضر انکی کنیت ابو حمزہ ہے خزرجی ہیں اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو اس وقت انکی عمر دس سال کی تھی اور حضرت عمر رض کی خلافت میں بصرہ میں لوگوں کو تعلیم حدیث کے لیے ... اور ۹۱ ہجری یا ۹۳ ہجری میں انتقال فرمایا اور آپ کی عمر ایک سو ... [illegible]

اور شاہ وقت صاحب [illegible] حنفیہ کے نزدیک غنی سے سال میں ۴۸ درہم مہینے میں چار درہم متوسط الحال سے سال میں چوبیس درہم ہر ماہ میں دو درہم اور فقیر سے سال میں بارہ درہم ہر ماہ میں ایک درہم جزیہ لیا جائیگا ہدایہ میں کہا ہے کہ ہمارا مذہب حضرت عمر رض حضرت عثمان رض اور حضرت علی رض سے منقول ہے اور مہاجرین اور انصار میں سے کسی نے اسکا انکار نہیں کیا

ے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھوڑوں کو دوڑانا اور اس طرح آپس میں بازی لگانا کہ کون آگے بڑھتا ہے اور آگے بڑھنے والے کو بادشاہ کیطرف سے کچھ انعام پانا جائز ہے۔ اور یہ عبث اور لہو میں داخل نہیں بلکہ ایک عمدہ ریاضت ہے جو لڑائی میں تحصیل مقاصد کا ذریعہ اور جہاد کے لیے معاون اور مفید ہے اور موقع کے موافق مستحب اور مباح ہے ۱۲ ے سبق سے وہ مال مراد ہے جو مسابقت میں آگے بڑھنے والے کے واسطے مقرر کیا جائے پس اگر یہ مال بادشاہ کیطرف سے یا دونوں بازی کرنیوالوں اور اونٹ گھوڑے دوڑانے والوں کے علاوہ کسی اور شخص کی طرف سے مقرر ہو کہ تم دونوں میں سے جو آگے بڑھیگا اسکو اسقدر انعام ملیگا یا ایک کی طرف سے اسطرح مقرر ہو کہ وہ دوسرے سے کہدے کہ اگر تم آگے بڑھ گئے تو میں تمہیں اسقدر مال دیدونگا اور اگر میں آگے بڑھ گیا تو میں تم سے کچھ نہیں لونگا تو یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور اگر دونوں کی طرف سے یہ شرط ہو کہ ہم میں جو شخص آگے بڑھ جائے دوسرا شخص اسکو اسقدر مال دینے کا ذمہ دار ہوگا تو یہ صورت ناجائز ہے کیونکہ قمار یعنی جوا بازی میں داخل ہے قمار کے متعلق [illegible]

۲۵۹

مسیرۃ اربعین عاماً اخرجہ البخاری
پائی جاتی ہے روایت کیا ہے بخاری نے

باب السبق والرمی
گھوڑ دوڑ اور تیر چلانے کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سابق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا دوڑائے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بالخیل التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدھا ثنیۃ الوداع وسابق
وہ گھوڑے جو تیار کیے گئے تھے حفیاء سے اور تھی نہایت انکی ثنیۃ الوداع اور دوڑائے

بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وکان ابن عمر
وہ گھوڑے جو تیار نہیں کیے گئے تھے ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک اور ابن عمر ان لوگوں میں تھے

فیمن سابق متفق علیہ وزاد البخاری قال سفیان من الحفیاء الی
جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور زیادہ کیا بخاری نے (اس عبارت کو) سفیان نے کہا حفیاء سے

ثنیۃ الوداع خمسۃ امیال او ستۃ ومن الثنیۃ الی مسجد بنی زریق
ثنیۃ الوداع تک پانچ یا چھ میل ہیں اور ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک ایک

میل وعنہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سابق بین
میل ہے اور روایت ہے انہی سے (خدا ان سے راضی ہو) کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوڑ کی درمیان

الخیل وفضل القرح فی الغایۃ رواہ احمد وابو داود وصححہ ابن حبان
گھوڑوں کے اور فضیلت دی گھوڑوں کے ... زیادہ مسافت مقرر کی روایت کیا ہے احمد اور ابوداود نے اور صحیح کہا ہے ابن حبان نے

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم لا سبق الا فی خف او نصل او حافر رواہ احمد
علیہ وآلہ وسلم نے بازی نہیں ہے مگر اونٹ یا تیر یا گھوڑے میں روایت کیا ہے احمد

والثلاثۃ وصححہ ابن حبان وعنہ رضی اللہ عنہ عن النبی
اور تینوں نے اور صحیح کہا ہے ابن حبان نے۔ اور انہی سے روایت ہے (خدا ان سے راضی ہو) وہ روایت کرتے ہیں نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من ادخل فرسا بین فرسین وھو لا یامن
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا جس نے داخل کیا گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان حالانکہ وہ بے خوف نہیں ہے کہ آگے

ان یسبق فلا باس بہ وان امن فھو قمار رواہ احمد وابو داود
[illegible]

اسنادہ ضعیف وعن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت
اسکی سند ضعیف ہے اور روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا سنا میں نے

تو یہ قمار ہے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
کا یہی مذہب ہے اور بعض فقہاء نے بعض ایسی چیزوں کو جو جہاد کیلئے ... [illegible]
ہے اور ... [illegible]

سله ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام و ولدیت میں بڑا اختلاف ہے اور بہت مشہور قول یہ ہے کہ آپ کا نام جاہلیت میں عبد الشمس بن صخر تھا اور اسلام میں عبداللہ یا عبدالرحمن اور دوس قبیلہ سے تھے

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وهو على المنبر يقول وأعدوا لهم

ما استطعتم من قوة الآية ألا إن القوة الرمي ألا إن القوة الرمي ألا

إن القوة الرمي رواه مسلم

كتاب الأطعمة

کھانے کی چیزوں کے بیان میں

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

قال كل ذي ناب من السباع فأكله حرام رواه مسلم وأخرجه

من حديث ابن عباس بلفظ نهى وزاد وكل ذي مخلب من الطير و

عن جابر رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر الأهلية وأذن في لحوم الخيل متفق عليه

وفي لفظ البخاري ورخص وعن ابن أبي أوفى رضي الله تعالى عنه

قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سبع غزوات

نأكل الجراد متفق عليه وعن أنس رضي الله تعالى عنه في قصة الأرنب

قال فذبحها فبعث بوركها إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقبله

متفق عليه وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال نهى رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم عن قتل أربع من الدواب النملة والنحلة

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھوڑا حلال ہے

س اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرگوش حلال ہے ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گفتار حلال ہے یہ امام شافعی رح اور امام احمد رح کا یہی مذہب ہے اور جمہور علما اور حنفیہ اسکو حرام کہتے ہیں اور وہ مسلم کی روایت سے استدلال کرتے ہیں جو اسی باب کے شروع میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے ۱۲ سلہ جب ابن عمر نے سنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو خبیث فرمایا ہے تو کہنے لگے اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تو بس یہ خبیث ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قنفذ (خارپشت) جسکو ہند میں ساہی اور پنجابی سیہی کہتے ہیں حرام ہے اور پنجاب اور مصر میں سیہی ایک قسم ہے جو چوہے کے برابر ہوتی ہے اور جب سیر کوئی حملہ کرے یا اسکو چھیڑے تو وہ سمٹ کر ایک گیند کی شکل میں ہو جاتی ہے اور اسکا منہ اور ٹانگیں کوئی چیز نظر نہیں آتی صرف کانٹوں کی ایک گیند دکھائی دیتی ہے ۱۲ سلہ ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری ہیں یہ بھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاہ سواروں میں سے ہیں ۵۴ ہجری میں انتقال فرمایا اور کہا بعض نے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت میں کوفہ میں فوت ہوئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ أَبِي

اور ہدہد سے روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے ۔ اور روایت ہے ابن ابی

عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ صَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ

عمار سے کہ میں نے جابر کو کہا کیا گفتار شکار ہے کہا ہاں میں نے کہا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ الْبُخَارِيُّ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہا ہاں روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے بخاری

وَابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُنْفُذِ فَقَالَ

اور ابن حبان نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ قنفذ سے پوچھے گئے تو

قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الْآيَةَ فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا

انہوں نے یہ آیت قل لا اجد فیما اوحی الی محرما آخر تک پڑھی تو ایک شیخ نے جو انکے نزدیک تھا کہا سنا میں نے ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اسکا

فَقَالَ إِنَّهَا خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ

ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا وہ پلیدوں میں سے ایک پلید ہے روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد نے اور اسکی اسناد

ضَعِيفٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ضعیف ہے ۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان جانوروں کے کھانے سے اور انکے دودھ پینے سے جو غلاظت کھاتے ہیں روایت کیا اسے چاروں نے سوا نسائی کے

وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي قِصَّةِ الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ فَأَكَلَ

اور حسن کہا اسے ترمذی نے اور روایت ہے ابو قتادہ سے جنگلی گدھے کے قصے میں سو رسول اللہ صلے اللہ

مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

علیہ وآلہ وسلم نے اسے کھایا یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔ اور روایت ہے اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا

تعالے عنہما سے انہوں نے کہا ذبح کیا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا

فَأَكَلْنَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أُكِلَ الضَّبُّ

ذبح کیا اور کھایا اسکو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کھائی گئی گوہ

عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ

دسترخوان پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔ اور روایت ہے عبد

الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِيِّ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

الرحمن بن عثمان قرشی سے کہ ایک طبیب نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

سب مشاہد میں حاضر ہوئے اور ان کی عمر ستر سال کی تھی [illegible] اور نام مشہور [illegible]
[illegible] ہے ۱

ف نووی نے کہا شکار کی بابت میں علماء کا اختلاف ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے تو مباح ہے اور جو بے ضرورت کھیل کے طور پر کرے تو مکروہ ہے مالک کے نزدیک اور لیث ؒ اور عبدالملک کے نزدیک مباح ہے بشرطیکہ ذبح کرنے کی اور منفعت لینے کی نیت ہو اور جو نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا۔ ۱۲

عَنْ اِلصَّغْرَةِ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ فَنَهٰى عَنْ قَتْلِهَا اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

مینڈک کے مارنے سے کہ اسکو دوا میں ڈالے تو آپ نے منع فرمایا اسکے مارنے سے روایت کیا اسے احمد نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے

بَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

شکار اور ذبح کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اِنْتَقَصَ مِنْ

علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کتا پالے مویشی اور شکار اور زراعت کے کتے کے سوا اسکے اجر سے

اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہر دن ایک قیراط کم ہوتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے عدی بن حاتم رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ

جب تو اپنے کتے کو شکار پر چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر تجھ پر بند رکھے اور تو نے اسکو زندہ پایا تو اسکو ذبح کرلے اور اگر

اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قَتَلَ

مرا ہوا پاوے اور اس نے اسمیں سے کچھ نہ کھایا ہو تو اسکو کھالے اور اگر تو اپنے کتے کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو پاوے اور شکار مرچکا ہو

فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ اَيُّهُمَا قَتَلَهٗ وَاِنْ رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ

تو اسکو مت کھا اسلیے کہ تو نہیں جانتا کہ کس نے ان دونوں میں سے اسکو قتل کیا ہے اور اگر تو تیر چلاوے تو یاد کر نام اللہ کا

فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ

پھر اگر شکار تجھ سے ایک دن غائب رہے اور تو اسمیں سوا اپنے تیر کے نشان کے اور کچھ نہ پاوے تو کھالے اگر چاہے اور اگر

وَجَدْتَهٗ غَرِيْقًا فِی الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعَنْ

اسکو پانی میں ڈوبا ہوا پاوے تو مت کھا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ عبارت مسلم کی ہے اور روایت ہے

عَدِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

عدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا میں نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِنْ اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ

معراض کے شکار سے تو آپ نے فرمایا جب مارے تو اسکی تیزی سے تو کھا اور اگر مارے تو ساتھ چوڑائی اسکی کے اور وہ

فَقُتِلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ

مارا گیا ہو تو چوٹ سے مرا ہے تو نہ کھا روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے ابی ثعلبہ رضی

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ

اللہ تعالٰی عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب تو اپنا تیر

بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

چلاوے اور شکار تجھ سے غائب ہو گیا پھر تو نے پالیا تو اسکو کھالے جب تک بدبودار نہ ہو روایت کیا اسے مسلم نے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان تین مواقع کے سوا حدیث میں شکاریوں کتوں کو پالنا اور انکو گھروں میں رکھنا ممنوع اور ناجائز ہے اس بات میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ ممانعت حرمت کیلیے ہے یا کراہت کیلیے بعض اول کے قائل ہیں اور بعض ثانی کیطرف گئے ہیں ۱۲

ف یعنے جس طرح جانور کے ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے اسیطرح شکار کے پیچھے کتا چھوڑنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا بھی ضروری ہے کہ یہ ذبح کے قائم مقام ہے پس اگر کتا خودبخود چلا جائے اور شکار کو زخمی کرکے مار ڈالے یا کوئی شخص کتا چھوڑنے کے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو جمہور علماء کے نزدیک یہ حرام ہے ہاں اگر جانور کو زندہ پالے اور پھر بسم اللہ پڑھکر اسکو ذبح کرے تو یہ جائز اور حلال ہے ۱۲

ف یعنے اگر کتا تین دفعہ شکار مار کر اس سے کچھ نہ کھائے تو یہ اسکے تعلیم یافتہ ہونے کی نشانی ہے اور اسکا شکار حلال ہے۔ اور اگر شکار مار کر خود اس سے کھالیوے تو یہ غیر معلم ہے اور اسکا شکار حلال نہیں ہاں اگر زندہ پایا جائے اور اسکو ذبح کرلیا جائے تو درست ہے ۱۲ ف یعنے جو قرآن مجید میں والمنخنقۃ والموقوذۃ ہے یہ بھی اسی موقوذۃ کی ایک قسم ہے ۱۲

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب ذبح ان لوگوں میں سے ہو جنکا ذبح کھانا حلال ہے جیسے مسلمان یا اہل کتاب تو پھر
۷۶۳ شبہ کرنا کہ نہ معلوم اس نے بسم اللہ پڑھکر ذبح کیا ہے یا نہ اسکا کچھ اعتبار نہیں کیونکہ ظاہر حال سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بسم اللہ پڑھکر ذبح کیا ہوگا اسی واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے کا نام لیکر کھا لو اور اس قسم کے شبہات نکرو اور اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ اگر انھوں نے بسم اللہ کو نہیں پڑھا تو تم بسم اللہ کرکے کھا لو کہ بسم اللہ اس کے قائم مقام ہو جاوے گی

سلہ خذف کنکر مارنا یا گوٹی اور چیز ان کی مانند دو انگلیوں کے بیچ رکھکر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں رکھکر پوری حدیث یوں ہے کہ عبد اللہ بن مغفل نے اپنے یاروں میں سے کسی کو خذف کرتے ہوئے دیکھا عبد اللہ نے اسے کہا خذف مت کر اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے کیونکہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے پھر عبد اللہ نے اسکو پھر خذف کرتے ہوئے دیکھا کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکروہ رکھتے تھے [illegible] میں تجھ سے بات نہ کرونگا

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ ایک قوم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمًا يَاْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ اَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وآلہ وسلم سے عرض کی کہ ایک قوم ہمارے پاس گوشت لاتی ہے ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اللہ کا نام اس پر لیا ہے
اَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهِ اَنْتُمْ وَكُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَبْدِ
یا نہیں تو آپ نے فرمایا تم اللہ کا نام اس پر لو اور اسکو کھا لو روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے عبد اللہ
اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
بن مغفل رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهَا لَا تُصِيْدُ صَيْدًا وَّلَا تَنْكَاُ عَدُوًّا
وآلہ وسلم نے چھوٹے چھوٹے کنکر مارنے سے منع کیا اور فرمایا کہ اس سے شکار نہیں ہوتا اور نہ دشمن مرتا ہے
وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي اللَّفْظِ لِمُسْلِمٍ وَعَنِ
لیکن کبھی دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور روایت ہے
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ
ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
نہ بناؤ کسی جانور کو نشانہ روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے کعب بن مالک
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ ایک عورت نے بکری کو پتھر سے ذبح کیا تو سوال کیا گیا نبی صلے اللہ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ بِاَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ رَافِعِ
علیہ وآلہ وسلم سے اسکے بابت تو آپ نے اسکے کھانیکا حکم دیا روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت ہے رافع
ابْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
ابن خدیج رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ
کہ آپ نے فرمایا جو چیز خون بہاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے اس پر تو کھا سوا دانت اور ناخون کے
اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ
دانت تو ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِّنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ شَدَّادِ
علیہ وآلہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے شداد بن

سلہ [illegible]

ف ذبیحہ کو آرام دینے سے یہ مطلب ہے کہ ایک تو چھری کو تیز کرے دوسرے جلدی کے ساتھ چھری چلاوے ... اور حلق کے ساتھ ... احسان ذبح کا بیان ہے اور احسان ذبح میں یہ بھی داخل ہے کہ چھری کو جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور ایک جانور کو ... جانور کے سامنے ذبح نہ کرے

ابن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا

القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته

رواہ مسلم وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکاۃ الجنین ذکاۃ امہ رواہ احمد

وصححہ ابن حبان وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال المسلم یکفیہ اسمہ فان نسی ان یسمی

حین یذبح فلیسم ثم لیاکل اخرجہ الدارقطنی وفی اسنادہ محمد

ابن یزید بن سنان وھو صدوق ضعیف الحفظ واخرجہ عبد

الرزاق باسناد صحیح الی ابن عباس موقوفا ولہ شاھد عند ابی داود

فی مراسیلہ بلفظ ذبیحۃ المسلم حلال ذکر اسم اللہ علیہ ام لم یذکر

ورجالہ ثقات

اور راوی اسکے معتبر ہیں

باب الاضاحی

قربانیوں کا بیان

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کان یضحی بکبشین املحین اقرنین ویسمی ویکبر ویضع رجلہ

ف ... جانور کے سامنے ذبح کرنے ... ذبح کرنا ... آنکھوں سے ... اگر ایک جانور ذبح کیا ... پیٹ میں سے مردہ بچہ نکلے تو بعض علما کے نزدیک اسکا کھانا درست ہے چنانچہ امام شافعیؒ امام احمدؒ سفیان ثوریؒ حسنؒ ابن زیاد۔ ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا یہی مذہب ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک اگر اسکے بدن پر بال نکل آئے ہیں اور اسکی خلقت پوری ہو چکی ہے تو اسکا کھانا درست ہے واللہ اعلم۔ اور حنفیہ کہتے ہیں اگر بچہ مردہ نکلے تو وہ حرام ہے۔ اور اگر زندہ نکلے تو سب علما کا اتفاق ہے ... ذبح کر لیا جاوے ...

۲۶۵ ــــ نووی نے کہا اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کروٹ پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو اور چھری داہنے ہاتھ میں لیوے اور بائیں ہاتھ سے اسکا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک آدمی اور اسکے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ بھیڑ بکری میں سے ایک جانور صرف ایک آدمی کی طرف سے کافی ہے البتہ گائے بھینس اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے ۱ ــــ

عَلَى صِفَاحِهِمَا وَفِي لَفْظٍ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَفِي لَفْظٍ سَمِينَيْنِ وَلِأَبِي عَوَانَةَ

پاؤں رکھتے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ذبح کیا دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ موٹے تھے اور ابو عوانہ کی

فِي صَحِيحِهِ ثَمِينَيْنِ بِالْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ السِّينِ وَفِي لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ وَيَقُولُ بِسْمِ

صحیح میں ثمینین ہے ثاء مثلثہ سے بجائے سین کے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے اور بسم اللہ

اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ

اور اللہ اکبر کہتے اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ہے کہ آپ نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگدار لانے کا

يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ اشْحَذِي

جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں پھر لایا گیا ایسا ہی تاکہ قربانی کریں پھر فرمایا تیز کر چھری

الْمُدْيَةَ ثُمَّ أَخَذَهَا فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ

انہوں نے تیز کر لی پھر آپ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا اسکو لٹایا پھر اسکو ذبح کیا پھر کہا بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمد کی طرف سے

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ

کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو طاقت ہو

وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

اور قربانی ذبح نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے روایت کیا اسے احمد اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے

وَلَكِنْ رَجَّحَ الْأَئِمَّةُ غَيْرُهُ وَقْفَهُ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

لیکن حاکم کے سوا اور ائمہ نے اسکے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے ۔ اور روایت ہے جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى

عنہ سے انہوں نے کہا میں حاضر ہوا ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عید قربان میں پھر جب آپ

صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

پوری کر چکے نماز اپنی ساتھ لوگوں کے تو آپ نے ایک بکری ذبح کی ہوئی دیکھی تو فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی

فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ مُتَّفَقٌ

ہے تو اسکے عوض ایک بکری ذبح کرے اور جس نے پہلے ذبح نہیں کی تو ذبح کرے اوپر نام اللہ کے ۔ یہ حدیث متفق

عَلَيْهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ

علیہ ہے ۔ اور روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کھڑے ہوئے ہم میں رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے پھر فرمایا چار قسم کے جانور قربانی میں درست نہیں کانا

الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَ

جس کا کانا پن ظاہر ہو اور بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور

۲۶۶ ــــ اس حدیث سے قربانی کی تاکید معلوم ہوتی ہے ۔ اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے کہ قربانی واجب ہے یا سنت ۔ جمہور صحابہ اور تابعین اور فقہا کا یہ مذہب ہے کہ قربانی سنت ہے یہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے وجوب کے لیے کوئی قوی دلیل معلوم نہیں ہوتی ۔ ابن حزم نے کہا ہے کہ صحابہ میں سے کوئی ایک بھی [illegible] وجوب کا [illegible] ابو حنیفہ [illegible] اور بعض علما [illegible] کہ قربانی واجب ہے ۔ قائلین وجوب [illegible] بعض احادیث [illegible] ظاہر [illegible]

[illegible] سے استدلال کرتے ہیں [illegible] ۲۶۷ ــــ اس حدیث سے [illegible] قربانی کرنا درست [illegible] مطلب یہ کہ اس مینڈھے کی آنکھیں پیر پیٹ اور چہرہ [illegible] اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ [illegible] چھری کو تیز کر لینا چاہیے [illegible] چھری سے جانور کو تکلیف نہ ہو [illegible] یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے ۱۲

۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کانے، بیمار، لنگڑے اور ایسے دبلے جانور کو جسکی ہڈیوں میں مغز نہ ہو قربانی کرنا درست نہیں۔ اور یہ چار قسم کے عیب قربانی کے جواز کے لیے مانع ہیں اور انکے سوا دوسرے عیوب سے سکوت کیا گیا ہے اسواسطے اہل ظاہر کا یہ مذہب

وَالْكَبِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ

اور بڑی جسمیں مغز نہ ہو ۱ روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن حبان نے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم نے

لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مت ذبح کرو قربانی میں دو برس والا البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو ذبح کرو چھ مہینہ کا ۲ بھیڑ کی قسم سے روایت کیا اسے مسلم نے

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہمکو حکم دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم نے

أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَلَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ

یہ کہ ہم دیکھ لیں آنکھ اور کان (قربانیوں کے) اور نہ ذبح کریں ہم (قربانی میں) کانی اور نہ وہ جسکا اوپر کا کان کٹا ہو اور نہ

وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ

نیچے کا یا جسکے کان میں سوراخ ہو اور نہ پھٹے کان والی روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور ابن

حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

حبان اور حاکم نے۔ اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا

أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَقْسِمَ

حکم دیا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم نے کہ آپکے بدنوں پر کھڑا رہوں اور تقسیم کروں۔

لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا عَلَى الْمَسَاكِينِ وَلَا أُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا

انکا گوشت اور چمڑے اور جھولیں مسکینوں پر اور نہ دوں انکے ذبح کرنے کی مزدوری میں ان سے

شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ

کچھ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہمنے ذبح کیا حدیبیہ کے

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ سات آدمیوں کی ۳ طرف سے

وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم نے

عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ

عقیقہ کیا حسن اور حسین کی طرف سے ایک ایک مینڈھا روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور صحیح کہا ہے ابن

ہے کہ ان کے سوا اور کوئی عیب نہیں جو قربانی کے جواز کے لیے مانع ہو اور جمہور علما ان عیوب کو جو ان سے زیادہ سخت ہوں جیسے اندھا یا ایک پاؤں کا کٹا ہوا ہونا یا لنگڑا ہونا ان پر قیاس کرتے اور ان عیوب والے جانور کی قربانی ناجائز کہتے ہیں ۲ نووی نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ دنبے کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں [illegible] اجماع [illegible] منقول ہے کسی جانور کا [illegible] درست نہیں اور دنبہ کا جذعہ [illegible] کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہیں اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ [illegible] گائے اور بھیڑ بکری [illegible] اور کسی جانور [illegible] درست نہیں [illegible] جسکو [illegible] گائے [illegible] سات آدمیوں کی طرف سے درست ہے اور صرف ایک آدمی کی طرف سے درست ہے [illegible] جو ایک برس کا ہو اور بعضوں نے کہا چھ مہینہ کا اور بعضوں نے کہا سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے [illegible] کا اور نفس قربانی [illegible] ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے بیل پھر دنبہ بھیڑ پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے [illegible] قربانی کا جانور [illegible] تندرست [illegible] ۳ بدنہ دونوں کی قربانی کو کہتے ہیں ۱۲ [illegible] غفرلہ [illegible]

ا امام احمد نے فرمایا ہے کہ عقیقہ کے بدلے بچے کے مرہون ہونے سے یہ مراد ہے کہ اگر وہ بچہ صغر سنی کی حالت میں مر جائیگا تو وہ اپنے والدین کے لیے قیامت میں شفاعت نہ کریگا اور بعض علما کہتے ہیں کہ عقیقہ ہر بچے کے لیے لازم ہے اور لزوم کو گروی ہونے کے ساتھ تشبیہ دیا گیا ہے اور اسی طرف اہل ظاہر اسکے وجوب کے قائل ہیں۔ اور امام شافعی امام مالک اور امام احمد کے نزدیک سنت ہے ایک روایت میں امام احمد سے واجب کہتے ہیں اور حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے۔ علامہ شوکانی رح بھی مستحب کہتے ہیں۔ اور ساتویں روز عقیقہ کیا جائے اور بچے کا سر منڈوایا جائے۔ بعض علما فرماتے ہیں کہ لڑکی کا سر نہ منڈوایا جائے اور اکثر علما فرماتے ہیں کہ یہ حکم لڑکی اور لڑکے دونوں کے واسطے عام ہے۔ اور ساتویں روز ہی بچے کا اچھا نام مقرر کیا جائے۔ اور برے نام سے پرہیز کیا جائے کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم برے ناموں کو تبدیل فرمایا کرتے تھے حدیث میں ہے کہ سب سے برا نام شہنشاہ اور ملک الملوک ہے۔ اور سب سے اچھا نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے اور حضرت انبیاء علیہم السلام کے [illegible] نام رکھنا [illegible] امام مالک [illegible] جائز فرماتے ہیں

۲ [illegible] علما نے کہا ہے حکمت اس ممانعت کی یہ ہے کہ قسم سے عظمت نکلتی ہے اس شخص کی جسکی قسم کھاتے ہیں

خزیمۃ وابن الجارود وعبد الحق لکن رجح ابو حاتم ارسالہ واخرج ابن

خزیمہ اور ابن الجارود اور عبد الحق نے لیکن ابو حاتم نے اسکے مرسل ہونے کو ترجیح دی ہے اور روایت کیا ابن

حبان من حدیث انس رضی اللہ عنہ نحوہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان

حبان نے انس رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث سے اسی کی مثل۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امرہم ان یعق عن الغلام شاتان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا انکو کہ عقیقہ کیا جاوے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں

مکافئتان وعن الجاریۃ شاۃ رواہ الترمذی وصححہ واخرج احمد و

برابر اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری روایت کیا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے اور روایت کیا ہے احمد اور

الاربعۃ عن ام کرز الکعبیۃ نحوہ وعن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان

چاروں نے ام کرز کعبیہ کی روایت سے اسی کی مثل اور روایت ہے سمرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کل غلام مرتہن بعقیقتہ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ایک لڑکا گرو ہے ساتھ عقیقہ اپنے کے

تذبح عنہ یوم سابعہ ویحلق ویسمی رواہ احمد والاربعۃ وصححہ الترمذی[1]

ذبح کیا جاوے اسکی طرف سے ساتویں دن اور سر منڈایا جاوے اور نام رکھا جاوے روایت کی یہ احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا ترمذی نے

کتاب الایمان والنذور

کتاب قسموں اور نذروں کے بیان میں

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

انہ ادرک عمر بن الخطاب فی رکب وعمر یحلف بابیہ فناداہم رسول

کہ آپ نے عمر بن خطاب کو پایا سواروں میں پایا اور عمر قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی پس لوگوں کو پکارا کر کہا رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الا ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم فمن

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبردار ہو جاؤ[2] کہ اللہ تعالے نے تم کو منع کیا ہے اپنے باپ دادوں کی قسمیں کھانے سے اور جو

کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ وفی روایۃ لابی داود

قسم کھانے والا ہو اسکو چاہیے قسم کھائے ساتھ اللہ کے یا چپ رہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابو داود اور نسائی میں

والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا لا تحلفوا بآبائکم

زائد مرفوع روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے (ایوں) ہے نہ قسم کھاؤ اپنے باپوں

ولا بامہاتکم ولا بالانداد ولا تحلفوا باللہ الا وانتم صادقون و

اور ماؤں اور بتوں کی اور نہ قسم کھاؤ اللہ کی مگر جب تم سچے ہو اور

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلے

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے

عظمت حقیقی خدا ہی کے لیے ہے پس مشابہ کیا جاویگا اسکے ساتھ اور کوئی اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ اگر میں خدا کی سو بار قسم کھاؤں پھر [illegible] کر دوں تو بہتر ہے اس سے کہ کسی اور کی قسم کھاؤں پھر پورا کر دوں اور اللہ تعالے جو اپنی مخلوقات کی قسم کھاتا ہے وہ اس وجہ سے کہ اللہ سے بڑھکر کوئی نہیں اور وہ [illegible] دیتا ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کھا کر [illegible] اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک قرآن کریم میں بہت سی چیزوں کی قسم کھائی [illegible]

سلہ نووی رحمۃ اللہ نے ابو موسے رضی کی حدیث کے تحت جو اسی مضمون کی ہے کہا ہے اس حدیث سے اور اسکے بعد جو حدیثیں آتی ہیں انسے معلوم ہوتا ہے کہ قسم کھانیکے بعد اگر اسکا توڑنا بہتر معلوم ہو تو توڑ ڈالے اور کفارہ دیوے اور اسپر اتفاق ہے علماء کا اور کفارہ قسم توڑنے

اللہ علیہ وآلہ وسلم یمینک علی ما یصدقک بہ صاحبک وفی روایۃ الیمین

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری قسم اس چیز پر ہوگی جس پر تیرا صاحب تیری تصدیق کرے اور ایک روایت میں (یوں) ہے قسم قسم

علی نیۃ المستحلف اخرجہما مسلم وعن عبد الرحمن بن سمرۃ رضی

دلانے والے کی نیت پر ہے سلہ نقل کیا ان دونوں روایتوں کو مسلم نے ۔ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ رضی

اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا حلفت

اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو کسی چیز پر قسم کھائے

علی یمین فرأیت غیرہا خیرا منہا فکفر عن یمینک وائت الذی ہو

پھر اسکے غیر میں بہتری دیکھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور جو اس سے بہتر ہے اسکو عمل میں لا

خیر متفق علیہ وفی لفظ للبخاری فائت الذی ہو خیر وکفر عن یمینک

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری کی ایک روایت میں (یوں) ہے اور جو اس سے بہتر ہے اسکو عمل میں لا اور اپنی قسم کا کفارہ دے

وفی روایۃ لابی داود فکفر عن یمینک ثم ائت الذی ہو خیر واسنادہ

اور ابو داود کی ایک روایت میں (یوں) ہے تو اپنی قسم کا کفارہ دے ۔ پھر جو بہتر ہے اسکو عمل میں لا سلہ اور اسکی اسناد

صحیح وعن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ

صحیح ہے ۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ فلا

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی چیز پر قسم کھائی اور اسمیں ان شاء اللہ کہہ لیا تو اسکی قسم

حنث علیہ رواہ احمد والاربعۃ وصححہ ابن حبان وعن ابن

نہیں ٹوٹتی سلہ روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے ۔ اور روایت ہے ابن

عمر رضی اللہ عنہما قال کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا

عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا تھی قسم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لا

ومقلب القلوب رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

ومقلب القلوب سلہ روایت کیا اسے بخاری نے ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے

قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول

کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور عرض کیا یا رسول

اللہ ما الکبائر فذکر الحدیث وفیہ الیمین الغموس وفیہ قلت وما

اللہ کبیرے گناہ کون سے ہیں پھر حدیث بیان کی ۔ اسمیں یمین غموس ہے اور اسمیں یہ بھی ہے میں نے کہا

الیمین الغموس قال الذی یقتطع بہا مال امرئ مسلم ہو فیہا کاذب

یمین غموس کیا ہے آپ نے فرمایا صاحب یمین غموس وہ شخص ہے جو کسی مسلمان آدمی کا جھوٹی قسم کھا کر مال چھین لے

اخرجہ البخاری وعن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فی قولہ تعالی

روایت کیا اسے بخاری نے ۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اللہ تعالے کے اس قول

(حاشیہ:) سے پہلے واجب نہ ہوگا اور توڑنے کے بعد کفارہ دینا درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفارہ درست نہیں اسپر بھی اتفاق ہے اور اختلاف ہے اسمیں کہ توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے یا نہیں تو مالک اور اوزاعی اور شافعی کے نزدیک درست ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں ہے ۱۲ سلہ مطلب یہ کہ جب کوئی کسی دعوی میں مدعا علیہ سے قسم طلب کرے تو یہ حلف قسم لینے والے کی نیت کے موافق ہوگی اور قسم کھانیوالا اپنے کلام میں توریہ وغیرہ کرنے سے بری نہیں ہو سکتا مثلا مدعی نے دعوی کیا کہ مدعا علیہ سے سو روپیہ لینا ہے اور مدعا علیہ قسم اٹھاتا ہے کہ اس سے کوئی روپیہ نہیں لیا اور دل میں یہ ارادہ کر لیتا ہے کہ اس سے نقد روپیہ نہیں لیا تھا بلکہ سو روپیہ کی کوئی جنس لی تھی تو مدعا علیہ اس قسم میں سچا نہیں ہوگا ۲ سلہ مطلب یہ کہ اگر کوئی شخص قسم کے بعد ان شاء اللہ کہہ دے تو یہ قسم منعقد نہیں ہوتی ... علماء کا اختلاف ہے جمہور کے نزدیک بغیر سکوت کے یمین سے متصل ان شاء اللہ کہنا شرط ہے اور طاؤس اور حسن بصری اور تابعین کی ایک جماعت کا قول ہے کہ جبتک اسی مجلس میں بیٹھا ہے استثناء جائز ہے ۔ اور جب مجلس سے اٹھ گیا تو قسم باطل ہو جائیگی ۱۲ سلہ یعنے قسم ہے اسکی جو دلوں کو پھیرنیوالا ہے قسم اللہ تعالے کے اسماء یا اللہ کے صفات سے کھانی چاہئے ۔ افسوس کہ ہمارے ملک کے مسلمان دین سے اسقدر بے خبر ہیں کہ اللہ تعالے کے سوا دوسری چیزوں کی قسم کھانے سے پرہیز نہیں کرتے ۔ کوئی بیوی کی قسم کھاتا ہے کوئی کہتا ہے مجھے تیرے سر کی قسم ہے کوئی کہتا ہے مجھے اپنے بیٹے کی قسم ہے نعوذ باللہ من ذلک اللہم اغفر لی

ؒ مطلب ہے کہ جو شخص اللہ تعالے کے اسماء حسنی کو پڑھے اور انکے معانی کو سمجھکر اللہ تعالے کی صفات پر ایمان لائے اور انکے مطابق عمل کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ مثلاً اللہ تعالے کے اسماء حسنی میں سے رازق ۔ نافع ۔ ضار ہیں جب ان اسماء کو پڑھے تو دل میں یقین کرے کہ میرا رازق اللہ تعالے ہے میری روزی و رزق کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں۔ اور ہر قسم کا نفع ونقصان بھی اسی کے اختیار میں ہے اسکے ارادہ کے سوا نہ کوئی نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ کوئی نقصان جو کچھ ہوتا ہے اسی کے ارادہ اور علم سے ہوتا ہے۔ پس کسی دوسرے شخص سے خوف کرنا یا اسکے اختیار میں نفع و نقصان سمجھنا اللہ تعالے کی صفات پر ایمان لانے کے مخالف ہے علی ہذا القیاس دوسرے اسماء اور صفات پر یقین کرے اور انکے مطابق عمل کرے ۱۲ ؓ اسامہ بن زید۔ یہ اسامہ بن زید ابن حارثہ القضاعی ہیں اور انکی والدہ ام ایمن ہیں جنکا نام برکۃ ہے اور وہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھلائی (دایہ) تھیں جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ عبداللہ بن عبدالمطلب کی آزاد کی ہوئی تھیں اور اسامہ بھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام آپکے غلام کا بیٹا اور دوست اور دوست کا بیٹا ہے جب آپنے وفات پائی تو اسامہ کی عمر بیس سال کی تھی وادی القری میں رہنے چلے گئے اور وہاں ہی حضرت عثمان رضہ کے مارے جانے کے پیچھے فوت ہوئے اور ۵۴ھ ہجری میں مقتول ہوگئے۔ ابن عبدالبر نے کہا جیکے نزدیک یہی صحیح ہے اس سے ایک جماعت نے روایت کی ۱۲

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ قَالَتْ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلَى وَ

لایؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم کی تفسیر میں کہا انہوں نے کہ مراد یہ ہے کہنا مرد کا یہ لا واللہ اور بلی واللہ

اللّٰهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَوْرَدَهُ أَبُو دَاوُدَ مَرْفُوعًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

روایت کیا اسے بخاری نے اور ابوداؤد نے اسے مرفوع روایت کیا ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً

اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے کے ننانوے (۹۹)

وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَاقَ التِّرْمِذِيُّ وَ

نام ہیں جس نے انہیں یاد کیا جنت میں داخل ہوگا ؒ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ترمذی اور

ابْنُ حِبَّانَ الْأَسْمَاءَ وَالتَّحْقِيقُ أَنَّ سَرْدَهَا إِدْرَاجٌ مِنْ بَعْضِ الرُّوَاةِ

ابن حبان نے ناموں کا بیان کیا ہے اور تحقیق یوں ہی ہے کہ انکا بیان کرنا درج کیا ہوا ہے بعض راویوں کا

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور روایت ہے اسامہ ؓ بن زید رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ

علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ کی گئی اسکے ساتھ نیکی پس اسنے نیکی کرنے والے کو جزاک اللہ خیرا کہا تو اسنے

أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

پورا کر دیا ثنا کو روایت کیا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے ابن عمر

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ

رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آپنے منع کیا نذر ماننے سے اور فرمایا

إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ

اس سے کوئی بہتری نہیں ہوتی ؓ البتہ بخیل سے مال نکالا جاتا ہے حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عقبہ بن

عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عامر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ فِيهِ إِذَا لَمْ يُسَمِّ

نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے روایت کیا اسے مسلم نے اور ترمذی نے اسمیں یہ زیادہ کیا ہے جب نذر کا نام

وَصَحَّحَهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا مَنْ نَذَرَ نَذْرًا

نہ لے اور اسنے اسے صحیح کہا اور ابوداؤد میں ابن عباس سے مرفوع روایت (یوں) ہے جسنے ایسی نذر مانی جسکا نام

لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ

نہیں لیا تو اسکا کفارہ کفارہ یمین ہے اور جس نے کسی معصیت کی نذر مانی ہو اسکا

فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ

کفارہ بھی کفارہ قسم ہے اور جسنے ایسی نذر مانی جسکی اسے طاقت نہیں اسکا کفارہ بھی کفارہ یمین ہے

ؓ یعنے مومن کو چاہیے کہ عبادت خالص خدا تعالے کی رضامندی کے لیے کرے نہ اپنے مطلبوں اور مرادوں کے عوض میں تو ایک تجارت ٹھیری اور تقدیر پر یقین رکھے یہ اعتقاد نہ رکھے کہ نذر سے تقدیر پلٹ جاوے گی جب اللہ تعالے کی نذر کا یہ حال ہوا کہ اس سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماویں تو اور لوگوں کی نذر معاذ اللہ کیونکر درست ہوگی اور اس سے کیونکر بار آور ہوگی یہ جاہلوں کے خیال ہیں خدا تعالے ان سے بچاوے ۱۲ اللھم ہم فرکاتبہ

ــــ عقبہ کی بہن کی حدیث کا مطلب ہے کہ جب تک ہوسکے تو پاؤں سے چلے پھر جب تھک جاوے تو سوار ہو لیوے اس صورت میں بھی دم دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور ایک جماعت کا اور ننگے پاؤں چلنے کی صورت میں جوتا پہننا درست ہے ۱۲ ــــ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ میت

وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ إِلَّا أَنَّ الْحُفَّاظَ رَجَّحُوا وَقْفَهُ وَلِلْبُخَارِيِّ مِنْ حَدِيثِ

اور اسکی اسناد صحیح ہے مگر حفاظ نے اسکے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے اور بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ وَلِمُسْلِمٍ

عنہا کی روایت سے (یوں) ہے اور جس نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو نافرمانی نہ کرے اور مسلم میں

مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

عمران کی روایت سے (یوں) ہے معصیت کی نذر پوری نہ کی جاوے۔ اور روایت ہے عقبہ بن عامر

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ حَافِيَةً

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا نذر مانی میری بہن نے کہ بیت اللہ کی طرف پیادہ ننگے پاؤں چلے گی

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہیے پیادہ چلے چلے پھر سوار ۱ ہو جاوے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے

وَلِأَحْمَدَ وَالْأَرْبَعَةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا مُرْهَا

اور امام احمد اور چاروں کے نزدیک (یوں) ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری بہن کی تکلیف دینے سے کچھ نہیں کریگا

فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

تو اسکو حکم کر کپڑا اوڑھے اور سوار ہوے اور تین دن روزے رکھے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُمَا قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عنہما سے کہا سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اس نذر کا حکم جو اسکی ماں پر تھی جسکے ادا کرنے سے پہلے فوت ہوگئی تھی تو آپ نے فرمایا تو اسکی طرف سے ادا کر ۲ یہ حدیث متفق علیہ

وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نذر مانی

أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هَلْ

کہ بوانہ میں اونٹ ذبح کرے گا پھر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کیا

كَانَ فِيهَا وَثَنٌ يُعْبَدُ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ فَقَالَ لَا

وہاں بت تھا جسکی پوجا کی جاتی ہو اس نے جواب دیا نہیں آپ نے پوچھا کیا وہاں کوئی کفار کی عید ہوتی تھی اس نے جواب دیا نہیں

فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ

تو آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کر کیونکہ نہیں ہے پورا کرنا ایسی نذر کے لیے جو اللہ کی معصیت میں ہو اور نہیں نذر قطع رحمی میں ۲

وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَهُوَ صَحِيحُ

اور نہ اس چیز میں کہ مالک نہیں ہے اسکا فرزند آدم کا روایت کیا اسے ابوداؤد اور طبرانی نے اور عبارت اسی کی ہے اور یہ حدیث صحیح

الْإِسْنَادِ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ كَرْدَمٍ عِنْدَ أَحْمَدَ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ

سند والی ہے اور اس کا ایک شاہد ہے احمد کے نزدیک کردم کی روایت سے۔ اور روایت ہے جابر رضی

کو ان نیک اعمال کا ثواب پہنچتا ہے جو اسکے مرنے کے بعد اسکے لواحقین وغیرہ میں سے کوئی شخص نیت ایصال ثواب بروح میت کرتا ہے خواہ وہ عبادات بدنیہ ہوں جیسے نماز روزہ وغیرہ یا مالی ہوں جیسے صدقہ خیرات اور غلام آزاد کرنا وغیرہ اور اس مسئلہ میں (کہ میت کی طرف سے اسکے وارث کوئی فرض عبادت جو اسکے ذمہ تھی ادا کرسکتے ہیں یا نہ) علما کا اختلاف ہے ۱۲ ــــ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی خاص مکان میں کوئی جانور ذبح کرنے کی نذر مانے تو وہ اسکو اسی مکان میں ذبح کرے جبکہ وہاں ذبح کرنے میں کوئی معصیت اور جاہلیت کے اعتقاد کی کوئی خرابی نہ ہو اور وہ مکان بت پرستی کی یا مراسم کفر کے نشانات کی جگہ نہ ہو۔ علماء کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ خطابی نے کہا ہے امام شافعی کا بھی مذہب ہے۔ اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ اسکے لیے جائز ہے کہ وہ اس جانور کو جہاں چاہے ذبح کرے کسی مکان کی تخصیص نہیں اور حدیث لا تشد الرحال سے یہی معلوم ہوتا ہے پس اس حدیث میں مزاحمت کرتا ہے ۲ ــــ یعنی اگر کوئی شخص اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کی قسم کھا لے یا نذر کرے [illegible] خدا کی قسم [illegible] تو اس کا پورا کرنا لازم نہیں [illegible] اور رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھے اور اسکے بعد [illegible] کا یہ مطلب ہے کہ جو چیز آدمی کی ملک نہ ہو [illegible] جیسے کہے کہ اگر میرا بیمار اچھا ہو جاوے تو فلاں شخص کا غلام آزاد کروں گا تو یہ نذر لازم نہیں ہوتی ۱۲

ف۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانے تو مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے اسکی نذر پوری ہو جاتی ہے اور وہ اس نذر سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ اسیطرح اگر کوئی شخص نذر کرے کہ وہ مسجد نبوی میں نماز پڑھیگا تو مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے اسکی نذر ادا ہو جائیگی۔ اور اگر یہ نذر کرے کہ مسجد حرام میں نماز پڑھیگا تو مسجد نبوی اور بیت المقدس یا کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھنے سے اسکی نذر ادا نہ ہوگی بلکہ اسکے ذمہ نذر باقی ہے کہ وہ مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے اپنی نذر پوری کرے کہ وہ سب سے افضل ہے۔ غرض کہ مفضول مقام کی نذر افضل مقام سے ادا ہو جاتی ہے ...

اللہ تعالیٰ عنہ أن رجلا قال يوم الفتح يا رسول الله إني نذرت إن فتح

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک آدمی نے فتح مکہ کے دن کہا یا رسول اللہ بیشک نذر مانی ہے کہ اگر اللہ

الله عليك مكة أن أصلي في بيت المقدس فقال صل ههنا فسأله

تعالیٰ نے آپ پر مکہ فتح کیا تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا آپ نے فرمایا یہاں نماز پڑھ لے پھر دوبارہ اسنے پوچھا

فقال صل ههنا فسأله فقال شأنك إذا رواه أحمد وأبو داود وصححه

تو آپ نے فرمایا اسی جگہ پڑھ لے پھر اسنے تیسری دفعہ پوچھا تو آپ نے فرمایا تو جان تیرا کام۔ روایت کیا اسے احمد اور ابوداود نے اور

الحاكم وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه عن النبي

حاکم نے۔ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی

صلى الله عليه وآله وسلم قال لا تشد الرحال إلا إلى ثلثة مساجد مسجد

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا کجاوے نہ باندھے جاویں مگر طرف تین مسجدوں کی اور وہ مسجد

الحرام ومسجد الأقصى ومسجدي هذا متفق عليه واللفظ للبخاري

الحرام اور مسجد الاقصےٰ اور میری یہ مسجد ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے

وعن عمر رضي الله تعالى عنه قال قلت يا رسول الله إني نذرت في

اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بیشک عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے نذر مانی تھی زمانہ

الجاهلية أن أعتكف ليلة في المسجد الحرام قال فأوف بنذرك متفق

جاہلیت میں کہ اعتکاف بیٹھوں ایک رات مسجد الحرام میں آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کر روایت کیا اسکو بخاری

عليه وزاد البخاري في رواية فاعتكف ليلة

اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت میں پھر ایک رات اعتکاف بیٹھے

كتاب القضاء

کتاب فیصلوں کی

عن بريدة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وآله وسلم القضاة ثلثة اثنان في النار وواحد في الجنة رجل عرف الحق

وآلہ وسلم نے فیصلہ کرنے والے تین قسم کے ہیں دو قسم کے تو دوزخ میں جانیوالے ہیں اور ایک قسم کے جنت میں جس آدمی نے حق پہچانا

فقضى به فهو في الجنة ورجل عرف الحق فلم يقض به وجار في الحكم فهو في

اسکے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں (جانے والا) ہے اور جس آدمی نے حق پہچانا اور اسکے ساتھ فیصلہ نہ کیا اور حکم میں ظلم کیا وہ

النار ورجل لم يعرف الحق فقضى للناس على جهل فهو في النار رواه

دوزخ میں جانیوالا ہے اور جس نے حق نہیں پہچانا اور لوگوں کو نادانی سے فیصلہ کر دیئے وہ بھی دوزخ میں جانیوالا ہے روایت کیا اسے

الأربعة وصححه الحاكم وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال

چاروں نے۔ اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا

ف۶ ابوسعید۔ یہ ابوسعید سعد بن مالک بن سنان انصاری خدری ہیں ... [illegible]

ف ۱ نووی نے کہا مراد وہ حاکم ہے جو عالم ہو حکم کے لائق اور جاہل کو حکم دینا درست نہیں اگر وہ حکم کرے تو گنہگار ہوگا اگرچہ اس کا حکم اتفاقاً حق ہو جاوے اور یہی حکم ہے مجتہد کا لیکن اختلاف ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے یا ایک مصیب ہے اور باقی مخطی ہیں اور صحیح یہ ہے کہ مصیب ایک ہی ہے اور باقی مخطی لیکن مخطی کو بھی ایک ثواب ہے اجتہاد کے لیے کہ اس نے کوشش کی اور محنت کی حق کے حاصل کرنے میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں جتنے علماء مجتہد گذرے ہیں جیسے امام شافعی رح اور امام مالک اور امام اعظم ابو حنیفہ کوفی اور امام اجل احمد ابن حنبل اور امام داؤد ظاہری اور امام سفیان ثوری رح اور امام اوزاعی اور امام اسحاق بن راہویہ اور امام ابن تیمیہ اور امام ابن جریر طبری ان سب لوگوں کے لیے ہر ایک مسئلہ اختلافی میں اجر اور ثواب ہوا ہے گو ان سے خطا اور غلطی ہوئی ہو اور اس وجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان ماننا بجا ہے کہ انہوں نے حق کے واسطے دین میں کوشش کی اور ان کی برائی اور بدگوئی سے باز رہنا چاہیے رضی اللہ عنہم اجمعین ... رب العالمین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ولی القضاء فقد ذبح بغیر سکین

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو قاضی بنایا گیا وہ ذبح کیا گیا بغیر چھری کے

رواہ احمد والاربعۃ وصححہ ابن خزیمۃ وابن حبان وعنہ قال قال

روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور انہی سے روایت ہے کہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا البتہ تم حرص کروگے اوپر حکومت کے اور وہ قیامت کے

ندامۃ یوم القیامۃ فنعمت المرضعۃ وبئست الفاطمۃ رواہ البخاری و

دن ندامت (کا باعث) ہوگی اچھی ہے وہ دودھ پلانے والی اور بری ہے دودھ چھڑانے والی روایت کیا اسے بخاری نے اور

عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ

روایت ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم یقول اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتہد

وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب حاکم حکم کرے اور اجتہاد کرے اور ثواب کو پہنچے تو اسکو دو اجر ہیں اور جب حکم کرے اور اجتہاد کرے

ثم اخطا فلہ اجر متفق علیہ وعن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت

پھر خطا کرے تو اسکو ایک اجر ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا یحکم احد بین اثنین وھو

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ

غضبان متفق علیہ وعن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

غصہ میں ہو یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا تقاضی الیک رجلان فلا تقض للاول حتی

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تیرے پاس دو آدمی فیصلہ کرانے کے لیے آویں تو مت حکم کر واسطے پہلے کے یہاں تک کہ

تسمع کلام الآخر فسوف تدری کیف تقضی قال علی فما زلت قاضیا

سن لے بات دوسرے کی پھر تو جان لے گا کیسے فیصلہ کرے حضرت علی رض نے فرمایا پھر میں ہمیشہ فیصلے کرنے والا رہا اسکے

بعد رواہ احمد وابو داود والترمذی وحسنہ وقواہ ابن المدینی

پیچھے روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور (ترمذی رح) نے حسن کہا اور قوی کہا اسے ابن المدینی نے

وصححہ ابن حبان ولہ شاہد عند الحاکم من حدیث ابن عباس و

اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور اسکا ایک شاہد ہے حاکم کے نزدیک حدیث سے ابن عباس رض کے اور

عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

آلہ وسلم انکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من

وسلم نے تم میرے پاس جھگڑے لاتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی خوش تقریر ہو زیادہ بہ نسبت

ف ۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو غصہ کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ غصے کی حالت میں حق و باطل میں تمیز نہیں ہو سکتی ہے ... انصاف ... حضرت علی رض کے کلام کا ... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کہ جب دو آدمی تیرے پاس ... [illegible] ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... [illegible]

سلہ دوسرے طریق سے ام سلمہؓ سے یوں مروی ہے میں آدمی ہوں اور تیرے پاس کوئی مقدمہ آتا ہے [illegible]
آخر حدیث تک نووی نے کہا یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں آدمی ہوں اس سے یہ غرض ہے کہ آپ کی حالت بھی اور آدمیوں
کی سی تھی اور آپ غیب نہیں جانتے تھے مگر جو اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ظاہر پر حکم کرتے تھے اور چھپی بات اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تو آپ بھی گواہ اور قسم پر فیصلہ کرتے اور جو اللہ چاہتا تو ہر مقدمے میں آپ کو اصلی امر بتلا دیتا مگر منظور یہ تھا کہ آپ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر حکم کریں تاکہ امت بھی آپ کی پیروی کرے اور جن لوگوں نے آپکے اجتہاد میں خطا جائز رکھی ہے وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ خطا پر قائم نہیں رہ سکتے تھے یا ایسا حکم جو دلیل کے موافق ہو اگرچہ واقع کے خلاف ہو [illegible] سے بعد وہ حکم صحیح ہے اور اس حدیث سے یہ بھی [illegible] ثابت ہوا کہ حاکم کے حکم سے باطن بدلتا نہیں [illegible] حرام [illegible] حلال نہیں ہوتا۔

فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَإِنَّمَا

تو میں فیصلہ کر دیتا ہوں اسکے لیے جس طرح سنتا ہوں اس سے پھر جسکے لیے میں اسکے بھائی کے حق سے کوئی چیز قطع کر دوں تو

أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

میں اسکے لیے قطع کرتا ہوں ایک ٹکڑا (دوزخ کی) آگ سے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَيْفَ تُقَدَّسُ

ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کس طرح پاک ہوگی

أُمَّةٌ لَا يُؤْخَذُ مِنْ شَدِيدِهِمْ لِضَعِيفِهِمْ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ

وہ امت جو زبردست سے نہیں لیا جاتا ان کے عاجز وں کے لیے روایت کیا اسے ابن حبان نے اور اسکے لیے ایک شاہد

حَدِيثِ بُرَيْدَةَ عِنْدَ الْبَزَّارِ وَآخَرُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ

بریدہ کی حدیث سے نزدیک بزار کے اور دوسرا ابن ماجہ کے نزدیک ابو سعید کی روایت سے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْعَى بِالْقَاضِي الْعَادِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَلْقَى مِنْ شِدَّةِ

وآلہ وسلم سے فرماتے تھے بلایا جائیگا قاضی عادل قیامت کے دن تو دیکھے گا سختی

الْحِسَابِ مَا يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي عُمُرِهِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ

حساب کی یہاں تک کہ آرزو کریگا کہ دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہ کرتا اپنی تمام عمر میں روایت کیا اسے ابن حبان نے اور

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَلَفْظُهُ فِي تَمْرَةٍ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

نقل کیا اسے بیہقی نے اور اسکی عبارت میں ایک کھجور میں ہے اور ابو بکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً

ہے [illegible] نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا وہ قوم ہرگز فلاح نہ پائیگی جسنے اپنا حاکم مقرر کیا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

عورت کو روایت کیا اسے بخاری نے اور ابو مریم ازدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا جسکو اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے کسی امر پر متولی بنا دے پھر وہ چھپ رہے انکی حاجتوں

عَنْ حَاجَتِهِمْ وَفَقِيرِهِمْ احْتَجَبَ اللّٰهُ دُونَ حَاجَتِهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

اور فقیروں سے پردہ کرے تو اللہ تعالےٰ اسکی حاجت کے وقت پردہ کر لیگا روایت کیا اسے ابو داود اور

وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ

ترمذی نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ

وآلہ وسلم نے لعنت کی رشوت دینے والے اور لینے والے پر فیصلہ میں روایت کیا اسے احمد اور [illegible]

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت حکومت اور ولایت کی اہل نہیں اور ایسی قوم کو [illegible] عورت [illegible]
کو عام مسلمانوں کے امور کا حاکم [illegible] اس بات پر متفق ہیں کہ عورت قاضی نہیں ہو سکتی [illegible] حدود
[illegible] احکام میں عورت کا حاکم بنانا جائز ہے [illegible] رشوت دینا حرام [illegible]
[illegible]

سلہ عبداللہ بن زبیر اسدی قرشی ہیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو کنیت اور نام میں نانا کے موافق کیا یعنے کنیت ابو بکر اور نام عبداللہ رکھا اور یہ مہاجرین کی اولاد میں سب سے پہلے سلہ ہجری میں پیدا ہوئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکے کان میں اذان کہی اور

۲۷۴

وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ

اور حسن کہا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور اسکا ایک شاہد ہے عبداللہ بن عمرو کی

ابْنِ عَمْرٍو عِنْدَ الْأَرْبَعَةِ إِلَّا النَّسَائِيَّ ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ

روایت سے چاروں کے نزدیک سوا نسائی کے ۔ اور روایت ہے عبداللہ سلہ بن زبیر رضی

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

اللہ تعالے عنہما سے کہا حکم دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

دو جھگڑا کرنے والے حاکم کے سامنے بیٹھائے جائیں روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے

بَابُ الشَّهَادَاتِ

گواہیوں کا بیان

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ

وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں اچھے گواہ سے وہ جو پوچھنے سے پہلے شہادت

يُسْأَلَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

دے روایت کیا اسے مسلم نے ۔ اور روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالے عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ

کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر

الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَكُونُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ

ان لوگوں کا جو انکے نزدیک ہیں پھر جو انکے نزدیک ہیں پھر ایسی قوم ہوگی جو گواہی دینگے بغیر گواہی طلب کرنے کے

وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ

اور خیانت کرینگے اور امین نہ ہونگے اور نذریں مانیں گے اور پوری نہ کرینگے اور انمیں موٹاپن ظاہر ہوگا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ

یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خائن اور خائنہ کی شہادت جائز نہیں اور نہ کینہ والے کی

عَلَى أَخِيهِ وَلَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

بھائی کے خلاف اور نہ خادم کی اپنے گھر والوں کے لیے روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

قبا میں تولد ہوئے پھر انکی والدہ اسماء انکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائیں اور آپکی گود میں رکھدیا تو آپ نے کھجور منگوائی اور چبائی اور پھر اسکے منہ میں ڈالدی تو سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھوک مبارک داخل ہوئی پھر آپ نے انکے لیے برکت کی دعا کی اور آپ کی ڈاڑھی نہ تھی چالاک خطیب حق گو صلہ رحمی کرنے والے کثیر الصوم والصلوٰۃ تھے ان میں وہ فضائل جمع ہوئے جو دوسروں میں جمع نہیں ہوئے تھے باپ زبیر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حواری تھے اور ان کی دادی آپکی پھوپھی تھیں اور ان کی خالہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے تھیں آٹھ برس کی عمر میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور جمادی الآخرہ کی سترہویں تاریخ سنہ ہجری میں حجاج کے ہاتھ سے مقتول ہوئے رضی اللہ عنہ ... نے بہت لوگوں نے روایت کی ہے ۱۲

سلہ یعنے جب کسی کا حق ڈوبتا ہو یا خون تلف ہوتا ہو اور وہ گواہی دے سکتا ہو تو بن بلائے گواہی دینا چاہیے اور یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں جسمیں بیان ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہونگے جنکی گواہی نہیں بھی ... گواہی دیویں گے کیونکہ وہاں مراد وہ گواہ ہے جسے ضرورت ہو یا جھوٹی ہو یا جو لائق نہ ہو گواہی کے اور

؎ ابوبکرہ ۔ یہ ابوبکرہ نفیع ابن حارث ہیں حارث ابن کلدہ ثقفی کے غلام تھے پھر انہنے انکو اپنی نسب میں لاحق کر لیا اور انپر کنیت غالب ہوگئی اور یہ بھی مروی ہے کہ ابوبکرہ طائف کے دن طائف کے قلعہ پر سے بکرہ (چرخی) کے ساتھ اتر کر مشرف باسلام ہوگئے تھے تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی ابوبکرہ کنیت رکھی اور بصرہ میں رہے اور وہاں ہی ۵۱ھ ہجری میں فوت ہوئے اُن سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے نفیع نون کی پیش اور فا کی زبر اور یا کی جزم سے ہے ۱۲

آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ

سنا آپ نے فرمایا جائز نہیں گواہی جنگلی کی شہری پر روایت کیا اسے ابوداؤد اور ابن

مَاجَةَ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ إِنَّ أُنَاسًا

ماجہ نے ۔ اور عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ لوگ

كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

پکڑے جاتے تھے وحی کے ساتھ زمانہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ

اور اب وحی بند ہوگئی ہے اور ہم اب تم کو پکڑیں گے اس چیز سے جو ظاہر ہوگی ہمارے واسطے تمہارے عملوں سے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

روایت کیا اسے بخاری نے ۔ اور روایت ہے ابوبکرہ سے رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَدَّ شَهَادَةَ الزُّورِ فِي أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي حَدِيثٍ وَ

علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے گواہی جھوٹی کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکور ہے ایک حدیث میں ۔ اور

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو

لِرَجُلٍ تَرَى الشَّمْسَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلَى مِثْلِهَا فَاشْهَدْ أَوْ دَعْ أَخْرَجَهُ ابْنُ

فرمایا کو سورج کو دیکھتا ہے اسنے کہا ہاں فرمایا ایسی چمکتی شہادت پر گواہی دے یا چھوڑ دے نقل کیا اسے ابن

عَدِيٍّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

عدی نے ضعیف سند سے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور خطا کی ۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ

تعالےٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

روایت کیا اسے مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا اسکی اسناد جید ہے ۔ اور روایت ہے ابوہریرہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اسی کی مثل نقل کیا اسے ابوداؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا ہے اسے ابن حبان نے

بَابُ الدَّعْوَى وَالْبَيِّنَاتِ

دعوے کرنے اور گواہیوں کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنْ

نے فرمایا اگر دے دئے جائیں لوگ موافق اُنکے دعووں کے تو دعوے کریں کئی لوگ دوسروں کی جان اور مال کا لیکن

؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبتک آدمی کو کسی واقعہ کے متعلق پورا علم اور یقین حاصل نہ ہو تو اسکے متعلق گواہی دینا درست نہیں ۔ اور سوائے چند مواضع کے ظن کے ساتھ شہادت دینا جائز نہیں اگر کسی فعل پر شہادت ہو تو اسی فعل کا دیکھنا ضروری ہے اور اگر قول پر شہادت ہو تو اسکا سننا اور قول کرنیوالے کو دیکھنا یا اسکی آواز پہچاننا ضروری ہے ۱۲

؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مدعی کے دعوی پر دو گواہ موجود نہ ہوں بلکہ صرف ایک گواہ ہو تو اسکا فیصلہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ ایک گواہ کی شہادت لی جائے اور دوسرے گواہ کی بجائے مدعی سے قسم لی جائے صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم میں سے جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ مدعی سے قسم نہیں لی جائیگی بلکہ اس صورت میں مدعا علیہ سے قسم طلب کی جائیگی اگر وہ انکار کریگا تو مدعی کا دعوی ثابت ہو جائیگا ۔ اگر وہ قسم اٹھا بیٹھے تو مدعی کا دعوی خارج ہوگا ۔ کیونکہ متواتر حدیث میں آیا ہے البینۃ للمدعی والیمین علی من انکر یعنی گواہ مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم اس شخص پر ہے جو انکار کرتا ہے لیکن یہ حدیث عام ہے

مسئلہ: یہ حدیث ایک بڑا قاعدہ ہے جس سے ہزاروں جھگڑوں کا فیصلہ کرنا معلوم ہو گیا۔ جب کوئی دعوے کرے اور مدعا علیہ منکر ہو تو مدعی سے گواہ مانگیں اگر وہ گواہ نہ لا سکے تو مدعا علیہ سے قسم لیں گے پھر اگر وہ قسم کھا لے تو دعوے سے پاک ہوا اور جو قسم نہ کھاوے تو دعوی ثابت ہو گیا۔

اليمين على المدعى عليه متفق عليه وللبيهقي بإسناد صحيح البينة على المدعي

قسم مدعا علیہ پر ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بیہقی کے نزدیک ساتھ سند صحیح کے (یوں) ہے گواہ مدعی کو لانے

واليمين على من أنكر وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن النبي

چاہییں اور قسم اس شخص کو کھانی ہے جس نے انکار کیا۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم عرض على قوم اليمين فأسرعوا فأمر أن يسهم

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قوم پر قسم پیش کی تو انھوں نے جلدی کی (قسم کھانے میں) تو آپ نے حکم دیا کہ ان میں

بينهم في اليمين أيهم يحلف رواه البخاري وعن أبي أمامة

قرعہ ڈالا جاوے قسم میں کہ کون ان میں سے قسم کھاوے۔ روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے ابی امامہ

الحارثي رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

حارثی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قال من اقتطع حق امرئ مسلم بيمينه فقد أوجب الله له النار وحرم عليه

فرمایا جس نے کسی مسلمان کا حق قسم سے چھین لیا تو واجب کر دی اللہ تعالی نے اسکے لیے دوزخ اور جنت اس پر

الجنة فقال له رجل وإن كان شيئا يسيرا يا رسول الله قال وإن كان

حرام کر دی تو کہا آپ کو ایک آدمی نے اگرچہ تھوڑی چیز ہو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگرچہ ایک شاخ ہو

قضيبا من أراك رواه مسلم وعن الأشعث بن قيس رضي الله تعالى

پیلو کے درخت کی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اور اشعث بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من حلف على يمين يقتطع

ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بات پر قسم کھائی جس کے سبب کسی مسلمان آدمی کا

بها مال امرئ مسلم هو فيها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان متفق عليه

حق کاٹ لینا چاہتا ہو حالانکہ وہ اس قسم میں جھوٹا ہے ملیگا اللہ تعالی کو اس حالت میں کہ اللہ تعالی اس پر غصے ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہے

وعن أبي موسى رضي الله تعالى عنه أن رجلين اختصما في دابة ليس

اور ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک چارپائے میں جھگڑا کیا دونو میں سے

لواحد منهما بينة فقضى بها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بينهما

کسی کا گواہ نہ تھا تو فیصلہ کیا اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چارپائے کو دونو

نصفين رواه أحمد وأبو داود والنسائي وهذا لفظه وقال إسناده جيد

کے درمیان نصف نصف۔ یہ روایت کی ہے احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور یہ عبارت اسی (نسائی) کی ہے اور کہا اسکی سند عمدہ ہے

وعن جابر رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من

اور جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حلف على منبري هذا بيمين آثمة تبوأ مقعده من النار رواه أحمد

جس نے قسم کھائی گناہ والی میرے اس منبر پر تو پکڑے اپنی جگہ دوزخ میں۔ روایت کیا اسے احمد

ہو گیا۔ اور اس حدیث سے شافعی اور جمہور علماء کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ہر مدعا علیہ سے قسم لی جاوے گی خواہ مدعی سے اور اس سے تعلق اور اختلاط ہو یا نہ ہو اور امام مالک اور فقہاء مدینہ کا یہ قول ہے کہ مدعا علیہ سے اس وقت قسم لیں گے جب اس سے اور مدعی سے کوئی معاملہ یا کوئی کاروبار یا کوئی تعلق ہو ورنہ ہر ایک کمینہ اور پاجی شریف اور بڑے آدمیوں سے بار بار قسم لیوے گا مگر اس قول کی کوئی دلیل کتاب یا سنت یا اجماع سے نہیں ہے۔ مسئلہ: صورت مسئلہ یہ ہے کہ دو آدمی ایک ایسی چیز کا دعوی کرتے ہیں جو کہ تیسرے شخص کے ہاتھ میں ہے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کے پاس گواہ نہیں یا دونوں کے پاس گواہ ہیں اور وہ تیسرا شخص جس کے پاس چیز موجود ہے یوں کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ چیز ان دونو میں سے کس کی ہے پس اس صورت میں ان دونوں میں سے جس شخص کو قسم دی جاتی ہے جس کے نام قرعہ نکلے گا اور وہ چیز اسکو ملے گی نہیں تو

ایک پر قسم ہے کہ اکیلے دعوے کا منکر ہے۔ ایسی صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے جو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ چیز ان دونوں میں سے کسی کو نہیں ملے گی بلکہ اسی ثالث کے پاس رہیگی اور ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ وہ چیز ان دونوں شریکوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دی جاوے گی اور قرعہ اندازی امام مالک اور امام احمد کا مذہب ہے۔ اور بعض علماء کہتے ہیں کہ امام مالک کے نزدیک جب کہ گواہ ... دونوں کے ہوں تو وہ چیز ...

سلہ اگرچہ قسم کھانے سے خریدار دھوکے میں آجاتا ہے اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آیندہ نفع چھوٹ کر نقصان لاحق ہوتا ہے اور دکان برباد ہو جاتی ہے اور آخرت آگے ہے ۱۲ سلہ مطلب یہ کہ تین شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور اور اسکے عذاب میں مبتلا ہونگے۔ ایک وہ شخص جو جنگل میں رہکر ضرورت سے زائد پانی مسافروں سے روکتا ہے دوم وہ جو جھوٹی قسم کھاتا اور خریدار کو اپنی خرید کردہ چیز کی قیمت خرید سے زیادہ بتلاتا ہے تیسرا وہ شخص جو بادشاہ سے دنیاوی اغراض کیلیے بیعت کرتا ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ایک وہ آدمی ہے کہ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لیے کھاتا ہے کہ اس کے سبب ایک مسلمان کا مال دبالے۔ اور مسلم کی روایت میں اس وعید کے مستحق تین یہ ہیں بوڑھا زانی جھوٹا بادشاہ اور حاکم متکبر۔ اور ابو ذر سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین شخصوں سے کلام نہ فرمائیگا ایک وہ شخص جو کسی کو کچھ دیکر احسان رکھتا اور جتلاتا ہے دوسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے مال کو رواج دیتا ہے تیسرا وہ شخص جو اپنا تہبند یا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔ پس اگر جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے مال کو رواج دینے والا اور عصر کے بعد جھوٹی قسم کھانیوالا ایک قرار دیا جاوے تو مجموعہ نو صفات مذمومہ ایسے ہیں جنکے متعلق یہ وعید ہے۔ اور اگر دونوں علیحدہ علیحدہ سمجھے جائیں تو پھر دس صفات موجب ہیں جنکی نسبت یہ وعید آئی ہے کہ ان صفات والے لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور اور اسکے سخت عذاب میں مبتلا ہونگے پس مومن کو چاہیے کہ ان سے بچے۔

وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ

روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت

اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى

کے دن نہ کلام کریگا اور نہ انکی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کریگا اور انکے لیے عذاب دردناک ہے ایک وہ آدمی

فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ

جو جنگلوں میں ایک زائد پانی پر ہو اور مسافر کو منع کرے دوسرا وہ آدمی جس نے بیع کی کسی آدمی سے

الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ

کسی چیز کی عصر کے پیچھے اور اللہ کی قسم کھائی کہ اتنے کو لیا ہے اسکو اتنے اور اتنے سے۔ وہ مشتری نے اسکو سچا جانا حالانکہ وہ سچا نہ تھا

وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ

تیسرا وہ آدمی جس نے امام سے بیعت کی صرف دنیا کمانے کی غرض سے پھر اگر امام اسکو اس سے کچھ دیوے تو پورا کرے بیعت کو اور اگر نہ

يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ

دیوے اسے تو نہ پورا کرے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک

اخْتَصَمَا فِي نَاقَةٍ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نُتِجَتْ عِنْدِي وَأَقَامَا بَيِّنَةً فَقَضَى

اونٹنی میں جھگڑا کیا اور ہر ایک نے کہا میرے پاس جنی ہے اور دونوں نے گواہ قائم کیے تو رسول اللہ

بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ هِيَ فِي يَدِهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی کو دلائی جس کے ہاتھ میں تھی اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْيَمِينَ عَلَى طَالِبِ الْحَقِّ

عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رد کی قسم حق کے طلب کرنے والے پر

رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِمَا ضَعْفٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

روایت کیا ان دونوں روایتوں کو دارقطنی نے اور انکی سند میں ضعف ہے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا

تعالیٰ عنہا سے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن خوشی کی حالت میں اور

تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ

آپ کے رخسارے چمک رہے تھے تو آپ نے فرمایا تو مجزز مدلجی کو نہیں دیکھتی ابھی نظر کی زید

ابْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف نگاہ کی اور کہا یہ قدم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے

كِتَابُ الْعِتْقِ

کتاب غلام آزاد کرنے کے بیان میں

ف مسلم میں دوسرے طریق سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے آخر میں ہے سعید بن مرجانہ نے کہا میں ابو ہریرہ سے یہ حدیث سنکر امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام کے پاس گیا اور انسے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے ایک غلام کو آزاد کر دیا جسکے بدلے جعفر کی بیٹی کو دس ہزار درہم یا ہزار دینار دیئے تھے سبحان اللہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کیسے عاشق تھے خدا اور رسول کے تو وہی رہے کہاں ان حدیثوں سے آزاد کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ آزاد کرنا افضل اعمال میں سے ہے اور اسی وجہ سے انسان کو جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے جسکے تمام اعضا پورے ہوں تو خصی یا اندھا یا کانا یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا نہ ہو اور خصی وغیرہ کو آزاد کرنے میں بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اسمیں ہے کہ بردے کے اعضا سب صحیح اور سالم ہوں اور گراں قیمت ہووے اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مرد کا آزاد کرنا زیادہ ثواب ہے یا عورت کا بعضوں نے کہا ہے عورت کا آزاد کرنا زیادہ ثواب ہے اور مومنہ کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلمان بردے کے آزاد کرنے میں ثواب نہ ہوگا اگر بردہ غیر مسلم ہو تب بھی ثواب ہے مگر مسلمان سے کم ہے ١٢

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلتِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس مسلمان نے آدمی کو مسلمان آزاد کیا چھوڑا دیگا اللہ دوزخ سے اسکا ہر ایک جوڑ غلام کے ہر ایک جوڑ کے بدلے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ترمذی کے نزدیک ابو امامہ کی روایت سے (یوں) ہے

وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ وَلِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ

اور اسی سے جس نے کہا اور جس مسلمان آدمی نے آزاد کیا دو مسلمان عورتوں کو وہ دونوں اسکی آزادی کا سبب ہونگی دوزخ سے اور ابو داؤد کے نزدیک کعب بن مرہ کی حدیث سے (یوں) ہے اور جو مسلمان عورت آزاد کرے مسلمان عورت کو ہوگی وہ آزادی اسکی آگ سے

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کونسا عمل بہتر ہے فرمایا اللہ کے ساتھ ایمان اور جہاد کرنا اسکی راہ میں میں نے پوچھا کونسا غلام سب سے اچھا ہے (ثواب میں) فرمایا جسکی قیمت سب سے زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہووے مالکوں کے نزدیک یہ حدیث متفق علیہ ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ وَاسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ وَقِيلَ إِنَّ السِّعَايَةَ مُدْرَجَةٌ فِي الْخَبَرِ

اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس نے غلام آزاد کیا جس میں اسکا حصہ ہے اور اسکے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچے تو اسکی قیمت ٹھیک ٹھیک لگائی جاوے اور اسکے شریکوں کو انکے حصے دیے جاویں اور وہ بردہ اسپر آزاد ہو جاوے اور اگر اتنا مال نہ ہو تو جتنا آزاد ہوا اتنا ہی ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور دونوں کے نزدیک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہے اور اگر اسکے پاس اتنا مال نہ ہو تو قیمت مقرر کی جاوے اسپر اور اس سے مزدوری کرائی جاوے بغیر تکلیف دینے کے اور کہا گیا ہے کہ مزدوری کرانا حدیث میں کسی راوی نے درج کیا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر جب

ف ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابہ میں تھے اور زہاد صحابہ میں سے تھے مکہ میں مشرف باسلام ہوئے کہا گیا ہے کہ چار آدمی ان سے پہلے اسلام لائے اور پانچویں یہ مشرف باسلام ہوئے پھر اپنی قوم کے پاس چلے گئے اور وہاں ہی رہے یہاں تک کہ خندق کے بعد مدینہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے پھر ربذہ میں چلے گئے اور وہاں ہی ٣٢ ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی اور آپکے مبعوث ہونے سے پہلے بھی موحد تھے بت پرستی سے نفرت رکھتے تھے ١٢

سلہ سمرہ بن جندب یہ فزاری ہیں انصار کے حلیف تھے یہ بھی حفاظ صحابہ اور کثرت سے روایت کرنے والوں میں سے تھے ان سے ان کے دونوں بیٹوں

سعید اور سلیمان اور عمران بن حصین اور حسن البصری اور شعبی وغیرہ نے روایت کی بصرہ میں ۵۸ھ ہجری میں فوت ہوگئے ۱۲ سلہ اس حدیث

يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيُعْتِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

اسکو غلام پاوے پھر اسکو آزاد کرے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور سمرہ سلہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مالک ہوا کسی ایسے صاحب قرابت کا جو (اسکا) محرم ہے تو وہ آزاد ہے

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَرَجَّحَ جَمْعٌ مِنَ الْحُفَّاظِ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ وَعَنْ

روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور ترجیح دی ہے ایک جماعت حفاظ نے کہ یہ موقوف ہے۔ اور روایت ہے

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ

عمران بن حصین رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ ایک آدمی نے چھ غلام آزاد کیے اپنی موت کے وقت اور

لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

انکے سوا اسکا کچھ مال نہ تھا پس بلایا ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَ

وآلہ وسلم نے اور ان کو تین حصے بانٹا پھر آپس میں قرعہ ڈالا اور دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا اور

قَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

اس مرنے والے کے حق میں سخت بات فرمائی سلہ روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے سفینہ رضی اللہ تعالے

عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ

عنہ سے کہ میں ام سلمہ کا غلام تھا تو (مجھ سے) کہا میں تجھے آزاد کرتی ہوں اس شرط پر کہ خدمت

أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

کرتا رہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب تک تو زندہ رہے سلہ روایت کیا اسے احمد

وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

اور ابو داود اور نسائی اور حاکم نے۔ اور عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ولا اسی کی ہے جو آزاد کرے یہ حدیث متفق علیہ

عَلَيْهِ فِي حَدِيثٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ

ہے ایک بڑی حدیث میں۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ فرمایا رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولا رشتہ ہے نسب کے رشتہ کی طرح نہ بیچی جاوے اور نہ

يُوهَبُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَأَصْلُهُ فِي

ہبہ کی جاوے روایت کیا اسے شافعی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور حاکم نے اور اسکی اصل

الصَّحِيحَيْنِ بِغَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ

صحیحین میں ہے سوا اس عبارت کے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص شہر وغیرہ کسی صورت سے اپنے ذی رحم محرم یعنے اس رشتہ دار کا مالک ہو جائے جسکے ساتھ اسکا نکاح حرام ہو تو وہ اسیوقت اسکی طرف سے آزاد ہو جاتا ہے اکثر صحابہ و تابعین اور امام ابو حنیفہ اور انکے اصحاب اور امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ تمام ذی رحم محرم آزاد ہو جاتے ہیں اور امام شافعی اور بعض نے بجز احمد اور صحابہ اور تابعین کہتے ہیں کہ ولد اور اصول یعنے ماں باپ دادا دادی نانا نانی وغیرہ آزاد ہوتے ہیں اور دوسرے ذی رحم محرم آزاد نہیں ہوتے اور امام مالک کے نزدیک اصول و فروع اور بھائی اور بہنیں بھی آزاد ہو جاتی ہیں ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرض موت میں صدقہ خیرات اور غلام آزاد کرنا وصیت کے حکم میں ہے جو ایک تہائی سے نافذ ہوگا حضرت علی اور حضرت عمر اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور جمہور کا یہی مذہب ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنے کے وقت غلام کے ساتھ خدمت کی شرط کرنا اور آزادی کو شرط کے ساتھ معلق کرنا درست ہے پس شرط کے موجود ہونے پر وہ غلام آزاد ہوگا حضرت عمر نے خلافت کے وقت بیت المال کے چند غلام [illegible] آزاد کیے کہ وہ انکے بعد تین سال تک خلیفہ مسلمین کی خدمت کرتے رہیں۔ بدایۃ المجتہد میں لکھا ہے کہ جب تک غلام وعدہ [illegible] خدمت [illegible] [illegible] [illegible] خدمت کرنے کے ساتھ مشروط ۱۲

سلہ جابر بن عبد اللہ انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے یہ انصاری سلمی ہیں اور مشاہیر صحابہ میں سے ہیں بدر میں اور بدر کے پیچھے اٹھارہ غزوات میں حاضر ہوئے اور شام اور مصر میں بھی گئے اور آخر عمر میں نابینا ہو گئے ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے مدینہ منورہ میں سنہ ٧٤ھ میں انتقال فرمایا اور انکی عمر ٩٤ سال کی تھی

بَابُ الْمُدَبَّرِ وَالْمُكَاتَبِ وَأُمِّ الْوَلَدِ

مدبر اور مکاتب اور ام ولد کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي لَفْظٍ لِلْبُخَارِيِّ فَاحْتَاجَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ وَكَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَبَاعَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ وَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ

جابر[1] رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے آزاد کیا اپنے غلام (اپنے مرنے کے پیچھے) سے اور اسکا اور مال نہ تھا پھر یہ خبر پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تو آپ نے فرمایا کون شخص خریدتا ہے اسکو مجھ سے پھر نعیم بن عبد اللہ نے آٹھ سو درہم سے اسے خرید لیا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری کی روایت میں فاحتاج کا لفظ ہے اور ایک روایت میں نسائی کے (یوں ہے کہ) وہ مقروض تھا پھر اسکو آٹھ سو درہم پر بیچ دیا پس اسے قیمت دیدی اور کہا دے قرض اپنا۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَصْلُهُ عِنْدَ أَحْمَدَ وَالثَّلَاثَةِ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

اور عمرو[2] بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مکاتب غلام ہی رہتا ہے جب تک اسکی مکاتبت سے ایک درہم بھی باقی ہو۔ روایت کیا ہے ابو داود نے حسن اسناد سے اور اسکی اصل مسند امام احمد اور ترمذی وغیرہ میں ہے اور صحیح کہا ہے حاکم نے۔

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب ہو تم میں سے کسی کا مکاتب اور اسکے پاس اتنا مال ہو جسکو ادا کرکے وہ آزاد ہو جاوے تو اس سے پردہ کرے۔ روایت کیا ہے احمد اور چاروں نے اور صحیح کہا ہے ترمذی نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دیت دی جاوے مکاتب کو اس قدر کہ آزاد کیا گیا ہے اسکو آزاد کی اور برابر اسکے کہ غلام رہا گیا ہے اسکے بہت غلام کی۔ روایت کیا ہے احمد اور ابو داود اور نسائی نے۔ اور روایت ہے عمرو بن حارث

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدبر غلام کی بیع درست ہے اور مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جسکو اسکا مالک کہدے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے پھر اسکی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ مطلق کہدے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے دوسری یہ کہ کوئی شرط لگا دے کہ اگر میں اس بیماری سے مرا یا اتنے عرصہ تک مرا تو تو آزاد ہے۔ اب اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے ... حنفیہ ... مطلق کی بیع کو ناجائز اور مدبر مقید کی بیع کو جائز کہتے ہیں۔ اور امام احمد ... ہیں کہ مدبرہ لونڈی کی بیع ناجائز اور مدبر غلام کی بیع جائز ہے اور امام مالک فرماتے ہیں کہ ... کے ذمہ قرض ہو اور اس کو ادائے قرض کیواسطے فروخت کرے تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں

١٢ سلہ عمرو بن شعیب عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص السہمی ہیں ان کے باپ شعیب اور ابن المسیب اور طاوس ان کا سماع ثابت ہے ان سے ... ابن جریج اور عطا اور خلق کثیر نے روایت کی ہے سلہ ... ازواج مطہرات کو ... مکاتب ... اسقدر روپیہ ہو جو اسکو ادا کرے ... تو تم کو ... دوبیت پر بھروسہ ... حدیث ... مکاتب ... مکاتب ادا ... رہتا ہے۔

أَخِي جُوَيْرِيَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ مَا تَرَكَ

ام المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا

وآلہ وسلم وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑ گئے اور نہ دینار اور نہ کوئی

وَّلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً وَّلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا

کنیزک اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور چیز سوا ایک سفید خچر اور ہتھیاروں کے اور سوائے زمین کے

جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

جس کو آپ صدقہ کر گئے روایت کیا اسے بخاری نے اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا أَمَةٍ وَّلَدَتْ

روایت ہے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لونڈی اپنے مالک سے

مِنْ سَيِّدِهَا فَهِيَ حُرَّةٌ بَعْدَ مَوْتِهِ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ

جنے وہ اس کی موت کے بعد آزاد ہے نکالا اسے ابن ماجہ اور حاکم نے ضعیف

بِإِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ وَّرَجَّحَ جَمَاعَةٌ وَّقْفَهُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

سند سے اور ایک جماعت نے ترجیح دی کہ یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پر موقوف ہے

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى

اور سہل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ غَارِمًا

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مدد کرے لڑنے والے کی اللہ کی راہ میں یا کسی

فِي عُسْرَتِهِ أَوْ مُكَاتَبًا فِي رَقَبَتِهِ أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ رَوَاهُ

قرضدار کی تنگی میں یا کسی مکاتب کی اس کی گردن میں، سایہ دے گا اللہ اس کو جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس کے سایہ کے روایت کیا اسے

أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

احمد نے اور صحیح کہا ہے حاکم نے

كِتَابُ الْجَامِعِ بَابُ الْأَدَبِ

کتاب جامع ادب کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں جب ملے اس سے تو سلام کر اس کو

وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ

اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے خیر خواہی چاہے تو خیر خواہی کر اور جب چھینکے پھر حمد

حاشیہ: لـه سہل بن حنیف یہ انصاری اوسی ہیں۔ بدر اور احد سب مشاہد میں حاضر ہوئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احد کے دن ثابت رہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علی کے ساتھ رہے اور آپ نے انہیں مدینہ پر خلیفہ کیا پھر فارس کا والی بنایا ان سے ان کے بیٹے ابو امامہ وغیرہ نے روایت کی اور کوفہ میں ۳۸ ہجری میں انتقال فرمایا

۱۲

اللهِ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ
تو اس کو یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کر اور جب مر جاوے تو اس کے پیچھے چل (جنازہ کے لیے) روایت
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس
أُنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ
شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچا ہو اور اُس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہو کیونکہ وہ
أَجْدَرُ أَلَّا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ
زیادہ لائق ہے اس بات کے لیے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ جانو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور نواس بن سمعان
سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ
بر اور اثم سے سوال کیا آپ نے فرمایا بر خوش خلقی ہے اور اثم وہ چیز جو تیرے
فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَ
سینے میں چبھے اور تو برا جانے کہ لوگ اس پر واقف ہوں نکالا اسے مسلم نے اور
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ
وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو ایک کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ وہ اس سے
حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ
غمگین ہوگا یہاں تک کہ تم لوگوں میں مل جل جاؤ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور
اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
عبارت مسلم کی ہے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا رسول اللہ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے پھر خود
ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ
وہاں بیٹھ جاوے لیکن جگہ فراخ کرو اور کشادگی کرو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا
فرمایا [illegible] تو نہ پونچھے ہاتھ اپنا یہاں تک کہ اس کو چاٹ لے یا چٹا دے

ملہ نواس بہ نواس بن سمعان کلابی ہیں شام میں جا بسے اور انہیں میں محسوب ہیں ان سے جبیر بن نفیر اور ابوادریس خولانی نے روایت کی سمعان سین کی زبر یا زیر اور سیم کی جزم اور عین جہلہ سے ہے ۱۲—۱۴—

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کہے اور چلتا بیٹھے

الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَالرَّاكِبُ
کو اور تھوڑے بہتوں کو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے اور سوار

عَلَى الْمَاشِي وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
پیادہ کو اور علی رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِي عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِي
فرمایا جب کوئی جماعت جا رہی ہو تو ایک کا سلام کرنا سب کی طرف سے کافی ہے

عَنِ الْجَمَاعَةِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَعَنْهُ قَالَ
اور ایک کا جواب دینا سب کی طرف سے کفایت ہے روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے اور انہی سے

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى
کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ کو پہلے سلام نہ

بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهِ أَخْرَجَهُ
کرو اور جب تم ان سے رستہ میں ملو تو انہیں مجبور کرو تنگ راستہ کی طرف نکالا اسے

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ
مسلم نے اور انہی سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم

فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ
تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یعنی کوئی دوسرا مسلمان یرحمک اللہ کہے اور جب وہ یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے

فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ قَالَ
والا یہدیکم اللہ و یصلح بالکم کہے نکالا اس کو بخاری نے اور انہی سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا أَخْرَجَهُ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پیے نکالا اسے

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَعَلَ
مسلم نے اور انہی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جوتا

أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ
پہنے تو داہنے سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے اتارے اور پہنتے وقت

الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
داہنا پہلا ہو اور اتارتے وقت پچھلا ہو اور انہی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ

۱؎ علی بن ابی طالب

یہ امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں اور انکی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے اور آپ اکثر اقوال میں مردوں میں سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے اور اس وقت آپکی عمر ۱۵ یا ۱۶ یا ۱۰ سال کی تھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ سوا تبوک کے سب مشاہد میں حاضر ہوئے کیونکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم انہیں گھر میں خلیفہ کر گئے تھے جمعہ کے دن ذی الحجہ کی اٹھارھویں ۳۵ھ ہجری میں جس دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقتول ہوئے خلیفہ بنائے گئے اور جمعہ ہی کو دن رمضان کی اٹھارھویں یا سترھویں ۴۰ھ ہجری میں عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے آپکو کسی چیز کے ساتھ صدمہ پہونچایا اور تین رات کے بعد انتقال فرمایا اور حضرت حسن و حسین و عبد اللہ بن جعفر علیہم السلام نے نہلایا اور حضرت حسن علیہ السلام نے جنازہ پڑھایا اور سحری میں دفن کئے گئے اور آپکی عمر [illegible]

[illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلْيَنْعَلْهُمَا

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور چاہیے کہ دونوں پہنے

جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

یا دونوں اتار دے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عمر رضے اللہ

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تعالے عنہما سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا جو اپنے کپڑے کو تکبر سے کھینچتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور انھی سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھانے لگے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب

شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ

پیے تو داہنے ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں سے کھاتا ہے اور بائیں سے

بِشِمَالِهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

پیتا ہے روایت کیا اسے مسلم نے اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ

عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وہ اپنے دادا سے (یا عمرو کے دادا سے) کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ وَاشْرَبْ وَالْبَسْ وَتَصَدَّقْ فِي غَيْرِ سَرَفٍ وَ

کھا اور پی اور پہن اور صدقہ کر جس میں اسراف اور

لَا مَخِيلَةٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ

تکبر نہ ہو نکالا اسے ابوداؤد اور احمد نے اور معلق کیا اسے بخاری نے

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

باب نیکی کرنے اور صلہ رحمی کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ

فرمایا جو چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز ہو پس چاہیے کہ صلہ

رَحِمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

رحمی کرے روایت کیا بخاری نے اور جبیر بن مطعم رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کوئی قطع رحمی کرنے والا داخل نہ ہوگا۔

ف نووی نے کہا اسبال یعنی لٹکانا ازار و قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے لیکن عورتوں کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار دونوں نصف ساق تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے ۱۲۔

يعني قاطع رحم متفق عليه وعن المغيرة بن شعبة رضي الله تعالى

یعنی قطع رحمی کرنے والا روایت اسے بخاری اور مسلم نے اور مغیرہ بن شعبہ لہ رضے اللہ تعالے عنہ سے

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله حرم عليكم عقوق

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے تم پر حرام کی ماؤں

الأمهات ووأد البنات ومنعا وهات وكره لكم قيل وقال وكثرة

کی نافرمانی کرنا اور لڑکیوں کا جیتا گاڑنا اور اللہ کی فرض کی ہوئی باتوں سے منع کرنا اور اللہ کی منع کی ہوئی باتوں

السؤال وإضاعة المال متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو رضي الله

اور بیہودہ گفتگو اور بہت سوال اور مال کو ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبداللہ بن عمرو رضے اللہ

تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رضى الله في رضى الوالدين

تعالے عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا اللہ کی خوشنودی ماں باپ کی خوشنودی میں ہے

وسخط الله في سخط الوالدين أخرجه الترمذي وصححه ابن حبان و

اور اللہ تعالے کا غصہ ماں باپ کے غصے میں ہے نکالا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان اور

الحاكم وعن أنس رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

حاکم نے اور انس رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لجاره أو لأخيه ما يحب لنفسه

اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کوئی کامل مومن نہیں ہوتا جب تک نہ چاہے ہمسائے یا بھائی کے لیے وہی بات

متفق عليه وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال سألت رسول

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن مسعود رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے

الله صلى الله عليه وسلم أي الذنب أعظم قال أن تجعل لله ندا و

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا کہ تو اللہ کے لیے کوئی ساجھی ٹھہراوے حالانکہ

هو خلقك قلت ثم أي قال ثم أن تقتل ولدك خشية أن يأكل معك

اس نے تجھے پیدا کیا ہے میں نے کہا پھر کونسا آپ نے فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے اس خوف سے کہ وہ تیرے ساتھ کھاوے

قلت ثم أي قال ثم أن تزاني حليلة جارك متفق عليه وعن عبد

میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا کہ تو اپنے ہمسائے کی بی بی سے زنا کرے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبداللہ بن عمرو

الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

بن عاص رضے اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

من الكبائر شتم الرجل والديه قيل وهل يسب الرجل والديه

کبیرہ گناہوں میں سے ہے آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کسی نے پوچھا کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے

قال نعم يسب أبا الرجل فيسب أباه ويسب أمه فيسب أمه متفق عليه

ہاں گالی دیتا ہے دوسرے آدمی کے باپ کو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور اس کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو

لہ مغیرہ بن شعبہ یہ مغیرہ بن شعبہ ثقفی ہیں عام الخندق میں مشرف باسلام ہوئے اور حدیبیہ میں موجود تھے مہاجر ہوکر آئے کوفہ میں جا بسے اور وہاں ہی ۵۰ سنہ ہجری میں انتقال کیا اور آپکی عمر ۷۰ سال کی تھی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے

۲ عبداللہ بن عمرو بن عاص عبداللہ بن عمرو بن عاص السہمی القرشی ہیں اپنے باپ سے پہلے مشرف باسلام ہوئے اور جب پیدا ہوئے تو انکے باپ کی عمر ۱۲ یا ۱۳ سال کی تھی اور عالم عابد حافظ تھے اور انہوں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث شریف لکھنے کی اجازت چاہی تو آپنے اجازت دیدی انکی وفات میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ایام حرہ ذی الحجہ ۶۳ سنہ میں فوت ہوئے اور بعض کے نزدیک ۶۵ سنہ میں اور بعض کے نزدیک ۵۵ سنہ میں اور بعض [illegible]

وعن أبي أيوب رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

قال لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال يلتقيان فيعرض هذا و

کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ جدائی رکھے دونوں آپس میں ملیں ایک ادھر کو منہ کر لے اور

يعرض هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام متفق عليه وعن جابر رضي

دوسرا دوسری طرف اور دونوں میں سے اچھا وہ شخص ہے جو پہلے سلام علیکم کرے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور جابر رضی

الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قسم کی نیکی صدقہ ہے

أخرجه البخاري وعن أبي ذر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

نکالا اسے بخاری نے اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم لا تحقرن من المعروف شيئا ولو أن تلقى أخاك بوجه طلق

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ حقیر سمجھ بھلائی میں سے ذرا بھی اگر چہ یہی کیوں نہ ہو کہ تو اپنے بھائی کو کشادہ پیشانی سے ملے

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا طبخت مرقة فأكثر

اور انہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو شوربا پکاوے تو اس میں پانی

ماءها وتعاهد جيرانك أخرجهما مسلم وعن أبي هريرة رضي الله

زیادہ ڈال اور اپنے ہمسایوں سے احسان کر نکالا ان دونوں روایتوں کو مسلم نے اور ابوہریرہ رضی اللہ

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفس عن مسلم كربة

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان سے دنیا کی سختیوں میں سے

من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن يسر

کوئی سختی ہٹائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں میں ایک سختی ہٹائے گا اور جو تنگ دست پر

على معسر يسر الله عليه في الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله

آسانی کرے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ

في الدنيا والآخرة والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه أخرجه

دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے

مسلم وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى

بھائی کی مدد میں رہتا ہے نکالا اسے مسلم نے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الله عليه وسلم من دل على خير فله مثل أجر فاعله أخرجه مسلم وعن

نے فرمایا جس نے کسی کو نیکی کی راہ بتائی اس کو نیکی کرنے والے کا ثواب ملتا ہے نکالا اسے مسلم نے اور ابن

ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص

ف ابو ایوب انصاری: یہ ابو ایوب خالد بن زید انصاری خزرجی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے حروب میں شریک رہے اور قسطنطنیہ میں دشمن کے مقابل ۵۱ھ ہجری میں انتقال فرمایا اور قسطنطنیہ قاف کی پیش اور سین کی جزم اور طاء اولیٰ کی پیش اور طاء ثانیہ کی زیر کے ساتھ ہے اور نسبے یا ساکنہ ہے نووی نے کہا اسی طرح ہم نے ضبط کیا اور یہی مشہور ہے اور قاضی عیاض نے ... کے بعد یا مشددہ ہے

اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ اَتٰى اِلَيْكُمْ

اللہ کا پناہ پکڑے جاہے تو تم اسے پناہ دو اور جو اللہ کا نام لے کر تم سے سوال کرے اس کو دو اور جو کوئی تم سے

مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَادْعُوْا لَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

نیکی کرے اس کو بدلہ دو جو نہ پاؤ اس کے لیے دعائے خیر کرو نکالا اسے بیہقی نے

بَابُ الزُّهْدِ وَالْوَرَعِ

باب زہد اور پرہیزگاری کے بیان میں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاَهْوَى النُّعْمَانُ بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ اِنَّ الْحَلَالَ

علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے اور نعمان نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں کی طرف کر کے کہا کہ بیشک حلال

بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ

ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان کے درمیان مشتبہات ہیں ان کو بہت سے لوگ نہیں جانتے

فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ

پس جو کوئی شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو کوئی شبہات میں پڑ گیا

وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ

وہ حرام میں پڑ گیا اس چرواہے کی طرح جو بیڑ کے گرد چراتا ہے قریب ہے کہ اس میں پڑ جاوے یاد رکھو ہر ایک

مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا

بادشاہ کے لیے ایک بیڑ ہے یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی بیڑ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں اور یاد رکھو کہ بدن کے اندر ایک ٹکڑا

صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

سنور گیا تو سارا جسم سنور گیا اور جب وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ گیا یاد رکھو کہ یہ لوتھڑا دل ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہو جیو دینار اور درہم اور چادر کا بندہ اگر اس کو ملا دے تو خوش ہے اور جو

لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ

نہ ملے تو ناخوش نکالا اس کو بخاری نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]

اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا

یا کوئی راہ گذرنے والا [illegible]

---

۱ نعمان بن بشیر ان کی کنیت ابو عبداللہ انصاری ہے اور ہجرت کے پیچھے پہلے پہلے انصار کے ہاں یہی پیدا ہوئے بعض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور ان کی عمر ۸ سال سات مہینہ کی تھی اور ان کے ماں باپ بھی صحابی ہیں کوفہ میں رہے اور حضرت معاویہ کی طرف سے وہاں کے والی تھے پھر حمص پر والی کیے گئے ایک فتنہ اٹھا انہوں نے عبداللہ بن زبیر کے لیے دعا کی تو حمص والوں نے ۶۴ ہجری میں آپ کو قتل کر ڈالا ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے جن سے آپ کے بیٹے محمد اور شعبی بھی ہیں

۲ نووی نے کہا ہے ... اتفاق کیا ... اس حدیث کی عظمت ... [illegible]

[illegible]

تنتظر الصباح وإذا أصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتك
انتظار کرنا اور جب صبح کرے تو شام کا انتظار کر اور تندرستی میں اپنی بیماری

لسقمك ومن حياتك لموتك أخرجه البخاري وعن ابن عمر
کے لیے کچھ لے لے اور اپنی زندگی میں سے اپنی موت کے لیے نکالا اسے بخاری نے اور ابن عمر

رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
رضے اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو

من تشبه بقوم فهو منهم أخرجه أبو داود وصححه ابن حبان
کوئی کسی قوم سے تکلف مشابہ ہو وہ انہی میں سے ہے نکالا اسے ابو داود نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے

وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كنت خلف النبي
اور ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہا میں ایک دن نبی صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام احفظ الله يحفظك احفظ
علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ کو یاد کر وہ تیری نگہبانی کریگا اللہ کی یاد کر

الله تجده تجاهك وإذا سألت فاسأل الله وإذا استعنت فاستعن
تو اسے اپنے سامنے پاویگا اور جب تو سوال کرے تو اللہ سے کر اور جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مانگ

بالله رواه الترمذي وقال حسن صحيح وعن سهل بن سعد رضي الله تعالى
روایت کیا اسے ترمذی نے اور اسے حسن صحیح کہا اور سہل ابن سعد رضے اللہ تعالے عنہ روایت ہے

عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله دلني
کہا ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ ایسا عمل بتایئے

على عمل إذا عملته أحبني الله وأحبني الناس فقال ازهد في الدنيا يحبك
کہ جس کو کر کروں تو اللہ مجھ کو دوست رکھے اور لوگوں میں محبوب ہو جاؤں تو آپ نے فرمایا دنیا میں بے رغبتی کر اللہ تجھ کو

الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس رواه ابن ماجة وغيره
دوست رکھیگا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے رشتہ محبت توڑ لوگ تجھ سے محبت رکھیں گے روایت کیا اسے ابن ماجہ وغیرہ نے

وسنده حسن وعن سعد بن أبي وقاص رضي الله تعالى عنه قال سمعت
اور اسکی سند حسن ہے اور سعد بن ابی وقاص رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله يحب العبد التقي الغني الخفي رواه
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالے پرہیزگار بے پروا مہربان بندہ کو دوست رکھتا

مسلم وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مسلم نے اور ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه رواه الترمذي وقال حسن وعن المقدام بن[1]
آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دے روایت کیا اسے ترمذی نے اور حسن کہا اور مقدام بن

[1] مقدام بن معدی کرب انکی کنیت ابو کریمہ کندی ہے اہل شام میں معدود ہیں اور انکی حدیث بھی اہل شام میں ہے ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ۸۷ سنہ ہجری میں انتقال فرمایا اور انکی عمر ۹۱ سال تھی ۱۲ — ۱۲ — ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیر شکم ہو کر کھانا مذموم ہے۔ اور اسی لئے بُرا ہے کہ اس سے دین اور دنیا کی بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں سیر شکم ہو کر کھانے سے بہت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور جب آدمی بیمار ہو جاتا ہے تو پھر نہ تو دین کے کام پورے کر سکتا ہے اور نہ دنیا کے کام اس سے بن سکتے ہیں

معدیکرب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم ما ملأ ابن آدم وعاءً شرًّا من بطنٍ اخرجہ الترمذی وعن
و آلہ وسلم نے نہیں بھرا ابن آدم نے کوئی برتن جو اسکے پیٹ سے زیادہ برا ہو روایت کیا اسے ترمذی نے۔ اور روایت ہے

انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کل بنی
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمام انسان

آدم خطّاءٌ وخیر الخطّائین التوّابون اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ
خطاکار ہیں اور خطاکاروں میں سب سے بہتر توبہ کرنیوالے ہیں روایت کیا اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے

وسندہ قویٌّ وعن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی
اور اسکی سند قوی ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم الصّمت حکمۃٌ وقلیلٌ فاعلہ اخرجہ البیہقی
علیہ و آلہ وسلم نے خاموشی سلہ دانائی ہے اور تھوڑے ہیں اسکے کرنیوالے روایت کیا ہے بیہقی نے

فی الشّعب بسندٍ ضعیفٍ وصحّح انّہ موقوفٌ من قول لقمان
شعب الایمان میں ساتھ سند ضعیف کے اور ثابت ہوا کہ یہ موقوف ہے لقمان حکیم کے قول سے

باب الترہیب من مساوی الاخلاق
باب ہے بد خلقیوں سے ڈرانے کے بیان میں

عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم ایّاکم والحسد فانّ الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النّار
علیہ و آلہ وسلم نے حسد سے بچنا کیونکہ حسد سلہ نیکیوں کو اسطرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو

الحطب اخرجہ ابو داؤد ولابن ماجۃ من حدیث انسٍ نحوہ وعنہ
کھاتی ہے سلہ روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور ابن ماجہ کے نزدیک انس کی روایت سے بھی اسیطرح ہے اور انہی سے

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لیس الشّدید بالصّرعۃ
روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہادر ساتھ گرانے کے نہیں سلہ

انّما الشّدید الّذی یملک نفسہ عند الغضب متّفقٌ علیہ وعن
بہادر تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کا مالک ہو۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے

ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ

وسلم الظّلم ظلماتٌ یوم القیامۃ متّفقٌ علیہ وعن جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ
وسلم نے ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہونگے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ

اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ آدم زادہ کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اسکی پیٹھ کی ہڈی کو سیدھا رکھیں اور اگر اس کو پیٹ کو بھرنا ہی چاہتا ہے اور اسی قوت پر قناعت نہیں کرتا تو اسے چاہئے کہ پیٹ کے تین حصے بنائے۔ ایک حصہ کھانے کیلئے ایک حصہ پینے کیلئے اور ایک حصہ دم لینے کیلئے۔ امام غزالی رحمہ نے احیاء العلوم میں تھوڑا کھانیکے دس فائدے اور زیادہ کھانے کی دس خرابیاں بیان کی ہیں۔ پس آدمی کو چاہیے کہ زیادہ کھانے سے پرہیز کرے اور اپنے آپ کو تھوڑا کھانے کا عادی بنائے۔ سلہ صمت ص کی زبر و میم کی جزم کے ساتھ اور ص کی پیش غلط ہے۔ سلہ حسد حا اور سین کی زبر کے ساتھ کسی کی نعمت کا زوال چاہنا ہے۔ اگر زوال نہ چاہے تو غبطہ کہلاتا ہے۔ سلہ حطب حا اور طا کی زبر کے ساتھ لکڑی۔ سلہ صرع ص کی زبر کے ساتھ زمین پر پٹکنا اور ایک مرض کا بھی نام ہے جسکا بعض... ہے۔ ہندی میں اس مرض کو مرگی کہتے ہیں اور صرعۃ صاد کی پیش

در ر کی زبر اور عین مہملہ کے ساتھ ہمزہ کے وزن پر سب لوگوں کو پچھاڑنے والا ... پچھاڑنے والا اور گرانے والا
اللّٰہم اغفر لکاتبہ
ولمن سعی فیہ۔

۵۱ محمود بن لبید۔ یہ محمود بن لبید انصاری اشہلی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں پیدا ہوئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی ایک حدیثیں روایت کیں۔ بخاری نے کہا اسکی صحبت ثابت ہے اور ابو حاتم نے کہا اسکی صحبت معلوم نہیں ہوئی اور مسلم نے اسکو تابعین کے طبقہ ثانیہ میں ذکر کیا۔ ابن عبد البر نے محمود کی صحبت ثابت کرکے کہا ہے کہ بخاری کا قول صحیح ہے ... محمود نے ابن عباس اور عتبان بن مالک سے روایت کی ہے ... میں فوت ہوئے ...

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا الظلم فان الظلم

عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظلم سے بچو کیونکہ ظلم

ظلمات یوم القیمۃ واتقوا الشح فانہ اھلک من کان قبلکم اخرجہ

قیامت کے دن کئی اندھیرے ہو جائیگا اور بخل سے بچو اسلئے کہ اس نے ہلاک کر دیا ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے روایت کیا اسکو

مسلم وعن محمود بن لبید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول

مسلم نے۔ اور روایت ہے محمود بن لبید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس چیز کا مجھکو بہت بڑا تم پر خوف ہے وہ چھوٹا شرک ہے یعنی

الریاء اخرجہ احمد باسناد حسن وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی

ریا ہے روایت کیا اسکو احمد نے اسناد حسن سے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایۃ المنافق ثلث اذا

عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافق کی نشانیاں تین ہیں جب

حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان متفق علیہ ولھما من

بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھی جائے خیانت کرے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور دونوں میں

حدیث عبد اللہ بن عمرو واذا خاصم فجر وعن ابن مسعود رضی

ہے حدیث عبداللہ بن عمرو سے ... اور جب جھگڑا کرے گالی دیوے۔ اور ابن مسعود رضی

اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سباب المسلم

... عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان کو گالی دینا

فسوق وقتالہ کفر متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ

... اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایاکم والظن فان الظن

... تم ظن سے بچو ...

اکذب الحدیث متفق علیہ وعن معقل بن یسار رضی اللہ تعالی

... اور روایت ہے معقل بن یسار رضی اللہ تعالی

عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ما من

... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ... فرماتے تھے نہیں ہے کوئی

عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وھو غاش لرعیتہ

... جس کو ... رعیت پر ... مرے حالانکہ وہ خیانت کرتا ہے اپنی رعیت کے لئے

الا حرم اللہ علیہ الجنۃ متفق علیہ وعن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا

... متفق علیہ ... اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے

... اور اسکو ... اللھم اختم لنا ...

ك اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی محکوم رعایا کے ساتھ آسانی اور نرمی کے ساتھ برتاؤ کرے۔ انکی غلطی اور لغزش سے درگذر فرمائے غرضکہ اچھے ساتھ وہی سلوک کرے جو حق تعالیٰ کیطرف سے اپنے لیے چاہتا ہے...

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اللهم من ولي من أمر أمتي

شيئا فشق عليهم فاشقق عليه أخرجه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا قاتل أحدكم

فليجتنب الوجه متفق عليه وعنه رضي الله تعالى عنه أن رجلا قال

يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أوصني قال لا تغضب فردد مرارا قال

لا تغضب أخرجه البخاري وعن خولة الأنصارية رضي الله تعالى عنها

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن رجالا يتخوضون في مال

الله بغير حق فلهم النار يوم القيامة أخرجه البخاري وعن أبي ذر

رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم فيما يرويه عن ربه

قال يا عبادي إني حرمت الظلم على نفسي وجعلته بينكم محرما فلا

تظالموا أخرجه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم قال أتدرون ما الغيبة قالوا الله ورسوله

أعلم قال ذكرك أخاك بما يكره قيل أفرأيت إن كان في أخي ما أقول قال

إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته وإن لم يكن فيه فقد بهته أخرجه

مسلم وعنه رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله

ﷺ آپ نے تین بار اپنے صدر مبارک کیطرف اشارہ فرمایا۔ غرض آپ کی یہ تھی کہ تقویٰ کا مقام باطن ہے اور یہ امر مخفی ہے تو کسطرح مسلمان کی حقارت کر سکتا ہے اور اسکے حال کی حقیقت معلوم نہیں ہے اور یہ معنے بھی ہو سکتا ہے کہ تقویٰ کا مقام باطن ہے جو شخص پرہیزگار ہے وہ مسلمان کی حقارت نہیں کرتا کیونکہ پرہیزگار حقیقۃً کو مسلمان کا علم نہیں ہوتا اور یہ معنے اول انسب ہیں اور مسلم میں کہا ہے کہ حدہ تقویٰ وہ ہے جو دل میں ہو ظاہری تقویٰ کا کچھ اعتبار نہیں اور اسپر دال ہے حدیث مسلم کی کہ اللہ تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

وسلم لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ولا يبع

وسلم نے آپس میں حسد مت کرو اور مول نہ بڑھاؤ اور آپس میں بغض نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو اور ایک دوسرے کی بیع پر

بعضكم على بيع بعض وكونوا عباد الله اخوانا المسلم اخو المسلم لا

بیع نہ کرے اور بن جاؤ تم اے بندو اللہ کے بھائی بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ ظلم

يظلمه ولا يخذله ولا يكذبه ولا يحقره التقوى ههنا ويشير الى صدره

ظلم کرے اور نہ اسکو خوار کرے اور نہ جھوٹ کہے اسکی اور نہ حقیر سمجھے اسکو تقویٰ یہاں ہے اور آپ اشارہ فرماتے تھے اپنے سینے

ثلث مرات بحسب امرئ من الشر ان يحقر اخاه المسلم كل المسلم على المسلم

کیطرف تین دفعہ آدمی کو اتنی برائی کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے

حرام دمه وماله وعرضه اخرجه مسلم وعن قطبة بن مالك رضي الله

(کرنا) اسکا خون (کرنا) اسکا مال (لینا) اسکی آبرو (لینا) روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے قطبہ بن مالک رضی اللہ

تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول اللهم جنبني

تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے یا اللہ دور رکھ مجھ کو

منكرات الاخلاق والاعمال والاهواء والادواء اخرجه الترمذي و

بری خصلتوں اور عملوں اور خواہشوں اور دردوں سے روایت کیا اسے ترمذی نے اور

صححه الحاكم واللفظ له وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال

صحیح کہا اسے حاکم نے اور عبارت اسی کی ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تمار اخاك ولا تمازحه ولا تعده

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنے بھائی سے مت جھگڑا کر اور اس سے ٹھٹھا کر اور نہ وعدہ اسکو

موعدا فتخلفه اخرجه الترمذي بسند فيه ضعف وعن ابي سعيد

وعدہ جو خلاف کرے تو اس سے روایت کیا اسے ترمذی نے ضعیف سند سے۔ اور روایت ہے ابو سعید

الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

آله وسلم خصلتان لا تجتمعان في مؤمن البخل وسوء الخلق اخرجه

آلہ وسلم نے دو خصلتیں مومن میں اکٹھی نہیں ہوتیں بخل اور برا خلق روایت کیا ہے

الترمذي وفي سنده ضعف وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال

ترمذی نے ضعیف سند سے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المستبان ما قالا فعلى

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو گالی دینے والے جو کچھ کہیں گناہ

البادي ما لم يعتد المظلوم اخرجه مسلم وعن ابي صرمة رضي الله تعالى

گناہ شروع کرنیوالے پر ہے جبتک مظلوم زیادتی نہ کرے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ابی صرمہ رضی اللہ تعالیٰ

ﷺ یہ حدیث دال ہے موذی سے بدلہ لینے کے جواز پر اور اس بات پر کہ گناہ بادی پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے کیونکہ اذون فیہ بدلہ بالمثل ہے نہ بدلہ بالزیادۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و جزاء سيئة سيئة مثلها فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم۔ اور بدلہ نہ لینا اور ایذا پر صبر کرنا افضل ہے کیونکہ ثابت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں برا کہا ابوبکر صدیق رض خاموش رہے اور آپ بھی بیٹھے رہے پھر ابوبکر رض نے جواب دیا آپ تشریف لے گئے اس بارہ میں آپ سے پوچھا گیا فرمایا جب ابوبکر خاموش تھا تو اسکے ساتھ فرشتہ تھا جو جواب دیتا تھا جب ابوبکر رض بولا تو شیطان حاضر ہوا اور کما قال۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور واللہ تعالیٰ اعلم۔

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه من ضار مسلما ضاره الله و

عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دکھ دے کسی مسلمان کو اسکو اللہ دکھ دیگا اور

من شاق مسلما شاق الله عليه اخرجه ابو داود والترمذي و

جو شخص مسلمان کو تکلیف پہونچاوے اسکو اللہ تعالیٰ تکلیف پہونچاویگا روایت کیا اسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور حسن کہا ہے

حسنه وعن ابي الدرداء رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

(اسے ترمذی نے)۔ اور روایت ہے ابی درداء رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم ان الله يبغض الفاحش البذي اخرجه الترمذي

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے دشمن رکھتا ہے بے حیا بیہودہ گو کو روایت کیا اسے ترمذی نے اور

وصححه وله من حديث ابن مسعود رفعه ليس المؤمن بالطعان ولا

صحیح کہا اسے اور اس میں ابن مسعود رض کی مرفوع روایت سے ہے نہیں ہوتا مومن طعن کرنے والا اور نہ

اللعان ولا الفاحش ولا البذي وحسنه وصححه الحاكم ورجح الدارقطني

لعنت کرنے والا اور نہ بے حیا اور بیہودہ گو اور حسن کہا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا ہے حاکم نے اور ترجیح دی ہے دار قطنی نے

وقفه وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله

اسکے موقوف ہونیکو۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عليه وآله وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا اخرجه

علیہ وآلہ وسلم نے کہ مردوں کو گالی مت دو کیونکہ وہ اپنے کیے کو پہونچ گئے روایت کیا اسے

البخاري وعن حذيفة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

بخاری نے۔ اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم لا يدخل الجنة قتات متفق عليه وعن انس

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے انس

رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من كف

رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے اپنے غصے کو

غضبه كف الله عنه عذابه اخرجه الطبراني في الاوسط وله شاهد

روکا روک لیگا اس سے اللہ تعالے اپنے عذاب کو روایت کیا اسے طبرانی نے اوسط میں اور اسکا ایک شاہد ہے

من حديث ابن عمر عند ابن ابي الدنيا وعن ابي بكر الصديق

نزدیک ابن ابی الدنیا کے ابن عمر رض کی روایت سے۔ اور روایت ہے ابو بکر صدیق

رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا

رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دغاباز

يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا سيئ الملكة اخرجه الترمذي وفرقه

اور بخیل جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ بد خلق روایت کیا اسے ترمذی نے اور اسکو دو حدیثوں میں

---

١ مطلب یہ کہ مردوں کو برائی سے یاد نہ کرو کیونکہ انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ پالیا ہے۔ اگر ان کے اعمال نیک اور اچھے تھے تو پھر انکو برائی سے یاد کرنا نہایت برا ہے۔ اور اگر انکے اعمال برے تھے تو بھی انکو برائی سے یاد کرنا ٹھیک نہیں۔ کیا معلوم غفور رحیم نے اپنی رحمت اور فضل سے ان کے قصور معاف کردیے ہوں بہر صورت مردوں کی برائی بیان نہ کریں۔ البتہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اُس نے دین میں بدعت نکالکر گمراہی کی بنیاد ڈالی ہے تو اسکی بدعت کو رد کرنا اور اُس کی غلطی لوگوں پر ظاہر کرنا ممنوع نہیں بلکہ ضروری ہے تاکہ لوگ گمراہی سے بچیں اور بدعت کو ترک کریں آج کل اسلام جس ضعف اور کمزوری کو پہونچ گیا ہے اسکا اصل سبب یہی ہے کہ لوگوں نے اسلام کی اصل تعلیم قرآن وحدیث کو چھوڑ دیا اور بدعات مخترعہ کو اصل دین سمجھ لیا ہے حق تعالے تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ ایک روز میں نے ایک شخص کو جو پشمین زری دار لنگی پہنے ہوئے تھا [illegible] چار انگشت سے زیادہ نقش [illegible] کی [illegible] مردوں کے واسطے شرعاً درست نہیں تو اس نے جواب دیا کہ اجمیر شریف میں مزار مبارک پر پشمین غلاف چڑھائے جاتے ہیں [illegible] ریشم کیونکر حرام ہے۔ اور وہ شخص قرآن کریم کا حافظ اور غالباً نمازی بھی ہے۔ پس اس مثال سے اندازہ لگاؤ جب سے کہ مسلمان اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم سے کسقدر دور ہو گئے ہیں۔ اللہم اغفر لنا [illegible] فیہ۔

سلہ یہ حدیث دلیل ہے اس شخص کی بات سننے کی حرمت پر جو کسی کے سننے کو مکروہ جانتا ہے اور کراہت قرینہ یا صراحت سے معلوم ہو سکتی ہے بخاری نے

حديثين وفي إسناده ضعف وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما

حدا جدا لایا ہے اور اسکی سند میں ضعف ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من تسمّع حديث

کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کسی قوم کی باتیں

قوم وهم له كارهون صُبّ في أذنيه الآنك يوم القيامة يعني الرصاص

سنے اور وہ اسکو مکروہ جانتے ہیں ڈالا جاوے گا اسکے کانوں میں قیامت کے دن یعنی سیسہ

أخرجه البخاري وعن أنس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

روایت کیا ہے بخاری نے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم طوبى لمن شغله عيبه عن عيوب الناس أخرجه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشی ہو اسکے لیے کہ بشارت ہے جس کو اپنا عیب لوگوں کے عیبوں سے روک رکھے روایت کیا ہے

البزار بإسناد حسن وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول

بزار نے حسن اسناد سے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم من تعاظم في نفسه واختال في مشيته

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اپنے جی میں اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اترا کر چلے

لقي الله وهو عليه غضبان أخرجه الحاكم ورجاله ثقات وعن

ملیگا اللہ تعالیٰ کو ... روایت کیا اسکو حاکم نے اور راوی اسکے ثقہ ہیں۔ اور روایت ہے

سهل بن سعد رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

العجلة من الشيطان أخرجه الترمذي وقال حسن وعن عائشة

جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور حسن کہا۔ اور روایت ہے عائشہ

رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الشؤم سوء الخلق أخرجه أحمد وفي إسناده ضعف وعن أبي الدرداء

نحوست بد خلقی ہے روایت کیا اسکو احمد نے اور اسکی سند میں ضعف ہے۔ اور روایت ہے ابی الدرداء

رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن اللعانين

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کرنے والے

لا يكونون شفعاء ولا شهداء يوم القيامة أخرجه مسلم وعن معاذ بن

نہیں ہوں گے شفاعت کرنے والے اور نہ گواہ قیامت کے دن روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اور روایت ہے معاذ بن

جبل رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ادب مفرد میں سعید مقبری سے روایت کیا کہ میں ابن عمر پر گزرا اور انکے ساتھ ایک شخص باتیں کرتا تھا میں بھی وہاں ٹھیر گیا تو طمانچہ مارا ابن عمر نے میرے سینہ میں اور فرمایا جب تو دو آدمیوں کو آپس میں باتیں کرتا ہوا دیکھے تو انکے پاس نہ کھڑا ہو جب تک اجازت نہ لیوے۔

سلہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے دل میں ایک ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ... [illegible]

... حق سے انکار کرنا اور دوسرے کو ذلیل اور حقیر جاننا ہے۔

ف یعنے جو شخص اپنے بھائی کو اس گناہ پر سرزنش کرے جس سے اس نے توبہ کر لی ہے تو سرزنش کرنیوالا ضرور گناہ میں مبتلا ہوگا جبتک وہی گناہ نہ کرے اور اگر توبہ نہیں کی اور اس میں گرفتار ہے تو سرزنش میں گناہ نہیں ہے لیکن تکبر اور حقارت کی وجہ سے پھر بھی حرام ہے بقصد نصیحت اور اس گناہ سے باز رکھنے کے کرنا چاہئے۔

مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ

جو شخص اپنے بھائی کو کسی گناہ کی عار دے تو مریگا جب تک اس کو کر نہ لے اسے روایت کیا ہے ترمذی نے اور اسے حسن کہا

وَسَنَدُهُ مُنْقَطِعٌ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ

اور اسکی سند منقطع ہے۔ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلَّذِي

تعالیٰ عنہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرابی ہو اس شخص کے لئے

يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ ثُمَّ وَيْلٌ لَهُ أَخْرَجَهُ

جو بات کرے پھر جھوٹ کہے تاکہ اس سے قوم کو ہنساوے خرابی اس کے لئے پھر خرابی ہو اس کے لئے روایت کی اسے

الثَّلَاثَةُ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

تینوں نے اور اسکی سند قوی ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ مَنِ اغْتَبْتَهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُ رَوَاهُ

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا آپ نے کفارہ اس شخص کا جسکی تو نے غیبت کی ہے یہ ہے کہ تو اس کیلئے بخشش مانگے

الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ

حارث بن ابی اسامہ نے ضعیف سند سے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت برے آدمیوں سے نزدیک اللہ کے سخت جھگڑالو ہے روایت کی اسے مسلم نے

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ

باب ترغیب میں اچھی خصلتوں کے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي

لازم پکڑو سچ کو کیونکہ سچ نیکی کا راستہ بتاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی

إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ

ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ

صدیق لکھا جاتا ہے اور پرہیز کرو جھوٹ بولنے سے کیونکہ جھوٹ گناہ کا راستہ بتاتا ہے اور گناہ

يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ

راہ دکھاتا ہے دوزخ کی طرف اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کا قصد کرتا ہے یہاں تک کہ لکھا جاتا

عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

اللہ کے نزدیک جھوٹا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ

ہوتی ہے۔ اور جھوٹ ایک نہایت بری خصلت ہے کہ اسکی تاثیر یہ ہے کہ آدمی کو بدی کی طرف لاتی ہے اور بدکاروں کے لیے دوزخ کا عذاب تیار ہے۔ اسکے علاوہ جھوٹا آدمی دنیا میں بھی ذلیل و خوار اور بدنام ہوتا ہے۔ اللہم اغفرلکاتبہ ولمن سعی فیہ۔

۱؎ قاضی نے کہا اس میں دلیل ہے اسپر کہ صحابہ رضی نے امر وجوب کے لیے نہ سمجھا اور نہ مراجعت ذکر کرتے مصنف نے کہا ہے احتمال ہے کہ وقوع نسخ کے

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال إياكم والظن فإن الظن أكذب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (بیہودہ) ظن کرنے سے بچو کیونکہ ظن بہت جھوٹی باتوں

الحديث متفق عليه وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه

سے ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إياكم والجلوس بالطرقات

کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچو تم راہوں میں سے بیٹھنے سے

قالوا يا رسول الله ما لنا بد من مجالسنا نتحدث فيها قال فأما إذا أبيتم

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمیں چارہ نہیں اپنی مجلسوں سے ہم ان میں باتیں کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے

فأعطوا الطريق حقه قالوا وما حقه قال غض البصر وكف الأذى

تو ادا کرو رستے کا حق انہوں نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور روکنا ایذا سے

ورد السلام والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه وعن

اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے

معاوية رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآله وسلم من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين متفق عليه وعن

وآلہ وسلم نے جسکے ساتھ اللہ تعالے نیکی کا ارادہ کرتا ہے اسکو دین میں سمجھ دیتا ہے ۲؎ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے

أبي الدرداء رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

ابو درداء رضی اللہ تعالے عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وآله وسلم ما من شيء في الميزان أثقل من حسن الخلق أخرجه أبو داود و

وسلم نے اچھے خلق سے زیادہ میزان میں کوئی چیز بھاری نہیں ہے ۳؎ روایت کیا اسے ابو داؤد اور

الترمذي وصححه وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول

ترمذی نے اور صحیح کہا اسے (ترمذی نے)۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم الحياء من الإيمان متفق عليه وعن

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیا ایمان سے ہے ۴؎ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے

ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن

ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس چیز

مما أدرك الناس من كلام النبوة الأولى إذا لم تستحي فاصنع ما شئت

سے جو پائی لوگوں نے پہلے نبیوں کے کلام سے (ایک یہ ہی ہے) جب تجھے شرم نہ ہو تو جو چاہے کر ۵؎

أخرجه البخاري وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول

بطور تحقیق کے ایسا ہو۔ ۲؎ کیونکہ انہوں نے اسکی طرف احتیاج نہ سمجھا۔ راہ کی حقوق طریق کے دوسری احادیث میں ان پانچ حقوق سے زیادہ حقوق مذکور ہیں۔ ابو داؤد میں ارشاد سبیل (مسافر کو راہ دکھانا) اور تشمیت عاطس (جواب دینا چھینک مارکر الحمد للہ کہنے والے کا) زیادہ ہے اور سعید بن منصور نے اغاثۃ الملہوف (مظلوم کی فریاد رسی کرنا) کو زیادہ کیا ہے اور بزار نے الاعانۃ علی الحمل (کسی چیز کے اٹھوانے میں مدد کرنے) کو زیادہ کیا ہے اور طبرانی نے مظلوم کی اعانت اور اللہ تعالے کو بہت یاد کرنا زیادہ کیا ہے ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تفقہ فی الدین تمام علوم سے افضل ہے اور اسکو حاصل کرنے والے جملہ مخلوق سے اشرف ہیں ۱۲ ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن اخلاق نہایت عمدہ چیز ہے کہ وزن اعمال کے وقت نیکیوں کا پلڑا اس کی بدولت بھاری ہو جائیگا اور اس کا وزن سب سے زیادہ ہوگا کہ اور کوئی نیکی اسکے برابر بھاری نہ ہوگی ۱۲ ۴؎ یعنی حیا ایمان کا ایک جزو ہے جس میں حیا نہیں اسکا ایمان ناقص ہوتا ہے ۱۲ ۵؎ یہ فارسی مصرع ہے بے حیا باش ہرچہ خواہی کن۔ گویا اسی کلام کا ترجمہ ہے ۱۲

۲۹۷

ؔ اس حدیث میں کیسے اعلیٰ مطالب بیان ہیں۔ اول یہ کہ قوی مومن ضعیف مومن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قوی آدمی عبادات جہاد و نفل نماز روزہ وغیرہ کو بھی طرح بجا لا سکتا اور دشمنان اسلام جیسے دشمنوں کا مقابلہ، کمزوروں کی امداد اور دیگر اہل حقوق کے حقوق پوری طرح ادا کرسکتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن کو ایسے وسائل اختیار کرنے چاہییں جن سے اس کی قوت طاقت برقرار رہے اور اپنی طاقت کو ضائع کرنے والے اسباب سے پرہیز کرنا چاہیے۔ دوئم یہ کہ مومن کو چاہیے کہ کاہلی اور سستی میں وقت ضائع نہ کرے بلکہ دین یا دنیا کے مفید کاموں میں لگا رہے۔ سوئم یہ کہ کسی کام کی تمنا یا خواہش کرنے میں ایسا پریشان نہ ہو جائے کہ پریشانی کی وجہ سے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہے بلکہ حق تعالیٰ کی امداد کے بھروسے پر اس کو مناسب تدبیر کے ساتھ شروع کرے۔ چہارم اگر اسے شروع کرنے پر کوئی تکلیف پیش آجائے تو اپنی تدبیر کی غلطی کو نہ کوستا رہے اور ایسا نہ کہے کہ اگر میں یہ تدبیر کرتا تو یوں ہو جاتا بلکہ خدا تعالیٰ کی تقدیر پر یقین رکھے کہ وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ ... اگر میں ... نہ ہوتا ایک طرح تقدیر الٰہی کا انکار کرنا ہے۔

ؔ یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ایسے بندوں کو جس قدر وہ خرچ کرتے ہیں اس سے زیادہ مال دے دیتا ہے اور کسی کا قصور معاف کرنے سے عزت میں کمی نہیں آتی۔ بلکہ پہلے سے عزت زیادہ ہو جاتا ہے۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوی مومن بہتر اور محبوب ہے اللہ کے نزدیک ضعیف

المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا

مومن سے اور ہر ایک میں بھلائی ہے حرص کر اس چیز پر جو تجھے نفع دے اور مدد مانگ ساتھ اللہ کے اور عاجز

تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کذا کان کذا وکذا ولکن قل

نہ ہو اور اگر پہنچے تجھے تکلیف تو مت کہہ اگر اس طرح کرتا تو ایسا ہوتا لیکن اس طرح کہہ

قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان اخرجہ مسلم وعن

کہ اللہ نے مقدر کیا اور جس طرح چاہا کیا کیونکہ لفظ لو کا کہنا کھولتا ہے کام شیطان کا اسے روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے

عیاض بن حمار رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و

وسلم ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یبغی احد علی احد ولا یفخر

سلم نے بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم سب تواضع کرو یہاں تک کہ نہ سرکشی کرے ایک دوسرے پر اور نہ فخر

احد علی احد اخرجہ مسلم وعن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ

کرے ایک دوسرے پر روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من رد عن عرض اخیہ بالغیب رد

وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس نے رد کر رکھا (عیب کو) اپنے بھائی کی عزت سے پیٹھ پیچھے

اللہ عن وجھہ النار یوم القیامۃ اخرجہ الترمذی وحسنہ ولاحمد

اللہ تعالیٰ اس کے منہ سے آگ کو قیامت کے دن روک دے گا روایت کیا اسے ترمذی نے اور حسن کہا ہے (ترمذی نے) اور احمد کے لیے

من حدیث اسماء بنت یزید نحوہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ

اسماء بنت یزید کی روایت سے اسی کی مثل ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما نقصت صدقۃ من مال

کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کرنے سے نہیں گھٹتا مال کو ؔ

وما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اخرجہ مسلم

اور نہیں بڑھایا اللہ تعالیٰ نے کسی بندہ کو بسبب معاف کرنے کے مگر عزت، اور نہیں تواضع کی کسی نے اللہ کے لیے مگر بلند کیا اس کو روایت کیا اسے مسلم نے

وعن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ایھا الناس افشوا السلام وصلوا الارحام واطعموا

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے لوگو سلام پھیلاؤ اور ناطے داروں سے صلہ رحمی کرو اور مسکینوں کو کھانا

الطعام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام اخرجہ الترمذی

کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے روایت کیا اسے ترمذی نے

ف تمیم داری۔ یہ تمیم بن اوس داری ہیں پہلے نصرانی تھے سنہ ۹ ہجری میں مشرف باسلام ہوئے اور ایک رکعت میں قرآن شریف ختم کر دیا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایک ہی آیت ساری رات صبح تک پڑھتے۔ محمد بن منکدر نے کہا تمیم داری ایک رات سو رہا اور تہجد کے لیے نہ اٹھ سکا یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر ایک سال تک نیند کا سرمہ آنکھوں میں نہ لگایا اس ایک دفعہ نہ اٹھنے کی سزا میں۔ مدینہ منورہ میں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقتول ہونیکے بعد شام کو چلا گیا اور وہاں ہی رہا یہاں تک کہ مر گیا اور اسی نے پہلے پہل مسجد میں چراغ جلایا۔ اس سے ایک جماعت (جیسے انس رض اور شہر بن حوشب اور عبد اللہ بن موہب اور قبیصہ بن ذویب) نے روایت کی۔ ف ۲ قولہ الدین النصیحۃ سبحان الحق تعالے نے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا … فرمایا تھا کہ … کلام مبارک میں وہ فصاحت و بلاغت بھری ہوتی کہ چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑے بڑے وسیع مضامین بیان فرما دیتے تھے اور اسی لیے آپکو صاحب جوامع الکلم کہا جاتا ہے چنانچہ آپکے کلمات جامعہ میں سے ایک یہ جملہ الدین النصیحۃ ہے۔ کہنے کو تو یہ صرف ایک جملہ ہے جو دو لفظوں سے مرکب ہوا ہے مگر حقیقت دین کے تمام عقائد و عبادات و اخلاق و معاملات کو شامل اور جملہ دارین کو حاوی ہے اسکی تشریح کیلیے ایک مبسوط کتاب بکار ہے۔

وَصَحَّحَهُ وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اور صحیح کہا اسے۔ اور روایت ہے تمیم داری سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ هُوَ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین خیرخواہی ہے تین دفعہ (فرمایا) ہم نے عرض کیا کس کے واسطے

يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِلهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ

یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ اور اسکی کتاب اور اسکے رسول اور مسلمانوں کے اماموں اور عام مسلمانوں کے لیے

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیادہ اس چیز کا جو داخل کرتی ہے جنت میں اللہ کا ڈر ہے اور اچھا خلق ہے

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

روایت کیا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور انہی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَا تَسَعُونَ النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ لِيَسَعْهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ

علیہ وآلہ وسلم نے تم لوگوں کو اپنے مالوں سے وسعت نہیں دے سکتے لیکن چاہیے کہ وسعت دے ان کو تم سے کشادہ

الْوَجْهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْهُ قَالَ

روئی اور خوش خلقی روایت کیا اسے ابو یعلیٰ نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور انہی سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ أَخْرَجَهُ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن اپنے بھائی مومن کا آئینہ ہے روایت کیا اسے

أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

ابو داؤد نے ساتھ اسناد حسن کے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مومن لوگوں سے ملتا ہے اور انکی ایذا پر صبر

عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَخْرَجَهُ

کرتا ہے بہتر ہے اس مومن سے جو لوگوں سے نہیں ملتا اور انکی ایذا پر صبر نہیں کرتا روایت کیا اسے

ابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ الصَّحَابِيَّ

ابن ماجہ نے حسن اسناد سے اور یہ روایت ترمذی میں بھی ہے مگر اس نے صحابی کا نام نہیں لیا

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

علیہ وآلہ وسلم نے یا اللہ تو نے میری پیدائش اچھی بنائی تو اچھا کر خلق میرے کو روایت کیا احمد نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے

ف ۳ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا امت کی تعلیم و تلقین کے لیے تھی یا مطلوب دوام ثبات تھا جیسا کہ اہدنا الصراط المستقیم میں یہی مراد اکمال دین اور اتمام نعمت ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی تحسین اور تہذیب خلق قرآن سے جیسا حضرت ام المومنین نے فرمایا کان خلقہ القرآن تو تحسین خلق کی طلب حقیقت میں تو ولی قرآن کی طلب تھی۔ واللہ اعلم۔ اللہم …

باب الذكر والدعاء

ذکر اور دعا کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي مَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں[1] اپنے بندہ کے ساتھ ہوں جب تک مجھکو یاد کرتا ہے اور ہلتے ہیں میری یاد میں دونوں ہونٹ اسکے (ساتھ ذکر میرے کے) روایت کیا اسی ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسی ابن حبان نے اور ذکر کیا اسی بخاری نے معلق۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ اسکی نجات دینے والا ہو اللہ کے عذاب سے روایت کیا اسے ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے حسن اسناد سے۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللهَ فِيهِ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس میں جو اللہ کا ذکر کریں اسمیں مگر گھیر لیتے ہیں انکو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے انکو رحمت اور انکو یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے بیچ میں جو اسکے نزدیک ہیں روایت کیا اسے مسلم نے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ

اور روایت ہے اسی سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس میں جس میں نہیں ذکر کرتے اللہ کا اور درود نہیں بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مگر ہوگی وہ مجلس ان پر حسرت قیامت کے دن روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اور روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے کہا کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو ایک ہی ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف ہے

---

[1] دوسری روایت میں ہے انا عند ظن عبدی بی یعنی میں اپنے بندے سے اُسکے گمان اور توقع کے موافق معاملہ کرتا ہوں اگر عفو کی امید رکھتا ہے معاف کرتا ہوں اور اگر عذاب کی امید رکھتا ہے عذاب کرتا ہوں مراد رغبت کرنی ہے اسپر کہ اللہ کا خوف غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ مجھے بخشے گا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو دوزخ میں لیجانے کا ارشاد فرمادیگا جب وہ کنارۂ دوزخ پر کھڑا کیا جاویگا عرض کریگا اے میرے رب میرا تیرے پر اچھا گمان تھا اللہ فرماویگا میرے بندہ کو پھیر لاؤ انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت میں امید یہ ہے کہ عمل کرے اور پھر امیدوار بخشش کا رہے بغیر عمل کے امید رکھنے میں سر دلوا کو ٹنا ہے۔ اور میں اسکے ساتھ ہوں یعنی توفیق دیتا ہوں اور رحمت نازل کرتا ہوں اور حفاظت کرتا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چند آدمی ایک جگہ مل کر بیٹھیں تو دو گھڑی بھی [illegible] اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں ورنہ انکی یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن حسرت کا باعث ہوگی [illegible] سو چاہیے کہ وہ ذکر الٰہی و درود کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ اور اچھا ہے کہ وہ ذکر کو اپنا شیوہ ٹھہرالیں تاکہ اسکے عادی ہو جاویں کہ شاید اسکی عادت سے مرتے وقت بھی زبان پر جاری رہے اور فرشتے جاری ہو جانے سے ... ورنہ کم سے کم ایک ہی دفعہ اس مجلس میں تسبیح تہلیل اور درود شریف پڑھ لیا کریں یا اللھم اغفر لنا بندہ مرسی نہیں۔

ﻟﮧ یعنی اگر بالفرض حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے غلام ہوں تو ان کلمات کے پڑھنے کا ثواب ان میں سے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے دوسرے

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ﻟﮧ ... ترتیب مذکور سے پڑھنا اولیٰ ہے بلا ترتیب جائز ہے ۱۲ ... واللہ اعلم

سلہ چنانچہ آیت واعتزلکم وما تدعون من دون اللہ وادعو ربی عسیٰ الا اکون بدعاء ربی شقیا
اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں کہ میں تم سے اور [illegible]

يا عبد الله بن قيس ألا أدلك على كنز من كنوز الجنة لا حول ولا قوة إلا

بالله متفق عليه. زاد النسائي: ولا ملجأ من الله إلا إليه. وعن النعمان بن

بشير رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: إن

الدعاء هو العبادة. رواه الأربعة وصححه الترمذي. وله من حديث أنس

مرفوعا بلفظ: الدعاء مخ العبادة. وله من حديث أبي هريرة رضي الله تعالى عنه

رفعه: ليس شيء أكرم على الله من الدعاء. وصححه ابن حبان والحاكم. وعن أنس

رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الدعاء بين الأذان و

الإقامة لا يرد. أخرجه النسائي وغيره وصححه ابن حبان وغيره. وعن سلمان

رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن ربكم حيي كريم

يستحيي من عبده إذا رفع إليه يديه أن يردهما صفرا. أخرجه الأربعة إلا النسائي

وصححه الحاكم. وعن عمر رضي الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه

إذا مد يديه في الدعاء لم يردهما حتى يمسح بهما وجهه. أخرجه الترمذي. وله شواهد

منها حديث ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عند أبي داود وغيره. ومجموعها يقتضي

أنه حديث حسن. وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم علي صلاة.

سلہ یہ احادیث دعا [illegible] ہیں [illegible] جو کسی صفت کے ساتھ موصوف ہے [illegible]
بیان میں کرتے اور رہتے [illegible] ہیں [illegible] حدیث [illegible]
اور اس باب میں احادیث کثیرہ [illegible] نے [illegible] مستقل رسالہ لکھا ہے [illegible] حدیث سے زیادہ جمع کی ہیں [illegible]

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے میں یہ برکت ہے کہ آپ پر کثرت سے درود پڑھنے والے اہل ایمان کو قیامت کے دن آپ کا قرب نصیب ہوگا

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ

روایت کیا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے ۔ اور روایت ہے شداد بن اوس رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ

تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار استغفار کی یہ ہے کہ

أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ

کہ آدمی کہے یا اللہ تو ہی میرا رب ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں

وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ

اور میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں جس قدر طاقت رکھتا ہوں میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سے برائی کے اس چیز کی جو میں نے کی

أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف

إِلَّا أَنْتَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمْ

نہیں کرتا روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا نہ

يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِينَ

تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑتے ان کلموں کو جس وقت

يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي

شام کرتے اور جس وقت صبح کرتے یا اللہ میں تجھ سے اپنے دین اور دنیا کی خیریت چاہتا ہوں اور اپنے گھر والوں اور مال کی

اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي

اے اللہ ڈھانپ میرے عیبوں کو اور میرے دل کے ڈر کو دور کر اور یا اللہ نگاہ رکھ مجھ کو سامنے سے اور پیچھے سے

وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ

اور دائیں سے اور بائیں سے اور اوپر سے اور میں تیری عظمت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ہلاک کیا جاؤں

تَحْتِي أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

نیچے سے روایت کیا اسے نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ

اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ

تعالیٰ عنہما سے کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں

بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ

تیرے ساتھ تیری نعمت کے دور ہونے سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور اچانک عذاب سے اور تیرے تمام غصے سے

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ

روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا تھے رسول اللہ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کرتے یا اللہ میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور

مسلمان کو درود پڑھ کر کیا چاہیے کہ اپنے آقا و مولا کا قرب حاصل ہو جائے ... تمام ... ایک ... صحابی ... تو اس ... عاشق نے عرض کیا ... آپ کا ساتھ ... کوئی ... مطلوب ہے تب آپ نے فرمایا اچھا تم کثرت سے نماز پڑھتے رہنا کہ میری سفارش کو اس سے مدد ہو جائے ... استغفار کے کئی کلمات ہیں مگر ان کلمات کو سید الاستغفار فرمایا گیا ہے ... بڑی فضیلت ہے ... مسلمان کو چاہیے کہ کثرت کے ساتھ ان کلمات کو پڑھتا رہے ... اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔

غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ بُرَيْدَةَ

غلبہ سے دشمن کے اور دشمنوں کی ہنسی خوشی سے روایت کیا اسے نسائی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے۔ اور روایت ہے بریدہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ

رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہہ رہا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ساتھ اسباب کے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے سوا تیرے کوئی معبود نہیں

الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ

تو یگانہ ہے بے نیاز ہے جس نے نہ کوئی جنا اور نہ کسی سے جنا گیا اور نہ جس کا کوئی ہمسر ہے آپ نے فرمایا اس نے اللہ کو

سَاَلَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ

اسکے ایسے نام[1] سے سوال کیا ہے کہ جب اس اسم کے ساتھ سوال کیا جائے تو دیتا ہے اور جب اس اسم کے ساتھ دعا کیجئے تو قبول کرتا ہے روایت کیا

وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا تھے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کرتے تو کہتے یا اللہ تیری مدد سے ہم نے صبح کی اور تیری مدد سے

اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ مِثْلَ

ہم نے شام کی اور تیری ہی مدد سے ہم جیتے ہیں اور تیری مدد سے ہم مرتے ہیں اور تیری طرف ہے اٹھنا اور جب شام ہوتی تو فرماتے

ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ

مگر اتنا زیادہ کرتے اور تیری طرف ہے بازگشت روایت کیا اسے چاروں نے۔ اور روایت ہے انس رضی

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَبَّنَا

اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا تھی اکثر دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اے ہمارے رب

اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ

عنایت فرما ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے سے۔ یہ حدیث متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابوموسےٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا تھے نبی صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ

علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے اے اللہ بخش دے میرے گناہوں کو اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو میرے

اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَاَيْ

کام میں کی ہے اور اسکو جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے یا اللہ بخش دے مجھے جو میں نے جان بوجھ کر کیا اور جو ہنسی سے کیا اور اس گناہ کو جو مجھ سے

وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ

اور جو مجھ سے دیدہ و دانستہ ہو گیا اور یہ سب مجھ میں ہیں یا اللہ بخش دے مجھکو جو میں نے پہلے گناہ کیے اور جو پیچھے کیے اور جو میں نے پوشیدہ کیے

[1] ظاہر ہے کہ اسم اعظم اسماء الٰہی میں پوشیدہ ہے جیسے لیلۃ القدر سال کی راتوں میں مخفی ہے اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اسم اعظم اللہ کا لفظ ہے قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا بشرطیکہ کہے تو اللہ کہے اور تیرے دل میں کوئی اور نہ ہو اسکے سوا یعنی اسم اعظم سے تاثیر جب ہوگی جب ایسا حال ہوگا اور تعیین اسم اعظم میں بہت اقوال ہیں بعض نے اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بتایا ہے اور بعض نے لفظ ہو کو اور بعض نے الحی القیوم کو اور بعض نے مالک الملک کو اور بعض نے کلمہ توحید کو اور بعض نے اللہ الذی لا الٰہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور بعض نے کہا ہے کہ سورۂ حشر [illegible] ہے [illegible] کہ مجھے اسم اعظم تعلیم کرو فرمایا [illegible] تیری [illegible] واصل ہو [illegible] طاقت ہم اعظم ہے [illegible] اور بھی بہت سے اقوال ہیں

[2] حضرت [illegible] اور قرآن میں بیان کیا گیا ہے [illegible] مناجات کے وقت خلوت میں بیٹھ کر صدق دل سے ساتھ حضور قلب کے اور حسنات دنیا و آخرت مد نظر ہوں یا اس کو تصور کرکے اخلاص اور عاجزی کے ساتھ دعا کرے تو دیکھیے کیا کچھ ذوق جمعیت دل و حضور و سعادت دارین حاصل ہوتی ہے اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ

سلہ یعنی جو برے کام جانتا ہوں یا کر چکا ہوں ان کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنے ان پر عذاب نہ ہو اور بخشے جاویں اور جو کام نہیں جانتا یا نہیں کیے ان کی برائی سے بھی

وما أعلنت وما أنت أعلم به مني وأنت المقدم وأنت المؤخر وأنت

اور جو کچھ ظاہر کئے اور جس کو تو زیادہ جانتا ہے مجھ سے تو ہی آگے کرنیوالا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانیوالا ہے اور تو

على كل شيء قدير متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال

ہر چیز پر قادر ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا

كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول اللهم أصلح لي ديني الذي

تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے یا اللہ میرے دین کو سنوار جو

هو عصمة أمري وأصلح لي دنياي التي فيها معاشي وأصلح لي آخرتي التي

میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا کو سنوار جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت کو سنوار جس کی

إليها معادي واجعل الحيوة زيادة لي في كل خير واجعل الموت راحة

طرف میری معاد ہے اور بنا میری زندگی کو باعث زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی میں اور بنا موت کو میری راحت

لي من كل شر أخرجه مسلم وعن أنس رضي الله تعالى عنه قال كان

ہر بدی سے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول اللهم انفعني بما علمتني

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کرتے اے اللہ نفع دے مجھ کو اس چیز سے جو تو نے مجھ کو سکھائی

وعلمني ما ينفعني وارزقني علما ينفعني رواه النسائي والحاكم و

اور سکھا مجھ کو وہ جو میرے کام میں آوے اور دے مجھ کو وہ علم جو مجھے نفع دے روایت کیا اسے نسائی اور حاکم نے

للترمذي من حديث أبي هريرة نحوه وقال في آخره وزدني علما

ترمذی کے لیے ہے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بھی اسی طرح ہے اور اس نے کہا اس کے آخر میں اور بڑھا مجھ کو علم اور

الحمد لله على كل حال وأعوذ بالله من حال أهل النار وإسناده حسن وعن

الحمد للہ کے لیے ہے تمام حال میں اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی دوزخیوں کے حال سے اور اسناد اس کی حسن ہے اور روایت ہے

عائشة رضي الله تعالى عنها أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم علمها هذا الدعاء

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی اسکو یہ دعا

اللهم إني أسألك من الخير كله عاجله وآجله ما علمت منه وما لم أعلم و

یا اللہ میں تجھ سے مانگتی ہوں سب بھلائی جلدی کی اور دیر کی جس کو میں جانتی ہوں اور جس کو نہیں جانتی اور

أعوذ بك من الشر كله عاجله وآجله ما علمت منه وما لم أعلم اللهم

پناہ مانگتی ہوں تیری سب برائی سے جلدی کی اور دیر کی جسکو میں جانتی ہوں اور جس کو نہیں جانتی یا اللہ

إني أسألك من خير ما سألك عبدك ونبيك وأعوذ بك من شر ما عاذ به

مانگتی ہوں تجھ سے وہ بھلائی جو مانگی تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے اور پناہ مانگتی ہوں ساتھ تیرے اسکی برائی سے جس سے پناہ مانگی

عبدك ونبيك اللهم إني أسألك الجنة وما قرب إليها من قول أو عمل وأعوذ بك

تیرے بندے اور تیرے نبی نے یا اللہ میں سوال کرتی ہوں تجھ سے جنت کا اور وہ چیز جو نزدیک کرے طرف اسکی خواہ قول ہو خواہ عمل ہو اور پناہ مانگتی ہوں

مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ

دوزخ سے اور اس سے جو نزدیک کرے طرف اس کی خواہ قول ہو خواہ عمل اور سوال کرتا ہوں تجھ سے یہ بات کہ کر دے تو

كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ

جو کہ تو نے میرے لیے کی ہے بہتر کرے نکالا اسے ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے ابن

حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَأَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

حبان اور حاکم نے اور نکالا بخاری و مسلم نے حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ

سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں

حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي

جو رحمن کو پیارے ہیں زبان پر ہلکے ہیں میزان میں

الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ ۝۝۝

بھارے ہیں (وہ یہ ہیں) اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے اللہ پاک ہے صاحب عظمت کا

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ کتاب افادت انتساب مفید خاص و عام بلوغ المرام من ادلہ الاحکام تصنیف شیخ الاسلام شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن علی بن محمود بن حجر کنانی عسقلانی مصری صاحب فتح الباری شرح صحیح البخاری بہ تصحیح و تنقیح تام بماہ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطبع صدیقی لاہور میں طبع ہوئی اگرچہ اس فن میں اس قسم کی کتابیں اور بھی مثل مشکوۃ و مشارق الانوار و تیسیر الوصول موجود ہیں لیکن اس کتاب کے خواص ایسے ہیں کہ بلحاظ انکے اس کو امتیاز خاص حاصل ہے حق تو یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس تالیف میں اپنا کمال ظاہر کیا ہے اور وہ خواص یہ ہیں اول یہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے ہر ایک حدیث کو اسکے مخرج کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے اخرجہ فلان دوم اخراج کثرت پر مبنی ہوا ہے اور بعض پر قناعت نہیں کی تاکہ بخوبی واضح ہو جاوے کہ یہ حدیث اکثر کتب حدیث میں موجود ہے

ف دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے سبحان اللہ وبحمدہ چن لیا یعنے ذکر جس سے اور حکم کیا انکو ہمیشہ پڑھنے کا یہ سبب نہایت فضیلت اسکی کے بعد نص ہے چار کلموں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا اس لیے کہ تسبیح میں نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنے ہیں تہلیل کے اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا ۱۲ –

سوم حدیث کی تصحیح و تضعیف کا اہتمام سے ذکر کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حدیث سلف میں متداول رہی ہے **چہارم** طرق حدیث کا تتبع بخوبی کیا ہے **پنجم** اخراج حدیث میں صرف صحاح ستہ پر ہی قناعت نہیں کی **ششم** ہر ایک حکم میں ایسی حدیث کو اختیار کیا ہے جو اپنے باب میں اصح و اثبت ہے اور جن احادیث میں حفاظ نے کلام کیا ہے ان کو ترک کیا **ہفتم** حدیث طویل کو ایسے طور پر مختصر کیا ہے کہ اصل میں تفاوت اور خلل واقع نہیں ہوا اور تقدیم و تاخیر بھی نہیں ہوئی **ہشتم** اس کتاب کی بنا کتب فقہ پر رکھی اور ابواب کو فقہاء کی ترتیب پر لکھا ہے **نہم** بعض احادیث کو بعض مواضع میں مکرر لایا ہے اور اس ایراد میں اس کا غایت تفقہ ثابت ہوتا ہے اگرچہ ایسے مواضع بہت قلیل ہیں **دہم** زیادات احادیث کو کہ دوسرے طرق اور روایات میں ثابت ہیں اور ہر ایک کو ان میں سے دلیل حکمی کہہ سکتے ہیں مع بیان تخریج و تجریح کے لایا ہے اور کہا ہے زاد فلان کذا وفیہ کذا **یازدہم** بعد اختتام کتب عبادات و معاملات کتاب جامع اداب کو زیادہ کیا ہے تاکہ طالب راغب اخلاق ظاہر اور اعمال باطن سے بھی محروم اور بے خبر نہ رہے **دوازدہم** ہر ایک مذہب کے دلائل کو غیر متعصبانہ ذکر کیا **سیزدہم** جرح اور تعدیل کے ذکر میں اختصار فائق و ایجاز لائق اختیار کیا ہے۔ یہ کتاب مبارک کیا ہے اہل اسلام کے لیے زینت دین و دنیا ہے یا کوزہ دریا ہے یا قطرہ عمان نما ہے اللہ جل جلالہ اپنے فضل و کرم سے اسکے مؤلف کو بلا حساب خلد بریں میں جا دے اور اسکے پڑھنے پڑھانے والوں کو عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اپنے مخلصین میں شمار کرے آمین یارب العالمین

اصطلاحاتِ اہلحدیث

اصطلاح	تعریف
صحیح	وہ حدیث ہے جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک متصل ہو۔ کوئی چھوٹ نگیا ہو اور اسکے سب راوی سچے اور پکے ہوں اور اسمیں شذوذ یعنی لوگوں کی روایت کا خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہوں اور یہ اعلےٰ مرتبہ ہے ❖
ضعیف	وہ حدیث ہے جسکے راویوں میں سے کوئی دروغ گو یا فاسق یا اور کسی طرح سے مطعون ہو ❖
حسن	وہ حدیث ہے جس کے راویوں میں کسی پر تہمت جھوٹ کی نہ ہوئی ہو نشاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کے دوسرے طرف سے بھی مروی ہوں۔ اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے ❖
مرفوع	وہ ہے جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر رکھتا ہو ❖
متصل	وہ حدیث ہے جس کی سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چھوٹا نہ ہو ❖
مسند	وہ حدیث ہے جس کے راویوں کے نام مذکور ہوں ❖
مشہور	وہ حدیث ہے کہ خاص اہل حدیث کے نزدیک شایع ہو یعنی اس کو بہت راویوں نے ہر زمانہ میں روایت کیا ہو ❖
متواتر	وہ حدیث ہے کہ اسکے راوی اس کثرت سے ہوں کہ انکے اتفاق جھوٹ پر عادۃً محال ہو ❖
موقوف	وہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سے روایت کیا جاوے۔ خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو ❖
مرسل	وہ حدیث ہے جو تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر صحابی کا نکرے ❖
منقطع	وہ حدیث ہے جس کی اسناد برابر نہ ہو شروع میں سے یا بیچ میں سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو۔ مگر اکثر اس حدیث کو کہتے ہیں جو تبع تابعی صحابی سے مروی ہو۔
غریب	وہ حدیث ہے جسکا راوی کسیجگہ روایت میں اکیلا ہو اور اگر ہر زمانہ میں ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے ❖
عزیز	وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر جگہ دو ہوں ❖
شاذ	وہ حدیث ہے جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگوں کی روایت کے خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے ہے محفوظ ❖
تعلیق	اس فعل کو کہتے ہیں۔ کہ جس کی اسناد کے شروع میں ایک یا زیادہ راوٗں کو چھوڑ دیا جاوے ❖
تدلیس	حدیث میں اس فعل کو کہتے ہیں۔ کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اس سے ملاقات کی ہو یا وہ اسکا معصر ہو۔ مگر اس سے اس روایت کو سنا نہ ہو اور ایسے لفظوں سے بیان کرے جس سے یہ وہم ہو کہ سنا ہوا کہتا ہے ❖
معلل	وہ حدیث ہے کہ ظاہر میں تو عیوب سے پاک معلوم ہوتی ہو۔ مگر اسمیں پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہوں ❖
معضل	اس کو کہتے ہیں۔ جس میں دو راوی برابر ساقط ہوں ❖
آحاد	اس کو کہتے ہیں جس کی روایت میں اس قدر کثرت نہ ہو اور آحاد تین قسم ہے مشہور اور غریب اور عزیز آحاد میں بعضی روایت مقبول ہے اور بعضی مردود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے
متروک	وہ ہے جس کے راوی پر تہمت جھوٹ کی لگی ہو ❖
مضطرب	وہ ہے۔ جس میں راوٗں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں ❖
مدرج	وہ ہے جس میں راوٗں نے کچھ اپنا کلام بھی شامل کر دیا ہووے ❖
مقطوع	وہ ہے جس کی اسناد تابعی تک پہنچے ❖
معنعن	وہ ہے جو برابر ایک نے دوسرے سے روایت کی ہو ❖
منکر	وہ ہے کہ روایت کرے اسکو راوی ضعیف مخالف اس کسی کہ ضعف اسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہے ❖
موضوع	وہ حدیث ہے جو کسی نے خود بنا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ کیطرف منسوب کر دی ہو ❖

اشتہار واجب الاظہار

تاجران باوفا و خریداران شائق شعار کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کتاب مستطاب بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام کا ترجمہ اردو نہایت عمدہ با محاورہ اس مسکین محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی لاہور نے مولوی خدا بخش صاحب ساکن سیالکوٹ اور مولوی محمد صاحب ساکن موضع کھڈیاں ضلع لاہور مصححان مطبع صدیقی لاہور سے کرایا ہے اور نیز اسکے جن جن الفاظ کا مطلب حل کرنا ضروری تھا انکا حاشیہ اردو اسکے ہر صفحہ پر چڑھا دیا گیا ہے انشاء اللہ تعالے یہ کتاب ہر ایک متبع سنت کے لیے کافی و وافی ہو گی اور اسکے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی بہت ہی کم حاجت پڑے گی سو جن صاحبوں کو اسکی ضرورت ہو شہر لاہور بازار کشمیری شیخ محی الدین تاجر کتب کی دوکان سے بذریعہ ترسل قیمت طلب فرمالیں اور یہ کتاب بموجب دفعہ ۱۸۔ ایکٹ نمبر ۲۵ داخل بہی رجسٹری گورنمنٹ ہو چکی ہے۔ بدون اجازت کمترین اسکے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرماویں

المشتہر

فہرست مضامین کتاب بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام

(حجازی پریس بیرون موری دروازہ لاہور باہتمام حافظ محمد اسمٰعیل پرنٹر شیخ محمد احمد پبلشرز نے چھپا کر کشمیری بازار سے شائع کیا)

صفحہ	مضمون کتاب

صفحہ | کتاب مضمون

تمت